زینت المحافل

ترجمہ

نزہت المجالس

تصنیف
امام عبدالرحمٰن ابن عبدالسلام

ترجمہ
علامہ محمد منشا تابش قصوری

فقیر عبد الستار طاہری نقشبندی

زینت المحافل

ترجمہ

نزہت المجالس

تصنیف

امام عبد الرحمٰن بن عبد السلام

الصفوری الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ (۹۰۰ھ)

ترجمہ

علامہ محمد منشا تابش القصوری الحنفی

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ناشر:۔ شبیر برادرز ۞ اردو بازار لاہور (پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس (جلد اول)
مصنف	علامہ عبد الرحمن الشافعي الصفوري رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	علامہ محمد منشا تابش قصوری مد ظلہ
مصحح	مولانا سید ولایت حسین شاہ چشتی گولڑوی خطیب جامع مسجد رضائے حبیب مرید کے، شیخوپورہ
ناظر	حافظ محمد مسعود اشرف قصوری دار العلوم محمدیہ غوثیہ داتا نگر بادامی باغ، لاہور
اشاعت اول	۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء
اشاعت ثانی	رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ/جنوری ۱۹۹۸ء
ناشر	شبیر برادرز، اردو بازار، لاہور (پاکستان)
ہدیہ	165 روپے

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز، اردو بازار لاہور (پاکستان)

نشانِ منزل

حضرت امام عبدالرحمٰن بن عبدالسلام الصفوری الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نویں صدی ہجری کے ان جلیل القدر علماء و مقررین، خطباء و واعظین میں شمار ہوتے ہیں، جن کے خطابات و بیانات کا عرب و عجم میں شہرہ رہا، آپ علوم و فنون اسلامیہ کے بحرِ بے کنار تھے، تفاسیر قرآن کریم، احادیث رسول عظیم، آثار صحابہ و بزرگان دین، سیرو تواریخ اولیاء کرام اور فقہ ائمہ اربعہ پر آپ کی گہری نظر تھی، وسیع مطالعہ کے مالک تھے، حکمت، فلسفہ اور طب میں ید طولیٰ رکھتے، نزہتہ المجالس میرے ان کلمات پر شاہد و عادل ہے۔:

آپ نے تمام علوم عربیہ عقلیہ و نقلیہ زیادہ تر اپنے والد ماجد حضرت علامہ شیخ عبدالسلام رحمہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کئے جو اپنے وقت کے ولی کامل تھے۔ علامہ عبدالرحمٰن الصفوری نزہتہ المجالس میں جگہ جگہ ان کا تذکرہ نہایت ولولہ انگیز الفاظ اور خوشگوار انداز میں فرماتے ہیں جن سے ان کے والد ماجد کے عظیم المرتبت ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔:

علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہونے کے ناطے سے اکابر شوافع میں شمار ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ اپنی اس عدیم المثال تصنیف میں مسائل فقہ شافعیہ کو بڑی قدرو منزلت لائے ہیں۔ پاک و ہند میں مسلمانوں کی اکثریت حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقلد ہے اس لئے علماء کرام خصوصاً خطباء و واعظین حنفیہ کو مسائل میں احناف و شوافع کے فرق

کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ راقم السطور سے جہاں تک ہو سکا فقہی اختلاف کی وضاحت کردی اور فقہ حنفیہ کے مطابق مسئلہ کا حل پیش کردیا ہے تاکہ اس ترجمہ سے استفادہ کرنے والے احناف و شوافع کے مسائل کو اپنے ذہن میں راسخ کرسکیں،

"نزہتہ المجالس" بڑی بابرکت تصنیف ہے جسے ہر صدی کے علماء نے حرز جان بنایا، خصوصاً واعظین کے لئے تو یہ نعمت عظمیٰ سے کم نہیں، مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اسے اہل علم و قلم بطور حوالہ پیش کرتے ہیں، تاہم اہل تحقیق کے نزدیک رطب و یابس سے خالی نہیں البتہ دامن فضائل میں ایسی باتیں سما سکتی ہیں !!

ترجمہ کے بارے میں یہی عرض کئے دیتا ہوں کہ راقم نے لفظی ترجمہ کی بجائے عبارت کے مفہوم و مطالب کو اولیت دی ہے، جہاں تک ممکن تھا نہایت آسان اور روح پرور الفاظ میں ترجمانی کی کوشش کی ہے، اہل علم و قلم اور ترجمہ کا ملکہ رکھنے والے بغور ملاحظہ فرمائیں اور جہاں کہیں ترجمانی میں سقم پائیں تو براہ کرم آگاہ کریں، ازالہ کیا جائے گا،

الحمد للہ تعالیٰ علیٰ منہ و کرمہ، نزہتہ المجالس جلد اول کا ترجمہ مکمل ہوا، بعض ابواب کی تلخیص کو ہی مناسب سمجھا، اور اس ضخیم و عظیم کتاب کو "زینت المحافل" ترجمہ نزہتہ المجالس سے موسوم کیا جا رہا ہے۔ دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، میری اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور دوسری جلد کے ترجمہ کی توفیق مرحمت فرمائے، امین۔

محتاج دعا

محمد منشا تابش قصوری

خطیب جامع مسجد ظفریہ مریدکے ضلع شیخوپورہ پاکستان

۱۴۱۷ھ ۱۹۹۶ء

زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس (جلد اول)

عنوان	صفحہ

الجزء الأول

نزهة المجالس ومنتخب النفائس

للعالم العلامة الشيخ عبد الرحمن الصفوري الشافعي

وبهامشه كتاب

طهارة القلوب والخضوع لعلام الغيوب

لسيدي عبد العزيز الديريني

تطلب من
مكتبة ومطبعة
محمد علي صبيح وأولاده
بميدان الأزهر بمصر
تليفون ٤٨٥٨٠

بوقت ترجمہ پیش نظر نسخہ نمبر ۱ کا عکس : تابش قصوری

نزهة المجالس

ومنتخب النفائس

تأليف
عبد الرحمن بن عبد السلام
الصفوري الشافعي
من علماء القرن التاسع الهجري
رحمه الله تعالى

الجزء الأول

دار الجيل
بيروت

بوقت ترجمہ پیشِ نظر نسخہ نمبر ۲ کا عکس : تابش قصوری

حضرت مترجم علامہ تابش قصوری صاحب زید مجدہ

نزہت المجالس کا پیش نظر ترجمہ پاک و ہند کی معروف علمی اور تحریکی شخصیت مولانا علامہ محمد منشا تابش قصوری زید لطفہ نے کیا ہے کہ جو اپنی گوناگوں صفات کی بناء پر جواں سال علماء و فضلاء میں یکتا حیثیت کے حامل ہیں' آپ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور' میں شعبہ فارسی کے متخصص مدرس بھی ہیں اور مقبول عام خطیب بھی، جب کہ یہ دونوں صفات بہت کم علماء میں جمع ہوتی ہیں' آپ صاحب طرز ادیب اور پاکیزہ فطرت شاعر بھی ہیں۔ قدرت نے انہیں حاضر دماغی اور لطیف حس مزاح کا وافر حصہ عطا کیا ہے جس محفل میں موجود ہوں اسے کشت زعفران بنا دینے کا ملکہ رکھتے ہیں جب سے انہوں نے فارسی جماعت کو پڑھانا شروع کیا ہے اس وقت سے طلباء کی تعداد میں سال بسال اضافہ ہی ہوا ہے یہاں تک کہ ان کی کلاس کی تعداد سوا سو تک پہنچ جاتی ہے' آپ جامعہ کے واحد استاذ ہیں۔ جن کے شاگرد دورہ حدیث تک ہر کلاس میں موجود ہوتے ہیں' طلباء احباب اساتذہ اور منتظمین سبھی کے ہاں مقبول بلکہ محبوب ہیں۔

ماہنامہ ضیائے حرم اپریل 1971ء میں مولانا محمد منشا تابش قصوری کا ارسال کردہ' شہید جنگ آزادی 1857ء مولانا کفایت علی کافی مراد آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ کا تعارف اور ان کی ایک نعت شائع ہوئی' ارسال کنندہ کی حیثیت سے

ان کا ایڈریس بھی تحریر تھا "خطیب جامع مسجد فردوس ٹینریز مرید کے ضلع شیخوپورہ راقم ان دنوں جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور میں مدرس تھا اور بطل حریت علامہ فضل حق خیرآبادی رحمہ اللہ تعالیٰ کی سوانح حیات اور جنگ آزادی 1857ء میں ان کے مجاہدانہ و سرفروشانہ کارناموں پر مشتمل کتاب " باغی ہندوستان" کی تلاش میں تھا' سوچا کیوں نہ آپ سے رابطہ کیاجائے' ممکن ہے آپ کے توسط سے کتاب کا سراغ مل جائے' عریضہ ارسال کیااور درخواست کی کہ اس کتاب کی تلاش میں امداد کریں' موصوف نے لاہور کی تقریباً تمام قابل ذکر لائبریریاں چھان ڈالیں اور آخرکار "الفلاح بلڈنگ" کی لائبریری سے کتاب ڈھونڈ نکالی لیکن مشکل یہ پیش آئی کہ لائبریرین کتاب دینے پر کسی صورت تیار نہ ہوا بعدازاں یہ کتاب جناب محمد عالم مختار حق کے ذاتی کتاب خانہ سے مل گئی اور انہوں نے ازراہ عنایت اشاعت کے لئے دے دی۔ یہ تھا مولانا تابش قصوری کے ساتھ پہلا تعارف' الحمدللہ! اس دن سے آج تک ان کے ساتھ برادرانہ تعلقات قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے امید ہے کہ بدستور قائم رہیں گے۔

1974ء میں راقم جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور میں تدریسی خدمات پر مامور ہوا تو حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ و تنظیم المدارس' مولانا محمد منشا تابش قصوری' مولانا محمد جعفر ضیائی اور راقم نے مل کر مکتبہ قادریہ کا آغاز کیا' ہم چاروں افراد فی کس ماہانہ پچاس روپے جمع کرتے جب کچھ مناسب رقم بن جاتی تو کوئی رسالہ یا کتاب شائع کردیتے" یہ اشتراک و تعاون سالہاسال جاری رہا اور تاریخی اہمیت کی حامل متعدد کتابیں شائع ہوئیں جن میں "باغی ہندوستان" یاد اعلیٰ حضرت' اغثنی یارسول اللہ' تذکرہ اکابر اہل سنت' تعارف علمائے اہلسنّت' مراۃ التصانیف' نغمہ توحید اور تاریخ تناولیاں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

اس دور میں مولانا محمد منشا تابش قصوری ہفتے میں ایک دو مرتبہ مرید کے سے لاہور آتے اور بعض اوقات رات بھی مکتبہ قادریہ میں قیام کرتے، کسی کتاب کی تصحیح کی جاتی، کسی کی کاپیاں جوڑی جاتیں، آئندہ شائع کی جانے والی کتابوں کے بارے میں صلاح مشورہ ہوتا، سرگرمی اور فعالیت کے اعتبار سے وہ دور مکتبہ قادریہ کا زریں دور تھا، کاش کہ وہ دوبارہ لوٹ آئے۔

تقریباً چوتھائی صدی کا یہ عرصہ رفاقت کسی انسان کے مزاج کو سمجھنے کے لئے کم نہیں، میں نے انہیں سراپا اخلاص و للہیت، جفاکش، صاف گو، پاک نظر اور پیکر استغنا پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ان کے رگ و پے میں سرایت کئے ہوئے ہے، ملک و ملت کا گہرا درد رکھتے ہیں، بیدار مغز اور زبردست قوت فیصلہ کے مالک ہیں۔

مولانا محمد منشا تابش قصوری ابن الحاج میاں اللہ دین صاحب آرائیں، 1362ھ-1944ء کو موضع ہری ہر، ضلع قصور میں پیدا ہوئے، والدہ ماجدہ دینی ذوق رکھنے والی عبادت گزار خاتون تھیں، عام طور پر پنجابی زبان میں لکھی ہوئی دینی کتابیں پڑھتی رہتیں۔ والد ماجد کو قرآن پاک کا ایک پارہ یاد تھا، قرآن پاک گھر میں پڑھنے کے بعد لوئر مڈل سکول برج کلاں سے وظیفے کا امتحان پاس کیا، پھر ہائی سکول گنڈا سنگھ والا میں داخلہ لیا، جمعہ کے دن اپنے بڑے بھائی الحاج محمد دین صاحب کے ساتھ قصور جاتے، مناظر اسلام مولانا محمد اچھروی اور مولانا علامہ الحاج محمد شریف صاحب نوری قصوری رحمہما اللہ تعالیٰ کی تقریر سن کر دین متین کی مزید محبت دل میں پیدا ہوئی اور دس سال کی عمر میں اپنے گاؤں میں پہلا جلسہ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرایا، ساتویں جماعت میں تھے کہ دل میں علم دین حاصل کرنے کا شوق اور بڑھا تو ہر وقت اپنے ہی ایک مصرع کا وظیفہ کرنے لگے۔

بھانویں فیل ہوواں بھانویں پاس ہوواں
ڈیرہ درس دے وچ جا لاونا این

چنانچہ میٹرک پاس کرنے کے بعد 1957ء میں خود ہی دارالعلوم حنیفہ فریدیہ بصیرپور جاکر داخلہ لے لیا اور 1963ء میں فارغ ہوئے تاہم دستار فضیلت اور سند فراغت کی سعادت 1965ء میں حاصل ہوئی۔ حضرت مولانا الحاج ضیاء القادری بدایونی شاعر آستانہ دہلی نے اس موقع پر طویل نظم لکھی جس کے مقطع میں تاریخ فراغت نکالی۔

منشائے محمد کو منشائے خدا سمجھا
تاریخ ضیا کہئے "ابرار شریعت" آ

اس عرصے میں آپ نے حضرت فقیہ اعظم مولانا الحاج ابوالخیر محمد نوراللہ نعیمی اشرفی مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیرپور، حضرت علامہ مولانا ابوالضیا محمد باقر ضیاء النوری صدرالمدرسین، حضرت مولانا ابوالانعام محمد رمضان محقق النوری، حضرت مولانا صاحبزادہ ابوالفضل محمد نصراللہ صاحب نوری، حضرت مولانا علامہ ابوالبقاء محمد حبیب اللہ نوری رحمہم اللہ تعالیٰ اور حضرت علامہ ابوالاسد محمد ہاشم علی صاحب نوری مدظلہ سے اکتساب علم و فیض کیا۔

علامہ تابش قصوری صاحب نئے نئے دارالعلوم میں داخل ہوئے تھے، محلے سے ابتدائی طلباء باری باری چند مخصوص گھروں سے کھانا لایا کرتے تھے ایک دن انہیں بھی کہا گیا کہ آج تم روٹیاں لاؤ گے، آپ نے صاف کہہ دیا کہ میں یہ کام نہیں کرسکتا۔ معاملہ حضرت فقیہ اعظم تک پہنچا، انہوں نے فرمایا، تم محلے سے روٹی لینے کیوں نہیں جاتے؟ آپ نے کہا! جناب! میں ارائیں خاندان کا فرد ہوں مجھے میرے والدین نے مانگنے کا طریقہ نہیں سکھایا! اس پر حضرت فقیہ اعظم نے فرمایا! میں بھی ارائیں خاندان سے تعلق رکھتا ہوں لہٰذا تمہیں مستثنیٰ کیا جاتا ہے۔

علامہ تابش قصوری رنگارنگ خوبیوں اور اساتذہ کے ساتھ والہانہ محبت و عقیدت کی بناء پر اساتذہ کی آنکھ کا تارا تھے' حضرت فقیہ اعظم بھی انہیں بڑی محبت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ' علم کی لگن کا یہ عالم تھا کہ تمام عرصہ تعلیم میں صرف سترہ چھٹیاں کیں۔ ایک دفعہ علالت کی بناء رخصت لیکر گھر چلے گئے' کچھ دنوں بعد حضرت فقیہ اعظم نے گرامی نامہ ارسال فرمایااور اس میں تحریر کیامیں انتظار میں تھا کہ تم جلد آجاؤ گے کیونکہ

دیدن روئے عزیزاں روئے جاں تازہ کند

اللہ اللہ ! کیا اساتذہ تھے' جو اپنے شاگردوں کو حقیقی اولاد والی محبت عطا کرتے ' اسی کا نتیجہ تھا کہ شاگرد بھی اساتذہ پر جان چھڑکتے تھے اور اساتذہ کے مشن کیلئے تمام توانائیاں صرف کردیتے۔ حضرت فقیہ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ 13 اپریل 1966ء کے تحریر کردہ مکتوب میں لکھتے ہیں۔

عزیزالقدر منشائے من سلمہ ربہ ذوالمنن

16 دسمبر 1964ء کے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:

فرزند عزیز مولانا محمد منشا صاحب سلمہ ربہ تعالیٰ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی!

آج جب کہ فقیر آپ کے لئے سراپا انتظار تھا چودھری محمد دین صاحب آپ کا خط لے کر آگئے' بڑی تکلیف ہوئی اور دلی دعا ہورہی ہے کہ آپ کو صرف ایک طالب علم ہی تصور نہیں کرتا بلکہ خصوصی فرزندار جمند جانتا ہوں اور اہل محبت کا قول ہے۔

دیدن روئے عزیزاں روئے جاں تازہ کند

22 فروری 1963ء کے مکتوب میں یہ دعائیہ کلمات بھی پڑھنے کے لائق ہیں۔

اور ساتھ ہی دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العالمین تمہیں اپنا خصوصی بنائے

اور بارگاہ سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں خصوصی منظوری اور خاص الخاص حاضری بخشے جو منشاء عشاق حقیقیہ کا عین مطلوب ہے۔

والدین' اساتذہ اور بزرگوں کی دعاؤں کا اثر ہے کہ آپ کو 1972ء میں حج و زیارت کی سعادت حاصل ہوئی پھر 1979ء میں والدہ ماجدہ رحمہا اللہ تعالیٰ کے ہمراہ والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حج بدل کیا اور 1994ء میں پھر حج کعبہ و زیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز ہوچکے ہیں' اس مرتبہ حرمین طیبین میں ہم زیادہ تر اکٹھے رہے کیونکہ راقم کو بھی اسی سال دوسری بار حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔

1972ء میں مسجد نبوی میں حضرت فقیہ اعظم سے بخاری شریف کا دوبارہ درس لیا اور سند خاص حاصل کی۔ مدینہ منورہ میں حضرت شیخ الاسلام مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی خلیفہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہما سے دلائل الخیرات شریف کی اجازت حاصل کی۔ 1971ء میں حضرت شیخ الاسلام الحاج الحافظ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے۔ 18 صفرالمظفر 1416ھ - 17 جولائی 1995ء کو پیر طریقت بدر اشرفیت حضرت علامہ الحاج ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ نے سلطان التارکین حضرت پیر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے سالانہ عرس مقدس کی عظیم الشان تقریب سعید میں آپ کو سلسلہ اشرفیہ چشتیہ اور سلاسل اربعہ کی خلافت و اجازت سے نوازا' آستانہ عالیہ کچھوچھہ شریف کا خصوصی جبہ اور مخصوص دستار کے ساتھ سند بھی عنایت فرمائی۔

علامہ تابش قصوری شعروسخن کا بھی عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ تیسری جماعت سے شعر کہنے لگے۔ شاعر آستانہ حضرت مولانا الحاج ضیاء القادری بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ شریف تلمذ رکھتے ہیں ، ایک سو سے زیادہ نعتیں اور بزرگان دین کے مناقب لکھ چکے ہیں' ان کے مضامین نظم و نثر سے 'پاک و ہند کے مقتدر

جرائد میں شائع ہوتے رہے ہیں اور اب بھی بحمدہ تعالیٰ یہ سلسلہ جاری ہے۔

زمانہ طالب علمی سے لیکر آج تک پاک و ہند کی مشہور شخصیات کے ساتھ ان کی مراسلت جاری ہے۔ دارالعلوم فیض الرسول' براؤن شریف یو پی (بھارت) مقتدر دینی ادارہ ہے علامہ تابش قصوری نے تجویز دی تھی کہ اس ادارے کی طرف سے ماہنامہ فیض الرسول جاری ہونا چاہیے' جسے انتظامیہ نے منظور کیا اور آج بھی فیض الرسول دین و مسلک کی گراں قدر خدمات انجام دے رہا ہے اس کے علاوہ پاکستانی مطبوعات ہندوستان کے دوستوں کو بھجوا کر ان کی اشاعت کی ترغیب دیتے رہے اور ہندوستان کے علماء اہل سنت کی مطبوعات منگوا کر پاکستانی اداروں کو فراہم کرتے رہے اس طرح پاک و ہند کے علماء اہل سنت میں اشاعتی سطح پر ایک انقلاب بپا ہو گیا۔

رئیس التحریر علامہ ارشد القادری مدظلہ کی شہرہ آفاق تصنیف زلزلہ کی پاکستان میں اشاعت کا سہرا بھی آپ کے سر ہے جبکہ موصوف ہی کی کتاب " زلف و زنجیر" کے نام سے ازخود مرتب کر کے شائع کی جو بھارت میں لالہ زار کے نام سے طبع ہو چکی ہے۔

ایک عرصہ تک مرکزی مجلس رضا لاہور کے ساتھ کتابوں کے تیاری اور تصحیح کے سلسلے میں تعاون کرتے رہے' ان دنوں رضا اکیڈمی' لاہور کے روح رواں ہیں' یاد رہے کہ رضا اکیڈمی مختصر عرصے میں ایک سو سے زائد کتابیں عربی' انگلش' فارسی' اردو اور پنجابی میں شائع کر چکی ہے۔

علامہ تابش قصوری 1983ء سے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے شعبہ فارسی کے استاذ اور شعبہ نشرواشاعت کے ناظم ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا ضیاء الدین مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے وصال سے تین سال قبل جامع ظفریہ مریدکے میں خطابت کے منصب پر مقرر فرمایا' آپ نے مریدکے میں مکتبہ اشرفیہ قائم کیا ہوا ہے جو دینی مسلکی لٹریچر کی اشاعت و تقسیم میں اہم کردار ادا

کر رہا ہے نیز سنی علماء کونسل مرید کے کے صدر ہیں۔

دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیرپور کا ایک شعبہ انجمن حزب الرحمٰن ہے جس کی طرف سے ماہنامہ نورالحبیب شائع ہوتا ہے ابتداً علامہ محمد شریف نوری قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ اس کے ناظم اعلیٰ اور علامہ تابش قصوری نائب ناظم تھے۔ علامہ نوری صاحب کے وصال کے بعد ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے اور آج بھی آپ اس انجمن کے ناظم اعلیٰ ہیں۔ اس کے علاوہ نہ جانے کتنے اداروں اور کتنے مشائخ کے ساتھ وابستہ ہیں اور فی سبیل اللہ خدمات انجام دے رہے ہیں آپ کی ریڈیو پاکستان لاہور سے متعدد تقریریں نشر ہو چکی ہیں۔ علامہ تابش قصوری کی متعدد تصانیف زیور طبع سے آراستہ ہیں بعض کے تو کئی کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں' ان کی تالیفات کے نام یہ ہیں۔

اغثنی یارسول اللہ' ترجمہ موطا امام محمد' دعوت فکر' اس کا عربی ترجمہ بھی چھپ چکا ہے' محمد نور' جامعہ نظامیہ رضویہ کا تاریخی جائزہ' جامعہ نظامیہ کا تحریک نظام مصطفیٰ میں کردار' میلادالنبی کا انقلاب آفرین پیام' نورانی حکایات' نذرانہ عقیدت بحضور فقیہ اعظم' گلزار رحمانی' تذکرۃ الصدیق' مطالب القرآن' قرآنی آیات کی مختلف موضوعات کے اعتبار سے مبسوط فہرست جسے کنزالایمان کے ساتھ چاند کمپنی لاہور نے شائع کیا۔ انوار امام اعظم' محفل نعت "مجموعہ نعت حسن عبادت" انوارالصیام" اشرفی قاعدہ وغیرہ' غیر مطبوعہ ان کے علاوہ ہیں۔

علامہ تابش قصوری کے دو ہونہار صاحبزادے (1) محمد محمود احمد' جس کا تاریخی نام پروفیسر محمد ایوب قادری نے حافظ قصوری (1395ھ) تجویز کیا' میٹرک کر چکے ہیں۔(2) حافظ محمد مسعود اشرف قصوری' دونوں صاحبزادے تحصیل علم میں مصروف ہیں الحمدللہ ثانی الذکر قرآن کریم حفظ کرنے کے ساتھ میٹرک کا امتحان فسٹ ڈویژن میں پاس کر چکے ہیں۔ دو ہی صاحبزادیاں ہیں جو

اچھی خاصی علمی استعداد رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحت و سعادت کے ساتھ سلامت رکھے۔

جناب ملک شبیر احمد صاحب ناشران کتب دینیہ اردو بازار لاہور' کی خوش بختی ہے کہ انہوں نے مختصر عرصے میں وسیع پیمانے پر دینی لٹریچر کی اشاعت کی ہے اور اہل سنت و جماعت کو مختلف موضوعات پر کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ فراہم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے اہل و عیال کو ہر قسم کی آفات و بلیات سے محفوظ رکھے۔

الحمدللہ! علامہ تابش قصوری کے ترجمہ کے ساتھ زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس کی اشاعت کا شرف بھی حاصل کر رہے ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت مترجم' ناشرین اور قارئین کو اس مبارک کتاب کی برکات سے ہمیشہ نوازتا رہے امین۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ
دربار مارکیٹ بالمقابل ستا ہوٹل لاہور

7 رجب المرجب 1418ھ
8 نومبر 1997ء

مبلغ یورپ علامہ بدرالقادری فاضل ہند خطیب ہالینڈ کے زینت المحافل پر گرانقدر کلمات

نویں صدی ہجری کے مشہور خطیب و صوفی شیخ عبدالرحمٰن بن عبدالسلام صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبات و مواعظ کا مجموعہ نزہت المجالس' صدیوں سے مقررین و واعظین علماء کا مرجع ہے جس میں تفسیروفقہ کے رموزواسرار بھی ہیں اور تصوف اور اخلاق کے موتی بھی ---- اب اس کتاب کو اروئے معلیٰ کا جامہ پہنا رہے ہیں ہمارے مخلص دوست ادیب شہیر حضرت مولانا محمد منشاء صاحب تابش قصوری دام ظلہ العالیٰ۔

اس مفید ترین ذخیرہ علمی کو اردو کا قالب بخشنے میں حضرت مولانا نے جن عرق ریزیوں کی راہ طے کی۔ وہ تو مترجمین ہی جانیں ---- اردو' دان طبقہ کسی کتاب کے ترجمہ کو پڑھنے میں اگر اسے ترجمہ کے بجائے دراصل اسی زبان کی تصنیف محسوس کرنے لگے تو میں اسے مترجم کی زباں دانی اور قدرت لسانی کا کمال خیال کرتا ہوں۔

اور واقعی زینت المحافل کا مطالعہ کرتے وقت قاری اس بات کو فراموش کرجاتا ہے کہ میں کوئی ترجمہ پڑھ رہا ہوں۔ اس کامیاب ترین کوشش پر میں حضرت مولانا قصوری مدظلہ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ اسی طرح شبیر برادرز کو اس خوبصورتی کے ساتھ پونے سات سو صفحات کی کتاب حسین اور دیدہ زیب گیٹ اپ کے ساتھ منظرعام تک لانے پر انہیں بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ خدا کرے ہمارے اسلامی مذہبی اور سنی تمام دقیع لٹریچر دورحاضر کی اعلیٰ ترین طباعتی و اشاعتی خوبیوں سے مزین ہوکر شائقین کتب کو دعوت مطالعہ دیں اور حسن معنوی کے یہ خزینے حسن صوری کا حق بھی پالیں۔ آمین۔ امید ہے کہ زینت المحافل کی دوسری جلد بھی اس خوبی کے ساتھ طبع ہو گی۔

فقیر بدرالقادری غفرلہ ہالینڈ 3 صفر 1418ھ / 9 جولائی 1997ء

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (قرآن کریم)

الحمد لله الذى قص لنا من اياته عجبا ، وافادنا بتوفيقه ارشادا وادبا ○ وجعل القرآن دافعا عنا مقتا وغضبا ○ وانزله هدى ورحمة وعيدا ورهبا ○ وارسل فينا رسولا كريما نجبا ، اطلعه على الحقائق ففاق اخا وابا وعرض عليه الجبال هذبا فاعرض عنها وناى وابى وخصنا بشريعته القويمة وحبا ○ فامنا وصدقنا وله الفضل علينا وجبا لانه ادخلنا فى خزائن الغيب وخبا ○ احمده سبحانه واشكره واتوب اليه واستغفر حمدا ○ ارغم به الف من جحد وابى وابلغ به من فضله اتواسع رشدا واربا ○

واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة نكون للنجاة سبا ، واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله المخبى ، اشرف البرية حسبا واطهرهم نسبا۔ صلى الله عليه وعلىٰ اله السادة النجا ، واصحابه الذين سادوا الخليقة عجما وعربا ○

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں، جس کی ذات اقدس نے ہمارے لئے عجیب و غریب نشانیاں بیان فرمائیں اور ہمیں رشد و ہدایت سے نوازتے ہوئے ان سے بہرہ مند ہونے کی توفیق عنایت فرمائی، اور قرآن مجید کو مصائب و آلام سے بچنے کے لئے ہمارا محافظ بنایا، جس میں ہدایت و رہنمائی، رحمت و رافت، عذاب و عتاب سے آگاہ کیا، اور ہمارے لئے رسول کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور انہیں علوم غیبیہ سے سرفراز فرما کر

ہر چیز کی حقیقت سے آگاہ کیا' اور آپ کو تمام جہانوں میں ممتاز فرمایا' اللہ تعالیٰ نے آپ کے سامنے پہاڑ رکھے تاکہ آپ کے لئے وہ سونا بن جائیں مگر آپ نے ان سے اعراض فرمایا اور معذرت کی' اور ہمیں شریعت محمدیہ علیہ التحیہ والثناء کے لئے مخصوص فرمایا نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے نواز کر ایمان و صداقت کی نعمتوں سے مالا مال کیا' اور ہم پر یہ اللہ تعالیٰ کا بے پایاں فضل اور عظیم احسان ہے' کہ اس نے رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس و اطہر کو خاص کر ہمارے لئے اپنے خزائن غیبیہ میں محفوظ رکھا'

اور میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثناء کے ساتھ اس کا بھی شکر بجا لاتا ہوں اسی سے امید رکھتا ہوں اور اسی سے مغفرت کا طالب ہوں' نیز میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا کرنا چاہتا ہوں جس سے منکر ذلیل و خوار ہوں اور وہ اپنے وسیع فضل و کرم سے کامیابی و کامرانی نصیب فرمائے' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات واحد کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی وحدہ لاشریک ہے' یہی میری شہادت' ذریعہ نجات ہے' اور میں اس بات کی بھی میں شہادت دیتا ہوں کہ بے شک سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے عبد خاص اور جلیل القدر رسول ہیں۔ جو از روئے حسب و نسب تمام مخلوق سے زیادہ صاحب شان و شوکت اور طیب و طاہر ہیں' اللہ تبارک و تعالیٰ آپ پر آپ کی آل اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین' پر' جنہیں عرب و عجم کی سیادت و قیادت کا شرف حاصل ہے' صلوۃ و سلام اور رحمت و برکات نازل فرمائے'

حمد و صلوۃ کے بعد اہل علم و فضل کے نفیس ترین قصص اور بزرگان دین کے احوال و اخبار سے دل فرحت و مسرت محسوس کرتا ہے' اس لئے میں نے انہیں محض ثواب کی نیت سے جمع کیا ہے' اللہ تعالیٰ نیت کی خرابی سے محفوظ رکھے' نیز مجھے اپنے ہر مسلمان بھائی سے امید ہے کہ وہ جب اسے

ملاحظہ کرے گا میرے لئے دعائے خیر فرمائے گا! وہ اوقات کتنے عمدہ ہوتے ہیں جن میں بہترین مقاصد پورے ہوں، میں اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکات سے امداد کا طالب ہوں، جو جہات و حدود سے پاک ہے، اور اسی سے عرض گزار ہوں کہ وہ مجھے اہل ہدایت و سعادت میں شامل فرمائے، اور میری دعا ہے کہ وہ میرے والدین، اساتذہ، مشائخ کرام، اعزواقارب پر اپنا خصوصی و فضل و کرم فرمائے، اور ہمارے ساتھ مومنین اور ان تمام لوگوں کو بھی شامل فرمائے جو اس دعا پر آمین کہیں!! وان یشرک معنا ذلک من یقول امین والمومنین کلھم اجمعین(اعلم) وفقنی وایاک لما یرضی واعا ذنی وایاک من سوء القضا!!

تو جان لے! اللہ تعالیٰ مجھے اور تجھے اپنی رضا و خوشنودی سے نوازے اور بری موت سے مجھے اور تجھے محفوظ رکھے، آغاز کتاب سے پہلے میں اس کی تمہید بیان کرتا ہوں، وہ یہ کہ حضرت ابوالقاسم جنید رحمہ اللہ تعالیٰ سے بہ کثرت علماء نے بیان کیا ہے کہ کسی شخص نے ان سے حکایات الصالحین کے بارے میں سوال کیا کہ ان کا بیان کرنا، سننا سنانا اور پھیلانا کیسا ہے؟ آپ نے جوابا فرمایا، ھی جند من جنود اللہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک ایسا لشکر ہے جن سے مریدین کے احوال درست ہوتے ہیں اور عارفین کے اسرار زندہ رہتے ہیں اور عشاق و محبین کے دلوں میں ذوق اور مشتاقوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں، قیل فھل علی ذلک من دلیل؟ قال نعم! ان

سے کہا گیا کیا اس پر کوئی دلیل ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد اس کی قوی دلیل ہے وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت به فوادک، ہم تمام رسولوں کے واقعات کی اطلاع آپ کو دیں گے جن سے آپ کا دل مضبوط کریں!! (یعنی ان واقعات سے تمہارا دل خوشی سے تسکین پائے گا)

نیز مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس قول سے بڑی محبت ہے کہ اذکروا الصالحین یبارک علیکم ' اولیاء کرام کا ذکر کیا کرو اس سے تمہارے لئے برکات نازل ہوں گی۔

نیز رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم کا یہ فرمان "عند ذکر الصالحین تنزیل الرحمۃ" صالحین کے ذکر سے اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے!

پس ایسے بیانات سے مجھے انبیاء و رسل علیہم السلام' اولیاء کرام' صالحین اور عارفین کے حالات و واقعات شب و روز کے معمولات و عبادات جمع کرنے کا شوق پیدا ہوا' تاکہ میں ایسے عمدہ و نفیس ترین' لطائف حکمت و فوائد' پندونصائح کی باتیں' پیش کروں جن سے لوگ راہ ہدایت پر گامزن ہوں' اور مسائل عقلیہ و نقلیہ اور فقہیہ کا حسن دوبالا ہو' نیز طبی نسخے جو مفید ترین ہوں اس میں شامل کروں! اور ساتھ ہی ساتھ اختصاراً نبی کریم خیرالانام علیہ الصلوۃ والسلام کے فضائل و مناقب ضبط تحریر میں لاؤں جو گنبد خضرا میں حقیقۃ زندہ ہیں "وقطرۃ من مناقب خیر البریۃ من ھو حی فی قبرہ حیاۃ حقیقۃ وذاتہ فی ضریحہ الکریم علی الفراش طربۃ:

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چسم عالم سے چھپ جانے والے

(اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ)

نیز امہات المومنین' اصحاب کرام' اور آپ کی پیاری امت کے اوصاف

حمیدہ رقم کروں! پس میں نے اس کتاب مستطاب کا نام "نزہۃ المجالس و منتخب النفائس' رکھا جسے متعدد ابواب اور فصول پر تقسیم کیا' اور اختتام پر جنت کا ذکر اس امید پر کیا تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں بھی وہ نصیب فرمائے' امین اور اسی سے توفیق و اعانت کا طلب گار ہوں!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب

فضیلتِ اخلاص

قال اللہ تعالیٰ : فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا (الکہف)
اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا' جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہے' تو اسے اچھے عمل کرنے چاہئے' نیز وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے'
وقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : انما الاعمال بالنیات وانما لکم امری ما نوی' اور نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم نے فرمایا' اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے' اور ہر شخص کے لئے وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرے گا۔

وقال معروف الکرخی رحمہ اللہ تعالیٰ ' من عمل للثواب فھو من التجار ومن عمل خوفا من النار او طمعا فی الجنۃ فھو من العبید ومن عمل للہ فھو من الاحرار وھی المرتبۃ العلیاء۔

حضرت شیخ معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس شخص نے ثواب کی غرض سے عمل کیا وہ تاجر ہے اور جو دوزخ کے خوف یا جنت کی طلب میں عمل کرتا ہے وہ غلام ہے اور جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے نیک کام کرتا ہے وہ حقیقتاً آزاد ہے' اور یہی بلند ترین مرتبہ ہے۔

وقال اویس القرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: الدعاء بظهر الغيب افضل من الزيارة واللقاء اى لان الرياء قد يدخلهما۔

سید التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' کسی شخص کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرنا اس کی ملاقات و زیارت سے زیادہ افضل ہے کیونکہ اس کے سامنے اس کے لئے دعا کرنا ریاء کاری میں شامل ہے:

حکایت: احیاء العلوم میں حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ کسی عابد کو پتہ چلا کہ بعض لوگ فلاں درخت کی عبادت کرتے ہیں' وہ اسے کاٹنے کے ارادے سے چلا' کہ شیطان بشکل انسان سر راہ ملا اور کہنے لگا اگر تو نے اس درخت کو کاٹ بھی دیا تو لوگ کسی اور کی پوجا کرنے لگیں گے' لہٰذا تم اپنی عبادت میں مصروف رہو اور اسے مت کاٹو' عابد نے کہا میں اسے ضرور کاٹوں گا' شیطان نے پھر روکا تو دونوں میں ہاتھا پائی شروع ہوگئی یہاں تک کہ عابد نے شیطان کو بھاگنے پر مجبور کردیا' مگر شیطان نے مکاری کا جال پھینکا اور اسے کہنے لگا میری بات مانو اور اپنی عبادت میں لگے رہو میں ہر رات دو اشرفیاں تیرے سرہانے رکھ دیا کروں گا' تو غریب اور نادار آدمی ہے' اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو وہ کسی اپنے رسول کو بھیجتا جو اسے کاٹ دیتا۔ جب تو اس درخت کی خود عبادت نہیں کرتا تو تجھے اس سے کیا ہے' عابد شیطان کے جھانسے میں آیا اور واپس چلا گیا' رات کو واقعی اسے سرہانے سے دو اشرفیاں

دستیاب ہوئیں' اسی طرح دوسری شب بھی ملیں۔ تین دن کچھ ہاتھ نہ لگا، پھر اسی درخت کو کاٹنے کے لئے باہر نکلا تو شیطان کو مدمقابل پایا۔ چنانچہ مقابلہ ہوا تو شیطان غالب رہا۔ عابد نے تعجب سے دریافت کیا! کیا وجہ ہے کہ پہلے میں تجھ پر غالب آیا اور آج تو؟ شیطان بولا! اس دن تو اللہ تعالیٰ کے لئے مجھ پر غضب ناک ہوا تھا مگر آج تو دو اشرفیوں کے لئے! پتہ چلا نیت خالص' شیطان پر غلبہ دیتی ہے اور بدنیتی کے باعث شیطان غالب آجاتا ہے۔

حکایت: ایک شخص جہاد کے لئے روانہ ہونے لگا تو اس نے تازہ گھاس بھی باندھ لی' تاکہ اسے فروخت کرکے' کچھ فائدہ اٹھائے' مگر رات کو اس نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آپس میں باتیں کررہے ہیں کہ فلاں شخص کو مجاہد لکھو' فلاں کو نیک اور فلاں کو ریاکار لکھو' مگر جب اس شخص کی باری آئی تو فرشتے نے اسے دیکھتے ہی کہا اسے تاجر لکھو۔ وہ شخص پکارا' بڑے تعجب کی بات ہے میں تو جہاد کے لئے نکلا ہوں' فرشتہ بولا' تو نے روانگی کے وقت اپنے ساتھ گھاس اس نیت سے باندھ لی تھی کہ اسے فروخت کرکے نفع حاصل کروں گا' یہ سنتے ہی وہ شخص کف افسوس ملنے لگا تو دوسرے فرشتے نے کہا اب اسے مجاہدین میں شامل کرلو۔ اگرچہ اس نے راستہ میں گھاس نفع حاصل کرنے کے لئے اپنے ساتھ رکھ لی تھی' تاہم اس کے لئے وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا۔

لطیفہ: حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے تین باتوں کے سوا کبھی کوئی لغزش واقع نہیں ہوئی' ایک یہ کہ آپ نے فرمایا انی سقیم۔ میں بیمار ہوں اور بل فعلہ کبیر ھم ھذا۔ بلکہ بتوں کو ان کے بڑے بت نے توڑا' اور اپنی زوجہ محترمہ کے بارے میں فرمایا ھذہ اختی' یہ تو میری بہن ہے۔ حضرت شیخ ابن عربی فرماتے ہیں ان میں آپ کی دو باتیں تو

اللہ تعالیٰ کے لئے تھیں اور تیسری بات اپنی ذات کی نسبت سے تھی اور اپنی اہلیہ محترمہ کی حفاظت و صیانت کا پہلو نمایاں تھا' لہذا اللہ تعالیٰ کے لئے تو خالص عمل وہی ہوتا ہے جس میں دوسرے کے لئے ذرہ برابر بھی اتصال نہ ہو' ہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس قول کے متعلق ھذا ربی! کیا اسے میرا رب ٹھہراتے ہو؟ اس میں کسی قسم کی آمیزش نہیں اگرچہ آپ نے یہ کلام آغاز تبلیغ میں فرمایا تھا۔

حکایت: حضرت علامہ دمیری رحمہ اللہ تعالیٰ حیات الحیوان میں تحریر کرتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو جاءتہ وحوش الفلاۃ تسلم علیہ وتنزورہ جنگل کے جانور آپ کی خدمت میں سلام و زیارت کے لئے حاضر ہوئے آپ ہر جنس کے لئے دعا فرماتے رہے یہاں تک کہ جاءت طائفۃ من الظباء ایک ہرنوں کی ڈار آئی فدعاء لھن ومسح علی ظھورھم ۔ پس آپ نے ان کے لئے بھی دعا فرمائی اور ان کی پیٹھ پر شفقت سے ہاتھ بھی پھیرا' تو ان میں نافہ (کستوری) پیدا ہوگئی' (ان سے جنگل مہک اٹھا) ایک دوسری جماعت نے ان سے خوشبو کا سبب پوچھا تو انہوں نے کہا جب ہم آپ کی خدمت میں زیارت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے دعا دینے کے ساتھ ساتھ ہماری پیٹھ پر دست شفقت پھیرا جس کے باعث ہم اس خصوصیت سے ممتاز ہوئے' یہ سنتے ہی ہرنوں کی دوسری ڈار حاضر ہوئی' آپ نے دعا فرمائی اور ان کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مبارک بھی پھیرا مگر خوشبو نمودار نہ ہوسکی' وہ اپنے ہم جنسوں سے واپسی پر کہنے لگے ہم نے بھی تمہاری طرح عمل کیا تھا مگر مہک پیدا نہ ہوسکی اس کا کیا سبب ہے' جواباً" کہا! ہم نے تو آپ کی زیارت محض رضائے الٰہی کے لئے کی تھی اور تمہاری حاضری محض خوشبو حاصل کرنے کے لئے تھی' ہم اپنی خالص نیت کے باعث سرفراز ہوئے اور تم خلوص نیت کے فقدان کے باعث ناکام رہے۔

مسائل: مسئلہ نمبرا: اگر کسی شخص نے دوسرے شخص سے کہا تم اپنی نماز فرض ادا کرو میں تجھے ایک اشرفی ادا کروں گا' اس نے اپنی نماز ادا کرلی تو اس کی نماز ہو جائے گی لیکن کہنے والے پر اشرفی ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔ اسی طرح کسی نے غیرت دلائی اور اس نے حمیت کے پیش نظر روزہ رکھا تو اس کا روزہ ہو جائے گا۔ نیز کسی شخص نے قرض خواہ کے خوف سے نماز شروع کردی تو نماز ہو جائے گی' (اگرچہ ان مسائل میں خالص نیت کا فقدان ہے)

مسئلہ نمبر۲: شرح مھذب میں ذکر کیا گیا ہے کہ سورج گرہن' چاند گرہن کی نمازوں میں تکلیف سے محفوظ رہنے کا ارادہ ہوتا ہے۔ نیز نماز استسقاء میں بارش کے باعث روزی کی غرض ہوتی ہے' تاہم یہ نمازیں ادا ہو جائیں گی۔

مسئلہ نمبر۳: مشک پاک ہے اور وہ نافہ بھی جو ہرن کے زندہ ہونے کی حالت میں کاٹ لی گئی ہو!! روضہ' کتاب الایمان میں ذکر کیا گیا ہے کہ اگر کسی شخص نے خوشبو حاصل کرنے کے لئے مشک کو غصب کرلیا اور کچھ مدت تک اس نے اپنے پاس رکھا تو اس پر اس کی اجرت دینا واجب ہے' کتاب الاجارہ میں مذکور ہے کہ خوشبودار پھول اور میبوں کا صرف خوشبو حاصل کرنے کے لئے کرایہ پر لینا جائز ہے۔ ہاں اگر ایک آدھ سیب ہو تو غیر مناسب ہے۔ (نوٹ): یہ تقویٰ کی مثالیں ہیں۔

حکمت: علامہ ابن الصلاح' طبری سے روایت درج فرماتے ہیں کہ مشک کا نافہ ہرنی کے پیٹ سے ایسے ہی نکلتا ہے جیسے مرغی سے انڈا'

نزہتہ النفوس و الافکار میں ہے کہ مشک کا سونگھنا ہر قسم کے درد کے لئے فائدہ مند ہے۔ خصوصاً درد شقیقہ وغیرہ کے لئے' ہاں اگر سرمہ میں ملا کر آنکھوں میں لگایا جائے تو بینائی بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح اگر مشک نافہ میں شہد ملا کر بیاض چشم (موتیا' چٹا وغیرہ) والے کو لگایا جائے تو اس کی تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ ہرن کے بچے کا گوشت فالج اور قولنج (ہرنیا) کے لئے نہایت مفید

ہے۔

ابن طرخان نے طبِّ نبوی میں بیان کیا ہے کہ مشک نافہ جملہ اعضائے باطنیہ کو طاقت بخشتا ہے۔ سونگھا جائے یا کھایا جائے۔

کمزوری اور ضعف بدن کے لئے بے حد مفید ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مشک نافہ محبوب تھا۔

لطیفہ: علامہ نسفی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں کہ: جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو انجیر کے درخت کے چار پتے بھی ساتھ لائے۔ جب آپکی توبہ قبول ہوئی تو تمام حیوانات قبولیتِ توبہ پر ہدیہ تبریک پیش کرنے کے لئے حاضر ہوئے، سب سے پہلے چار جانور خدمتِ اقدس میں پہنچے ان میں ایک ہرن تھا فاطعمها ورقة فصار منها المسک: آپ نے ایک پتہ ہرن کو کھلایا تو اسے مشک سے نوازا گیا والنحلة فاطعمها ورقة فصار منها العسل۔ ایک پتہ شہد کی مکھی کو کھلایا تو اس سے شہد ظاہر ہوا۔ وَالدُّوْدَةُ فاطعمها ورقة فصار منها الحریر۔ ان میں سے ایک پتہ ابریشم کے کیڑے کو کھلایا گیا تو اس سے ریشم پیدا ہوا، وبقرة البحر فاطعمها منها العنبر اور چوتھا جانور دریائی گائے تھی ایک پتہ اسے کھلایا گیا تو اس سے عنبر ہویدا ہوا۔ (گویا کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں سلامی اور مبارکبادی کی یادگاریں قائم کردی گئیں) میں نے نزہتہ النفوس والافکار میں دیکھا ہے کہ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے چار ثقہ راویوں نے خبر دی ہے کہ عنبر ایک قسم کی گھاس ہے جو قدرت الہیہ سے سمندر کے کنارے پیدا ہوتی ہے۔ جو بے حد فوائد کی حامل ہے یعنی اس سے دماغی طاقت بڑھتی ہے، دل مضبوط ہوتا ہے، حواس انسانیہ کی تقویت کا باعث ہے، معدہ کی تکلیف کو دور کرتی ہے، کھایا جائے یا تیل کی طرح مالش کی جائے، نزلہ، زکام، خصوصاً درد شقیقہ کے لئے اس کی دھونی اور روغن عنبر کی

مالش نہایت مفید ہے، روغن بان (بان کا درخت عرب ممالک میں زیادہ پیدا ہوتا ہے) میں عنبر کو ملا کر مالش کی جائے تو جوڑوں کے درد کے لئے شافی ہے۔ نیز خوشبو کے لحاظ سے مشک نافہ کے بعد عنبر کو ہر ایک خوشبو پر فوقیت دی گئی ہے۔

حکایت : بزرگوں میں سے کسی بزرگ نے اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا مجھے تیس سال تک مسلسل پہلی صف میں باجماعت نماز پڑھنے کی سعادت حاصل رہی۔ مگر ایک دن تاخیر سے پہنچا تو دوسری صف میں جگہ ملی، لوگوں نے میری طرف دیکھا تو مجھے بہت شرمندگی محسوس ہوئی، دراصل میرے دل میں خیال آیا تھا کہ لوگ مجھے پہلی صف میں دیکھا کرتے ہیں۔ یہ بات میرے دل کو بہت بھلی معلوم ہوئی تھی۔ بس خودپسندی کی اسی بات نے مجھے دوسری صف میں کھڑا کردیا، جب تک نیت خالص تھی۔ پہلی صف میں شمولیت نصیب رہی، جب نیت میں ذرہ برابر فرق آیا، تو یہ نتیجہ ظاہر ہوا۔

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اخلاص کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مدح اور ذم برابر سمجھے، یعنی نہ تو تعریف سن کر خوشی و مسرت کا اظہار کرے اور نہ ہی اپنی برائی سے غصہ محسوس کرے،

حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس کا ایک بھی قدم خالص، خدا کے لئے اٹھا ہو،

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں، لوگوں کے لئے کسی نیک کام کو چھوڑنا ریاء کاری ہے اور ان کے لئے کسی اچھے کام کو اختیار کرنا شرک ہے، اور اخلاص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں باتوں سے عافیت عطا فرمائے،

لطیفہ : حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے جلدی سے نماز پڑھی،

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دُرّہ لے کر اس کی طرف بڑھے' اور فرمایا نماز کو دوبارہ پڑھو' اس نے بڑے اطمینان سے نماز لوٹائی' تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! کیا یہ عمدہ ہے یا جو تو نے پہلے ادا کی' اعرابی نے عرض کیا پہلی! اس لئے کہ وہ میں نے خالص لوجہ اللہ ادا کی تھی جبکہ دوبارہ تو محض آپ کے دُرّے کے خوف سے پڑھی ہے۔

حکایت: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک اونٹنی گم گئی تو آپ نے فرمایا' اسے فی سبیل اللہ دیا' بعدہ کسی مخبر نے خبر دی کہ وہ اونٹنی فلاں جگہ موجود ہے۔ آپ یہ سنتے ہی اس طرف چلنے لگے مگر اچانک ٹھہر گئے اور استغفار کرنے لگے' اس بنا پر کہ آپ نے اسے گم ہوتے ہی راہ للہ وقف کردیا تھا'

حضرت ابوطالب مکی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں' کسی نے ایک آدمی کو خواب میں دیکھا تو اس سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک فرمایا ہے' اس نے کہا مجھے جنت میں داخل کیا گیا ہے لیکن ساتھ ہی بڑی حسرت سے سرد آہ بھری' اس نے آہ بھرنے کا سبب پوچھا تو وہ کہنے لگا جب میں جنت میں پہنچا تو اعلیٰ علیین میں نہایت بلند و بالا حسین و جمیل محلات نظر نواز ہوئے جب میں ان کی طرف جانے لگا تو میرا راستہ روک لیا گیا' اور فرمایا اسے واپس لوٹا دو' یہ محلات تو ان لوگوں کے لئے ہیں جو راہ خدا میں نیت کے مطابق کر گزرتے ہیں' اور یہ شخص تو جب کسی چیز کے بارے میں فی سبیل اللہ کہتا تو عمل پیرا نہ ہوتا' اگر یہ اپنی نیت کے مطابق کچھ کر گزرتا تو اج ہم بھی اسے ان محلات کے راستے سے واپس نہ لوٹاتے'

اسی طرح ایک اور شخص کی حکایت کرتے ہیں کہ اسے کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا! اس نے کہا! میں نے جتنے بھی کام اللہ تعالیٰ کے لئے سرانجام دیئے ان تمام کا مجھے اجر نصیب

ہوا، یہاں تک کہ میری ایک بلّی مرگئی تھی میں اس پر بھی ثواب کی امید رکھی تھی۔ چنانچہ نیکیوں کے پلے میں، میں نے اسے بھی پایا جب میں نے یہ ماجرا دیکھا تو عرض کیا! الٰہی! میرا ایک گدھا بھی تو تھا! آواز آئی تو نے اس کے متعلق ثواب کی امید نہیں رکھی تھی اگر تو نے اس کی خدمت میں بھی ثواب کی امید رکھی ہوتی تو اس کے بدلے بھی ثواب پاتا'

ایک صالحہ خاتون کی حکایت بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنا لخت جگر راہ خدا میں دے دیا' پھر کافی مدت بعد وہ لڑکا اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوا' جب اس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور آواز دی کہ والدہ ماجدہ میں تمہارا فلاں بیٹا ہوں'

ماں نے جواباً" فرمایا بیٹا! میں تمہیں راہ خدا میں دے چکی ہوں' اب میں تجھے کبھی نہیں دیکھوں گی' پھر وہ لڑکا حب الٰہی میں ایسا سرشار ہوا کہ اس نے کبھی کسی کو نگاہ اٹھا کر دیکھنا گوارا نہ کیا۔

مسئلہ : حضرت ابن العماد علیہ الرحمتہ نے تسہیل المقاصد میں درج فرمایا ہے مستحب ہے کہ جب کسی نمازی کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک پر اپنا ہاتھ رکھ لے تاکہ یوں محسوس ہو کہ اس کی نکسیر پھوٹ پڑی ہے' اگرچہ یہ فعل سے ریاکاری محسوس ہوتی ہے' لیکن مستحب اس لئے ہے کہ رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ جب نماز کی حالت میں تمہارا وضو ٹوٹ جائے تو چاہئے کہ اس انداز سے لوٹے اور نیا وضو کرے۔

حکایت : حضرت امام ابوالقاسم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی شہرہ کتاب رسالہ قشیریہ میں درج فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے نیت کرلی کہ اللہ تعالیٰ مال دنیا میں سے جو کچھ بھی عطا فرمائے گا میں اسے غرباء میں تقسیم کروں گا' چنانچہ شخص نے اسے ایک اشرفی دی تو وہ دل ہی دل میں کہنے لگا اسے اپنے پاس ہی رہنے دیتا ہوں تاکہ بوقت ضرورت کام آئے تو اس نے اپنی نیت کے

مطابق راہ خدا میں صرف کرنے کی بجائے اپنے پاس رکھ لی، اسی اثنا میں اس کی داڑھ میں درد اٹھا، تو اس نے اسے نکلوا دیا، پھر دوسری داڑھ درد کا شکار ہو گئی، تو اسے بھی نکال باہر کیا، پھر اس نے ہاتف غیبی کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا اگر تو وہ اشرفی فقیروں کو نہیں دے گا تو تیرے منہ میں ایک بھی دانت باقی نہیں رہے گا۔

حکایت: حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک عابد کا ریت کے پہاڑ کے پاس سے گزر ہوا، تو وہ دل ہی دل میں کہنے لگا، کیا ہی اچھا ہو کہ یہ ریت آٹا بن جائے اور میں بنی اسرائیل کے فقراء میں تقسیم کروں!

اللہ تعالیٰ نے اس دور کے نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں شخص سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تجھے تیری نیت کے مطابق اس پہاڑ کی ریت کے مطابق اتنی نیکیاں عطا کیں جتنا اس کی مقدار کے برابر آٹا بنتا ہے: جو کہ تو خیرات کرتا۔

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں ان کی نیت کے مطابق ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رکھے گا۔ کیونکہ ایماندار کی یہ نیت ہوتی ہے کہ وہ تمام عمر خدا کی عبادت میں مصروف رہے اور کافر کی نیت ہوتی ہے کہ وہ مرتے دم تک کفر پر قائم رہے، (لہٰذا ہر دو اپنی اپنی نیت کے مطابق پھل پائیں گے)

نیز فرمایا: واتخذ بعضهم ضيافة واوقد فيها الف مصباح فقال له رجل اسرفت فقال قم واطفی منها ما کان لغير الله فلم يقدر على اطفاء شئی منها۔

کسی شخص نے بعض احباب کی دعوت پر ایک ہزار چراغ روشن کئے تو ایک شخص نے (میزبان سے کہا تو نے اتنے چراغ روشن کر کے) فضول خرچی

کی (اسراف کیا ہے) میزبان نے جواباً" فرمایا' جاؤ ان چراغوں میں سے جو غیراللہ کے لئے جلایا گیا ہے اسے بجھا دو مگر وہ ایک بھی چراغ بجھا نہ سکا۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیوں بجھے جسے روشن خدا کرے

حکایت: شیخ الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت ابوالحسن ثوری علیہ الرحمتہ کے متعلق کہا گیا کہ وہ لوگوں سے مانگتے رہتے ہیں' آپ نے یہ سنتے ہی ایک سو درہم وزن کا وزن کیا اور کچھ مزید وزن کئے بغیر ان کی خدمت میں بھیج دیئے۔ حضرت ابوالحسن ثوری علیہ الزحمتہ نے ان کے خادم کے ہاتھوں سو درہم جن کا وزن کیا گیا تھا واپس کردیئے اور جتنے بلا وزن تھے وہ رکھ لئے۔ نیز فرمایا حضرت جنید چاہتے تھے کہ دونوں طرح فائدہ حاصل کریں یعنی یک صد اپنی طرف سے دے کر ثواب پائیں اور زائد صرف رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر دیئے' پس میں نے جو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے تھے وہ میں نے رکھ لئے اور جو انہوں نے اپنے لئے خاص کئے تھے واپس کردیئے۔

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمتہ نے یہ سنتے ہی فرمایا' ہاں جو کچھ ان کا تھا انہوں نے لے لیا اور جو ہمارا تھا اسے انہوں نے ترک فرمایا۔ (ممکن ہے اس زمانہ میں درہم و دینار وزن کرتے ہوں تاکہ گنتی کرنے میں جو وقت صرف ہوتا ہے اس سے بچا جاسکے) (تابش قصوری)

حکایت: مصنف علیہ الرحمتہ مزید رقمطراز ہیں کہ حضرت ابوالحسن ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی احمد بن محمد بغدادی ہے۔ جنہوں نے دو سو پچانوے ہجری میں وصال فرمایا' وہ اپنا ایک واقعہ خود بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں غسل کے لئے کپڑے اتارے' غسل کررہا تھا کہ چور آیا' اور میرے کپڑے لے اڑا' ابھی تھوڑی سی دیر گزری تھی کہ واپس آکر اسی جگہ کپڑے چھوڑ گیا

مگر اس کا ایک ہاتھ اچانک اس کے جسم سے الگ ہو کر گر پڑا' میں عرض کیا:
یا رب قدرد علی ثیابی فرد علیہ یدہ فردھا علیہ یااللہ اس نے میرے کپڑے واپس کردیئے پس تو بھی اسے اس کا ہاتھ واپس عنایت فرما ' تو اسی وقت اس کا ہاتھ جسم کے ساتھ پیوست ہو گیا۔

حکایت : حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' کوئی بادشاہ سیروسیاحت کے لئے باہر نکلا فوجد رجلا ومعه بقرة فحلب منها قدر ثلاثین بقرة فتعجب الملک ثم نوی اخذھا .... تو اس نے ایک آدمی کے پاس ایک ایسی گائے دیکھی جو تیس گائے کی مقدار کے مطابق دودھ دیتی تھی' بادشاہ متعجب ہوا' اور اس نے وہ گائے خود لے جانے کی نیت کرلی۔

دوسرے دن دوہنے کے وقت پھر آیا تو گائے نے پہلے کی نسبت نصف دودھ دیا' بادشاہ نے پوچھا اس کا دودھ کیسے کم ہوا؟ کیا اسے چارہ وغیرہ نہیں ڈالا؟ مالک نے کہا اسے معمول کے مطابق چرایا گیا ہے' مگر محسوس ہوتا ہے کہ بادشاہ نے ظلم کا ارادہ کرلیا ہے' یہ سنتے ہی بادشاہ نے اپنی نیت درست کرلی تو گائے نے دودھ بھی ویسے دینا شروع کردیا۔

حکایت : حضرت امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں تجارتی مال آیا' تاجر خریداری کے لئے حاضر ہوئے آپ نے فرمایا جب سورج طلوع ہوگا تو فروخت کیا جائے گا' جب صبح ہوئی تو کچھ اور تاجر بھی آئے جنہوں نے پہلے کی نسبت زیادہ قیمت لگائی' آپ نے فرمایا ہم نے رات کے وقت جن تاجروں کے لئے نیت کرلی تھی انہیں ہی دیں گے (اگرچہ تمہارا ریٹ ان سے زیادہ ہے)

حکایت : نوشیرواں' شکار کے لئے نکلا' راستے میں اسے پیاس محسوس ہوئی' اچانک ایک باغ نظر آیا اور اس میں ایک لڑکا دیکھا' تو اس سے پانی طلب کیا' اس نے کہا! یہاں پانی موجود نہیں' اس پر نوشیرواں نے کہا تو پھر ایک انار ہی

لے آؤ' چنانچہ اس نے ایک انار پیش کیا' بادشاہ کو بہت ہی شیریں لگا' اور ارادہ کرلیا کہ یہ باغ اس سے لے لیا جائے' ساتھ ہی ایک اور انار مانگا' وہ لایا توڑا گیا تو وہ ترش نکلا۔ نوشیرواں نے کہا کیا یہ کسی اور پیڑ کا ہے اس نے کہا نہیں' اسی درخت سے لیا ہے' نوشیرواں نے کہا پھر اس کا ذائقہ بدلا ہوا کیوں ہے ؟ لڑکے نے جواباً" کہا ممکن ہے بادشاہ کی نیت میں فتور پیدا ہوا ہو' یہ سنتے ہی نوشیرواں اپنی نیت سے باز آیا اور کہا ایک انار اور دو' اس نے حاضر کیا تو یہ پہلے انار سے بھی زیادہ شیریں نکلا' بادشاہ نے کہا یہ عمدہ کیسے ہوا ؟ لڑکے نے عرض کیا حاکم وقت کی نیت میں خلوص پیدا ہونے کے باعث !

حکایت : کسی بادشاہ نے ایک شخص کو اپنا وزیر اور مقرب بنایا' دوسرے نے چاہا کہ یہ مقرب خاص نہ رہے اور اپنی طرف سے بادشاہ کے پاس جاکر شکایت لگائی کہ تمہارا فلاں وزیر کہتا رہتا ہے' بادشاہ کے منہ سے بدبو آتی رہتی ہے ! بادشاہ نے یہ بات سنی تو نہایت غضبناک ہوا اور اسے بلا بھیجا وہی شخص وزیر کے پاس پہنچا اور اسے کوئی ایسی چیز کھلا دی جس میں بہت زیادہ لہسن ڈالا گیا تھا۔ اب اس نے کہا تجھے بادشاہ نے یاد کیا ہے' جب وزیر حاضر خدمت ہوا تو اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا کیونکہ بادشاہ کو لہسن کی بدبو سے سخت نفرت تھی' جب وزیر کو بادشاہ نے ایسی صورت میں دیکھا تو دل ہی دل میں کہنے لگا وہ شخص سچ ہی کہتا ہے۔

چنانچہ بادشاہ نے اپنے ایک افسر کے نام فرمان خاص جاری کیا کہ اس وزیر کو تم ہلاک کر ڈالو' وزیر کو وہ رقعہ دیا' کہ فلاں حاکم کے پاس لے جاؤ' چغل خور یہ دیکھ رہا تھا اس نے سمجھا کہ بادشاہ نے مجھے جھوٹا تصور کیا ہے اور وزیر کو انعام دلوایا ہے کیونکہ بادشاہ کی عادت تھی کہ وہ ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کوئی اچھی بات ہی تحریر کرتا تھا'

اس چغل خور وزیر نے بادشاہ کے مقرب خاص سے پوچھا ! تجھے بادشاہ

نے کیا حکم دیا ہے! وزیر نے کہا ایک خاص فرمان دیا ہے کہ فلاں حاکم کو پہنچا دو! وہ بولا، لائیے میں پہنچا دیتا ہوں چنانچہ وزیر نے وہ فرمان خاص اسے تھما دیا، وہ لے کر متعلقہ حاکم کے پاس پہنچا! اس نے رقعہ پڑھتے ہی اسے قتل کر ڈالا،

کچھ دن بعد جب وزیر و مقرب خاص بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اسے سخت تعجب ہوا، اور بادشاہ نے دریافت کیا، کیا تو نے میرا فرمان فلاں حاکم تک نہیں پہنچایا؟ اس نے کہا میں نے تو نہیں پہنچایا البتہ فلاں وزیر کو دیا تھا اس نے پہنچایا ہوگا؟

نیز بادشاہ نے پوچھا کیا تو نے میری نسبت ایسے ایسے کہا تھا! وزیر نے حلفیہ کہا میری کیا مجال کہ میں ایسے کہوں! اس نے پوچھا پھر تو نے اپنے منہ پر ہاتھ کیوں رکھ لیا تھا، وزیر نے عرض کی فلاں وزیر نے مجھے ایسی چیز کھلا دی تھی جس میں لہسن کثرت سے ملا ہوا تھا جو کہ آپ کو ناگوار گزرتا ہے۔ تب بادشاہ کو معلوم ہوا وہ چاہتا تھا کہ یہ وزیر، مقرب نہ رہے بلکہ بادشاہ اس سے ناراض ہو جائے۔ اس بات کے سنتے ہی بادشاہ نے اسے پہلے کی طرح اپنا مقرب خاص بنا لیا۔

روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو، شرک سے بچو اس لئے کہ وہ چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے نیز فرمایا یہ دعا پڑھتے رہا کرو، اللهم انا نعوذ بک من ان نشرک بک شیئا نعلمه ونستغفرک کما لا نعلمه : الٰہی! ہم ایسی چیز کو جسے ہم جانتے ہیں تیرے ساتھ شریک ٹھہرانے سے پناہ مانگتے ہیں، اور جو کچھ ہم نہیں جانتے اس سے بھی ہم استغفار کرتے ہیں، اسے طبرانی اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے نیز کہا اسے یومیہ کم از کم تین بار پڑھا جائے۔

کتاب العقائد

فضائل ذکر، و قرآن کریم

صحت العقیدہ:

اعلم وفقنی اللہ وایاک لما یرضی انہ یشترط لصحۃ الایمان صحۃ العقیدۃ

جان لو! اللہ تعالیٰ مجھے اور تجھے اپنی رضا و خوشنودی کی توفیق عطا فرمائے! ایمان کی صحت، عقیدہ کی درستگی کے ساتھ مشروط ہے، اور وہ یہ ہے کہ ان اوصاف پر یقین کامل رکھے۔ یعنی، اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے زندہ ہے بہت علم جاننے والا ہے، قادر ہے، سب کچھ سنتا ہے اگرچہ ہماری طرح اس کے کان نہیں، سب کچھ دیکھ رہا ہے اگرچہ ہماری طرح اس کی آنکھیں نہیں، بلا زبان و لب وہ گویا ہے، تمام مخلوقات کی وہ تدبیر فرمانے والا ہے۔ وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے، جو چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے، اس کے چاہے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ وہ فوق و تحت سے منزہ ہے نیز وہ اس سے بھی مبرا ہے کہ عرش اس کے بیٹھنے کی جگہ، اور آسمان اسے محیط اور بادل اس پر سایہ کرتا ہے یا کوئی چھت اس کو گھیرے ہوئے ہے یا کسی مکان میں سما سکتا ہے۔

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے الرحمٰن علی العرش استوی (رحمٰن نے عرش پر استویٰ فرمایا) اس آیہ کریمہ کے بارے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا جو بھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ

کے لئے نیچے' اوپر' چھت یا کسی بھی جہت میں محدود کرے وہ کافر ہے۔
حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ "استوا" تو معلوم ہے مگر اس کی کیفیت واضح نہیں۔ اور اس سے متعلق سوالات کرنا بدعت ہے۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب اس کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا ہم بلا تشبیہ و مثال اس پر ایمان لائے اور تصدیق کی:۔

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا' اس کی کیفیت کو وہی جانے' تاہم ایسی بات نہیں جو ہمارے دل پر گزرتی ہے۔

حضرت شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں قدیم ہے جبکہ عرش حادث ہے یعنی مخلوق ہے' تاہم اس کے لئے استویٰ ثابت ہے جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے جب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات تو موجود ہے۔ لیکن اسے کسی جگہ میں مقید نہ ٹھہراؤ اور جو تصور تمہارے دل میں اس کی ذات کے بارے پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ویسے نہیں ہے: (گویا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر کسی کے تصور و قیاس سے بلند و بالا ہے)

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' توحید کا سب سے عمدہ کلمہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول ہے کہ کم یجعل للخلق طریقا الی معرفتہ الا بالعجز عن معرفتہ مخلوق کے لئے ایسا راستہ نہیں بنا جو اس کی کامل معرفت کا ذریعہ ہو مگر یہی ہے کہ انسان اس کی معرفت میں اعتراف عجز کرے'

تخلیق عرش

امام ابو محمد الجوینی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ عرش نہایت سفید موتیوں

سے بنایا گیا ہے' تاہم وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک ذرہ سے بھی کم تر ہے' پھر اسے اس کا مستقر کیسے ٹھہرایا جاسکتا ہے؟

حضرت استاذ ابو منصور بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ الاستواء سے مراد اللہ تعالیٰ کا قہر وغلبہ ہے یعنی رحمٰن عرش پر غالب و حکمران ہے' نیز اس کے ذکر کی تخصیص اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مخلوقات میں سب سے بڑی تخلیق ہے' علماء اہل سنت وجماعت نے استواء کا ایک اور بھی معنی بیان کیا ہے وہ یہ کہ' اللہ تعالیٰ بلند و بالا ہے۔ یعنی جو لوگ خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ الرحمٰن اس سے اعلیٰ اورپاک ہے لیکن اس نے اپنے آپ کو ارتفاع کے ساتھ موصوف نہیں فرمایا۔ اس لئے کہ ارتفاع تو اسے پہلے سے حاصل ہے۔ حالانکہ عرش کا تو اس وقت وجود بھی نہیں تھا'

حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ من زعم ان اللہ فی شئی او من شئی او علی شئی فقد اشرک بہ .... جس شخص نے اپنے گمان میں یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز میں ہے یا کسی چیز سے ہے یا کسی چیز پر ہے لازماً وہ مشرک ہوا' اس لئے کہ اگر کسی چیز سے ہوتا تو حادث ہوتا' اور اگر کسی چیز میں ہوتا تو محصور ہوتا' (بہرحال) اللہ تعالیٰ ان تمام کیفیات سے (بہت بلند ہے' اور جو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ا امنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض کیا تم جو آسمانوں میں ہے اس سے بے نیاز ہو چکے ہو اگر (وہ چاہے) تمہیں زمین میں دھنسا دے') پر جو شبہ وارد ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ہر بلند چیز کو سماء کہتے ہیں اور اس جگہ کفار کے گمان کے مطابق بنیاد بنا کر جواب دیا جارہا ہے' اس لئے کہ ان کے گمان میں جو زمین میں بت ہیں وہ اور ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے بلند درجہ پر فائز ہے' یہاں السماء سے مراد آسمان دنیا یا دیگر سموات میں سے کوئی بھی مراد نہیں بلکہ علو شان اور

بلند مرتبت مراد ہے۔ نیز علو سے ظاہر بلندی مراد نہیں بلکہ جلالیت مراد ہے'
جیسے کہا جاتا ہے کہ بادشاہ' وزیر سے عالی مرتبت ہے اگرچہ دونوں ایک ہی فرش پر بیٹھے ہوں' اور ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے وھو القاھر فوق عبادہ اور وہ اپنے بندوں پر قاہر و غالب ہے نیز یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ یہاں اس کی علو شان و رفعت مراد ہے'

"مثال کے طور پر' فرعون کے قول کو دیکھئے اس نے اپنی تعریف کس انداز سے کرتے ہوئے کہا وانا فوقھم قاھرون اور بے شک میں ان تمام اسرائیلیوں پر فوقیت و عظمت رکھتا ہوں' یہاں فوق سے فوق مکانی مراد نہیں! کشاف میں ایک اور ہی معنیٰ کیا گیا ہے وھوا امنتم من فی السماء (الایہ) کیا تم اللہ تعالیٰ کی مملکت آسمانی سے بے خوف ہو چکے ہو؟ یہ توجیہ اس بنیاد پر کی گئی ہے کہ یہاں ملکوتہ کا کلمہ مضاف محذوف ہے اور مضاف الیہ ضمیر اس کے قائم مقام ہے' اور ایسی بہت سی مثالیں قرآن مجید میں پائی جاتی ہیں (مثلاً) وجاء ربک ' یعنی ' جاء امر ربک' اور تیرا رب آیا یعنی تیرے رب کا حکم آیا! اسی طرح واسئل القریۃ التی' اس شہر سے سوال کرو! یعنی اس شہر کے رہنے والوں سے سوال کرو! اکثر کہتے ہیں یہاں القریہ سے مصر مراد ہے' لیکن اللہ تعالیٰ کے اس فرمان واسئلھم عن القریۃ میں القریہ سے "ایلہ' یا "طبریہ' مراد لیا گیا ہے۔ طبریہ سمندر کے کنارے پر واقع ہے!

فائدہ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ا امنتم من فی السماء ان یخسف بکم فی الارض (پ۲۹) کیا تم جو آسمان میں ہے اس سے بے خوف ہو چکے ہو' کہ تمہیں زمین میں دھنسا دیا جائے' اس کے بعد یوں فرمایا۔ ام امنتم من فی السماء ان یرسل علیکم حاصبا کیا تم جو آسمان میں ہے اس سے بے پرواہ ہو چکے ہو' یہ کہ وہ تم پر پتھروں کی بارش کرے' سورۂ الانعام میں فرمایا

قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت

ارجلکم (الایہ)

میرے حبیب! آپ فرما دیجئے' اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ وہ تم پر بلندی سے عذاب نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے' (یعنی زمین پر ہی عذاب میں گرفتار کرلے)

حکمت: یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ سورۂ تبارک الذی میں تو دھنسانے کا ذکر ہے اور بعدہ اوپر سے عذاب نازل کرنے کا بیان' لیکن سورۂ الانعام میں اس ترتیب کا عکس نظر آتا ہے' اس میں کونسی حکمت ہے؟

اس کا مختصر سا جواب یہ ہے کہ سورۂ ملک کی اس آیت سے پہلی آیات میں اس قسم کا مضمون پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا۔ لہٰذا اس جگہ یہی مناسب تھا کہ زمین میں دھنسائے جانے کی وعید سنائی جائے' برعکس سورۂ الانعام کے' کیونکہ اس کے سیاق و سباق میں اس قسم کا مضمون وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر قاہر و غالب ہے لہٰذا اسی مناسبت سے ایسے ہی عذاب سے تہدید فرمانا مقصود ٹھہرا' کہ عذاب اوپر کی طرف سے نازل ہو' نیز جن آیات میں اس قسم کے اشارے پائے جاتے ہیں کہ "وہ وہی ذات ہے جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے' اور وہ وہی ہے جو تمہاری پوشیدہ اور ظاہری اعمال کو جاننے والا ہے' ان آیات کے متعدد جوابات دیئے گئے ہیں۔ (جن میں سے چند ایک ملاحظہ ہو)

(ا) اللہ تعالیٰ جل و علا کے لئے آسمان پر ہونے کے ظاہری معنی نہیں لئے جاسکتے کیونکہ زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے۔ سب اسی کی ملکیت ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ قل لمن مافی السموت والارض قل للہ' میرے حبیب آپ ان لوگوں سے فرما دیجئے' جو کچھ زمین و آسمانوں میں ہے سب اسی کا ہے "فرما دیجئے وہ سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے!

اس جگہ کلمہ ما' ذوالعقول اور غیر ذوالعقول دونوں طرح مستعمل ہے' اسی طرح

اللہ تعالیٰ کے قول والسماء وما بناھا والارض وما طحاھا، میں بھی کلمہ ما کا یہی مفہوم ہے۔

لہٰذا، اگر اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکات کے بارے میں کہا جائے کہ وہ آسمان میں ہے۔ تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ خدا خود اپنا بھی مالک ہے اور یہ محال ہے :: بہرحال دوسرا جواب یہ ہے کہ قرآن پاک میں جو کلمہ فی السموت جمع کے صیغے سے وارد ہوا ہے، پھر اس طرح تو خدا کا آسمان میں ہے ظاہراً معنی پر سمجھا جائے گا پس اس کا یہی نتیجہ نکلے گا کہ یا تو اللہ تعالیٰ ایک آسمان میں ہے یا سب آسمانوں میں، لہٰذا ایک آسمان میں ہونا تو آیت مذکورہ کے کلمات کے خلاف ہے اور اگر تمام آسمانوں میں ہونا تسلیم کیا جائے تو اعتراض وارد ہوتا ہے وہ یہ کہ چونکہ ایک چیز کائی جگہ نہیں پائی جاسکتی۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ کا بعض حصہ ایک آسمان میں اور بعض دوسرے آسمانوں میں، اس صورت میں اللہ تعالیٰ کا مرکب اور ذی جزو ہونا لازم آئے گا اور یہ محال ہے، اور اگر یہ کہا جائے وہی اللہ تعالیٰ جو ایک آسمان میں ہے دوسرے آسمان میں بھی وہی ہے تو یہ بھی لازم آئے گا کہ ایک ہی ذات دومکانوں میں متمکن و متحیز ہو، اور یہ بھی محال ہے، لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کسی مکان میں ہونے سے پاک ہے! خواہ آسمان ہوں یا زمین تیسرا جواب یہ دیا گیا ہے "اگر فرض کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں سے اوپر بھی کوئی عالم پیدا کرسکتا ہے یا نہیں؟ اگر کرسکتا ہے تو عالم سموت جس میں اللہ تعالیٰ ہے وہ نیچے ہوگا تو لامحالہ ماننا پڑے گا کہ خدا کا عالم نیچے ہو، اور اس بات کا کوئی شخص قائل نہیں اور نہ ہی یہ ممکن ہے اور اگر آسمانوں کے اوپر نیا عالم نہیں بنا سکتا تو اللہ تعالیٰ کا عاجز ہونا لازم آئے گا اور یہ بھی محال ہے، پس ان وجوہ سے ثابت ہوا کہ آیت کریمہ کے ظاہری معنی مراد لئے ہی نہیں جاسکتے، لہٰذا مجاز پر محمول کرنا پڑے گا اور مجازی

معانی کی متعدد صورتیں ہیں، نمبر۱ یہ کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کی تدبیر میں ہے جیسے کہا جاسکتا ہے فلاں، فلاں کام میں ہے یعنی وہ شخص کسی کام کی تدبیر میں لگا ہوا ہے،

نمبر۲ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد هو الله یعنی وہی اللہ ہے، یہ کلام تام ہے، اس کے بعد فی السموت والارض سرکم وجهرکم، سے دوسری بات شروع ہوتی ہے، نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ آسمان والوں یعنی فرشتوں کے بھی ظاہری و باطنی اسرار و رموز کو جانتا ہے، اور اسی طرح زمین والوں کے بھی ظاہر و باطنی امور پر مطلع ہے۔

نمبر۳ آیت کے کلمات کی ترتیب کچھ اس طرح سمجھ لینی چاہئے، وهو یعلم فی السموت وفی الارض یعلم سرکم وجهرکم، وہ وہی ذات ہے جس کا علم ہر چیز پر محیط ہے اور آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے اسے بھی جانتا ہے، اور تمہارے ظاہری و باطنی ہر قسم کے معاملات کا بھی اسے علم ہے،

نیز صحیح حدیث ہے کہ ینزل ربنا کل لیلة الی السماء الدنیا (الی آخره) ہمارا رب ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے، اس پر امام قرطبی نے فرمایا اس حدیث کی تشریح حضرت امام نسائی کی روایت کردہ صحیح حدیث سے ہوتی ہے جو حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خذری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الله تعالی یمهل حتی یمضی شطر اللیل الاول ثم یامر منادیا یقول هل من داع فیستجاب له هل من مستغفر فیغفرله هل من سائل فیعطی سؤله رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ آدھی رات تک منتظر رہتا ہے پھر کسی منادی (فرشتے) کو اعلان کرنے کا حکم دیتا ہے کہ وہ پکارتا رہے! ہے کوئی دعا کرنے والا میں اس کی دعا کو قبول کروں، ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا، اسے بخش دیا جائے، ہے کوئی سوال کرنے والا تاکہ اس کو

عطاء کیا جائے۔

پہلی حدیث میں جو ندا کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے اس میں تعظیم و اہتمام کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ایسے ہی جیسے کہا جاتا ہے کہ بادشاہ نے اعلان کیا حالانکہ اس کے حکم سے اعلان کیا تھا' (اس نے خود نہیں بلکہ کسے دوسرے منادی سے کرایا گیا)

اسی طرح امام ترمذی اور امام ابوداؤد حضرت ابوہریرہ سے مروی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والذی نفس محمد بیدہ لو انکم دلیتم بحبل الی الارض السابعة لھبطتم علی اللّٰہ' جس ذات اقدس کے ہاتھ میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے اسی کی قسم کہ اگر تم ساتویں زمین کی گہرائی تک کسی رسی کو لے جاؤ تو وہ خدا تک ضرور پہنچ جائے گی۔

دوسری حدیث میں ہے ان ملکین التقیا بین السماء والارض فقال احدھما للاخر من این ؟ قال من الارض السابعة من عند ربی ثم قال الاخر لصاحبه وانا من السماء السابعة من عند ربی۔ دو فرشتوں کی زمین و آسمان کے درمیان ملاقات ہوئی تو ان میں سے ایک نے کہا کہاں سے آ رہے ہو ؟ تو اس نے کہا میں ساتویں زمین کی گہرائی میں اپنے رب کے پاس سے آ رہا ہوں' پھر دوسرے نے اپنے ساتھی سے کہا میں ساتوں آسمانوں کی بلندیوں پر اپنے رب کے ہاں سے آ رہا ہوں۔

امام الحرمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسی نے سوال کیا ! کیا اللہ تعالیٰ کسی چھت پر ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں ! اس نے پھر کہا یہ بات آپ کو کیسے معلوم ہے ! انہوں نے فرمایا رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم کے اس ارشاد سے جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ مجھے حضرت یونس بن متی علیہ السلام پر فضیلت مت دو ! کیونکہ انہوں نے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من

الظالمین! الٰہی! تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور تو ہی تسبیح و تحمید کے لائق ہے بے شک میں عاجزوں میں سے ہوں! انہوں نے یہ کلمہ مچھلی کے پیٹ میں کہا اور مجھے ساتویں آسمان پر خطاب سے نوازا گیا' اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنے قرب خاص میں میری بات سنی' اسی طرح ہی حضرت یونس علیہ السلام کی آواز کو سنا! اور سننے میں کوئی فرق نہیں پڑا' اگر اللہ تعالیٰ کسی چھت پر ہوتا تو ایک کی آواز کو دوسرے کی نسبت زیادہ سنتا حالانکہ ایسا نہیں۔

فائدہ: حضرت ابوعبداللہ مغربی بیان کرتے ہیں کہ رایت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی المنام فقلت یارسول اللہ لی حاجۃ الی اللہ تعالیٰ فبماذا ا توسل؟ فقال من کانت لہ حاجۃ فلیسجد سجدتین ولیقل فی سجودہ اربعین مرۃ "لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین" میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت مطلوب ہے۔ پس فرمایئے میں کس طرح سوال کروں؟ اس پر آپ نے فرمایا جس کسی کو بھی کوئی حاجت ہو اسے چاہئے کہ وہ دو سجدے کرے اور پھر ان سجدوں میں چالیس مرتبہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین پڑھے۔ نیز حدیث شریف میں ہے "لا یقولھا مکروب الا فرج اللہ عنہ" کوئی مصیبت زدہ ایسا نہیں جو اس آیہ کریمہ کو پڑھے اور اللہ تعالیٰ اسے کشادگی عطا نہ فرمائے!

ایک دوسری حدیث میں یہ کلمات آئے ہیں "فانہ لم یدع بھا رجل مسلم فی شئی قط الا استجاب اللہ لہ' جب بھی کسی مسلمان نے ان کلمات سے دعا کی یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا' اسے امام ترمذی' نسائی نے روایت کیا اور امام حاکم نے حدیث کے اسناد کی صحت فرمائی۔

رہا معاملہ اس کنیز کے سوال کرنے کا جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا! اللہ تعالیٰ کہاں ہے تو اس نے جواباً" کہاں آسمان میں! اس کے باعث شک میں نہیں پڑنا چاہئے۔ کیونکہ وہ لڑکی ایک بت پرست قوم سے تھی جو منکر خدا تھے جب اس نے اللہ تعالیٰ کی موجودگی کا اقرار کرلیا تو وہ ایماندار ہوگئی، اگر اس کی بات کو غلط ٹھہرا دیا جاتا تو ممکن تھا کہ وہ وجود باری تعالیٰ سے انکار کرتی اور سمجھتی کہ مقصود انکار ہی تھا اور وہ ایمان کی دولت سے سرفراز نہ ہوتی، اسی لئے آپ اس کی بات پر خاموش رہے اور فرمایا چھوڑو! وہ تو ایمان لا رہی ہے، یعنی اس کے اشارہ سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم و تکریم کا اظہار ہوتا ہے۔

اور ان لوگوں کے قول، کہ ہم صابی (بے دین) ہوگئے۔ اس پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں قتل کرڈالا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا اور ان لوگوں کی بات پر انکار فرمایا، (نوٹ) کفار و مشرکین ان مسلمانوں کو صابی کہتے تھے جو اپنے آبائی دین و مذہب کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوجاتے تھے جب ایسے لوگوں کے پاس حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہنچے تو انہوں نے کہا ہم صابی ہیں یعنی کفریہ دین کو چھوڑ کر دین محمدی میں آگئے ہیں مگر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی اس اصطلاح کو سمجھ نہ سکے اور انہیں قتل کر ڈالا جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور کہا ان کی بات صحیح تھی۔ واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم (تابش قصوری)

صحیح بخاری میں ہے کہ "اذا کان احدکم یصلی فلا یبصقن قبل وجھہ فان اللہ قبل وجھہ اذا صلی، جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے اس لئے کہ جب نمازی نماز ادا کررہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سامنے ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اوپر کی جانب ہوتا تو پھر اس کی

ممانعت کی کیا توجیہ کی جائے گی۔ نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یطوی اللہ السموت یوم القیامۃ ثم یاخذھن بیدہ' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے ہاتھ میں لے لے گا' اس سے کسی شک میں نہیں پڑنا چاہئے کیونکہ یہ مضبوط دلیل سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ عام متعارف معنی میں نہیں بلکہ کلام عرب میں "ید" قوت کے معنی میں ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں خود ذکر فرمایا ہے۔ واذکر عبدنا داود ذاالاید (ای القوۃ) ہمارے عبد حضرت داؤد کا ذکر کرو جو صاحب الید تھے یعنی بڑی قوت والے تھے' نیز ملکیت کے معنی میں بھی وارد ہے' جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قل ان الفضل بید اللہ' میرے حبیب فرما دیجئے بے شک فضل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ملکیت اور اختیار میں ہے' نعمت کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے یقال فلان لہ علی فلا ید ای لہ علیہ نعمۃ اور صلہ کے معنی میں بھی آیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ او یعفوا الذی بیدہ عقدۃ النکاح' یعنی یا وہ معاف کردے جس کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے'

اور رہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس قول کا جواب "لا تزال جھنم یلقی فیھا وتقول ھل من مزید حتی یضع رب العزۃ فیھا قدمہ' جہنم میں لگاتار لوگ ڈالے جائیں کہ اور وہ یہی کہتی رہے گی کہ اور ڈالئے اور ڈالئے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جل وعلا اس میں اپنا قدم رکھ دے گا۔

اس پر امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ وھو ان القدم ھم الذین قدمھم اللہ من شرار خلقہ واثبتھم الجھنم' اس جگہ مخلوق خدا میں جو اشرار ہیں وہی مراد ہیں' جن پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم ثابت ہوچکا ہے' لیکن بعض نے کہا ہے کہ قدم' اللہ تعالیٰ کی ایک تخلیق ہے جس کا نام قدم ہے جو جہنم کے لئے ہی پیدا کی جائے گی جیسا کہ اس قسم کے مضمون پر صحیح حدیث بھی دلالت کرتی ہے کہ جنت ہمیشہ وسعت اختیار کرتی جائے گی

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسی مخلوق کی تخلیق فرمائے گا جو اس کشادگی کو بھر دے گی، اور ایک دوسری صحیح روایت میں قدمہ بکسر القاف بھی آیا ہے جس سے قدیم ہونا مراد ہے، نیز ایک روایت میں ہے کہ جبار اپنا رجل اس میں ڈالے گا، رجل پاؤں اور جماعت کے معنی میں مستعمل ہوا ہے جیسے کہا جاتا ہے۔ جاءنا رجل من الجراد ہمارے پاس ٹڈیوں کی ایک ڈار (جماعت آئی) نیز ابن العماد نے کہا ہے بعض کہتے ہیں کہ جبار سے فرعون مراد ہے، امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فرعون "ولید بن مصعب" کا لقب تھا، بعض نے اس کا نام قابوس بتایا ہے، اور فرعنہ کے معانی جس سے فرعون مشتق ہے چالاک اور مکار کے ہیں، وقد ثبت بالعقل والنقل من الکتاب والسنة ان الحق سبحانه وتعالیٰ منزه عن الجارحة والجهة والحركة والسكون، پس کتاب و سنت سے عقلاً و نقلاً ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اعضاء، جہت، حرکت اور سکون وغیرہ سے منزہ ہے، طبرانی میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من تقرب الى الله تعالىٰ شبرا تقرب منه ذراعا ومن تقرب ذراعا تقرب الله باعا ومن اقبل ما شيئا اقبل الله اليه مهرولا والله اعلىٰ واحل قالها ثلاثا جو شخص اللہ تعالیٰ کے قرب میں ایک بالشت بڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک ہاتھ بھر قریب ہو جاتا ہے اور جو اس کی قربت میں ایک بالشت بڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک ہاتھ بھر قریب ہو جاتا ہے اور جو اس کی قربت میں ایک ہاتھ آگے بڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے قریب دو ہاتھ ہوتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف پیدل چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ پھر اس کلمہ کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین بار تکرار فرمایا "والله اعلى واجل!

حضرت علامہ عبدالرحمٰن صفوری مولف کتاب ھذا فیصلہ کن انداز میں

فرماتے ہیں کہ اس جگہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان کلمات سے تین بار تکرار فرمانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حرکات و سکنات سے مبرا و منزہ ہے نیز جتنی آیات و احادیث میں ایسے الفاظ سے وارد ہیں۔ جن سے اللہ تعالیٰ کے اعضاء و مکان کا مطلب ظاہر ہوتا ہو تو وہ اہل تحقیق کے نزدیک تاویل پر محمول ہوں گی' اور رہا تاویل کا معاملہ تو سلامتی والے' دل سے ہی تاویل کرلیتے ہیں کہ یہ کلمات شان الوہیت کے خلاف ہیں'

اور اہل تاویل بھی کسی دلیل سے تاویل کرتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "مایکون من نجوی ثلاثة الا هو رابعهم ولا خمسة الا هو سادسهم ولا ادنی من ذلک ولا اکثر الا هو معهم اینما کانوا' یعنی تین آدمی سرگوشیاں نہیں کرتے مگر یہ کہ چوتھا ان میں اللہ تعالیٰ ہوتا ہے نہ پانچ کہ چھٹا ان میں خدا نہ ہو اور نہ ان سے کم اور نہ زیادہ مگر ان تمام کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ خواہ وہ کہیں بھی ہوں۔

اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد الحجر الاسود یمین اللہ کہ حجر اسود اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے' اور عقل شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ کسی جگہ سما سکتا ہے اور نہ ہی اس کے حصے ہوسکتے ہیں' اور ظاہری طور پر بھی محسوس ہورہا ہے کہ حجر اسود اللہ تعالیٰ کا ہاتھ نہیں' بلکہ یہ یمن و برکت پر دال ہے' بہرحال ثابت ہوا کہ نہ تو آیت سے ایسا مفہوم لیا جاسکتا ہے اور نہ ہی حدیث سے : بلکہ آیت سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر بندے کی حالت کا ہروقت علم ہے۔ چاہئے کوئی کہیں ہو' کیسے ہی پوشیدہ طور پر کام کرے' "اللہ تعالیٰ اس کے ہر عمل کی خبر رکھتا ہے۔"

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے سوال کیا گیا یوم یکشف عن ساق' یعنی جس دن پنڈلی کھولی جائے گی' تو آپ نے فرمایا جب قرآن کریم کی کسی آیت کا مطلب واضح

نہ ہو رہا ہو تو کسی شعر میں اس کے معانی تلاش کرو کیونکہ وہ عرب کے دیوان ہے کیا تم لوگوں نے شاعر کا کلام نہیں سنا۔

قدس قومک ضرب الاعناق

وقامت العرب علی ساق

یقیناً تیری قوم نے گردن مارنے کا طریقہ ایجاد کیا ہے۔

اور جنگ پنڈلی سے بھی اوپر اٹھ کھڑی ہوئی ہے

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس سے شدت حرب و ضرب مراد ہے' یوم یکشف عن ساق کے بارے میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ ان کے لئے حجاب اٹھا دیئے جائیں گے' جب اللہ تعالیٰ کی طرف نظر کریں گے تو فوراً سجدے میں گر پڑیں گے' مگر بہت سے لوگ سجدہ تو کرنا چاہیں گے مگر کر نہ سکیں گے'

اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کا جواب کہ اللہ نزل احسن الحدیث' اللہ تعالیٰ نے احسن حدیث نازل [illegible] انزلناہ فی لیلۃ القدر' ہم نے قرآن کریم کو شب قدر میں نازل کیا' اور ان جیسی دیگر آیات سے کسی مخمصہ میں نہیں پڑنا چاہیئے' کیونکہ قرآن کریم لوح محفوظ سے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کے واسطہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل کرتے تو دائیں' بائیں اوپر' نیچے ہر سمت سے اللہ تعالیٰ کا کلام سنائی دیتا' ممکن ہے اسی طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی کسی خاص جہت کے متعین کیئے بغیر اللہ تعالیٰ سے کلام سن کر عربی زبان میں آپ کی خدمت میں بیان کردیتے ہوں' اور اسی کے مطابق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں پڑھ سنا دیتے ہوں۔

وہ مضمون جنہیں قرآنی عبارت بیان کرتی ہے عربی نہ ہو لیکن عبارت تو بلاشبہ عربی ہے اور یہی نزول قرآن سے عبارت ہے' چنانچہ قرآن کریم میں واضح طور پر آیت موجود ہے کہ انا جعلناہ قرآنا عربیا' اور بعض نے کہا "کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے اس کا نام "قرآن عربی" رکھا' بعض نے کہا "کہ ہم نے عربی اس کی صفت ٹھہرائی' جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وجعلوا الملائکۃ الذین ھم عباد الرحمٰن اناثا ○ یہ آیت کریمہ کی تین قراتیں ہیں۔

جن میں قاری ابن عامر مکہ مکرمہ کے قاری ابن کثیر اور مدینہ منورہ کے قاری نافع کی قرات کے مطابق عبادالرحمٰن کی جگہ عندالرحمٰن کا کلمہ آیا ہے' اس صورت میں اس آیت مقدسہ کے یہ معنی ہوں گے کہ کفار ومشرکین کے نزدیک فرشتوں کو جو اللہ تعالیٰ کے قرب میں رہتے ہیں۔ مونث قرار دیا ہے اور باقی قرا حضرات نے عبادالرحمٰن ہی پڑھا ہے' اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ کفار و مشرکین نے فرشتوں کو جو عبادالرحمٰن میں مونث ٹھہرایا ہے۔

ولیس معنی النزول انتقال کلام اللہ عنہ بالانحطاط من علو الی اسفل اور قرآن کریم کے نزول کا یہ معنی نہیں کہ وہ اوپر سے نیچے کی طرف آیا کیونکہ کلمہ نزول اور آیات میں بھی موجود ہے' جہاں یقیناً ایسے معنی نہیں لئے گئے' مثلاً اللہ تعالیٰ کا فرمان وانزلنا لکم من الانعام ثمانیۃ ازواج اور ہم نے تمہارے لئے چوپاؤں میں سے آٹھ جوڑے اتارے' اور یہ واضح ہے کہ وہ جانور اوپر سے نیچے کی طرف نہیں آئے' بلکہ اس کا معنی ہے کہ ہم نے جانوروں میں سے آٹھ جوڑے بنائے' اسی طرح دوسرے مقام پر فرمایا! وانزلنا الحدید' اور ہم نے لوہا اتارا' ظاہر ہے اس کی کانیں زمین میں ہیں۔ ومعلوم ان معدنہ من الارض ○

اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا جواب' جب

حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوال کیا این کان اللہ قبل ان یخلق خلقہ تخلیق کائنات سے قبل اللہ تعالیٰ کہاں تھا؟ آپ نے فرمایا کان فی عماء، وہ عماء میں تھا' اور اگر یہ کہا جائے کہ عماء سے پہلے کہاں تھا تو آپ فرماتے' کان اللہ ولا شئی' بس اللہ تعالیٰ ہی تھا اور کوئی چیز نہیں تھی'' "عماء سے بادل مراد ہے مگر حقیقتہ" اس کے مطالب و معانی کو اللہ تعالیٰ یا اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں (تابش قصوری)

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں ہی فرمایا "کان اللہ ولم یکن شیئی غیرہ (رواہ البخاری) یعنی صرف "اللہ ہی تھا' اور کوئی چیز اس کے سوا نہیں تھی' فھو الان علی ما کان علیہ اولا من ازل الی ابدا الاباد' پس اللہ تعالیٰ آج بھی اسی طرح ہے جسے ازل میں تھا اور ہمیشہ ویسے ہی رہے گا!

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی یہودی نے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کہاں ہے تو آپ نے فرمایا' جس نے خود کہاں (مکان) بنایا ہے اس کے بارے میں ایسے لفظ سے سوال نہیں کیا جاسکتا! اس نے پھر کہا! اس کی کیفیت بتایئے' آپ نے جوابا" فرمایا جو کیفیات کا خالق ہے اس کی نسبت ایسا سوال مناسب نہیں! کہ وہ کیسا ہے؟ اس نے پھر سوال کیا وہ کب سے ہے؟ آپ نے فرمایا بڑے افسوس کی بات ہے' تو بتا وہ کب نہیں تھا؟ کہ میں کہوں تب سے ہے! وہ تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا جواب "ان اللہ کتب کتابا قبل ان یخلق الخلق ان رحمتی سبقت غضبی فھو مکتوب عندہ فوق العرش' بیشک اللہ تعالیٰ نے تخلیق کائنات سے قبل لکھ دیا تھا کہ میری رحمت میرے غضب کو ڈھانپ لیتی ہے' اور یہ اس کے پاس عرش پر لکھا ہوا ہے' اس سے مراد یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش کے پاس ہے'

بلکہ اس کا مفہوم عام ہے یعنی اس کے ہاں لکھا ہے' یعنی اللہ تعالیٰ کے قبضہ و اختیار میں ہے عرش کے پاس ہونے میں قرب مکانی مراد نہیں لیا جاسکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکت سے مکان کی نسبت مناسب نہیں کیونکہ وہ مکان وغیرہ سے پاک ہے۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایسے امور میں کیوں گفتگو نہ فرمائی؟

دراصل یہ بات درست نہیں' بلکہ اکابر صحابہ نے ایسے معاملات میں بحث فرمائی ہے جن میں حبر الامۃ حضرت عبداللہ ابن عباس اور ان کے چچا کا بیٹا شامل ہیں' جیسا کہ مذکور ہوا' نیز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ معراج کے سلسلہ میں فرمایا وہ عنقریب بیان ہوگا' بہرحال صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی جسمانیت کا قائل نہیں تھا اور نہ ہی کسی نے اسے معطل قرار دیا!

فضائل ذکر

قال اللہ تبارک وتعالیٰ "اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○ ..... اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بے شک ذکر خدا سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔ نیز فرمایا' ایماندار تو وہی لوگ ہیں جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل خوف خدا سے نرم پڑ جائیں' اگر کوئی شخص ان دو آیتوں کے مفہوم میں اختلاف کی بات کرے تو ان میں یوں تطبیق دی گئی ہے کہ جو آیت سورۂ انفال میں ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلالت شان کا اظہار ہوتا ہے' یعنی وہ آیت ایسے وقت میں نازل ہوئی جب غزوۂ بدر میں مال غنیمت کے سلسلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قدرے اختلاف کا ظہور ہوا' لہٰذا موقع کی مناسبت سے وہاں خوف کا ذکر ہی موزوں تھا اور پہلی آیت سورۂ رعد میں ہے۔ یہ ان صحابہ کرام کے متعلق نازل ہوئی جو ہدایت یافتہ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف راجع تھے اس لئے اس میں رحمت کا تذکرہ ہی مناسبت رکھتا تھا' مگر سورۂ زمر میں ان دو آیتوں کے مضمون کو مجتمع فرما دیا' چنانچہ فرمایا "تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم ثم تلین جلودھم وقلوبھم الی ذکر اللّٰہ' ان لوگوں کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ اور ان کے جسم اور دل نہایت نرمی کے ساتھ ذکر خدا کی طرف جھک جاتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت و کرم کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ وعن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم من اکثر ذکر اللّٰہ احبہ اللّٰہ' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص کثرت سے

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتا ہے' نیز فرماتے ہیں۔ میں نے شب معراج عرش کے انوار و تجلیات میں ایک شخص کو پوشیدہ دیکھا تو قلت من هذا؟ میں نے کہا پھر یہ کون ؟ جواباً" کہا گیا هذا رجل كان فی الدنیا لسانه رطب بذكر الله وقلبه معلق بالمساجد' یہ وہ شخص کہ دنیا میں رہتے ہوئے اس کی زبان ہمیشہ ذکر الٰہی سے تر رہی اور اس کا دل مساجد کی محبت سے آباد رہا'

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا کوئی ایسا بندہ نہیں جو اپنے دل میں مجھے یاد کرے اور میں اسے فرشتوں کی جماعت میں یاد نہ کرتا ہوں' اور جو مجھے بر سر مجمع یاد کرتا ہے میں اسے رفقاء اعلیٰ میں یاد کرتا ہوں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم مکہ مکرمہ کے راستہ میں جارہے تھے' جب آپ کا جمدان پہاڑ پر سے گزر ہوا تو فرمایا چلتے رہو یہ جمدان ہے حالانکہ مفرد بڑھ گئے' لوگوں نے عرض کیا مفرد کون ہیں؟ قال الذاکرون الله كثيرا (رواہ المسلم) نے فرمایا وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرنے والے ہیں' ترمذی شریف میں ہے کہ جب مفردوں کے بارے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا "ذکر خدا پر ٹوٹ پڑنے والے' اور ذکر خدا انہیں تمام مصائب و آلام سے محفوظ کردے گا' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہایت سبک ساری سے حاضر ہوں گے'

ترغیب و ترہیب میں ہے کہ المفردون فا کو فتح کے ساتھ اور (ر) کو کسرہ سے پڑھنا چاہئے اور المستترین میں دونوں تا فتح کے ساتھ پڑھے جائیں' یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد میں ٹوٹ پڑنے والے لوگوں مراد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر پر وہ فریفتہ ہوچکے ہیں'

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ذکر کرنے والا غافلین

میں ایسے ہے جیسے خشک درختوں میں سرسبز و شاداب درخت' نیز فرمایا ذکر خدا میں مشغول رہنے والے کو اللہ تعالیٰ حیات دنیا ہی میں اسے جنت میں اس کا ٹھکانا دکھا دیتا ہے' اور فرمایا' ذکر کرنے والا مجاہد ہے جب کہ ذکر سے محروم جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جانے والا غافلوں میں جو خدا کی یاد تازہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ایسی نظر رحمت سے دیکھے گا کہ وہ اسے کبھی بھی عذاب نہیں دے گا! نیز غافلین میں ذاکرین ایسے ہیں جیسے اندھیرے مکان میں چراغ روشن ہو' مزید فرمایا جو غافلوں میں ذکر خدا میں لگا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ تمام انسانوں اور جانوروں کی تعداد کے برابر ثواب مرحمت فرمائے گا' اور جو بازار میں ہونے کے باوجود ذکر خدا میں مصروف رہے گا اسے ہر ایک بال کے بدلے یوم قیامت نور سے نوازا جائے گا۔

فائدہ: اہل تصوف فرماتے ہیں کہ ذکر کے لئے "ابتداء" ہے اور وہ توجہ صادق ہے اور اس کے لئے "وسط" ہے اور وہ "نور طارق" ہے یعنی رات کو آنے والا ستارہ' اور اس کے لئے "انتہا" بھی ہے۔ اور وہ پردوں کو جلا دینے والی آگ ہے' نیز اس کے لئے ایک اصل ہے۔ یعنی بنیاد ہے اور وہ صفائی (قلب) ہے' اور اس کی ایک شاخ (فرع) ہے اور وہ "وفا" ہے اور "شرط" ہے اور وہ "حضوری" قلب ہے' اور اس کے لئے ایک ایک بساط (چادر) ہے اور وہ نیک عمل ہے' نیز ایک خاصیت ہے' اور وہ "فتح مبین" ہے یعنی واضح کامیابی و کامرانی ہے'

حضرت ابوسعید حراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اذا اراد اللہ ان یوالی عبداً فتح لہ باب الذکر فاذا استلذ بالذکر فتح علیہ باب القرب اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو اپنا محبوب بنانا چاہتا ہے تو اس کے لئے ذکر کے دروازے کھول دیتا ہے اور جب وہ ذکر خدا کی لذت سے سرشار ہوتا ہے تو اس پر قربت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اُسے

مجالس انس کی رفعت سے نوازتا ہے' اور کرسی خاص پر سرفراز فرماتا ہے' اس سے حجابات اٹھا لئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اسے منفرد مقام میں داخل فرماتا ہے' پھر اس پر جلال و عظمت کے راز منکشف ہوتے ہیں' پس جب جلال و عظمت کی نقاب کشائی سے سرفراز ہوتا ہے تو دم بخود رہ جاتا ہے' اور مرتبہ فنائیت کی سعادت سے ممتاز ہو جاتا ہے' خواہشات نفسانیہ سے رہا ہو کر اللہ تعالیٰ کی محافظت میں آ جاتا ہے'

علاوہ ازیں مزید فرماتے ہیں کہ ذکر خدا' خطاکاروں کے لئے تریاق اور علائق دنیا سے دور رہنے والوں کے لئے وسیلہ انس' متوکلین کے لئے خزانہ' اہل یقین کے لئے غذائے روح واصلین کے لئے زیور' عارفین کے لئے مرکز عرفان' مقربین کے لئے بساط (ردائے رحمت) اور عاشقین کے لئے شراب محبت ہے'

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ذکر اللہ علم الایمان و براءۃ من النفاق وحصن من الشیطان وحرز من النار -(السمرقندی)

ذکر خدا' ایمان کی نشانی' نفاق سے نجات کا سبب' شیطان سے محفوظ رہنے کا قلعہ اور دوزخ کے سامنے ڈھال ہے' "اسے سمرقندی نے ذکر کیا" (مسئلہ) حضرت ابن صلاح رحمہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا گیا کہ کتنی مقدار میں ذکر کیا جائے جو کثرت پر دلالت کرے تو آپ نے فرمایا جب کوئی شخص صبح و شام اور اوقات مختلفہ میں ذکر ماثورہ پر ہمیشگی اختیار کرتا ہے تو وہ بکثرت ذکر کرنے والوں میں شامل ہو جاتا ہے۔

حکایت: حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا الٰہی! مجھے فرمایئے اگر تو قریب ہے تو میں خاموشی سے تیرا ذکر کروں اور اگر تو دوری پر ہے تو میں پورے زور سے پکاروں؟ فاوحی اللہ الیہ' انا جلیس لمن ذکرنی' پس اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی' کہ میں ذکر کرنے والے

کے پاس ہوتا ہوں۔ پھر عرض کیا الٰہی ! انسان کی کبھی حالت ایسی ہوتی ہے کہ جو ذکر کے مناسب نہیں سمجھی جاتی، (یعنی جنابت وغیرہ) فرمایا اذکرنی علی کل حال ذکرہ فی الاحیاء مجھے ہر حالت میں یاد کرتے رہو (ایسی صورت میں زبان کی بجائے دل میں یاد قائم رکھو) "اسے احیاء العلوم میں ذکر کیا گیا ہے۔"

فائدہ: اسنوی نے اپنی پہیلیوں میں بیان کیا ہے کہ، ایسا کون شخص ہے جس پر وضو کرنا ضروری ہو اور ایسی حالت میں اس پر ذکر، حرام ہو، اور اس کی صورت یوں بیان کی کہ جمعتہ المبارک کے خطبہ میں اگر کسی کا وضو ٹوٹ گیا ہو تو اس کا ذکرنا، حرام ہے اس لئے کہ خطبہ جمعہ میں بھی وضو کے ساتھ ہونا شرط ہے!

رسالہ قشیریہ میں ہے کہ کسی شخص نے کہا میرا ایک بار کسی جنگل میں جانا ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ اللہ کا ایک بندہ یادالٰہی میں مصروف ہے اور اس کے قریب ایک بہت بڑا درندہ بیٹھا ہوا ہے میں نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے؟ تو اس نے جواباً" کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ ان یسلط علی کلبا من کلابہ اذا غفلت عن ذکرہ، الٰہی جب میں تیرے ذکر سے غفلت اختیار کروں تو مجھ پر کتوں میں سے کوئی کتا مسلط کردینا۔

حکایت: صالحین میں سے کسی نے بیان کیا کہ میں نے ہندوستان میں ایک مچھلی کے شکاری کو دیکھا، وہ مچھلی شکار کرتا تو اپنی بیٹی کے حوالے کردیتا، اور وہ لڑکی چپکے سے پانی میں ایسے بہا دیتی کہ باپ کو خبر تک نہ ہوتی، جب وہ شکار سے فارغ ہوا تو اس نے مچھلی نہ پائی۔ اپنی بیٹی سے پوچھا اس نے جواباً" کہا میں نے آپ سے ہی نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم کی یہ بات سنی ہے کہ جال میں مچھلی تب ہی پھنستی ہے جب وہ یاد الٰہی سے غافل ہو جاتی ہے، پس میں نے یہ پسند نہ کیا کہ، ایسی چیز کھائیں جو یادالٰہی سے غافل کردے، وقیل انہا

کانت السمکۃ تسبح فی یدھا' اور کہا گیا ہے کہ وہ مچھلی اس کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتی تھی! فقالت البنت ما رفعت الی سمکۃ الا وسمعتھا تقول سبحان اللہ' فقطع الشبکۃ وتاب عن الصید ○ تو لڑکی نے کہا میں اس مچھلی کو پانی میں قطعاً نہ پھینکتی مگر میں نے اسے "سبحان اللہ" پڑھتے سنا ہے' یہ سنتے ہی شکاری نے جال توڑ دیا اور شکار سے توبہ کرلی!

(نوٹ) اس سے حدیث کی صحت دونوں صورتوں میں ظاہر ہو رہی ہے یعنی جب مچھلی ذکر خدا سے غافل ہوئی تو شکاری کے جال میں پھنسی اور جب لڑکی کے ہاتھ پر اس نے "سبحان اللہ" کا ذکر کیا تو آزادی حاصل ہوئی واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم (تابش قصوری)

فائدہ: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "مچھلی کھانے سے بدن کمزور پڑ جاتا ہے' اور نزہۃ النفوس و الافکار میں ہے کہ مچھلی کے استعمال سے بلغم غلیظ ہو جاتی ہے جو بدن کے لئے نقصان دہ ہے' ہاں' کھاری سمندر (پانی) کی مچھلی جوڑوں کے درد کے لئے مفید ہے' لیکن اس کا زیادہ کھانا داغ دھبے پیدا کرتا ہے' البتہ اس میں زیرہ ملانا معتدل ہے۔ حضرت امام غزالی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا مخلوق خدا میں سب سے بڑی مخلوق مچھلیاں ہیں' اگر کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "احل اللہ لکم صید البحر وطعامہ" کہ حلال فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے سمندری شکار اور اس کا کھانا' فما الفرق بین الصید والطعام تو صید اور طعام میں کیا فرق ہوگا؟ اس کے جواب میں فرماتے ہیں شکار وہ ہے جو جال وغیرہ سے کیا جائے اور طعام وہ ہے جو سمندری موجوں کے باعث کناروں سے باہر آ جائے'

اور یہ کہا جائے کہ حج و عمرہ کا جس نے احرام باندھا ہے اس پر سمندری شکار جائز ہے مگر خشکی پر اسے شکار کرنا حرام ہے' ان میں کیا فرق ہے' یہاں پر جواب دیا گیا ہے کہ سمندری شکار میں تفریح کا ارادہ نہیں ہوا کرتا بخلاف

جنگلی شکار کے'

حضرت امام شافعی علیہ الرحمتہ کے نزدیک شکار میں وہی جانور شامل ہیں جن کا کھانا حلال ہے مگر سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ درندوں کو بھی شکار میں شمار کرتے ہیں جب اسے احرام والا مار ڈالے گا اس پر دم واجب ہوگا!

حکایت : حضرت ابراہیم خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خرجت الطلب الحلال فاخذت شبکة والقیتها فی البحر فاخذت سمکة ثم ثانیة ثم ثالثة فهتف بی هاتف یا ابراهیم لم تجد معاشا الا یذکرنا فقطعت الشبکة" میں نے رزق حلال کی تلاش میں ایک جال لیا اور اسے سمندر میں پھینک کر مچھلی پکڑ لی پھر دوسری اور پھر تیسری' اس وقت ہاتف غیبی نے آواز دی یا ابراہیم' تمہیں ایسی مچھلی نہیں ملے گی جو ہمیں یاد نہ کرتی ہو پس یہ سنتے ہی میں نے جال ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

پھر حضرت ابراہیم خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق فرمایا "ان من شیئی الا یسبح بحمده' ایسی کوئی بھی شئی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا نہ کرتی ہو' یعنی ہر شے اس کی تسبیح پڑھتی ہے یہاں تک کہ دروازے کی آواز بھی ایک قسم کی تسبیح ہے' بعض علماء نے فرمایا بے شک آیت عموم پر دلالت کرتی ہے مگر حقیقتاً اس کا تعلق خصوصیت سے ناطقین کے ساتھ ہے' جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تدمر کل شیئی' ہر چیز تباہ و برباد کی گئی' حالانکہ قوم عاد کی بستیاں تباہ ہوئیں' اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ملکہ بلقیس کے متعلق یہ ارشاد واوتیت من کل شیئی' اسے ہر ایک چیز عطا کی گئی' حالانکہ اس کے پاس حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کی مملکت نہیں تھی'

بعض علماء کا بیان ہے کہ آیت اپنے عموم پر ہی دلالت کرتی ہے۔ البتہ زبان رکھنے والے اپنے نطق سے حمد و ثنا کرتے ہیں اور جن میں گویائی کی

طاقت نہیں وہ اپنے حال کی خاموشی سے مصروف تسبیح ہیں' مراد یہ ہے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے بنانے والے کی صنعت گری کی شہادت دیتا ہے'

وفی کل شیئی لہ ایۃ تدل علی انہ واحد (تفسیر صاوی)

ہر ایک شئے اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کے لئے نشانی ہے اور وہ اس کی واحدانیت کے گیت گا رہی ہے' اور میں نے طبقات امام ابن سبکی (علیہ الرحمتہ) میں دیکھا ہے وہ تحریر فرماتے ہیں "کہ ہمارے نزدیک اسی بات کو ترجیح دی گئی ہے کہ ہر شئے اپنی حالت اصلی کے ذریعہ حقیقتاً تسبیح خواں ہے' کیونکہ اس میں کوئی بات محال نہیں' بلکہ اس سلسلہ میں بکثرت دلائل نقلیہ پائے جاتے ہیں' جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "انا سخرنا الجبال معہ یسبحن بالعشی والاشراق (الایہ) ہم نے پہاڑ مسخر کردیئے جو شام و سحر اس کی تسبیح پڑھتے رہتے ہیں' اور یہ لازم نہیں کہ ہم ان کی تسبیح کو سن بھی لیں' اسی طرح میں "کتاب' وجوہ المسفرۃ عن اتساع المغفرۃ" میں دیکھا ہے کہ ان کا تسبیح پڑھنا حقیقت ہے' البتہ وہ لوگوں کی سماعت سے پوشیدہ ہے'

پس اس کا انکشاف خرق عادت سے ہی ممکن ہے' چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے طعام وغیرہ کی تسبیح کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سنا ہے' اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد "انہ کان حلیما غفورا جو آیت تسبیح کے بعد ہے مخاطبین کی حالت سے تین طرح مطابقت رکھتا ہے (ا) اللہ تعالیٰ کی تسبیح سے انسانوں پر ان مذکورہ اشیاء کی نسبت غفلت کا غلبہ طاری رہتا ہے' اس لئے کہ غافلین ہی کو اللہ تعالیٰ کے حلم و مغفرت کی ضرورت ہے' (۲) انسان ان کی تسبیح و تحمید کو سمجھتے ہی نہیں! اور اس کا ایک سبب یہ ہے کہ ان کے احوال و کوائف میں غوروفکر سے کام لینے میں زیادہ توجہ ہی نہیں کرتا' اس کے باعث بھی انہیں اللہ تعالیٰ کے حلم و مغفرت کی

محتاج ہے' (۳) یہ کہ انسان کا ان کی تسبیح و تحمید کو نہ سننا ان کی بے قدری کا سبب بنتا ہے لہٰذا ان کے حقوق کی عدم ادائیگی اور کوتاہی کی بنا پر انسان کو اللہ تعالیٰ کے حلم و مغفرت کی ضرورت ہے اور اس بات میں کوئی شک نہیں، تمام موجودات کی تسبیح خوانی جس کے پیش نظر ہوگی وہ اسی مناسبت سے کہ اس کی تکریم و تعظیم بجا لائے گا کہ یہ میرے خالق و مالک کی تخلیق ہے' اگرچہ شارع علیہ السلام نے کسی اور سبب سے صرف نظر کا حکم دیا ہو'

پھر امام موصوف نے اس کے بعد یہ حکایت درج فرمائی ہے' کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے پتھر پکڑا تا کہ اس سے طہارت کرے' مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے کان کھول دیئے حتیٰ کہ اس نے پتھر سے تسبیح کی آواز سنی تو اس نے تعظیم و توقیر کے خیال سے پتھر کو رکھ دیا' پھر اس نے ایک اور پتھر اٹھایا تو اس سے بھی تسبیح کی آواز سنائی دی' اسی طرح اس نے متعدد پتھر اٹھائے مگر ہر بار ہر پتھر سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح سنائی دیتی رہی' آخر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر عرض کرنے لگا! الٰہی! ان کی تسبیح ایسی کردے کہ میں ان کی تسبیح نہ سن سکوں! تاکہ میں طہارت حاصل کرسکوں' پس اللہ تعالیٰ نے ان سے آواز کو مخفی کردیا' اور ان سے طہارت حاصل کی! اگرچہ وہ جانتا تھا کہ تسبیح خوان ہیں مگر ان کی تسبیح کی خبر دینے والا بھی تو اللہ تعالیٰ ہی ہے' جس نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم کی زبان اقدس سے طہارت کا حکم فرمایا ہے' لہٰذا دیگر موجودات کی تسبیحات کے مخفی رکھنے میں بے شمار حکمتیں ہیں۔ ہاں میں نے فخرالدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر کبیر میں دیکھا ہے، بیشک علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شئے ذی حیات نہیں ہے اسے تکلم پر طاقت بھی نہیں دی گئی۔ لہٰذا جمادات کی تسبیح بلسان حال ہوگی (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

حکایت: حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں کسی شخص نے ایک پرندہ تحفۃً پیش کیا' آپ نے قبول فرمایا اور کچھ مدت بعد اسے آزاد

کردیا' کہا گیا ہے کہ آپ فرماتے تھے وہ پرندہ مجھے کہنے لگا یا جنید! تتلذذ بمناجاۃ الاحباب وتسد فی وجھنی الباب ؟ آپ تو اپنے رفقاء سے باتیں کر کے خوش رہتے ہو اور مجھ پر دروازہ بند کر رکھا ہے' اس بات کو سنتے ہی میں نے اسے آزاد کردیا تو وہ کہنے لگا "ان الطیور ما دامت ذاکرۃ لا تقع فی الشرک فاذا غفلت وقعت' بیشک پرندے ہمیشہ ذکر خدا میں مصروف رہتے ہیں' اور جب وہ غافل ہوجاتے ہیں تو جال میں پھنس جاتے ہیں' چنانچہ ایک مرتبہ میں ذکر الٰہی سے غافل ہوا فعذبنی بالسبجن' تو مجھے قید کی سزا ملی' پس یا حضرت جنید آپ تصور کیجئے۔ ان لوگوں کے بارے میں جو بکثرت غفلت میں پڑے ہوئے ہیں' ان کی کیا حالت ہوگی! اے جنید! میں آپ سے پختہ وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی غفلت اختیار نہیں کروں گا! ثم صار یتردد الی زیارۃ الجنید ویاکل بالمائدۃ معه فلما مات الجنید رمی بنفسه الی الارض فمات فدفنوہ معه' فرای الجنید بعض اصحابه فی النوم فساله عن حاله؟ فقال رحمنی اللہ برحمتی للطائر پھر وہ ہمیشہ آپ کی زیارت کے لئے آپ کی خدمت میں آتا رہا اور آپ کے ساتھ دسترخوان پر کھانا کھاتا' جب حضرت جنید رضی اللہ تعالٰی عنہ کا وصال ہوا تو وہ زمین پر گرا اور جان دے دی' لوگوں نے اسے حضرت جنید رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ ہی دفن کردیا' پھر آپ کے احباب میں سے کسی نے خواب میں دیکھا اور سوال کیا بعد از وصال آپ کی کیا حالت ہے؟ حضرت جنید رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا! اللہ تعالٰی جل وعلا نے پرندے پر رحم کھانے کے باعث مجھے اپنی رحمت وعنایت سے نوازا ہے'

○ حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالٰی سے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے دریافت کیا گیا۔ اذا رایتم اهل الوباء هم اهل الغفلة عن ذکر اللہ تعالٰی' فاسئلوا اللہ العافیة' جب تم مصیبت زدوں' کو دیکھو

تو اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو' جب اہل بلاء کے بارے عرض کیا گیا وہ کون لوگ ہیں تو آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کی یاد سے جو غافل ہیں'

لطیفہ : حضرت منصف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے "حقائق الحدائق" میں دیکھا ہے کہ جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر تشریف لائے تو تمام درندے' پرندے آپ سے بھاگتے تھے' فجاء الخاف وجلس عندہ پس ایک ۔(ابابیل) آئی اور آپ کے پاس بیٹھ گئی' اللہ تعالیٰ نے اس پر عتاب فرمایا تو وہ عرض کرنے لگی۔ یا رب رایته واحدة ' والوحدانیة ' لک فجلست' عندہ لا جل ذلک' میرے پروردگار' میں نے حضرت آدم علیہ السلام کو اکیلا دیکھا' جب کہ یکتائی تیرے لائق ہے۔ پس میں اسی لئے اس کے پاس بیٹھ گئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابابیل' تجھ سے چھری اٹھالی گئی اور ذبح ہونے سے بچالیا۔ نیز تیرا شکار نہیں ہوگا' اور اولاد آدم علیہ السلام کے دل میں تری الفت پیدا کردی جائے گی' حتیٰ کہ جیسے وہ اپنے گھروں میں رہیں گے تو بھی ان کے ساتھ سکونت اختیار کرے گی'

کہا گیا ہے اس کا رنگ سفید تھا مگر جب حضرت آدم علیہ السلام نے چھوا تو سینے کے سوا اس کا رنگ سیاہ ہوگیا یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب آدم علیہ السلام نے اپنے اکیلا رہنے پر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تو ابابیل کو ان سے مانوس کردیا' اور لطف کی بات یہ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد ہے "لو انزلنا ھذا القران علی جبل لرایته (الآیہ) اور وہ اسی سے چہکا کرتی ہے اور کلمہ العزیز الحکیم کو خوب لذت سے مترنم پڑھتی رہتی ہے۔

فوائد جلیلہ : (نمبر۱) بعض مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "فمنھم ظالم لنفسه ' ومنھم مقتصد ومنھم سابق الخیرات' یعنی ذاکرین میں بعض اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض اپنے مقاصد کو پانے والے ہیں اور بعض وہ ہیں جو نیکیوں میں بہت ہی آگے بڑھنے والے ہیں؟

"ظالم لنفسہٗ" سے مراد وہ لوگ ہیں جو صرف زبانی طور پر ریاکارانہ ذکر کرتے ہیں اور مقتصد وہ ہیں جو دلی طور پر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں، اور سابق الخیرات سے وہ خوش قسمت ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے دائمی ذکر میں محو رہتے ہیں۔

حضرت ابن عطاء اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا، کلمہ توحید کے قائل کو تین قسم کے نوروں کی محتاجی ہوتی ہے، نور ہدایت، نور کفایت، نور عنایت، پس جسے اللہ تعالیٰ نور ہدایت عطا فرماتا ہے شرکیہ باتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جسے نور کفایت نصیب ہوتا ہے وہ کبیرہ گناہوں اور بے حیائی سے پاک ہو جاتا ہے، اور جسے نور عنایت مرحمت فرماتا ہے غافلین کو جن حرکات و سکنات اور معاملات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان تمام باتوں سے مامون ہو جاتا ہے،

پس نور ہدایت، ظالم کے لئے، دوسرا، معتدل کے لئے، تیسرا سابق الخیرات کے لئے ہے :؟

حضرت واسطی علیہ الرحمتہ سے ذکر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ذکر یہ ہے کہ انسان میزان غفلت سے نکل کر غلبہ خوف اور شدت محبت کے ساتھ مشاہدہ کے آسمان میں پہنچ جائے، اور ذکر کی خصوصیت میں یہ بات شامل ہے کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے کرم و فضل سے مقابلتہً بندے کا ذکر کرتا ہے (جیسے بھی اس کی شان کے لائق ہے) چنانچہ خود فرماتا ہے۔ فاذکرونی اذکرکم، (پ) قال موسیٰ علیہ السلام یا رب این تسکن ؟ قال فی قلب عبدی المؤمن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے، عرض کیا الٰہی ! تو کہاں رہتا ہے؟ فرمایا اپنے ایماندار بندے کے دل میں ! اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس کا "سکون" اس کا ذکر ہے اس کی تفصیل عنقریب باب محبت، میں آئے گی! حضرت امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی سے فرشتوں کی آنکھیں اسی طرح چندھیا جاتی ہیں جیسے بجلی

کے چمکارے سے'

فائدہ نمبر۲: حدیث شریف میں آیا ہے کہ ان العبد لیاتی الی مجالس الذکر بذنوب کالجبال فیقوم من المجلس ولیس علیہ منها شیئی' بیشک آدمی محفل ذکر میں پہاڑوں جیسے گناہ لئے آتا ہے مگر جب محفل ذکر سے مستفیض ہو کر واپس جاتا ہے تو اس پر گناہوں میں سے کوئی شے بھی نہیں رہتی' یعنی تمام گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محافل ذکر کو جنت کے باغات کے نام سے یاد فرمایا چنانچہ ارشاد ہوا "اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قیل وما ریاض الجنة؟ قال حلق الذکر ○ جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو وہاں سے پھل فروٹ کھالیا کرو! عرض کیا گیا ریاض جنت کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ذکر کی محفلیں ہیں۔

حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص کسی ایک محفل ذکر میں بیٹھا اللہ تعالیٰ اسے اس کے لئے دس بری محفلوں کا کفارہ بنا دیتا ہے' کلمات ملاحظہ ہوں۔ من جلس مجلسا بذکر اللہ فیہ' کفر اللہ عنہ عشرة مجالس السوء'

حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا گیا ہے' کسی شخص نے انہیں عرض کیا ' میں آپ کے ساتھ ایک راز کی بات رکھتا ہوں' جس کے بارے شجر طوبیٰ میں ۔۔ا وعدہ ہو رہا تھا۔ انہوں نے کہا ہم تو اسی شجر طوبیٰ کے نیچے رہتے ہیں' جب تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں (یعنی ذکر خدا ہی شجر طوبیٰ ہے۔ (تابش قصوری)

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! ان اللہ یتجلی للذاکرین وقراة القران' بے شک اللہ تعالیٰ ذکر پاک اور قرآن کریم کی تلاوت کے وقت اپنی خصوصی تجلیات سے نوازتا ہے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے' ایسی کوئی بھی جماعت نہیں جو صرف خدا کے لئے جلسہ ذکر کرے' اور اسے اعلانیہ بشارت نہ دی جاتی ہو کہ اب تم جب محفل برخاست کرو گے تو انعام و بخشش سے سرفراز ہو چکے ہو گے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کتنی ہی قوموں کو اٹھائے گا کہ ان کے چہرے انوار و تجلیات سے دمکتے ہوں گے اور انہیں خالص موتیوں سے مرصع منبروں پر بٹھایا جائے گا' اور لوگ ان پر رشک کریں گے حالانکہ نہ وہ نبی ہیں نہ شہید!

یہ سنتے ہی ایک دیہاتی صحابی دونوں گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئے اور عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے چند اوصاف سے آگاہ فرمایئے ؟ آپ نے فرمایا وہ وہی لوگ ہیں جو آپس میں محض اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتے ہیں' گو وہ مختلف ملکوں' شہروں' اور خاندانوں سے ہیں' لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے رہتے ہیں'

بعض مفسرین نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس اعلان "لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيدًا" کہ میں اسے (ہدہد کو) سخت ترین سزا دوں گا' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے' میں اسے محافل ذکر سے نکال باہر کروں گا! لیکن حضرت بغوی علیہ الرحمتہ کا راجع قول یہی ہے کہ آپ نے فرمایا میں "ہدہد" کے پر اکھاڑ دوں گا!

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر فرماتے ہیں وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ۝ اور میں انہیں ماروں گا پھر زندہ کروں گا! اس میں یمیتنی سے غافل کرنا ہے اور یحیین سے ذاکر بنانا ہے۔ (گویا کہ غافل مردہ ہے اور ذاکر زندہ ہے)

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایسی کوئی محفل نہیں جس میں لوگ ذکر خدا کریں اور ان میں کوئی جنتی نہ ہو، اگر ان میں ایک بھی جنتی ہوگا تو ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جنتی کی دعا قبول نہ فرمائے اور تمام حاضرین کو بخش نہ دے،

فائدہ نمبر ۳: حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے کہا میں یقیناً اللہ تعالیٰ کی ایسی تسبیح بیان کروں گا کہ اس کی تمام مخلوق میں کسی نے نہیں کی ہوگی، یہ سنتے ہی ایک مینڈک نے عرض کیا یا نبی اللہ علیک السلام! کیا آپ اپنی تسبیح کا اللہ تعالیٰ کے سامنے فخریہ اظہار کرنا چاہتے حالانکہ، میں ستر سال سے اس کی تسبیح میں مصروف ہوں اور اب تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ میری زبان خشک ہوگئی اور دس راتوں میں ان دو کلموں کے پڑھنے کے سوا میں نے کچھ کھایا، پیا نہیں! (گویا کہ میری یہی غذا ہے) آپ نے فرمایا وہ دو کلمے کونسے ہیں "عرض کیا یا مسبحا بکل لسان ومذکورا فی کل مکان، یعنی اے وہ ذات اقدس کہ ہر زبان تیری تسبیح خوان ہے اور ہر مکان تیرے ذکر سے معمور ہے،

نزہتہ النفوس والافکار میں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں ایک فرشتہ آیا اور اس نے عرض کیا! یا نبی اللہ! سنئے تو سہی مینڈک کونسی تسبیح پڑھ رہا ہے، پس آپ نے جب بغور سنا تو وہ کہہ رہا تھا۔ سبحانک وبحمدک منتھی علمک، اس پر حضرت داؤد علیہ السلام کہنے لگے مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی بنایا، میں ضرور ایسی ہی حمد وثناء بجالاتا رہوں گا، بعض مفسرین نے کہا ہے، مینڈک ان کلمات کے ساتھ تسبیح پڑھتا ہے۔ "سبحان الملک القدوس، اور تفسیر بغوی میں سبحان ربی القدوس اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام میں سبحان الملک المعبود فی لجج البحار کے کلمات آئے ہیں۔

(نمبر۴) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "حضرت یونس علیہ السلام کے زمانہ میں ایک مینڈک تھا' جو چار ہزار سال سے تسبیح پڑھ رہا تھا اور وہ اکتایا نہیں تھا بلکہ کہہ رہا تھا' یا رب ما یسبحک احد مثلی؟ الٰہی کیا میری تسبیح جیسی تسبیح اور بھی کوئی کرتا ہے؟ حضرت یونس علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا! الٰہی یہ کیا کہہ رہا ہے'! فرمایا! یہ کہہ رہا ہے "سبحانک اضعاف من قالها من خلقک وسبحانک اضعاف من لم یقلها من خلقک وسبحانک مدی علمک ونور وجهک وزنة غرشک ومداد کلماتک○

(نمبر۵) مینڈک جب کسی مائع "بہنے والی چیز میں گر کر مرجائے تو ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وہ پلید ہو جاتی ہے۔ جبکہ حضرت سیدنا امام مالک رحمتہ اللہ تعالیٰ نے اختلاف کیا ہے' ، پانی میں رہنے والا مینڈک پانی میں مرجائے تو وہ پانی پلید نہیں ہوگا۔ البتہ خشکی کا مینڈک پانی میں مرے تو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں وہ پانی پلید ہو جائے گا' حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ پانی کثیر ہو اور اس میں کوئی تبدیلی و تغیر واقع نہ ہو تو وہ نجس نہیں' (جبکہ علماء حنفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ) کے نزدیک بہتا پانی یا کثیر (دہ' دردہ) ہو تو رنگ' بو' مزہ میں تغیر واقع نہ ہو'وہ نجس نہیں' (تابش قصوری)

خواہ مینڈک خشکی کا ہو یا پانی کا' حضرت امام شافعی علیہ الرحمتہ کے نزدیک پانی کثیر کی مقدار ایک سو آٹھ رطل کی تہائی بحساب رطل دمشقی کے ہے' اور امام نووی علیہ الرحمتہ کے نزدیک ایک سو سات رطل اور رطل کا ساتواں حصہ نیز کیکڑے کا حکم بھی مینڈک کی مثل ہے' شرح المہذب میں ہے کہ حضرت امام اعظم اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک اس کا کھانا حرام ہے۔ امام احمد بن حنبل اور امام مالک کے نزدیک حلال ہے' (ممکن ہے ان کے نزدیک کوئی علاقائی مجبوری ہو) (تابش قصوری)

اطباء کہتے ہیں اگر جو کے ساتھ پکا کر استعمال کیا جائے تو پیٹھ اور جوڑوں کے درد کے لئے مفید ہے' اور اگر کسی درخت پر لٹکایا جائے تو پھل بکثرت لگتا ہے' اور اس کی تسبیح سبحان المذکور بکل لسان ہے'

لطیفہ: اگر مینڈک کو کسی نے خواب میں دیکھا تو وہ شخص سعادت مند سمجھا جائے گا' کیونکہ جب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو اس نے آگ پر پانی ڈالا' نیز کہتے ہیں۔ خواب میں مینڈکوں کی کثرت' عذاب پر دلالت کرتی ہے' چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ۔ پس ہم نے ان پر مکڑیوں' جوؤں اور مینڈکوں کا عذاب نازل کیا'

عجیب عذاب: حضرت امام فخرالدین رازی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں' فرعونی قوم قبطیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا آپ ہمارے پاس جو نشانیاں لاتے ہیں یہ تو جادو کی اقسام ہیں' اس لئے ہم آپ پر ایمان نہیں لائیں گے پس حضرت کلیم اللہ علیہ السلام نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ایسا طوفان نازل کیا جو شب و روز چلتا رہا یہاں تک کہ چاند اور سورج بھی دکھائی نہیں دیتے تھے' وہ لوگ فرعون سے فریاد کرنے لگے' تو اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے استغاثہ کیا' پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی' تو طوفانی بارش کو روک دیا گیا اور معتدل ہوا چلا دی' زمین نرم پڑ گئی اور اس میں خوب کھیتی باڑی ہونے لگی' تو وہ کہنے لگے ہم تو اس سے اکتا گئے ہیں' اس سے تو ہماری پہلی کیفیت ہی بہتر تھی' اور انہوں نے پھر کفر اختیار کرلیا' تو ان پر ٹڈی دل (مکڑیوں) کا عذاب نازل کردیا' جنہوں نے تمام سرسبز و شاداب درخت چٹ کرلئے' اور وہ لوگ انتہائی مشکلات میں پھنس گئے' یہاں تک کہ مکڑیوں کے جھنڈ آسمان پر اس طرح چھا گئے کہ سورج تک دکھائی نہیں دیتا تھا' اب پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کرنے لگے تو آپ نے اللہ تعالیٰ

سے دعا فرمائی، پس اللہ تعالیٰ نے تیز ہوا چلا دی، جس نے ٹڈی دل کو سمندر میں پھینک دیا، اور کہنے لگے ہماری کھیتی باڑی میں سے جو کچھ محفوظ رہا ہے۔ ہمارے لئے یہی کافی ہے، بس پھر کافر ہو گئے، تو اللہ تعالیٰ نے ان پر جوؤں کا عذاب نازل کردیا،

القمل: قمل سے متعلق متعدد اقوال ہیں، ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قمل وہ کیڑا (گھن، سُسری) جو گندم سے نکلتا ہے، اور حضرت ثعلبی علیہ الرحمتہ کا فرمانا ہے کہ بندر کی سی ایک قسم ہے، اور حضرت عطاء خراسانی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں وہ "جوئیں" ہیں جو عام طور پر مشہور ہیں، اور پسو یا کھٹمل بھی کہا گیا، بعض نے کہا ہے وہ بغیر پروں کے ٹڈی (مکڑی) ہی ہے۔

القصہ ان کی کوئی ایسی سبزی وغیرہ نہ تھی جو قمل نے چٹ نہ کرلی ہو اور ان کے جسموں پر چیچک ایسی وبا پھوٹ پڑی، تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مدد مانگنے لگے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے گرم ترین ہوا چلائی جس سے قمل وغیرہ جراثیم کا خاتمہ ہوگیا، لیکن ایمان کی دولت سے بہرہ ور نہ ہوئے، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں مینڈکوں کے عذاب میں مبتلا کردیا، اور شب دیجور، (سخت اندھیری رات) کی طرح ان پر ایسی بھرمار ہوئی کہ ان کی کھیتی باڑی میں، ان کے کھانوں میں، ان کی جائے رہائش اور بستروں میں ہر طرف مینڈکوں ہی کا عمل دخل تھا، نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن، طوہاً وکرہاً" پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے استغاثہ کرنے لگے، تو آپ کی دعا سے مینڈکوں کے عذاب سے بھی انہیں رہائی ملی، تمام مینڈک مر گئے اور صفائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے تیز بارش نازل فرمائی جو انہیں بہا کر سمندر تک لے گئی، مگر پھر بھی باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر خون کا عذاب نازل کردیا، نہروں، نالوں اور چشموں وغیرہ سے مسلسل سات روز تک خون جاری رہا، اور پانی کی

جگہ خون پینے پر مجبور ہوئے (بعض نے نکسیر کالاحق ہونا بتایا ہے)

بہرحال اب حسب سابق پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر فریاد کرنے لگے اور کہنے لگے اب ہم کفر نہیں کریں گے۔ اس مصیبت سے نجات دلایئے' حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ ان پر چھٹا عذاب تھا اور وہ طاعون کا عذاب ہے' لیکن اکثر کا فیصلہ ہے کہ یہ رجز ہے اور "رجز" انہیں مذکورہ پانچ اقسام کے عذاب کو ہی کہا گیا ہے' حضرت امام رازی اسی کو مؤکد کرتے ہوئے مزید تحریر فرماتے ہیں کہ ہر قسم کے عذاب کی مدت چالیس چالیس دن کی تھی اس طرح چھ ماہ بیس دن' قبطی' فرعونی' عذاب میں مبتلا رہے۔

نوٹ: "نیز یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ فرعون اپنے آپ کو انا ربکم الاعلیٰ کہنے کے باوجود بے یارومددگار' ثابت ہوا' اپنی اور اپنی قوم کی کوئی مشکل حل نہ کرسکا' شدید ترین اور عجیب و غریب عذاب میں مبتلا قوم کے اگر کوئی صحیح نجات دہندہ ثابت ہوئے تو وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی ہیں' اس سے ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئے جو شب و روز غیراللہ غیراللہ کی رٹ لگا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو مقبول ترین بندے ہیں کی سے استعانت و استغاثہ و امدادواستمداد سے نہ صرف روکتے ہیں بلکہ شرک بدعت کے مکروہ فتوے جاری کرتے رہتے ہیں' ممکن ہے ان میں قبطیوں کا قارورہ شامل ہو' (تابش قصوری)

فائدہ نمبر٦: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ، مروی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو بنایا تو ساتھ ہی ایک فرشتہ تخلیق فرما کر اسے حکم دیا کہ وہ نفخ صور یعنی قیامت کے ظہور تک یہی کلمہ پوری طاقت سے پڑھتا رہے' لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب

ہے کہ انہوں نے بیان کیا ہے جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بڑی محبت بھری آواز سے پڑھے گا تو اس کے چار ہزار سے زائد کبیرہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور اگر اس کے اتنے گناہ نہ بھی ہوں تو اس کے اہل خانہ یا ہمسائیگان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اسی سے ملتی جلتی ایک اور بھی روایت ہے۔

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کردہ بیان کو امام نووی علیہ الرحمتہ یوں کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کھینچ کر (ذکر بالجہر) پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے دارالجلال عنایت فرمائے گا جس کو جنت میں اپنے بندے کے لئے اس نے اپنے نام سے منسوب فرمایا ہے' جیسا کہ ذوالجلال والاکرام اللہ کا ارشاد ہے نیز اسے اپنے بے کیف وجہ کریم کی زیارت سے نوازے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

لوگو! سنو! جو شخص کسی شئے کو دیکھ کر تعجب سے کہتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر حرف کے بدلے' ایک ایک درخت پیدا فرماتا ہے جس کے اتنے پتے ہوتے ہیں جتنے ابتداء سے انتہا تک اس دنیا کے دن ہوں گے اور ان درختوں کا ایک ایک پتہ قیامت تک کے لئے اس کی بخشش طلب کرتا رہے گا اور ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس سے اپنی دعائے مغفرت کو مزین کرتا رہے گا!

حکایت: حضرت سکندر ذوالقرنین رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک دن شیطان کا آنا ہوا' تو اس نے ان سے کہا ما کفاک ملک الضوء حتی دخلت الظلمۃ' کیا تجھے روشن ملک کافی نہیں تھا کہ تم اندھیروں میں داخل ہوئے' ثم قال الناس یقولون لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس نے پھر کہا

لوگ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں' اس نے اعتراف کیا کہ یہ کہنے والا کبھی بدنصیب نہیں ہوگا اور حدیث شریف میں ہے کہ کلمہ توحید' شیطان کے پہلو کو ایسے جلاتا ہے جیسے کسی انسان کے پہلو پر انگارہ رکھ دیا جائے'

کتاب الشفاء میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مکتوب علی باب الجنۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کے پڑھنے والے کو عذاب نہیں دوں گا۔

فائدہ نمبر ۱: اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت خوبصورت ستون' سرخ یاقوت سے بنایا ہے جو نور سے مزین ہے' اس کی اصل ساتویں زمین کی انتہائی گہرائی میں اور اس کی چوٹی عرش اعلیٰ کے پایہ سے متصل ہے' جو پیچ در پیچ وہاں تک پہنچتی ہے' پس جب بندہ کہتا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' تو تمام زمینیں حرکت کرتی ہیں' سمندر میں مچھلیاں خوشی سے تیرتی ہیں اور عرش معلیٰ مسرت سے جھومنے لگتا ہے' ایسی کیفیت میں اللہ تعالیٰ فرمایا ٹھہر جاؤ' وہ تمام عرض گزار ہوتے ہیں۔ یا اللہ جب تک تو اس کلمہ کے ورد کرنے والے کو بخشش سے نہیں نوازے گا ہم متحرک رہیں گے' پس اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ سنو ! میں نے تو تخلیق کائنات سے قبل ہی اپنی ذات پر لازم کر رکھا ہے کہ میں اس کلمہ کو اپنے بندے کی زبان پر جاری کرنے سے پہلے ہی بخش دیتا ہوں'

فائدہ نمبر ۲: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' میں بکثرت اسرار پوشیدہ ہیں' ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے تمام حرف جو فیہ ہیں (یعنی منہ کے اندر سے نکلتے ہیں) اس میں یہ راز ہے کہ اس کے قائل کو اسے دلی طور پر پڑھنا چاہیے اور انہیں میں سے ایک یہ راز بھی ہے کہ ان حروف میں کسی پر نقطہ نہیں' اس میں اشارہ یہ ہو رہا ہے کہ عبادت کے لئے صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات انفرادی حیثیت کی مالک ہے اور کوئی بھی معبود نہیں ہو سکتا' نیز یہ کہ لا الہ الا

اللہ میں بارہ حروف ہیں، جیسے سال کے بارہ مہینے، ان میں چار حرف حرمت والے وہ کلمہ اللہ کے ہیں جس طرح سال میں چار ماہ لائق حرمت ہیں، رجب ، ذیقعدہ، ذوالحجہ، محرم، جو دیگر مہینوں سے افضل ہیں، ان میں ایک علیحدہ اور تین متصل ہیں، جو شخص اس کلمہ کو خلوص نیت سے پڑھے گا اس کے لئے سال بھر کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا، ان اسرار میں سے ایک یہ ہے کہ رات، دن کے چوبیں گھنٹے ہیں۔ چنانچہ، محمد رسول اللہ کے بارہ حروف ملا کر کلمہ کے کل چوبیں حروف بنے، گویا کہ ہر حرف ایک گھنٹے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے، نیز یہ کہ اس میں سات کلمے ہیں، اور جہنم کے سات دروازے ہیں تو گویا ہر ہر لفظ اس کے پڑھنے والے کے لئے دوزخ کے دروازے پر ڈھال بن جاتا ہے،

فائدہ نمبر ۳: مصنف علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کتاب الحقائق میں دیکھا ہے کہ کسی آدمی نے عرفات میں وقوف کے وقت سات کنکریاں اپنے ہاتھ سے یہ کہتے ہوئے پھینک دیں کہ اے کنکریو! گواہ رہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر اسی رات اس نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے، اور اس کی برائیاں، نیکیوں پر غالب آ چکی ہیں، اس پر اسے دوزخ میں جانے کا حکم ہوا جب وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک ایک کنکری نے دوزخ کا دروازہ بند کر رکھا ہے اور دوزخ کے محافظ اجتماعی طور پر ان پتھروں کو ہٹانے کے لئے پوری طاقت صرف کر رہے ہیں مگر کوئی پتھر اپنی جگہ سے ہلتا بھی نہیں، پھر وہ عرش کے پاس جاتے ہیں۔ نیز پتھر بھی ان کے ساتھ چلتے ہیں اور وہاں پر تمام فرشتے اور وہ کنکریاں اس کلمہ کے پڑھنے والے کے لئے سفارشی ہوتی ہیں، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کی سفارش کو قبول فرما کر جنت کی طرف جانے کا حکم فرمایا

ہے تو وہ پھر جنت کے دروازوں کے سامنے پہنچ کر آواز لگاتے ہیں۔ آیئے ہماری طرف یہاں سے گزر کر جنت میں جائیں۔:۔

فائدہ نمبر ۴: بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص چار سو اسی سال تک گناہوں کا مرتکب رہا' کسی بات پر اللہ تعالیٰ نے اس پر کرم فرمایا تو موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا لا الہ الا اللہ موسی رسول اللہ! اسی اثنا میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے! اسے بشارت دو! کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تمام عمر کے گناہ اس لئے معاف کردیئے ہیں کہ اس نے کہا ہے لا الہ الا اللہ موسیٰ رسول اللہ' اس کلمہ میں چوبیس حروف ہیں اور ہر ایک حرف کو اس کے بیس بیس سال کے گناہوں کا کفارہ بنا دیا ہے' چونکہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلاشبہ حضرت کلیم اللہ علیہ السلام سے افضل ہیں اس لئے کوئی تعجب کی بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتیوں کے لئے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' کے ہر ایک حرف کو ستر ستر سال کا کفارہ فرما دے۔:۔

فائدہ نمبر ۵: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! زمین پر کوئی ایسا انسان نہیں جو لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ⊙ پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا اس کلمے کو کفارہ نہ بنائے' اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہی کیوں نہ ہوں' حضرت امام ترمذی علیہ الرحمتہ نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے'

حکایت: مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں' میں نے فقولا قولا لینا کی تفسیر میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام سے فرمایا تم دونوں' فرعون کے ساتھ نرم انداز میں کلام کرو! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی' نرم کلام کیسی ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا

! اس سے کہو ساڑھے چارسو سال سے تو خواہشات نفسانیہ کا غلام بنا ہوا ہے'
کیا ابھی تک تجھے اپنی اصلاح کی طرف رغبت نہیں ہوئی اگر تو ایک سال تک
ہی ہماری بات تسلیم کرلے تو تمہارے تمام گناہ معاف کردوں گا اگر ایک سال
نہیں تو نہ سہی صرف ایک مہینہ' نہ صرف مہینہ ایک ہفتہ بھرمان لو' چلو ہفتہ
نہ سہی ایک دن' دن بھی جانے دو' صرف ایک گھنٹہ کے لئے مجھے تسلیم کرلو'
چلو ایک گھنٹہ تو بڑی بات ہے ایک سانس ہی میں لا الہ الا اللہ پکار لو تو فوری
تیری اصلاح کردوں گا'

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمان فرعون کو سنایا تو اس نے اپنے
وزیروں' مشیروں اور تمام لشکریوں کو بلایا اور کہا انا ربکم الاعلی ' میں
تمہارا سب سے بڑا پرورش کرنے والا ہوں' اور اس کے اس قول پر زمین و
آسمان کانپنے لگے' اور اس کی ہلاکت کے اللہ تعالیٰ سے طلب گار ہوئے' اس
پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ھو کالکلب لیس لہ الا عصاء' وہ تو کتے کی مثل ہے
اس کے لئے ڈنڈے سے ہی کام لیا جائے گا' یا موسی الق عصاک' کلیم
اللہ ! اپنا عصاء ڈالئے جب حضرت کلیم اللہ علیہ السلام نے عصاء ڈالا تو تمام
جادوگر ایمان کی دولت سے سرفراز ہوئے جبکہ فرعون مرعوبیت کے باعث
بھاگ کھڑا ہوا اور خزانے میں جا چھپا' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا باہر
نکلو ورنہ ابھی عصاء ڈالتا ہوں جو سانپ بن کر تیرے پیچھے پڑے گا' اس پر اس
نے مہلت طلب کی' آپ نے فرمایا مجھے اپنے پروردگار کی طرف سے اجازت
نہیں' اسی اثناء میں جبرئیل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور فرمایا اسے تھوڑی
سی مہلت دے دو' کیونکہ ہم متحمل ہیں گرفت میں جلدی کرنے والے نہیں'
اس پر اسے یوم زینت تک مہلت دے دی گئی جس کا تفصیلی ذکر عنقریب
فضیلت ادب باب الموت میں آئے گا' ہاں پہلے اس کی کیفیت یہ ہوا کرتی تھی
کہ پہلے چالیس روز بعد قضائے حاجت کے لئے نکلتا مگر اب ایک ایک دن

میں چالیس چالیس مرتبہ قضائے حاجت کے لئے جانا پڑتا، پھر بھی سرکشی پر اتر آیا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے پہلی اور آخری بے ادبی پر ایسے عذاب میں مبتلا کردیا۔ یعنی پہلی گستاخی انا ربکم الاعلی پر عذاب ہر دن میں چالیس چالیس بار پاخانہ میں جانا جیسے کہ مذکور ہوا، اور پھر اسے دریا میں غرق کردینے کی سزا

دوسری گستاخی یہ کہ ما علمت لکم من الہ غیری،
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، یہ پہلی گستاخی تھی اور انا ربکم الاعلی جیسے کہ مذکور ہے وہ دوسری گستاخی تھی اور اس کی درمیانی مدت چالیس سال کا عرصہ بنتا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اسے مہلت دی،

اور میں نے زمرۃ العلوم و زہرۃ النجوم میں دیکھا ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا، جب فرعون نے کہا "وما رب العلمین؟ کیا ہے رب العالمین ؟ تو میں نے اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حضور دونوں بازو پھیلا کر عرض کیا کہ میں اسے عذاب میں گرفتار کردیتا ہوں ! تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، مہ یا جبریل انما یستعجل العذاب من یخاف الفوت جبریل ٹھہرو جلدی تو اسے ہوتی ہے جسے یہ خطرہ ہو کہ یہ ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا، اور اسی میں مذکور ہے کہ فرعون نے جب انا ربکم الاعلی کہا تو جبریل نے کہا کہ اسے زمین کی گہرائی میں دفن کردیا جائے، مگر اللہ تعالیٰ نے اجازت نہ دی، بلکہ حکم فرمایا اسے نظرانداز کرو،

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ القصص میں لکھا ہے کہ دخل ابلیس علی فرعون ○ ابلیس فرعون کے پاس آیا، وھو فی الحمام، جبکہ وہ حمام میں تھا، فقال یا فرعون سولت لکم کل شئی فما قلت لک ادع الربوبیۃ، وضربہ اربعین سوطا وترکہ مغضبا عنہ پس اس نے کہا اے فرعون میں نے تیرے لئے ہر قسم کی باتیں گھڑیں مگر تجھے یہ کبھی نہیں کہا تھا

کہ تو "انا ربکم الاعلیٰ" کے کلمہ سے اپنی ربوبیت کا دعویٰ اگل دے' پھر اسے چالیس کوڑے لگائے اور بڑے غیض و غصے کے ساتھ اسے چھوڑ کر چلا گیا۔ فرعون نے آواز دی۔ اے ابلیس کیا میں اپنے اس قول سے باز آجاؤں تو وہ بولا نہیں' نہیں' اب کہنے کے بعد اس کا واپس لینا بھی اچھی بات نہیں!!

حکایت: کفار مکہ جن میں اس امت کا فرعون "ابوجہل" بھی شامل تھا' حضرت ابوطالب کے پاس تیمارداری کے لئے آئے' جبکہ وہ مرض الموت میں مبتلا تھے' یہ بات تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ہمارے اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان واضح اختلافات ہیں' لہٰذا آپ اپنی وفات سے قبل ہمارے اور ان کے حقوق کو تقسیم کرا دیں۔ حضرت ابوطالب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلا بھیجا' آپ تشریف لائے تو کہا میرے بھتیجے یہ شرفاء مکہ تیری ہی قوم کے افراد ہیں' آپ ان کو ان کی حالت پر چھوڑیں اور آپ اپنے کام سے کام رکھیں' اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' انہیں کہئے میری ایک بات تسلیم کرلیں' ابوجہل کہنے لگا ایک نہیں دس کہو! ہم مانیں گے! آپ نے فرمایا پھر تم کہہ دو لا الہ الا اللہ' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں! تب وہ بولا' کہ آپ تو جانتے ہیں اور خداؤں کی موجودگی میں ہم ایک ہی خدا کا اقرار کرلیں' آپ کی یہ بات تو بڑی عجیب ہے۔ یہ کہتے ہوئے' رفوچکر ہوگیا' حضرت ابوطالب نے کہا! آپ نے تو ایسی مشکل بات نہیں کہی تھی' ان کے عربی کلمات ملاحظہ ہوں فقال ابوطالب ما سالتهم شططا ای ما سالتهم شیئا عسیرا ○ بہرحال جو اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں کلمہ وَلَا تُشْطِطْ آیا ہے۔ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ' اس جگہ یہ معنی مراد ہے کہ آپ ان کے ساتھ سخت انداز نہ اپنایئے گا! کیونکہ جب کوئی زیادتی کرتا تو کلام عرب میں کہتے شط الرجل شططا' (آدمی نے خوب زیادتی کی) اسی موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے اعلانیہ

اسلام کی خواہش کا اظہار کیا' اور فرمایا اگر آپ کلمہ توحید کا اعلانیہ اظہار فرما دیں تو میرے لئے روز قیامت تمہاری شفاعت آسان ہو جائے گی! اس پر انہوں نے کہا اگر ان لوگوں کی طرف سے طعنہ زنی کا مجھے خطرہ نہ ہو تو میں اعلانیہ اظہار اسلام کروں' اب تو یہ کہیں گے کہ گھبراہٹ کے عالم میں اقرار کیا ہے! انشاء اللہ العزیز معجزات کے بیان میں مزید تفصیل آ رہی ہے!

حضرت امام فخرالدین رازی علیہ الرحمتہ سورۃ الانعام کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطالب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا ان لوگوں کو آپ کی یہ بات بوجھ محسوس ہوئی ہے کچھ اور بات کہو فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا اقول غیرھا حتی یاتونی بالشمس من محلھا فیضعوھا فی یدی میں کلمہ توحید کی دعوت کے سوا کوئی بات نہیں کہوں گا اگرچہ یہ لوگ سورج کو اپنی جگہ سے اٹھا کر میرے ہاتھوں پر رکھ دیں' تب انہوں نے کہا آپ ہمارے بتوں (خداؤں) کو برا نہ کہیں۔ ورنہ تمہیں اور تیرے خدا کو ہم بھی برا کہیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ○ میرے حبیب! اللہ تعالیٰ کے سوا یہ جن بتوں کو پکارتے ہیں' آپ ان کو برا نہ کہیں' کیونکہ یہ اپنی جہالت کے باعث اللہ تعالیٰ کو برا کہیں گے' اس بات پر اگر کوئی معترض ہو کہ بتوں کو تو برا کہنا افضل ترین عبادت تھی! پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں برا کہنے سے کیوں روک دیا! اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ منکرین کی نازیبا باتوں سے تو پاک ہے مگر بتوں کو برا کہنے کے باعث وہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذوات علیا کے لئے برے کلمات استعمال کر سکتے تھے۔ لہٰذا' ایسے کلمات سے پرہیز کرنا لازمی ہوا'

کلمہ توحید: اللہ تعالیٰ نے کلمہ توحید کی پانی سے تشبیہ دی' اس لئے کہ پانی

طیب و طاہر ہے اور اس میں ہر پلید کو پاک کرنے کی صلاحیت ہے' اسی طرح کلمہ شریف بھی گناہوں سے پاک کرتا ہے۔ نیز اسے خاک سے تشبیہ دی اس بنا پر کہ خاک دانے کو بڑھاتی ہے اور کلمہ توحید بھی ثواب کو زیادہ بڑھاتا ہے اور اسے آگ سے تشبیہ دی اس لئے کہ وہ اشیاء کو جلا دیتی ہے' اور یہ کلمہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے۔ نیز اسے آفتاب سے تشبیہ دی اس لئے کہ سورج تمام جہاں کو منور کر دیتا ہے اور اس کلمے سے عالم برزخ روشن ہوگا' اسے چاند سے تشبیہ دی کہ وہ رات کی تاریکی کو دور کرتا ہے اور کلمہ انسان کے یقین کی تاریکیوں کو دور کرتا ہے' نیز اسے ستاروں سے تشبیہ دی گئی کیونکہ وہ مسافروں کے رہنما ہیں اور یہ کلمہ بھی گمراہوں کو صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرماتا ہے اور اسے کھجور کے درخت کی مثال قرار دیا' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' کشجرۃ طیبۃ' یعنی پاکیزہ درخت کی مثال ہے' یہ اس لئے کہ کھجور کا درخت عموماً تمام درختوں سے طوالت میں بڑا ہوتا ہے' اسی طرح کلمہ توحید کے شجر کی بنیاد تو قلب میں ہے لیکن اس کی شاخیں عرش معلیٰ سے بھی بلند تر ہیں۔

چھوارے کی قیمت گٹھلی سے کم نہیں ہوتی' اسی طرح ایماندار کی قدر و قیمت ایسے گناہوں کے باعث جسے وہ اور اس کا خالق جانتا ہے' کم قیمت نہیں ہو جاتا! کھجور کے درخت کو پھل اوپر لگتا ہے اور کانٹے نیچے ہوتے ہیں' اسی طرح آغاز اسلام میں کلمہ توحید پڑھنے والے کو پہلے کانٹوں یعنی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور آخرکار اس کا پھل عاقبت میں دیدار الٰہی ہوگا'

کلمہ توحید' جنت کی چابی ہے اور چابی کے دندانے بھی ہوتے ہیں' اس کے درخت حرام چیزوں کا چھوڑ دینا ہے' اور احکام الٰہی کا بجا لانا ہے' جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ! خلوص نیت سے پڑھتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا' جب دریافت کیا گیا' اس کا اخلاص کیا ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے جن باتوں سے منع فرمایا ہے ان سے بچنا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تم جو بھی نیکی کرتے ہو قیامت کے روز اس کا وزن ہوگا مگر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت میزان کے پلڑوں سے بھی بڑی ہوگی اس لئے اسے نہیں تولا جائے گا۔

حکایت: بادشاہ روم نے حضرت سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خط لکھا کہ میرے قاصد نے مجھے خبر دی کہ تمہارے ہاں ایک ایسا درخت ہے۔ جسے پہلے تو گدھے کے کان کی طرح پھول نمودار ہوتا ہے پھر وہ غلاف پھٹ جاتا ہے' اور موتیوں سے زیادہ خوبصورت پھل نکلتا ہے اور زمرد کی طرح سبز ہوتا ہے پھر سرخ اور زرد ہو کر طلاء اور یاقوت کے ٹکڑوں کی طرح ظاہر ہوتا ہے' پھر اس سے عرق ٹپکتا ہے' پھر وہ فالودے سے بھی زیادہ لطف دہ ہوتا ہے' پھر خشک ہو کر مقیم لوگوں کی خوراک اور مسافروں کا زاد راہ ثابت ہوتا ہے' فان صدق فهذه شجرة الجنة ○ اگر یہ بات سچ ہے تو پھر وہ درخت جنتی ہے! فكتب اليه عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه نعم وهى التى ولد تحتها عيسى فلا تدع مع الله الها آخر۔

اس خط کے جواب میں حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا ہاں وہ وہی درخت ہے جس کے نیچے حضرت عیسیٰ علیہ السلام متولد ہوئے' پس تمہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کے ساتھ کسی کو بھی خدا نہ ٹھہراؤ!

فائدہ: حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دوسرے درختوں کے بخلاف کھجور کے درخت کی مناسبت و مشابہت حیوانات کے علاوہ انسانوں سے بھی بہت حد تک ملتی جلتی ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اكرموا عمتكم والنخلة' فانها خلقت من بقية طين آدم عليه

السلام ' اپنی پھوپھی کی تکریم و تعظیم کرو کیونکہ یہ آدم علیہ السلام کی بچی ہوئی مٹی کا تبرک ہے! اس مٹی سے کھجور پیدا ہوئی' اور وہ اس طرح کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اترے تو ان کے بال بڑھ گئے' بدن پر میل نمودار ہوئی' حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور قینچی سے آپ کے بال اور ناخن صاف کئے' بدن مبارک سے میل کو ہٹایا' اور ان تمام آثار کو زمین میں دفن کردیا' حضرت آدم علیہ السلام خواب استراحت سے بیدار ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس کھجور کا درخت پیدا کر رکھا ہے' تنہ آپ کے بدن کی میل سے ریشے' آپ کے بالوں سے' شاخیں آپ کے ناخنوں سے پیدا کردیئے' نیز کھجور کے درخت میں یہ بھی ایک عجیب بات ہے کہ اور درخت تو نیچے سے پانی جذب کرتے ہیں مگر یہ اوپر سے' (جیسے آدمی منہ سے اسی طرح کھجور پتوں سے) (تابش قصوری)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے اول شجرة استقرت وجه الارض النخلة! زمین پر سب سے پہلے جس درخت نے قرار پکڑا وہ کھجور کا ہے' قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے متعدد مقام پر اس کا تذکرہ فرمایا ہے۔ والنخل باسقات لها طلع نضيد اور کھجور کے نئے نئے خوشے' تہ بہ تہ گچھے' اوپر نیچے پھل' ہیں۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے' تر اور خشک کھجوریں ملا کر کھایا کریں کیونکہ آدمی جب اس طرح کھاتا ہے تو شیطان کو سخت غصہ آتا ہے اور پکارتا ہے یہ انسان تو محفوظ ہوا کہ تازہ اور خشک کو استعمال کرتا ہے' تازہ کھجور جو ابھی تازہ پختہ نہیں ہوئی اس کی اور خشک کھجور کی تاثیر الگ الگ ہے' یعنی ناپختہ کی تاثیر' سرد' خشک ہے اور خشک کھجور کی تاثیر' گرم اور خشک تر ہے' اس طرح ملا کر کھانے سے دونوں کی تاثیر میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے' حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خربوزے کو تر کھجور اور جو کی

روٹی کو پختہ کھجور کے ساتھ استعمال فرمایا کرتے تھے' نیز شہد کا شربت آپ نے نہار منہ بھی نوش فرمایا ہے' کیونکہ اس سے صحت برقرار رہتی ہے' گرم و سرد میں جو مکس استعمال میں لایا جائے تو اس سے صحت قائم رہتی ہے' (آجکل بلڈ پریشر' ہائی اور لو ہونے کی اکثر وباء ہے ایسے لوگوں کے لئے کھجور کا استعمال نہایت مفید ہو سکتا ہے۔) (تابش قصوری)

حکماء نے ان باتوں سے پرہیز کی تلقین فرمائی ہے' یعنی مچھلی اور انڈے کے ساتھ نہ کھائے جائیں! البتہ مچھلی اور دودھ کو بیک وقت استعمال کیا جاسکتا ہے۔ نیز مچھلی کھانے کے بعد ٹھنڈا پانی اور شہد کا شربت پینا مفید ہے' مچھلی کھانے کے بعد سونا یا جماع کے فوری بعد پانی پینا اور دودھ نوش کرنے کے بعد حمام میں جانا' مناسب نہیں۔

حضرت علامہ سمرقندی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں' جو شخص شکم سیر ہونے کے بعد حمام میں جائے' اور پھر مرض قولنج میں مبتلا ہو تو اسے اپنی ہی ذات پر ملامت کرنی چاہئے کسی اور کو طعنہ دینے کی قطعاً" ضرورت نہیں' کیونکہ اس کی یہی سزا تھی!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طبی فوائد میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ جب روزہ افطار فرماتے تو عموماً تر کھجور سے! اس لئے کہ روزہ معدے اور جگر میں کمزوری پیدا کرتا ہے اور مٹھاس جگر تک جلد اثر پذیر ہوتی ہے کیونکہ جگر کو میٹھی چیز مرغوب ہے' اور وہ شریں اشیاء میں سے خصوصاً کھجور سے خصوصی میلان رکھتا ہے' نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا' اذا جاء الرطب فهنيئی' یا عائشة جب تر کھجوریں آیا کریں تو مجھے خوشخبری دیا کریں' نیز تمام ممالک میں افضل ترین غذا کھجوریں ہیں' کھجور کا گودا' پیچش کو بند کرتا ہے' صفراء اور گرمی کو مفید ہے۔ نیز اس کے ساتھ ادرک کے مربہ کا

استعمال نافع تر ہے' اور یہ بھی اس کے فوائد میں ہے کہ نفاس والی عورت کے لئے تر کھجور سے فائدہ مند کوئی اور چیز نہیں ہے' اور مریض کے لئے شہد بہت ہی نافع ہے جس کا تفصیلی ذکر آگے آ رہا ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے اتنی آہستہ آواز میں طلاق دی کہ وہ خود بھی اپنی آواز کو نہ سن سکے تو طلاق واقع نہیں ہوگی لیکن لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' سے اپنی زبان کو متحرک کرے اگرچہ آواز تک پیدا نہ تو پھر بھی اللہ تعالیٰ جل و علا کی بارگاہ سے اسے ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

فائدہ: دعائے خاص: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو ایک دعا تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ اسے میرے محبوب کی خدمت میں بھی پہنچا دو' کیونکہ جو شخص بھی اسے پڑھے گا اس کے ستر ہزار گناہ معاف کردیئے جائیں گے' ستر ہزار درجے بڑھائیں اور ستر ہزار نیکیاں عنایت کی جائیں گی۔ دعا یہ ہے: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کما هلل اللہ کل شئی وکما یجب للہ ان یحمد ان یهلل وکما ینبغی للکریم وجهه وعز جلاله والحمد للہ کما حمد اللہ کل شئی وکما یجب للہ ان یحمد وکما ینبغی لکریم وجهه وعز جلاله و سبحان اللہ کما سبح اللہ کل وکما یجب للہ ان یسبح وکما ینبغی للکریم وجهه ونمر جلاله واللہ اکبر کما کبر اللہ کل شئی وکما یحب للہ ان یکبر وکما ینبغی لکریم وجهه وعز جلاله لا الہ الا اللہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرتا ہے' جیسے اس ذات کریم اور صاحب جلال کی عزت و عظمت کی شان کے لائق ہے اور میں حمد و ثنا سے اس کی تسبیح میں رطب اللسان ہوتا ہوں جیسے ہر شئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں مصروف ہے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان پر واجب فرمائی' جس طرح اس ذات کریم اور صاحب جلال کی عزت و عظمت کی شان کے لائق ہے' اور میں سبحان اللہ کہہ کر اس کی

ایسی تسبیح و تحمید بیان کرتا ہوں جیسی کہ اس ذات کریم اور صاحب جلال کی عزت و عظمت کی شان کے لائق ہے'

نیز حدیث شریف میں ہے' اذا قال العبد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جب کوئی بندہ کلمہ پڑھتا ہے تو اس ذکر کو ایک فرشتہ لے کر مقام رفعت کی طرف جاتا ہے' اور آسمانوں میں ایک اور فرشتہ اس کا استقبال کرتا ہے' اور کہتا ہے۔ من این ؟ تو کہاں سے آیا ہے اور یہ کہتا ہے وانت الی این ؟ اور تو اس طرف کیسے ؟ پھر پہلا فرشتہ جواب دیتا ہے میں فلاں کلمہ پڑھنے والے کی شہادت اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کی بارگاہ میں لئے جارہا ہوں۔ دوسرا کہتا ہے میں اس کے لئے جہنم سے آزادی کی بشارت لئے آرہا!

حکایت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کسی حواری کا کھیلتے ہوئے لڑکوں کے پاس سے گزر ہوا' ان میں سے ایک وزیر کا بیٹا بھی تھا' اس کے ساتھ حواری نے بھی کھیلنا شروع کردیا' پھر وزیر کا لڑکا اسے اپنے گھر والوں کے پاس لے گیا تاکہ اس کی عزت و حرمت کو بجا لائے' جب کھانا پیش کیا گیا تو شیاطین بھی آدھمکے' فقال بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ پس اس نے کہا بسم اللہ پڑھئے یہ کہنا تھا کہ شیاطین بھاگے۔ وزیر نے اس سے متعلق دریافت کیا' تو اس نے جوابا" کہا' میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب سے ہوں' انہوں نے مجھے آپ حضرات کی طرف بھیجا ہے'' تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر ایمان لاؤ اور بتوں کی عبادت ترک کردو' چنانچہ وہ اسلام لے آیا' پھر ایک دن وہ کہنے لگا بادشاہ کا گھوڑا مر گیا' اس نے کہا بادشاہ سے کہو اگر وہ میری بات پر عمل کرے گا تو اس کا گھوڑا زندہ کردیا جائے گا۔ جبکہ اس نے بادشاہ سے یہ بات کہی تو وہ اطاعت پر آمادہ ہوا' وزیر جب اسے بادشاہ کے ہاں لے گیا۔ تو اس مبلغ نے فرمایا اے بادشاہ اس گھوڑے کے مختلف حصوں پر تم' تمہارے والدین اور تمہارا بیٹا ہاتھ رکھ کر پڑھو لا الہ الا اللہ ' جب انہوں نے اس کے

کہنے پر کلمہ شریف کا ورد کرنا شروع کیا تو اس گھوڑے کے اعضاء حرکت کرنے لگے اور انہیں کے ہاتھوں میں ہی اللہ کے حکم زندہ ہو کر اچھلنے کودنے لگا۔

لطیفہ: طبقات ابن سعد میں مرقوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں دریافت کیا گیا "اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ! وہ لوگ جو اپنے اموال شام و سحر، ظاہر اور باطنا" خرچ کرتے رہتے ہیں پس ان کے لئے ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے اور انہیں کسی قسم کا دنیا و آخرت میں خوف و خطر اور پریشانی نہیں، مَنْ هُمْ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا گھوڑے پالنے والے"

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ دوران جہاد گھوڑا لازماً یہ تسبیح پڑھتا رہتا ہے سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح۔

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے، لوگو! تم گھوڑیاں پالو! ان کے پیٹ میں خزانہ ہے، اور ان کی پیٹھ وسیلہ حفاظت ہے، اور گھوڑے کے گوشت سے ریاح اچھی طرح دور ہو جاتی ہے لیکن لطیف جسموں کے لائق نہیں کیونکہ اس کا گوشت غلیظ اور سوادی ہوتا ہے (حضرت امام اعظم فرماتے ہیں شریعت محمدیہ میں گھوڑے کا گوشت حرام ہے) حاملہ اس کے کھروں "سم" کی دھونی لے تو اس کے پیٹ میں بچہ مردہ ہو تو فوراً گر جاتا ہے، اگر عورت کو گھوڑی کا دودھ پلا دیا جائے اور خاوند اس سے مباشرت کرے تو فوراً حمل قرار پائے گا! اور حاملہ اس کی لید سے دھونی لے تو وضع حمل میں سہولت ہوگی! بیاض چشم (چٹے والی آنکھ) والا اس کی خشک لید کو بطور سرمہ آنکھ میں لگائے تو اس کی تکلیف رفع ہو جائے گی۔

بعض علما کے نزدیک گھوڑوں پر زکوۃ واجب نہیں لیکن! حضرت امام

اعظم فرماتے ہیں گھوڑے گھوڑیاں اگر مخلوط ہوں تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر صرف گھوڑے ہوں تو واجب نہیں' اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی صورت ان کے نزدیک اس طرح ہے یا تو ہر ایک گھوڑے پر ایک دینار دیں بصورت دیگر تمام گھوڑوں کی مجموعی قیمت میں سے دو سو درہم پانچ درہم ادا کئے جائیں (یعنی عرف عام کے مطابق سو روپے میں سے اڑھائی روپے گویا کہ چالیسواں حصہ!

فوائد نافعہ: حجتہ الاسلام حضرت امام ابو حامد غزالی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کسی شخص نے حضرت زبیدہ زوجہ ہارون الرشید سے خواب میں پوچھا' اللہ تعالیٰ نے بعد از وصال تیرے ساتھ کیسا سلوک فرمایا۔ اس نے کہا! چار کلموں کی بدولت اللہ تعالیٰ نے مجھے بخشش سے نوازا ہے۔ پہلا کلمہ لا الہ الا اللہ جس پر میں نے اپنی عمر تمام کی' دوسرا کلمہ لا الہ الا اللہ' جس کے ساتھ میں قبر میں داخل ہوئی' تیسرا کلمہ لا الہ الا اللہ جس کے ساتھ میں نے خلوت اختیار کئے رکھی' چوتھا کلمہ لا الہ الا اللہ' جس کے ذریعے مجھے پروردگار سے ملاقات کا شرف نصیب ہوا'

فائدہ نمبر۲: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک قبرستان سے گزر ہوا تو آپ نے انہیں اس طرح سلام فرمایا السلام علیکم لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ' کیف وجدتم لا الہ الا اللّٰہ اے کلمے والو! تم نے اس کلمے کو کیسے پایا۔ ہاتف نے آواز دی۔ فقال وجدنا ھا المنجیۃ من کل ھلکۃ! ہم نے اسے ہر ہلاک کرنے والے چیزوں سے نجات دینے والا پایا۔

فائدہ نمبر۳: کاغذ پر چار تعویذ الگ' الگ' ہر روز ایک، ' ایک تعویذ اس طریقہ سے لکھ کر سردگرم بخار والے (ٹائیفائیڈ بخار) کو پلایا جائے تو بے حد مفید ہے:

پہلا تعویذ۔ لا الہ الا اللّٰہ نادت فاستنارت دوسرا لا الہ الا اللّٰہ دارت فاستدارت تیسرا۔ لا الہ الا اللّٰہ حول العرش وارث' چوتھا تعویذ' لا الہ

الا اللہ فی علم اللہ غارت۔:۔
فائدہ نمبر ۴: حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں لا الہ الا اللہ کے مفہوم و مطالب یہ ہیں' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی طور پر نفع و نقصان کا مالک نہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذاتی طور پر عزت و ذلت پر مختار نہیں' اور نہ یہ ذاتی طور پر کوئی عطا کرنے والا ہے اور نہ ہی اس کی عطا کو روکنے والا ہے'

کسی صاحب علم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے متعلق سوال کیا گیا۔ وبئر معطلة وقصر مشید' اور معطل کنواں' اور مضبوط محل ! ان سے کیا مراد ہے تو انہوں نے جوابا" فرمایا معطل کنواں تو کافر کا دل ہے اور مضبوط محل سے ایماندار کا دل ہے جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے آباد و شاد ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد غافر الذنب گناہوں کو بخشنے والا۔ ای لمن قال لا الہ الا اللہ اس شخص کے لئے ہے جو کہے لا الہ الا اللہ' قابل التوب' توبہ قبول کرنے والا' اس شخص کی جو کہے لا الہ الا اللہ' شدید العقاب سخت گرفت کرنے والا' اس شخص کی جو نہیں کہتا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'

فائدہ نمبر ۵: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' منادی عرش معلیٰ کے نیچے سے جنت اور جنت کی نعمتوں سے اعلانیہ دریافت کرتا ہے تم کن لوگوں کے لئے ہو وہ جواب دیتی ہیں ہم تو ان کے لئے ہیں جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' کا ذکر کرتے ہیں اور ان کو ہم سے محروم کردیا گیا جو اس کلمہ سے انکاری ہیں' پھر دوزخ سے آواز آتی ہے' میں اس شخص کو نہیں جلاؤں گی جو کہتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور نہیں چھوڑوں گی جس نے اس کلمہ کی تکذیب کی' میں تو ایسے جھوٹے کو طلب کرتی ہوں تاکہ خوب عذاب دوں !!

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی مغفرت و رحمت ندا کرتی ہے' میں لا الہ الا اللہ کہنے والوں کے لئے ہوں اور ایسے قائلین کی معاون و مددگار ہوں' اور مجھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والوں ہی سے محبت ہے اور جنت میں جانے کی اجازت بھی اسی کو ہوگی جو لا الہ الا اللہ کا ورد کرتا ہے۔ نیز دوزخ اس پر حرام'۔:

تعجب کی جا ہے کہ فردوس اعلیٰ ، بنائے خدا اور بسائے محمد ﷺ
تماشا تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش ، لگائے خدا اور بجھائے محمد ﷺ

فائدہ نمبر ٦: حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قلب کی کئی اقسام ہیں۔

مغز' مغز در مغز' پوست' پوست در پوست

مغز' مغز: اس کی مثال بادام ہے: یعنی اس پر ایک سخت چھلکا اور اسے توڑا جائے تو مغز کے اوپر باریک سی جھلی گویا کہ مغز دو تہہ کے نیچے۔

مغز در مغز: یعنی اس کا روغن جو بادام کے مغز سے نکلتا ہے' لہٰذا سخت چھلکے کی مثال یہ ہے کہ زبان سے لا الہ الا اللہ تو کہے مگر قلب غافل ہو' اور اندرونی چھلکے کی مثال منافق کا اقرار توحید ہے' کیونکہ وہ جب تک دنیا میں زندہ رہا۔ فائدہ اٹھایا جب مرا تو اسے جہنم میں دھکیل دیا جاتا ہے۔ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ ۝ بے شک منافق دوزخ کے سب سے اعلیٰ طبقے کی گہرائی میں پڑے ہوں گے!

اور مغز در مغز کی مثال مومن کامل سے ہے! جس کا اقرار توحید دنیا و آخرت میں نفع بخش ہے۔ ہاں مغز تو ایسی چیزوں میں بھی پایا جاتا ہے جو بظاہر بے کار سی معلوم ہوتی ہیں لیکن وہ بھی فائدہ سے خالی نہیں! (کیونکہ فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمۃ)

چنانچہ بادام کا مغز جس پر باریک سا پوست ہوتا ہے! یہی حال ایماندار کی

توحید کا ہے کیونکہ مومن کو بھی زیب و زینت دنیا کی طرف کبھی کبھی رغبت ہو ہی جاتی ہے۔ ہاں روغن کی مثال مومن' عارف کامل کی ہے جیسے روغن میں کسی قسم کا میل نہیں ہوتا اسی طرح عارف کامل کی توحید خالص ہوتی ہے کہ اس کی نظر سوائے ذات اللہ کے کسی طرف نہیں ہوتی۔ حضرت فرید الدین عطار رحمہ اللہ تعالیٰ کیا خوب فرماتے ہیں۔

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بوقت نزع کہا گیا' قل لا اله الا اللہ فقال ما نسیته فاذکرہ کہئے لا الہ الا اللہ تو آپ نے جواب دیا میں اسے نہیں بھولا' میں تو اسی کی یاد میں ہوں' حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی یاد کے سوا میں کچھ طلب نہیں کرتا اور مجھے آخرت میں اس کی رحمت کے سوا کچھ نہیں چاہئے' نیز میں تو جنت کا بھی طالب نہیں ہوں صرف مجھے تو اس کے دیدار ہی کی طلب ہے۔

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک بار میں حج کعبہ کے لئے روانہ ہوا تو میری اونٹنی قسطنطنیہ (استنبول ترکی کا دارالحکومت) کی جانب چلنے لگے' میں اسے کعبہ کی طرف کیا تو وہ پھر اسی طرف دوڑی! آخر کار میں اسی طرف لے چلا اور قسطنطنیہ میں داخل ہوگیا! کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں لوگ بڑی عجیب و غریب گفتگو میں مصروف ہیں۔ میں نے سبب پوچھا تو کہنے لگے۔ بادشاہ کی لڑکی پر جنوں کے دورے پڑ رہے ہیں۔ اس لئے طبیب کی تلاش جاری ہے میں نے کہا اس کا علاج میں کرسکتا ہوں! جب لوگ مجھے وہاں لے گئے تو ابھی دروازے پر پہنچا ہی تھا کہ اندر سے اس نے پکارا! اے جنید علیہ الرحمتہ آپ کی اونٹنی کس طرح تجھے ہماری طرف کھینچ لائی' آپ تو اسے پلٹاتے ہی نہیں تھے'

جب میری نگاہ اس پر پڑی تو میں نے اسے حسن و جمال کا پیکر پایا' جبکہ اس کے گلے میں زنجیر (سنگل) اور پاؤں میں بیڑیاں تھی' مجھے کہنے لگی مجھے دوا

پلایئے میں نے کہا پڑھئے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ! جیسے ہی اس نے مترنم آواز سے پڑھا تو فوراً گلے سے طوق اور پاؤں سے بیڑیاں گر پڑیں' یہ دیکھتے ہی اس کا باپ پکار اٹھا یہ بڑا عجیب طبیب ہے عرض کرنے لگا میرا بھی علاج فرمایئے میں نے کہا جو اس نے پڑھا تم بھی پڑھو تو اس نے پڑھنا ہی تھا کہ بہت سے لوگ لا الہ الا اللہ کا ورد کرتے کرتے زمرہ اسلام میں داخل ہوگئے!

مسئلہ: عورت کو بقدر ضرورت دیکھنا جائز ہے' ہاں اگر فصد کھولنا' یا سنگھیاں لگانا ہوں تو محرم کا موجود ہونا لازمی ہے (آجکل ڈریپ' ٹیکے' آپریشن وغیرہ کی ضرورت پڑ جائے تو ڈاکٹروں کے پاس محرم کا ہونا ضروری ہے' اضطراری حالات میں شریعت محمدیہ علیہ التحیہ والثناء جواز کی قائل ہے) ہاں اگر طب جاننے والی عورتیں موجود ہوں تو کسی مرد طبیب یا ڈاکٹر سے ایسے عوارض میں عورت کا علاج کرانا جائز نہیں' اسی طرح مسلمان طبیب یا طبیبہ کے ہوتے ہوئے غیر مسلم سے علاج کرانے میں بھی ممانعت ہے۔ لا یجوز لرجل طبیب ان یعالج امراۃ وھناک امراۃ طبیبۃ ویمنع الذی مع وجود المسلم○

مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میں نے حضرت امام بونی علیہ الرحمتہ کی کتاب المورد العذب' میں دیکھا! خواص میں سے کسی نے کہا مجھے ملک روم میں جانے کا خیال آیا! تو میں نے مدینہ منورہ یا بیت المقدس کی جانب سفر کے ارادہ کو زیادہ اچھا سمجھا مگر میرے دل پر ملک روم کی طرف جانے کا خیال پختہ ہوتا چلا گیا! بہرحال جب میں وہاں پہنچا تو دیکھا لوگ ایک جگہ جمع ہو رہے ہیں' لوگوں سے دریافت کیا! کیا معاملہ ہے! وہ کہنے لگے بادشاہ کی بیٹی پاگل ہوچکی ہے! میں نے کہا میں علاج کرسکتا ہوں! لوگوں نے پوچھا کیا آپ طبیب ہیں' میں نے کہا ہاں! میں طبیب کا غلام ہوں! تم مجھے اس کے باپ کے ہاں لے

چلو چنانچہ میں لوگوں کے ساتھ اس کے پاس پہنچا تو لڑکی نے مجھے دیکھتے ہی کہا مجھے تو اسی کے طبیب کے باعث جنون واقع ہوا ہے جس کے تم غلام ہو! مجھے یہ سنتے ہی بڑا تعجب ہوا! اس پر وہ بولی! تعجب نہ کیجئے! اور سارا ماجرا سماعت فرمایئے!

ایک رات میں کیا دیکھتی ہوں کہ جذبہ توحیدی نے مجھے اپنی طرف کھینچا اور مجھے منزل قرب نصیب ہوئی' میری زبان پر ذکر جاری ہوا' اسی اثناء میں' میں نے سنا کوئی کہہ رہا ہے' اللہ یکتا ہے اور اس کے رسول احمد مجتبیٰ ہیں! میں نے اسے کہا کیا ہمارے شہروں میں تیرا جانے کو دل چاہتا ہے اس نے کہا تمہارے شہروں میں جاکر میں کیا کروں گی!

میں نے کہا وہاں' مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ اور بیت المقدس ہیں اس نے کہا ذرا سر اٹھایئے اور دیکھئے! جب میں نے اوپر دیکھا تو' کعبہ مقدسہ' مدینہ منورہ' بیت المقدس ایسے شہر فضا میں میرے سر پر چکر لگا رہے ہیں' پھر وہ کہنے لگی! اے خواص! جو جسم جنگل میں پھرتا ہے اسے درخت اور پتھر نظر آتے ہیں اور جو اس میں اپنے دل سے پھرتا ہے تو کعبہ خود اس کا طواف کرتا ہے!

پھر اس نے کہا! اب تو حبیب کی ملاقات کا وقت قریب آ لگا! میں نے اس سے کہا تمہارے شہر میں تمہاری موت کیسی ہوگی وہ بولی کچھ حرج نہیں! گوشت اور ہڈیاں تو رومی نسبت رکھتی ہیں مگر روح تو مولیٰ تعالیٰ کی محبت سے سرشار ہے' یہ کہا اور ایک سرد آہ بھری پھر اس جہان فانی سے اپنی جان' جان آفرین کے سپرد کردی' اس وقت غیب سے آواز آ رہی تھی یَاۤ اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً. اے نفس مطمئنہ نہایت شاداں و فرحاں اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جا۔:

ایک مرتبہ حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ بیمار ہوگئے تو خلیفہ وقت نے ان کے پاس ایک طبیب بھیجا' جب اس نے علاج کیا تو مرض میں اور اضافہ ہوا

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

طبیب نے انتہائی محبت کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا "یا شیخ المسلمین" مجھے آپ کی صحت کی انتہائی فکر ہے، یہاں تک کہ اگر میرے کسی اعضاء کو کاٹ کر بھی آپ کو صحت ملتی ہے تو میں اس سے بھی ہرگز گریز نہیں کروں گا! آپ نے فرمایا "میری شفا" تو تیرے زنار کے کاٹنے پر موقوف ہے (یعنی تیرے اسلام قبول کرنے پر) یہ سنتے ہی اس نے (جنجو) زنار کاٹ ڈالا اور زمرۂ اسلام میں داخل ہوگیا، حضرت شیخ شبلی اظہار مسرت سے اچھلے گویا کہ انہیں کسی قسم کا مرض لاحق ہی نہیں تھا! فقال الخلیفة انی ارسلت الطبیب الی المریض وانما ارسلت المریض الی الطبیب! پس خلیفہ صاحب کہنے لگے میں نے تو طبیب کو مریض کی طرف بھیجا تھا مگر دراصل مریض کو طبیب کی خدمت میں بھیجا گیا!

لطیفہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں میں سے ایک حواری کو کسی عورت کے گھر سے نکلتے دیکھا تو فرمایا تو یہاں کیا کر رہا تھا! اس نے کہا الطبیب یداوی المریض، طبیب بیمار کو دوا دے رہا تھا!

حکایت: ابو مسلم خراسانی نے مرو شہر پر چڑھائی کی اور اس پر قبضہ کرلیا، وہاں پر ایک مجوسی حکیم سے پوچھا، تو حکیم کیسے بنا؟ قال ترکت الدنیا والکذب! اس نے کہا میں نے دنیا اور جھوٹ کو چھوڑ دیا اور ہر صبح جس کی میں عبادت کرتا ہوں اسے اپنے پاؤں تلے روندتا ہوں! یہ سنتے ہی ابو مسلم خراسانی نے اس کے قتل کا حکم صادر کیا! تب وہ کہنے لگا! اے حاکم! جلدی نہ کیجئے! اس نے پھر کہا تیری اس بات کا کیا مطلب ہے کہ میں اپنے معبود کو پاؤں تلے کچلتا ہوں!

اس نے کہا اپنی کتاب میں دیکھا ہے اللہ تعالیٰ کیا فرماتا "اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ" میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا آپ نے دیکھا

جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہے' پس میں اپنی خواہشات کو اپنے قدموں سے روندتا ہوں : تاکہ وہ مجھ پر غالب نہ آ جائیں' خلیفہ نے کہا جو اس حکمت کو پا چکا ہو وہ پھر مسلمان کیوں نہیں ہو جاتا! اس نے جواباً" کہا۔ دل پر تالے پڑے ہوئے ہیں' اور کنجی تمہارے ہاتھ میں ہے' اس پر امیرالمومنین نے اپنے رفقاء کے ساتھ وضو کیا' دو رکعت نماز ادا کرکے دعا کی! الٰہی اس طبیب کو اسلام و ایمان کی دولت سے بہرمند فرما' اس پر وہ عرض کرنے لگا! یا امیرالمومنین! تھوڑی سی مزید عاجزی انکساری سے دو آنسو بہا دو کیونکہ قفل حرکت کرنے لگا ہے اور مزید کہا لو اب قفل ٹوٹ گیا اور بزبان حال پکار اٹھا! اشهد ان لا اله الا الله محمد رسول الله۔:۔

حکایت: روضتہ العلماء میں ہے کہ حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجلس میں ایک نصرانی بھی حاضر ہوا کرتا تھا' جب وہ تین روز تک نہ آیا تو آپ نے اس کے متعلق دریافت کیا! لوگوں نے بتایا وہ تو حالت نزع میں ہے آپ اس کے پاس پہنچے فقال کیف انت ؟ قال موت عاجل ولا بدلی وقبر موحش ولا مونس لی ونار حامیه ولا جلد لی وجنة ازلفت ولا وصول لی وصراط ممدد ولا جواز لی .... تم کیسے ہو؟ اس نے کہا موت جلدی میں ہے اور اس سے مجھے کوئی چارہ نہیں! قبر وحشت ناک مقام ہے اور وہاں میرا کوئی مونس و ہمدم نہیں' آتش دوزخ بھڑک رہی ہے مگر میرے جسم کو برداشت کی طاقت نہیں! جنت سجائی گئی ہے لیکن میری وہاں تک رسائی نہیں پل صراط طویل ہے لیکن وہاں پر گزرنے کے لئے میرے پاس' پاسپورٹ نہیں! میزان لگ چکی ہے مگر میرے ہاں کوئی نیکی نہیں اور اللہ تعالیٰ بہت مغفرت و بخشش فرمانے والا ہے مگر میرے پاس کوئی دلیل نہیں۔

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا! تیرا وقت آ پہنچا! اس نے کہا ذرا چابی تو آ لینے دو حضرت حسن بصری علیہ الرحمتہ اٹھنے لگے تو وہ کہنے

لگا آپ مجھ سے اپنا چہرہ پھیر رہے ہیں لو وہ چابی تو آ پہنچی اور پڑھنے لگا اشھد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ! اسی اثنا میں فوت ہوگیا! حضرت حسن بصری علیہ الرحمتہ نے اسی رات خواب میں دیکھا تو اس سے پوچھا تیرا کیا حال ہے وہ کہنے لگا اللہ تعالیٰ جل و علا نے مجھے جنت کے اعلیٰ مقام عطا فرمائے ہیں۔

حکایت: حضرت علامہ نسفی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کسی عابد کا ایک ایسے شخص کے پاس سے گزر ہوا جو گائے کی پوجا میں مصروف تھا تو اسے عابد نے کہا تم کہو لا الہ الا اللہ ! اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس نے شہادت سے انکار کیا تو عابد نے گائے سے کہا تو لا الہ الا اللہ کی برکت سے پتھر بن جا تو وہ فوراً پتھر بن گئی۔ پھر عابد نے اس گائے کے پجاری سے کہا اگر تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت نہیں دیتا تو تم بھی پتھر بن جاؤ گے۔ اس پر وہ کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا!

مسئلہ: اگر کسی کو اسلام پر مجبور کیا جائے تو وہ حقیقتاً اس وقت تک مسلمان نہیں ہوگا جب تک وہ دل سے کلمہ نہیں پڑھتا۔ البتہ حربی اور مرتد کو مجبور کیا جاسکتا ہے ! تاہم ایسے شخص پر جو زبردستی مسلمان ہونے پر مجبور کیا گیا ہے ظاہری طور پر اسلامی احکام نافذ ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں تو تب ہی ایمان دار ہوگا جب دل سے تصدیق کرے گا! شرح مہذب میں مذکور ہے کہ اگر کسی کی زبان پر عربی کلمات جاری نہیں ہوتے تو وہ اپنی مادری زبان میں ہی اقرار توحید و رسالت سے دائرہ اسلام میں داخل ہو جائے گا!

مسئلہ: کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے اگر تو دوزخی ہے تو تجھے طلاق' وہ مسلمہ ہے تو طلاق واقع نہیں ہوگی اور اگر اس طرح کہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بھی عذاب دینے والا ہو تو تجھے طلاق تو ان کلمات سے طلاق واقع ہو جائے

گی۔ اسے امام رافعی نے موکد کیا ہے ! نیز روضہ العلماء میں ہے کہ یہ اس وقت ہے جب کسی نے خاص کی نسبت معذب ہونے کا ارادہ کیا ہو اور اگر کل یا بعض کا قصد نہ کیا ہو تو طلاق واقع نہیں ہوگی اس لئے کہ بعض گنہگار مسلمانوں کو ان کی خطاؤں کی مقدار کے مطابق عذاب کا دیا جانا ثابت ہے۔

حکایت : روض الافکار میں ہے کہ حضرت مالک بن دنیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ایک روز میں ایک گرجا کے پاس ٹھہرا تو اس میں سے ایک راہب کی آواز سنائی دی' جو کہہ رہا تھا اے وہ ذات اقدس جس کی حریم خاص میں خوفزدہ پناہ لیتے ہیں' اور جو بھی نعمتیں اس کے پاس ہیں اس کی طرف رغبت رکھتے ہیں۔ میں قصاص میں تجھ سے رہائی کا طالب ہوں' اور اپنے گناہوں سے مغفرت طلب کرتا ہوں' جن کی لذت ختم ہو چکی مگر ان کے اثرات باقی ہیں۔

میں نے اسے پکارا! اے راہب تو نے دنیا کو کیسے چھوڑا' اس نے جواب دیا پہلے اس کے کہ وہ مجھے چھوڑے میں نے ہی کنارا کشی اختیار کرلی' اس پر میں نے کہا اپنی آب بیتی سنایئے اس نے کہا میں عیسائی تھا' کہ میں نے خواب دیکھا کوئی ندا کررہا ہے افسوس ہے تجھ پر تو غیر اللہ کی کب تک عبادت میں مصروف رہے گا' کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں سے ایک ہیں! میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ جواب عطا ہوا میں رحمتہ للعلمین' شفیع المذنبین ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے میری ہی بشارت کا اعلان کیا تھا' حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی میری نبوت کی شہادت دیتے رہے۔ تورات میں میرے اوصاف حمیدہ مذکور ہیں' انجیل میں معروف ہوں' پھر اس شخصیت نے اپنا دست اقدس میرے سینے پر رکھا اور کہا' الہٰی! اس کے سینے کو نور ہدایت سے منور فرما! اور اسے صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے' جب بیدار ہوا تو میری کیفیت یہ تھی کہ دین اسلام سے بڑھ کر مجھے کوئی چیز محبوب

نہیں تھی، پس میں اسلام لایا اور اسی عبادت خانہ میں قیام پذیر ہوں۔ علامہ برماوی علیہ الرحمتہ کہتے ہیں، عربی میں "کلمہ ویح" کے معنی افسوس کے ہیں مگر ترحم کے لئے استعمال کرتے ہیں مگر ویل کا صیغہ تباہی و بربادی کے لئے بولا جاتا ہے۔

لطیفہ: مصنف علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے پایاں رحمتوں میں سے یہ بھی ایک رحمت ہے کہ روز قیامت حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل علیہم السلام آپ کے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر بعد از صلوۃ و سلام عرض گزار ہوں گے! یا حبیب اللہ قم باذن اللہ فلا یجیبہ، اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالیٰ کے حکم سے باہر تشریف لائیے، آپ کوئی جواب عطا نہیں فرمائیں گے!

تینوں جلیل القدر فرشتے باری باری عرض گزار ہوں گے پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام کہیں گے! یا شفیع المذنبین قم باذن اللہ فقول لبیک فھواول من تنشق عنه الارض! اے گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے تشریف لائیے چنانچہ آپ فوراً لبیک فرماتے ہوئے روضہ اقدس سے باہر تشریف لائیں گے، روز قیامت سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لانے والے آپ ہی ہوں گے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

حکایت: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا آذر نے بت تراش کر آپ کو فروخت کرنے کے لئے دیئے تو آپ اعلان کرتے پھرتے تھے لوگو! ایسی چیز کا کون خریدار ہے جو سراسر نقصان دینے والی ہو! جس میں خریدار کا کوئی نفع نہیں! ایک عورت نے کہا میں تمہارے چچا سے ایک بت خریدنا چاہتی ہوں آپ نے فرمایا میں تجھے ایک ایسا بُتا دیتا ہوں جو تین کام سرانجام دے سکتا ہے (۱) پانی گرم کرسکتا ہے (۲) کھانا تیار کرسکتا ہے اور (۳) آٹا بھی خود گوندھے گا! عورت آپ کی بات پر غور و فکر کرنے لگی تو آپ نے فرمایا میں

تجھے ایک ایسا معبود بتا دیتا ہوں تو اس سے جس چیز کی طالب ہوگی وہ پوری فرمائے گا اگر تو اس سے فریاد رسی کی درخواست کرے گی وہ تو فریاد کو پہنچے گا' کہنے لگی پھر اس تک رسائی کیسے ممکن ہے؟ آپ نے فرمایا جو قلب خاص سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے اس کی رسائی ہو جاتی ہے! یہ سنتے ہی وہ عورت پکار اٹھی لا الہ الا اللہ' حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں سے بت منہ کے بل گر پڑا' وہ پر کہنے لگی یا ابراھیم نعم الرب ربک من امل غیر خاب والتعب فی غیر طاعتہ ضائع ثم اخذت الصنم فکسرتہ

اے حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کا پروردگار کتنا اچھا ہے! جو اس کے سوا کسی اور سے امید رکھتا ہے وہ ناکام و نامراد ہے' اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت میں مشقت بیکار ہے' پھر اس نے بت کو پکڑا اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا!

حکایت: بیان کرتے ہیں کہ ہندوستان میں ایک طویل عمر بوڑھا رہتا تھا جو عرصہ دراز سے کسی بت کی عبادت کرتا آرہا تھا! ایک مرتبہ اسے سخت مشکل پیش آئی تو اس نے بت سے فریاد کی مگر سنی ان سنی کردی! وہ کہتا رہا! اے بت میری کمزوری پر رحم کر! دیکھ میں تیری طویل مدت سے عبادت کرتا آرہا ہوں! اس پر بھی کوئی جواب نہ ملا۔ تو وہ اس سے بالکل مایوس ہوکر اللہ تعالیٰ کی طرف امید بھری نگاہوں سے دیکھنے لگا' وہ دل ہی دل میں وحدہ لاشریک کو پکارنے کی طرف مائل ہوا' جب اس نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو نہایت شرمساری سے نظروں کو جھکا لیا لیکن زبان سے نکلا' یا صمد فسمع صوتا! اے بے نیاز' پس اسی وقت اس کو ایک آواز سنائی دی کہ کوئی کہہ رہا لبیک! یا عبدی اطلب ما ترید؟ میرے بندے اپنے مقصد کو طلب کرو!

اس پر فرشتے کہنے لگے! الٰہی! وہ تو عرصہ دراز سے بت کی پوجا میں لگا رہا! تو اس نے تو اسکی ایک بات بھی نہ سنی! اور تجھے تو ایک ہی بار پکارا ہے' تو نے

فوراً اپنے کرم سے نوازنا شروع کردیا ہے۔ ارشاد ہوا، میرے فرشتو! وہ بت کو پکارتا رہا! جو سنتا ہی نہیں اور جب اس نے مجھے پکارا تو میں نے فوراً جواب سے نوازا تاکہ صنم (بت) اور صمد (خدا) میں فرق واضح ہو جائے اگر میں بھی خاموش رہتا تو اسے کیسے معلوم ہوتا صنم کیا ہے اور صمد کیا ہے!

حکایت: بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں سے ایک آدمی گائے کی پوجا کرتا تھا ایک دن وہ اسے باغ میں لے گیا، وہاں بادل نمودار ہوا جس میں رعد و برق کی چمک اور کھڑک تھی بادل کی گرج سے گائے بھاگ کھڑی ہوئی، تو یہ دل ہی دل میں کہنے لگا، جو بجلی کی چمک اور گڑگڑاہٹ سے بھاگے اور گھبرائے وہ معبود نہیں ہوسکتا، یہ کہا اور بادل کی طرف نگاہ کر کے کہنے لگا، اے بادل کے چلانے والے اگر تیرے پاس بھیڑیں ہوں تو میرے پاس بھیج دے میں انہیں چرایا کروں اور اگر نہیں تو میں اپنی بھیڑوں میں سے تیرے لئے حصہ دیا کروں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں شخص کے پاس جایئے اور میرا سلام فرمایئے اور اسے ارکان دین حق کی تعلیم دیجئے، کیونکہ میں نے اس کے دل میں اپنی معرفت و دیعت فرمادی ہے اور اس کی دعا کو قبول فرمالیا ہے واردتہ قبل ان یریدنی اور میں نے اسے اس کی طلب سے پہلے ہی محبوب بنالیا ہے۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

فائدہ: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رعد کی آواز سن کر تسبیح پڑھی جائے۔ من سبح الرعد والملائکۃ من خیفتہ وھو علی کل شی قدیر پھر اس پر بجلی گر پڑے تو اس پر دیت لازم ہوگی تو یہ تسبیح اس کے قائم مقام بن جائے۔ اسے حضرت علائی نے سورہ الرعد کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔

حضرت امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے:۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہودیوں نے رعد کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا رعد ایک فرشتہ ہے جسے بادلوں پر مقرر کیا گیا ہے اس کے پاس آگ کی مثل کوڑے ہوتے ہیں جن سے وہ بادلوں کو جہاں چاہے لئے پھرتا ہے۔ نیز فرمایا اللہ تعالیٰ جب بادلوں کو پھیلاتا ہے تو رعد فرشتہ نہایت خوش الحانی سے کلام کرتا ہے اور بڑے عمدہ انداز سے ہنستا ہے' تو اس کا کلام گرج کی طرح سنائی دیتا ہے اور وہی ہنسی ہمیں بجلی کی چمک دکھائی دیتی ہے۔۔۔

صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ رعد' فرشتوں کی تیز آواز ہے اور بجلی ان کے ہاتھوں کی رگڑ سے پیدا ہوتی ہے اور بارش ان کے آنسو ہیں' امام رازی فرماتے ہیں بجلی کے چمکنے کے وقت اس کے گرنے کا خوف رہتا ہے اور یہ قدرت خداوندی کی واضح دلیل ہے' کیونکہ بادل اجزائے مائع اور ہوائیہ' مائیہ سے مرکب ہے جب کہ پانی تر ہے' آگ گرم خشک ہے پس اس سے اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت کا اظہار ہوتا ہے۔:۔

وظهور الضد من الضد دليل على قدرة الصانع'

کہ پانی آگ سے نکلے اور یہ ایک ضد سے دوسری ضد کا نمودار ہونا صانع کی قدرت پر دلالت کرتا ہے۔:۔

كما قال: تعرف الاشياء باضدادها!

حکایت: حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک بت کی پوجا کیا کرتے تھے' سفر وحضر میں ساتھ رکھتے' ایک دن وہ سفر پر روانہ ہوئے اثنائے سفر قضائے حاجت کی ضرورت پڑی تو بت سے کہنے لگے! اے بت تو میرے سامان کی حفاظت کر! جب آپ جنگل میں گئے تو ایک لومڑی آئی وبال على الصنم' اور اس نے بت پر پیشاب کردیا' جب

حضرت ابوذر غفاری واپس پلٹے تو بت کو بھیگا ہوا پایا! دل ہی دل میں کہنے لگے بارش تو ہوئی نہیں یہ کیسے بھیگ گیا! معاً لومڑی پر نظر پڑی تو آسمان کی طرف منہ کر کے یہ شعر پڑھنے لگے۔

ارب : یبول الثعلبان براسه
لقد ذل من بالت علیه الثعالب
فلوکان ربا کان یمنع نفسه
فلا خیر فی رب ناته المطالب
برات من الاصنام فی الارض
کلها
وامنت بالله الذی هو غالب

ترجمہ: کیا وہ بھی خدا ہو سکتا ہے جس کے سر پر لومڑیاں پیشاب کریں، بیشک وہ تو ذلیل ترین ہے جس پر لومڑی ایسا جانور پیشاب کرے۔

اگر یہ خدا ہوتا تو اپنے آپ کو اس سے بچا لیتا، ایسے خدا سے خیر و بھلائی کی توقع فضول ہے جو اپنے ہی مطالب کو نہ پا سکے۔

اور میں اعلانیہ کہتا ہوں، تمام زمین میں جتنے بھی بت ہیں میں ان سے بیزار ہوں اور اس اللہ تعالیٰ جل وعلا پر ایمان لاتا ہوں جو ہر ایک پر غالب ہے!

لطیفہ: صید الثعلب فی المنام زواج بامراۃ، واکل لحمه دواء، وشرب لبنه شفاء ومن قاتله خصم بعض اهله، وابن آوی کالثعلب

مسئلہ: حضرت امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک لومڑی حلال ہے، مگر حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک حرام ہے۔

فائدہ: حکماء کہتے ہیں لومڑی کا گوشت، لقوہ، فالج اور جزام زدہ بیماروں کو کھلایا

جائے تو نافع ہے۔ اس کی تلی، جسے طحال کی بیماری لاحق ہو، وہ اپنے گلے میں لٹکائے تو اللہ تعالیٰ اسے شفا سے نوازے گا۔ اس کی چربی، کان کے درد میں مفید ہے کہ اس چربی کے قطروں کو کان میں ڈالا جائے، اور نقرس کے لئے پاؤں میں ملنا مفید ہے۔ گنجا اس کے خون کی مالش کرے تو بال نکلنے شروع ہو جائیں گے اور جس کا داہنا کان درد کرتا ہو تو اس کا دہنا دانت اور اگر بائیں کان میں درد ہو تو اس کا بایاں دانت کان پر لگائیں تو شفا ہوگی۔

کتاب العجائب والغرائب میں ہے کہ جب نر لومڑ کو بلی سے جفتی کا اتفاق ہو تو اس سے عجیب وغریب بچہ جنے گی۔ حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں اگر یہ بات صحیح مان لی جائے تو جو لومڑی کو حلال کہتے ہیں، انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ بچہ ماں کے تابع ہو کر حرام ہوگا کیونکہ بلی گھریلو ہو یا جنگلی اگرچہ دونوں میں اختلاف ہے لیکن گھریلو بلی میں حرمت مضبوط ہے لہٰذا دونوں میں ایک بھی حرام یا نجس ہوگا تو ان کا بچہ بھی حرام اور نجس سمجھا جائے گا، جیسے مذکور ہوا۔:۔

نجاست کی مثال کچھ اس طرح سے ہے "اگر کتے کو لومڑی سے جفتی کا اتفاق ہوا اور بچہ پیدا ہوا تو وہ نجس ہوگا اور اس کا وہی حکم ہے جو کتے کا ہے یعنی اگر لومڑی کے ایسے بچے نے کسی برتن میں منہ مارا تو اسے سات بار دھویا جائے اور ایک مرتبہ مٹی سے بھی مانجھا جائے، لیکن دین کے معاملہ میں جو دین اشرف واعلیٰ ہوتا ہے اسی کا حکم نافذ ہوگا یعنی اگر کسی مسلمان کا یہودی عورت سے نکاح ہوا تو اس سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ مسلمان سمجھا جائے گا۔:۔

حکایت : حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام جب مناجات کرکے واپس تشریف لارہے تھے تو ایک شخص کو راستے میں فرعون کی پوجا کرتے پایا، اسے اسلام کی دعوت دی، اس سے کہا تجھے فرعون کے پوجنے سے کیا حاصل ہوا، تو وہ بولا آپ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے کیا حاصل ہوا۔ آپ نے فرمایا میں تو اس کی

اس لئے عبادت کرتا ہوں کہ ہم پر فرض ہے اور تو فرعون کی پوجا صرف مال دنیا کے لالچ میں کرتا ہے' حالانکہ میں تجھے ایک ایسے خزانے سے آگاہ کرسکتا ہوں جو تیرے گھر میں موجود ہے بشرطیکہ تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے' اس نے کہا ہاں میں ایمان لاتا ہوں مجھے خزانہ کی خبر دو! پس آپ نے فرمایا پڑھو لا الہ الا اللہ موسیٰ رسول اللہ' بہرحال وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا' فرعون کو معلوم ہوا تو اس نے گرفتار کر کے گرم گرم تیل میں ڈال دیا۔ حضرت جرائیل علیہ السلام نے اسے نکال لیا' تین بار ایسے ہی ہوا' تب اس آدمی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا' آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے۔ اب مجھے اپنے ہاں بلالے' رہائی کی ضرورت نہیں' کیونکہ حق پر جان دینا بہت ہی اچھا ہے' چنانچہ اسے پھر گرم تیل میں ڈال کر شہید کردیا گیا' حضرت جرائیل علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا اللہ تعالیٰ نے تیرے صحابی کو اجر عظیم سے نوازا ہے اور اس کی روح کے استقبال کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔

حکایت: بیان کرتے ہیں کہ بعض صالحین میں سے ایک صالح مجاہد جہاد کے لئے روانہ ہوا تو راستہ بھول کر ایک ایسے پہاڑ پر جا پہنچا جہاں عیسائی رہتے تھے' ان کے پاس ایک کرسی دیکھی' تو اس کے متعلق دریافت کیا' لوگوں نے بتایا' سال بعد یہاں ایک راہب آیا کرتا ہے اور ہمیں تبلیغ کرتا ہے' اس مجاہد نے بھی اسی قوم کا لباس پہنا اور محفل وعظ میں جا بیٹھا' جب راہب آیا اور کرسی پر بیٹھ کر تقریر کرنے لگا! اور اس نے کہا اب مجھ سے وعظ نہیں ہوسکے گا کیونکہ تمہارے اندر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک امتی موجود ہے' پھر اس نے پکارا' اے محمدی! تجھے دین حق کی قسم ذرا کھڑے ہو جایئے تاکہ ہم تمام زیارت سے مستفیض ہوسکیں! وہ کہتا ہے میں یہ سنتے ہی اچھل پڑا' پھر راہب کہنے لگا میں آپ سے ایک بات دریافت کرتا ہوں' وہ

یہ کہ!

میں نے سنا ہے اللہ تعالیٰ نے جنت میں پھل پیدا فرمائے ہیں کیا دنیا میں بھی کہیں ویسے پیدا ہوئے ہیں، میں نے کہا! ہاں نام اور رنگ میں تو ویسے ہی ہیں مگر لذت اور مزہ میں نہیں! پھر اس نے کہا جنت میں ایسا کوئی گھر یا منزل ہیں جہاں شجر طوبیٰ کی کوئی شاخ یا اثرات نہ پہنچتے ہوں! کیا دنیا میں بھی اس کی مثال پائی جاتی ہے؟ اس نے کہا جب سورج سر پر ہوتا ہے تو ایسی ہی کیفیت ہوتی ہے! اس نے کہا جنت میں چار نہریں جو شہرت رکھتی ہیں جن کا لطف، ذائقہ تو الگ الگ ہے مگر ان کا مرکز و منبع ایک ہی ہے! تو کیا اس کی بھی کوئی مثال دنیا میں ہے!

اسلامی مجاہد نے کہا! ہاں کان کا پانی کڑوا، آنکھ کا آنسو نمکین، ناک کا پانی بدذائقہ اور سینے میں موجود پانی میٹھا و شیریں ہوتا ہے، اور ان تمام کا مرکز و منبع سر ہے! پھر اس نے کہا جنت میں ایک وسیع و عریض تخت ہے جس کی طوالت پانچ صد سالوں تک محیط ہے، لیکن جنتی انسان جب اس پر چڑھے گا تو وہ بالکل جھک جائے گا، اور بعدہ بلند ہوگا۔ کیا دنیا میں اس کی نظیر بھی ہے؟ جواب دیا گیا! ہاں اللہ تعالیٰ بایں مضمون ارشاد فرماتا ہے! اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ! تو کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسے پیدا کیا گیا ہے! وہ اپنے سر کو جھکا لیتا ہے پھر اوپر کر کے سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے۔

اس نے پھر کہا! جنتی جنت میں سب کچھ کھائیں پئیں گے مگر قضائے حاجت کی ضرورت نہیں ہوگی؟ بھلا! اس کی نظیر بھی اس دنیا میں پائی جاتی ہے؟ جواب دیا گیا! ہاں بچہ جب تک اپنی ماں کے پیٹ میں رہتا ہے اسے جب بھی کوئی خواہش ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ماں کے دل میں وہی خواہش پیدا فرما دیتا ہے۔ اس طرح بچہ کو غذا پہنچتی رہتی ہے، لیکن وہ اس عرصہ میں پیشاب، پاخانہ وغیرہ نہیں کرتا۔:۔

وہ صالح شخص فرماتے ہیں! پھر میں نے اس سے کہا! بتایئے جنت کی چابی کیا ہے تو اس پر راہب لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا! سن لو! میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ جنت کی کنجی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' ہے! یہ کہا اور مسلمان ہو گیا! نیز اس کے ساتھ بہت سے عیسائی داخل اسلام ہوئے!

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی مسلمان کے لئے بوقت وصال اور قبر کے اندر نیز جب وہ قبر سے اٹھے گا تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' اس کا مونس و ہمدم ہو گا! نیز فرمایا جب کسی مسلمان کا وقتِ مرگ قریب ہو تو اسے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تلقین کرو یعنی ذکر بالجہر اس کے پاس کرو، وہ بھی سن کر دل ہی دل میں کہہ لے گا تو اس کا خاتمہ بالخیر ہو گا اور کلمہ توحید جنت میں اس کا توشہ ثابت ہو گا!

حضرت سمرقندی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں جب کوئی انسان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے اگر اسکا دل حب دنیا سے مملو ہو گا تو اسے دس نیکیاں ملیں گی اور اگر اس کا دل خوف الٰہی سے آخرت کی طرف مائل ہو گا تو اسے سات سو نیکیاں عطا ہوں گی اور اگر اس کا دل صرف اللہ تعالیٰ ہی کی محبت سے لبریز ہو گا تو اسے اتنی نیکیاں عطا کی جاتی ہیں کہ مشرق و مغرب نیکیوں سے بھر جاتے ہیں۔:۔

مسئلہ: اگر کوئی کافر لا الہ الا اللہ کی بجائے' لا رحمن الا اللہ' یا لا الہ الا الرحمن یا لا الہ الا الباری یا لا باری الا اللہ کہے اور محمد رسول اللہ کی جگہ ابو القاسم رسول اللہ' احمد رسول اللہ کے کلمات کہے تو وہ مسلمان ہو جائے گا البتہ اگر اس نے اللہ تعالیٰ کی کسی مخلوق سے تشبیہ دی ہے تو اسے تاکید کی جائے کہ مشابہت کے غلط عقیدے سے باز آئے' اور اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس و اطہر کا کوئی مثیل نہیں۔:۔

حکایت: بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک آتش پرست کو دیکھا، تو فرمایا کیا ابھی تیرے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف لوٹے، وہ عرض گزار ہوا اگر میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لاؤں تو کیا میری مغفرت ممکن ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! تو اس نے عرض کیا مجھے اسلام کی نعمت سے سرفراز فرمایئے، یہ کہا اور وہ اسلام لے آیا اور پھر اس پر اتنی رقت ہوئی کہ روتے روتے اس پر غشی طاری ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آگے بڑھ کر اٹھانا چاہا تو وہ وصال کرچکا تھا، اس کے اس قابل رشک وصال پر حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض گزار ہوئے الٰہی جیسے تونے اسے اپنے پاس بلایا مجھے بھی اسی طرح قرب کی نعمت میسر فرمانا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا یاکلیم اللہ! علیہ السلام، جو ہمارے ساتھ صلح کی طرف آتا ہے ہم اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور جو میرا قرب تلاش کرتا ہے میں اسے اقرب بنا لیتا ہوں، اور ہم اسے موحدین کا مقام عطا فرماتے ہیں! اور مقربین میں جگہ مرحمت کرتے ہیں۔

حکایت: حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں دو مجوسی آتش پرست تھے ایک دن چھوٹے نے، اپنے بڑے بھائی سے کہا ہمیں ایک طویل مدت آگ کی پرستش کرتے گزر رہی ہے آیئے دیکھئے کیا ہمیں اب محفوظ رکھتی ہے یا جلاتی ہے، یہ کہتے ہوئے دونوں نے اپنے اپنے ہاتھ کو آگ میں ڈالا ہی تھا تو اس نے جلانے شروع کردیئے، یہ دیکھتے ہی دونوں حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تاکہ ان کے ہاتھ پر اسلام کی دولت حاصل کریں، لیکن بڑے پر بدبختی مسلط ہوئی وہ کہنے لگا آگ کے سوا میں کسی کی پوجا نہیں کروں گا، چھوٹا بھائی اسلام سے مشرف ہوا اور کھنڈرات میں جاکر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوگیا اور اپنے کھانے پینے اور بچوں کی کفالت سے بھی بے نیاز ہوگیا! جب واپس گھر آیا تو اس کی زوجہ

کہنے لگی! کیا کمائی کر کے لائے ہو! اس نے جواباً کہا میں نے ایک بادشاہ کے ہاں کام شروع کر رکھا ہے اس نے فرمایا ہے کل تجھے عطا کیا جائے گا۔

القصہ تمام گھر والے رات بھر بھوکے رہے' دوسرے روز بھی فاقہ میں گزارا جب تیسرا دن ہوا تو وہ اپنی عادت کے مطابق اسی غار میں جاکر عبادت الٰہی میں مصروف ہوگیا اور اللہ تعالیٰ سے عرض گزار ہوا۔ وقال یا رب اکرمتنی بالا سلام فاسئلک بحق ھذا الدین و ھذا الیوم وکان یوم الجمعة ان ترفع عن قلبی ھم نفقة العیال فلما رجع لیلا وجدعیاله فی فرح و وجد عندھم طعا ما کثیرا اور عرض الٰہی تو نے مجھے اسلام سے عزت و تکریم عطا فرمائی پس اب میری گزارش ہے کہ اس دین اسلام اور اس دن جمعہ المبارک کے صدقے میں میرے دل سے بچوں کے نان و نفقہ کا خیال اور غم اٹھالے' پس جب وہ رات کو گھر پہنچا تو بچوں کو خوشی و مسرت کے عالم میں پایا اور ان کے پاس بکثرت طعام دیکھا۔

دریافت کرنے پر اس کی بیوی نے عرض کیا آج ظہر کے وقت ایک آدمی آیا تھا جس کے پاس ایک ہزار دینار سے پلیٹ بھری ہوئی تھی' اس نے تمہاری بیوی سے کہا کہ یہ تمہارے خاوند کے اعمال کی اجرت ہے اگر زیادہ کرے گا تو مزید ملے گی! پس میں نے ان دیناروں میں سے ایک دینار لیا اور نصرانی سنار کے پاس چلا گیا جب اس نے دینار دیکھا تو کہنے لگا بیشک یہ دنیا کے دیناروں میں سے نہیں ہے' یہ تو آخرت کے تحائف میں سے ہیں میں نے تمام قصہ سنایا تو اس نے اسلام قبول کرلیا اور اپنی طرف سے ایک ہزار درہم مزید دیتے ہوئے سجدہ شکر بجالایا!

فائدہ نمبر۱: نزہۃ النفوس والافکار میں مرقوم ہے کہ آگ کی تکالیف میں سے ایک یہ بھی ہے کہ شیطان کی تخلیق اسی سے ہے! قرطبی علیہ الرحمتہ نے فرمایا وہ نار عزت سے پیدا کیا گیا! اسی وجہ سے اس نے کہا تھا فَبِعِزَّتِکَ

لَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ ○ مجھے تیری عزت کی قسم میں تمام لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کروں گا۔' پس عزت ہی کے باعث متکبر بنا اور اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا!

البتہ آگ کے فوائد بھی بہ کثرت ہیں' موسم سرما میں آگ سے سردی دور کی جاتی ہے۔ اس سے چہرہ کا رنگ نکھرتا ہے' غذا تیار ہوتی ہے' یہ داغ دبے اور فالج کے لئے مفید ہے' درد شقیقہ' نسیان' بلغم وغیرہ میں فائدہ مند ہے' نیز باب الصدقہ میں آئے گا کہ آگ کے مفید ہونے سے انکار کرنا جائز نہیں:۔

فائدہ نمبر ۲: بعض اولیاء کرام کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ کسی اللہ تعالیٰ کے بندے نے میدان عرفات میں کہا! الحمد لله علی نعمة الاسلام وکفی بھا من نعمتہ' اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اسلام کی عظمت نعمت پر حمد بجالاتا ہوں اور میرے لئے یہی ایک نعمت ہی کافی ہے! دوسرے سال اسے پھر حج کی سعادت نصیب ہوئی تو یہی کلمات کہنے لگا! ہاتف غیبی نے آواز دی! اے اللہ کے بندے ذرا رک جاؤ! ابھی تک تو گزشتہ سال کے جو کلمات تو نے ادا کئے تھے ان کے ثواب لکھنے سے ہی فراغت نہیں مل سکی! سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم۔:۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد امجاد میں ایک ایسا شخص تھا جب وہ کسی غیر مسلم کو دیکھتا تو کہتا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے تجھ پر ان امور میں عظمت و فوقیت عطا فرمائی' میرا دین اسلام ہے' میری کتاب قرآن مجید ہے' میرے رسول! تمام رسولوں کے سردار ہیں اور میرے اماموں میں حضرت علی المرتضیٰ شیرخدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور تمام مسلمان میرے بھائی ہیں' کعبہ معظمہ میرا قبلہ ہے! پھر کہا جو شخص ان کلمات کو ادا کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے کبھی دوزخ میں نہیں ڈالے گا!

حضرت حکیم ترمذی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا' حدیث

شریف میں ہے کہ جو مسلمان یہودی یا نصرانی کو دیکھ کر پڑھے گا۔ اشھد ان لا اله الا الله واحداً احداً فرداً لم یتخذ صاحبة ولا ولداً ولم یکن له کفواً احدا اسے ہر ایک یہودی اور عیسائی کے مقابل ایک ایک نیکی عطا کی جائے گی۔ (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

حکایت : بعض صالحین میں سے کسی نیک آدمی نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کا پل صراط پر سے گزرنا نہیں ہوگا! کو پڑھا تو ایک یہودی کہنے لگا جو کلمات تو نے پڑھے ہیں اگر یہ حق ہیں تو اس میں ہماری تمہاری تخصیص نہیں۔ لہٰذا ہم برابر ہیں، پھر مسلمان نے اس آیت کو پڑھا رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ پڑھی، جس کا مفہوم کچھ اس طرح سے ہے۔ میری رحمت ہر شئے پر کشادہ ہے۔ مگر میں اسے ان کے لئے ہی لازم کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مال و دولت صرف کرتے رہتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔

اس پر یہودی بولا، کوئی واضح دلیل لاؤ، مسلمان کہنے لگا، آؤ ہم اپنے اپنے کپڑوں کو آگ میں ڈالتے ہیں، حق پر وہی ہوگا جس کے کپڑوں کو آگ نہیں جلائے گی۔ تب یہودی نے بڑی عیاری سے اپنے کپڑوں کو مسلمان کے کپڑوں کے ساتھ شامل کر کے آگ میں ڈال دیا، کیا دیکھتے ہیں کہ آگ نے یہودی کے کپڑوں کو جلا کر خاکستر کردیا جبکہ مسلمان کے کپڑے بالکل محفوظ رکھے۔ یہ دیکھتے ہی یہودی نے اسلام قبول کرلیا!!

مسئلہ : علماء کرام نے اسلام اور ایمان کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے! اسلام ظاہری اظہار ہے اور ایمان باطنی چیز ہے! کیونکہ اسلام، شریعت کے ظاہری اصول و ضوابط پر عمل پیرا ہونے کا نام ہے اور ایمان تصدیق قلبی ہے! اور بعض فرماتے ہیں اسلام و ایمان دونوں سے ظاہراً احکام اسلام پر عمل،

کرنا ہی مراد ہے۔

مصنف علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نثرالدرر میں پڑھا ہے کہ جب حضرت علی بن موسیٰ نیشاپور تشریف لائے تو وہاں کے علمائے کرام نے خیر مقدم کے وقت ان کے خچر کی لگام تھام لی اور عرض گزار ہوئے تجھے اپنے جد امجد کا واسطہ ! ہمیں کوئی ایسی حدیث سے نوازیئے جو آپ نے خود اپنے آباؤ اجداد سے سماعت فرمائی ہو ! اس پر انہوں نے اس سند کے ساتھ حدیث بیان فرمائی۔

فقال حدثنی ابی موسی قال حد ثنی الی جعفر قال حدثنی ابوالباقر قال حدثنی ابی، زین العابدین قال حدثنی ابیؑ الحسین قال حدثنی ابی، علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنهم اجمعین' قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول "الایمان معرفة بالقلب واقرار باللسان وعمل بالارکان' ایمان ' دل سے پہچاننا ہے اور زبان سے اقرار کرنا ہے اور ظاہری ارکان (اعضاء میں عمل کرنا ہے ! حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اس اسناد سے اگر مجنوں پر دم کیا جائے تو اس کی دیوانگی فوراً ختم ہو جائے۔ چنانچہ حکایت کی گئی ہے کہ ایک مرگی کے مریض پر پڑھی گئی تو وہ تندرست ہوگیا۔

نکتہ : جو شخص خواب میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل و علا اسے دنیا کے مصائب و الام سے محفوظ فرمائے گا اور جب فوت ہوگا تو شہید کا رتبہ پائے گا !

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت بندہ کلمہ توحید کا ورد کرتا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں' اور اس کا نامہ اعمال چاند کی طرح منور دکھائی دیتا ہے اور اس کے نیک عمل ستاروں کی مانند چمکتے ہیں' حدیث مبارکہ میں ہے

کہ جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں
یاقوت سرخ کا درخت پیدا کیا جاتا ہے جس کے پتوں سے مشک ابیض کی خوشبو
اور اس کے پھلوں کا ذائقہ شہد سے زیادہ شیریں و عمدہ ہوتا ہے وہ پھل برف
سے زیادہ سفید اور عنبر سے زیادہ خوشبودار ہوتے ہیں! ایک صحابی نے عرض کیا
پھر تو ہم خوب کثرت سے پڑھیں گے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عطائیں
نہایت اعلیٰ اور بہت زیادہ ہیں'

فضائل تسمیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تبارک وتعالیٰ "ولقد اتینا داؤد و سلیمان علما بیشک ہم نے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم عطا فرمایا!

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر فرماتے ہیں۔ اس علم سے مراد یہ ہے کہ ہم نے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، کی تعلیم دی اور بعض مفسرین اللہ تعالیٰ کے اس فرمان اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى میں کلمہ تقویٰ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو مراد لیا ہے۔ حضرت امام ابوالقاسم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب یہ کلمات اہل معرفت نے سماعت فرمائے تو انہوں نے وجود باری تعالیٰ کے سوا کوئی اور مطلب نہ لیا! جیسے کہ جب کوئی شخص اپنی زبان سے کہتا ہے اللہ یا اس کلمہ کو کسی دوسرے شخص سے سنتا ہے تو اپنے دل و دماغ سے اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہی کی شہادت دیتا ہے۔ نیز یہ کلمہ سوائے ذات الٰہ کے اور کسی پر صادق ہی نہیں آ سکتا! اور کہنے والے کو ذات

خداوندی کے کچھ سوجھتا ہی نہیں ! گویا کہ اس وقت وہ ایسی کیفیت سے سرشار ہوتا ہے کہ زبان پر' اللہ اللہ' دل میں اللہ اللہ' روح وجد میں آکر پکارتی ہے اللہ اللہ سر' سرفرازی سے شہادت دیتا ہے "اللہ اللہ ! اور اپنے ظاہری وجود سے اللہ تعالیٰ کے روبرو ہونے کی محبت رکھتا ہے !

نیز کہا گیا ہے کہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" اولیاء کرام کے لئے موسم بہار ہے اور اس کی کلیاں واصل الٰہی ہے ! اور اس کی نہریں' قرب میں اضافہ ہے ! پس جس کو اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی نعمت سے نواز دیا اسے اپنے کشف جلال میں مدہوش فرمالیا ! اور جسے الرحمٰن الرحیم عنایت فرمایا اسے اپنے لطف خاص میں جگہ مرحمت فرمائی۔ "کتاب عظ اللباب" میں مرقوم ہے کہ بسم اللہ کی "با" اس کا باب دروازہ ہے اور "س" اس کی سنا یعنی روشنی ہے' میم' اس کی مجد یعنی بزرگی ہے' بعض نے فرمایا ! "ب" سے باب دروازہ' "س" سلام اور "م" سے اس کا انعام ہے' اور بعض کہتے ہیں "ب" سے برکت "س" سے سرور "م" سے معرفت' یہ بھی آیا ہے کہ "اللہ' علام الغیوب" پوشیدہ رازوں کو جاننے والا "الرحمٰن' کشاف الکروب" پریشانیوں کو کھولنے والا "الرحیم" گناہوں کو معاف فرمانے والا'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا سب سے پہلے نازل ہونے والی یہی آیت "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے جب یہ نازل ہوئی تو مشرق و مغرب تک بادل پھیل گئے' ہوائیں رک گئیں' کان لگا کر سننے لگے' شیطان پر شہاب ثاقب برسائے گئے' اور اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت و جلال کی قسم فرمائی کہ جس مریض پر ہمارا نام لیا جائے گا اسے شفا دی جائے گی ! حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مزید فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "جس چیز پر ہمارا نام لیا جائے گا اس میں ہم برکت دیں گے۔ ! حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب بسم اللہ

الرحمٰن الرحیم نازل ہوئی تو پہاڑوں سے آواز گونجنے لگی حتیٰ کہ ہمیں بھی گونج سنائی دیتی تھی، اس پر کفار بولے فقال الکفار سحر محمد الجبال پہاڑوں پر بھی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جادو چل گیا ہے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جب بھی کوئی ایماندار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتا ہے تو پہاڑ بھی اس کے ساتھ ورد کرتے ہیں لیکن ان کی تسبیح و تحمید کوئی سن نہیں سکتا! حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس دعا کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کیا جائے وہ کبھی رد نہیں جاتی، انشاء اللہ العزیز کتاب کے اختتام پر مزید تفصیل آئے گی کہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اور اسم اعظم میں بس اتنا ہی فرق ہے جیسے آنکھوں کی سیاہی و سفیدی میں! حضرت علامہ نسفی علیہ الرحمتہ نے فرمایا جب قابیل نے حضرت ہابیل کو شہید کردیا تو حضرت سیدنا آدم علیہ السلام پر یہ قتل نہایت شاق (بہت تکلیف دہ) گزرا، اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی "اے آدم علیہ السلام! ہم نے روئے زمین کو تیرے زیرفرمان کردیا، اس پر حضرت آدم علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ قبیل کو پکڑ لے! جب زمین نے پکڑنا چاہا تو قابیل نے زمین سے کہا "تجھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کا واسطہ، مجھے ہلاک نہ کر! اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے زمین اسے چھوڑ دے!

نکتہ: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو تین اسمائے مبارکہ سے شروع فرمایا اور مخلوق کی تخلیق بھی تین قسم پر ہے۔ ظالم، معتدل، سابق الخیرات، "اللہ" سابق الخیرات کے لئے ہے، "رحمٰن" معتدل میانہ رو حضرات کے لئے! اور کلمہ رحیم، ظالموں کے لئے! یعنی اگر وہ بھی ظلم و تعدی سے باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے بھی رحیم ہے۔ رحمت فرمانے والا ہے۔

فوائد جلیلہ: (نمبر۱) اللہ تعالیٰ جل وعلا نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ اے کلیم اللہ! میں نے امت محمدیہ علیہ التحیہ الثناء کو

تین ناموں سے ممتاز فرمایا ! عرض کیا الٰہی وہ ! کیا ہیں ! فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ اتفاقا ان کے پاس ایک نابینا بھی بیٹھا ہوا تھا' وہ سنتے ہی کہنے لگا ! الٰہی ! اپنے ان ناموں کی برکت سے مجھے بینائی عطا فرما دے' یہ کہنا ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت اسے آنکھیں عطا فرما دیں'

نمبر ۲ : روز قیامت جب اعمال نامے وزن کئے جائیں گے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی کی ایک ایک رکعت دوسروں کی ہزار ہزار رکعت کے برابر ہوگی ! جس پر لوگ تعجب کریں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ ان لوگوں کی نماز میں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شامل ہے'

نوٹ : آج کل ہر ملک کی کرنسی ایک دوسرے سے مختلف ہے کسی ملک کی کرنسی تمام ممالک کی کرنسی سے زیادہ قیمت رکھتی ہے۔ یہی حال پاکستان کی کرنسی کا ہے' ڈالر' پاؤنڈ اور ین اور ریال و دینار کے مقابلے میں ہماری کرنسی کی قدروقیمت نہ ہونے کے برابر ہے اور افغانستان' مشرقی پاکستان' بنگلہ دیش' ترکی' نیپال وغیرہ ممالک کے مقابلہ میں ہماری کرنسی بہت زیادہ قدروقیمت کی حامل ہے' اسی طرح دوسری امتوں کے اعمال کی کرنسی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتیوں کے اعمال کی کرنسی کے سامنے کوئی وقعت نہیں رکھے گی' جیسے کہ مذکور ہوا ! (تابش قصوری)

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' جب وضو کرنے لگو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' پڑھ لیا کرو ! کیونکہ کراماً" کاتبین جب تک تو وضو کرتا رہے گا وہ تیرے لئے نیکیاں رقم کرتے رہیں گے !

جب کوئی مسلمان باوضو اپنی زوجہ سے اظہار محبت کرے اور اسی اثناء میں اسے حمل ٹھہر جائے تو اس کی اولاد در اولاد جتنے پیدا ہوں گے ان کے سانسوں کی مقدار کے برابر اللہ تعالیٰ نیکیاں عطا فرمائے گا !

اے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! جب تم سواری پر سوار ہو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' پڑھ لیا کرو کیونکہ اس کے ہر ہر قدم پر تیرے لئے نیکیاں ہیں!

نمبر ۳: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے گا اسے ہر ایک حرف کے بدلے چار چار ہزار نیکیاں عطا کی جائیں گی اور چار چار ہزار گناہ معاف نیز چار چار ہزار درجے بلند کئے جائیں گے۔

نمبر ۴: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ایسا محل تیار فرمایا ہے جس کا نام "دارالنور" ہے اور جتنی اشیاء اس میں پائی جاتی ہیں وہ سبھی نور سے تیار کی گئی ہیں۔ اور وہ محل خلاء میں معلق ہے' اس کے لئے بظاہر کوئی راستہ نہیں! صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین! بارگاہ رسالت ماب میں عرض گزار ہوئے پھر اس میں کیسے داخل ہوا جائے گا! آپ نے فرمایا جو اس محل کے اہل ہوں گے انہیں کہا جائے گا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھئے' جیسے ہی وہ اس کا وظیفہ کریں گے پرواز کرتے ہوئے اس میں داخل ہو جائیں گے!

نوٹ: آج یہ باتیں سمجھنا آسان تر ہے' خلاء کو طیارے' ہیلی کاپٹر مسخر کر چکے ہیں' زمین کی پنہائیوں اور خلاء کی وسعتوں پر انسان کا قبضہ ہے' دشوار گزار راستے' بلند و بالا پہاڑ جہاں تک پہنچنا پہلے محال ترین تھا! آج وہاں پر بسیرا کرنا بھی آسان ترین ہو چکا ہے تو پھر جنت کی فضاء اور خلاء کو "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کی پاور سے مسخر کرنا کیسے دشوار ہو گا یہ تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان علم سے اکتساب کر کے انسان تسخیر کے عمل سے گزر رہا ہے

نمبر ۵ :جب آقا اپنے غلام کی طرف خط لکھتا ہے تو اس کے عنوان سے ہی اس کی خوشی یا ناراضگی کا پتہ چل جاتا ہے! بلا تمثیل سمجھئے! ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آغاز "کتاب" قرآن کریم کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے عنوان سے مزین فرمایا ہے جو اس کی خوشی اور رضا کا پتہ دیتا ہے اور اس طرح شروع نہیں فرمایا! بسم اللہ الجبار والقہار! اسے علامہ نسفی نے ذکر فرمایا حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ جواہر القرآن میں رقم فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرمایا تو معاً" الرحمٰن الرحیم کو شامل کردیا تاکہ لوگ ڈر وغیرہ محسوس نہ کریں، بلکہ اس کی طرف رغبت کریں۔ اس لئے دونوں صفتوں کو یکجا جمع فرمایا، حضرت قرطبی علیہ الرحمتہ نے مزید فرمایا ہے تاکہ اطاعت خداوندی ان پر آسان ہو جائے!

مسئلہ! : اگر کہا جائے کہ سورۂ فاتحہ میں "الرحمٰن الرحیم" کو دوبارہ لانے کا کیا مقصد ہے ؟ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فاتحہ کی آیت ہے! مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ تفسیر نیشاپوری میں اس کا جواب میری نظر سے گزرا ہے وہ یہ کہ اس سے رحمت و عنایت کی تاکید مقصود ہے۔ باوجودیکہ بعدہ مالک یوم الدین فرمایا تاکہ لوگ بھول میں نہ رہیں "رحمٰن و رحیم' ایسی صفات پر بھروسہ کرکے دیگر احکام خداوندی سے روگردانی شروع نہ کردیں تو فرمایا مالک یوم الدین

الرحمٰن 'الرحیم میں فرق!

حضرات علماء کرام نے الرحمٰن الرحیم کے مطالب و معانی میں کئی فرق بیان فرماتے ہیں، حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا الرحمٰن باھل السماء' الرحیم باھل الارض! رحمٰن سے آسمان والوں پر رحم فرمانے والا اور رحیم سے زمین والوں پر! حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رحمٰن

سے مراد ہے ایک صفت رحمت سے کرم فرمانے والا اور رحیم سے یک صد رحمتیں فرمانے والا حضرت ابن مبارک نے کہا رحمٰن وہ کہ مانگنے پر عطا فرمائے اور رحیم نہ مانگنے پر ناراضگی کا اظہار کرے!

مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں تفسیر قرطبی میں، میں نے یہ دیکھا ہے کہ رحمٰن تمام ایمانداروں کے لئے ہے اور رحیم توبہ کرنے والوں کے لئے، بعض کہتے ہیں رحمٰن اور رحیم، ایک انعام کے بعد دوسرا انعام ہے، علامہ راضی علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ رحمٰن وہ جو ایسی اشیاء پیدا فرمائے جن پر انسان کو قدرت نہیں اور رحیم وہ جو ایسی اشیاء پیدا فرمائے جن پر انسان کو بھی اس نے قدرت عطا فرمائی ہو!

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کی بوقت وصال کلمہ شہادت پڑھنے سے زبان بند ہوگئی! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور دریافت فرمایا! کیا یہ نماز اور روزے ادا نہیں کرتا تھا! عرض کیا گیا یہ تو نماز، روزے کا پابند تھا! پھر آپ نے فرمایا کیا یہ اپنی والدہ کو تکلیف تو نہیں دیتا؟ عرض کیا گیا! ہاں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے فرمایا، اس کی والدہ کو بلایا جائے اور اسے کہا جائے کہ وہ معاف کردے، اس کی والدہ آئیں اور اس نے کہا میں اسے معاف نہیں کرتی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لکڑیاں لاؤ اور اسے جلا دو! جب لکڑیاں لائی گئیں اور آگ جلا دی تو اس نے عرض کیا یہ کیا ہے! آپ نے فرمایا اسے آگ میں جلا دیتے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئی یارسول اللہ میں نے نو ماہ تک اسے پیٹ میں رکھا دو برس تک دودھ پلایا پھر بھلا ماں کی محبت کہاں رہی! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! میں نے معاف کیا! یہ کہنا ہی تھا کہ اس آدمی کی زبان سے کلمہ شہادت کی آواز بلند ہوئی لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ، اور روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔ تفسیر نیشاپوری میں ہے کہ "رحمٰن" لفظاً" خاص ہے! اس کا

اطلاق غیر اللہ پر جائز نہیں اور معنا" عام ہے۔ کیونکہ اس کی عطائیں تمام مخلوق کو پہنچتی ہیں۔ "رحیم" لفظا" عام ہے کیونکہ یہ غیراللہ پر بھی بولا جاتا ہے ! مثلاً - فلاں عورت رحیمہ ہے' رحمانہ نہیں کہا جائے گا! اور معنا" آخرت کے ساتھ خصوصیت رکھتا ہے جو صرف ایماندار کے' کسی اور پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ اگر کہا جائے کہ رحمٰن کا کلمہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ حضرت محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے رحمٰن اسم اعظم ہے! تو پھراس کے بعد جو اتنی فضیلت پر دلالت نہیں کرتا رحمٰن کے بعد کیوں ذکر کیا گیا؟ حالانکہ عموماً یہ قاعدہ ہے کہ ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف رخ کیا جاتا ہے' جو اب یہ ہے کہ صاحب فضل سے معمولی سی چیز طلب نہیں کی جاتی! چنانچہ بیان کرتے ہیں کسی نے صاحب فضیلت سے معمولی سی چیز طلب کی تو اس نے کہا جاؤ حقیر سی چیز کسی حقیر سے ہی طلب کرو' لہٰذا اللہ تعالیٰ جل و علا نے ارشاد فرمایا اگر میں فقط رحمٰن ہی ہوتا تو تمہیں معمولی چیزیں مجھ سے مانگتے ہوئے شرم آتی۔ اس لئے میں نے واضح کردیا کہ میں رحمٰن ہوں یعنی بڑی بڑی اشیاء طلب کرو تو وہ بھی میں دوں گا۔ جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رب سے جنت الفردوس طلب کرو! اور یہ بھی واضح کردیا کہ میں رحیم ہوں چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی مجھ سے طلب کرو تو وہ بھی میں دینے والا ہوں حتیٰ کہ ہانڈی کے لئے نمک تک بھی مجھ سے طلب کرسکتے ہو!

مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں! نمک کو بھی حقیر نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "سیدی ادا مکم الملح" تمام کھانوں کا سردار نمک ہے' (ابن ماجہ)

علمائے کرام بیان فرماتے ہیں کہ کسی چیز کی سردار وہ چیز ہوتی ہے جس سے اس کی اصلاح ہوتی ہے اور نمک کی یہی کیفیت ہے حتیٰ کہ سونے کی زردی اور چاندی کی سفیدی اس سے بڑھتی ہے۔ نمک' معدہ اور سینے سے

بلغم کو صاف کرتا ہے۔ ریاح اور وجع الفواد کو مفید ہے' اور شکر میں ملا کر منجن بنایا جائے تو دانتوں کی جڑوں کو مضبوط رکھتا ہے' چہرے کی زردی کو دور کرکے رنگت کو نکھارتا ہے' خصوصاً اگر صبح کو استعمال کیا جائے' اور اگر سرکہ میں ڈال کر گرم کرکے منہ میں رکھا جائے تو داڑھ کے درد کو فوراً آرام پہنچاتا ہے' اور استسقاء کے مرض میں جو مبتلاء ہوں ان کے بلغمی ورم (زخم) کو مفید ترین ہے۔ اس کے بے شمار فوائد ہیں جن کا بیان باب الکرم میں آئے گا!

حکایت : نمرود کی چھوٹی بیٹی نے کہا! اے میرے باپ مجھے! حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں جو حالت ہے دیکھنے دیجئے! جب اس نے دیکھا تو آپ صحیح و سالم نظر آئے فقالت لہ کیف لا تحرقک النار ؟ آپ کو آگ کیوں نہیں جلاتی! فقال من کان علی لسانہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' وفی قلبہ المعرفۃ لا تحرقہ النار' آپ نے فرمایا جس کی زبان پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہو اور اس کے دل میں معرفت الٰہی ہو اسے آگ نہیں جلا سکتی! اس نے کہا میں بھی آپ کے پاس آنے کا مقصد رکھتی ہوں۔ آپ نے فرمایا پڑھئے لا الہ الا اللہ ابراہیم رسول اللہ! اس نے پڑھا اور آگ میں داخل ہوئی' اس کے لئے بھی آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو گئی! پھر جب آگ سے باہر نکل کر اپنے باپ نمرود کے پاس آئی تو اس نے دین ابراہیمی کی طرف آنے کی دعوت دی' مگر نمرود نے کہا اگر تم نے دین ابراہیم کو نہ چھوڑا تو تجھے سخت ترین عذاب دیا جائے گا!

پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور اس لڑکی کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا دیا' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے سے اس کا عقد فرما دیا جس سے اللہ تعالیٰ نے بیس نبی عطا فرمائے! حضرت امام ثعلبی علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں۔ کتاب العرائس میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ارشاد ہے جن دنوں میں

آگ میں ڈالا گیا تھا ان سے زیادہ آرام و سکون کے دن مجھے کبھی میسر نہیں ہوئے۔ حضرت سدی علیہ الرحمتہ کا قول ہے کہ آپ آتش نمرود میں نو دن رہے جبکہ بعض نے چالیس دن، بیان کئے ہیں۔

فوائد جمیلہ : (نمبر ا) حدیث شریف میں ہے کہ نرگس کے پھول کو سونگھا کرو کیونکہ ہر ایک دل اور سینہ کے مابین برص، جنوں اور جذام کا شبہ ہوتا ہے جو نرگس کے سونگھنے سے ختم ہو جاتا ہے۔

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا "نرگس کو سونگھنے کی کوشش کرو، ہر روز ماہ بہ ماہ، سال بہ سال یا زندگی میں ایک بار ہی موقع کیوں نہ ملے، کیونکہ دل میں، برص، جنوں یا جذام کے جراثیم ہوتے ہیں جو صرف نرگس کے سونگھنے سے دور ہوتے ہیں ! اسے حضرت حافظ ابوعبداللہ اور محمد الجزری نے ابن مقری سے سنداً حضرت علی سے روایت کیا ہے "نزہتہ النفوس والافکار میں ہے کو جو داڑھ کا درد سر کے درد کے باعث ہو۔ نیز سردی کے زکام میں نرگس کا سونگھنا فائدہ مند ہے ! بلغمی ورموں کے لئے پیاز اور نرگس کی لیپ نافع ہے !

جالینوس کہتے ہیں کہ کھانا جسم کی غذا ہے اور نرگس روح کی غذا، پس جس کے پاس دو روٹیاں ہوں تو اسے ایک روٹی سے نرگس خرید لینا چاہئے، (تاکہ جسم اور روح کی غذا بیک وقت استعمال کی جاسکے)

فائدہ نمبر ۲ : تمام پھولوں کا بادشاہ گلاب کا پھول ہے ! "سلطان الازھار واحسنھا لونا وشکلا و ریحا الورد شکل و صورت، رنگ اور خوشبو میں گلاب کا پھول بادشاہ ہے ! اس کی خوشبو خفقان کے لئے مفید ہے۔ اس کے پانی کے استعمال سے (روغن گلاب) آواز عمدہ ہو جاتی ہے اور اس کے قطرے ناک میں ڈالنے سے نکسیر بند ہوتی ہے۔ گلاب کا پھول سونگھنے سے صفراء کی خرابی دور ہو جاتی ہے۔ نیز اس سے باطنی اعضاء کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

اگر گلاب کے چالیس پھولوں کو ایک کلو آٹے میں گوندھ کر روٹی پکائی جائے اور "رب خروب" کے ساتھ مالیدہ بنا کر کھایا جائے تو خوب اعتدال کے ساتھ دست لاتا ہے' تازہ عرق گلاب دس درہم کے ہم وزن پیا جائے تو دست لاتا ہے! نیز گلاب کے پھولوں کا سونگھنا اور عرق گلاب کا پینا قلب اور معدہ کے لئے مقوی ہے۔ باب صلوٰۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس کے مزید فوائد تحریر کئے جائیں گے۔

فائدہ نمبر ۳: حضرت امام نسفی علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ جب عارف کے وصال کا وقت قریب آتا ہے تو ملک الموت سامنے سے آنا چاہتا ہے تو "ذکر الٰہی" اسے واپس ہٹا دیتا ہے۔ جب وہ پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو عارف کا نماز با جماعت ادا کرنے کی برکت سے وہ جماعت اسے ہٹا دیتی ہے پھر وہ فرشتہ عرض گزار ہوتا ہے الٰہی! میں تو ہر ممکن اس تک پہنچنے کی کوشش کی مگر اس کا کوئی نہ کوئی نیک عمل مجھے قریب نہیں جانے دیتا۔ اب کیا کروں! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اپنے ہاتھ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' تحریر کر کے اس کے سامنے لے جاؤ! جب وہ فرشتہ تحریر دکھاتا ہے تو مومن کی روح دیکھتے ہی اس کی طرف لپکتی ہے اور اپنے رب کی ملاقات کے شوق میں پرواز کر جاتی ہے۔ ایک اور روایت ہے کہ ملک الموت سے روح کہتی ہے کیا تو نے ہی مجھے اس بدن میں رکھا تھا! وہ کہتا ہے نہیں! تب وہ کہتی ہے تم جاؤ! جس نے رکھا ہے وہ ہی نکالے گا وہ کہتا ہے کہ میں تو اس کا پیغام لایا ہوں! اس پر روح علامت طلب کرتی ہے! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جنت کا ایک سیب لے جاؤ وہ لاتا ہے جس پر لکھا ہوتا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' جب اسے دیکھتی ہے تو جنت کے شوق میں پرواز کر جاتی ہے' عجائب المخلوقات میں ذکر کیا گیا ہے کہ سیب کے پھول کا سونگھنا دماغ کو تقویت دیتا ہے اور سیب کا کھانا تقویت قلب کا باعث ہے اور اس کے پتوں کا پانی (عرق) زہر کے لئے مفید ہے۔

حکایت :بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی کی کسی یہودن سے شدید محبت تھی، حتیٰ کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا' اس کی ایسی حالت کے بارے میں حضرت شیخ عطاء اکبر علیہ الرحمتہ سے شکایت کی گئی تو آپ نے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کا تعویذ لکھ کر پلا دیا" تو وہ پکار اٹھا! یا شیخ المسلمین' میرے قلب پر ایک ایسا نور سا منور ہوگیا ہے جس کے باعث وہ عورت میرے پردۂ خیال سے محو ہو گئی ہے' اور اسلام میرا محبوب بن گیا ہے' یہ کہتے ہی وہ پڑھنے لگا اشهد ان لا الہ الا اللہ واشهد ان محمد رسول اللہ۔

جب اس کی محبوبہ نے سنا تو وہ حضرت شیخ عطاء اکبر رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی انا تلک المراۃ وقد رایت فی المنام قائلا لقول ان اردت الجنۃ فاذھبی الی عطاء فقال لھا قولی "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' میں وہی عورت ہوں' میں نے خواب میں دیکھا کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے اگر تو جنت میں جانے کا ارادہ رکھتی ہے تو حضرت شیخ عطاء کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ پس آپ نے فرمایا! پڑھیئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' جیسے ہی اس نے تسمیہ کا ورد کیا تو پکار اٹھی یا شیخ میرا دل ایسے انوار تجلیات سے منور ہوگیا ہے۔ جس کے باعث میں تمام عالم ملکوت کا مشاہدہ کررہی ہوں۔ پس مجھے اسلام سے نوازیئے۔ پھر وہ دولت اسلام سے مشرف ہوگئی اور اسی رات کو اس نے جنت کے محلات کو دیکھا جن پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نقش ہے' اور کوئی آواز دے رہا ہے۔ اے وہ خاتون جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تجھے عطا فرمایا تو نے ملاحظہ کرلیا! جب بیدار ہوئی تو کہنے لگی الٰہی! جب تو نے مجھے جنت میں داخل فرما لیا تھا تو پھر کیوں نکالا؟ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے وسیلہ سے درخواست کرتی ہوں کہ مجھے وہیں پہنچا دے جہاں خواب میں پہنچی تھی! یہ کہتے ہی گر پڑی اور جان جان آفرین کے سپرد کردی۔

حضرت امام نسفی علیہ الرحمتہ نے فرمایا ! محشر میں دوزخ کے فرشتے کسی آدمی کو پکڑیں گے پھر انہیں چھوڑ دینے کا حکم ہوگا اور کہا جائے گا اس کے اعضاء دیکھیں شاید کسی اعضاء کی نیکی موجود ہو مگر تلاش بسیار کے باوجود کوئی نیکی نہیں پائیں گے، پھر کہا جائے گا۔ زبان دکھایئے جو وہ اپنی زبان باہر نکالے گا تو ایک سفید سی لکیر نظر آئے گی جو دراصل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تحریر کا نور ہوگا، اسی وقت حکم ہوگا، فرشتو ! اسے میرے نام کا صدقہ چھوڑ دو ! فیقال لہ اذھب فقد غفرت لک پس کہا جائے گا جاؤ تجھے میں نے بخش دیا۔

فائدہ جلیلہ : حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں جو جہنم کے انیس فرشتوں کی گرفت سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ پڑھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، کیونکہ اس کے انیس حروف ہیں، نیز بعض نے کہا اس میں چار کلمے ہیں۔ اسم، اللہ، رحمٰن، رحیم، اور گناہ بھی چار قسم پر ہیں، دن کے، رات کے، ظاہر اور پوشیدہ ! اور جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، کا وظیفہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ، شب و روز کے ظاہری و باطنی تمام گناہ معاف فرما دے گا !

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب انسان کپڑے اتارنے لگے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، پڑھ لے تو وہ جنوں کی آنکھ اور اس آدمی کے درمیان پردہ بن جاتی ہے۔ حضرت امام فخرالدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس میں یہ اشارہ ملتا ہے کہ جب یہ نام تیرے دشمنوں میں دنیا میں آڑ بن جاتا ہے تو پھر آخرت میں دوزخ کے فرشتوں سے کیونکر نہ آڑ بنے گی۔

حکایت : حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک ایسے شکاری کے پاس سے گزرے جو بہت بڑے اژدہا (سانپ) کا شکار کر رہا تھا" جب سانپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، تو عرض کرنے لگا ! یا نبی اللہ ! اسے کہئے میں بے حد زہریلا ہوں، آپ نے اسے منع فرمایا، مگر اس نے شکار پکڑ لیا، جب عیسیٰ علیہ السلام کا

واپسی پر وہیں سے گزر ہوا تو دیکھا اس نے سانپ پکڑ رکھا ہے! پھر آپ نے سانپ کی طرف نگاہ کی تو مارے شرم کے اس نے اپنا سر جھکا لیا! اور عرض گزار ہوا' یا روح اللہ! یہ مجھ پر قوت بازو سے غالب نہیں آیا۔ بلکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' کی قوت سے اس نے مجھ پر غلبہ پایا' کیونکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نے' میرے زہر کا اثر ختم کر دیا تھا!

فائدہ جلیلہ: حضرت امام نسفی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام پر نازل ہوئی تو کہنے لگے اب مجھے اپنی اولاد پر عذاب کا ڈر نہیں ہے! جب آپ نے انتقال فرمایا تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو اٹھا لیا گیا۔ پھر حضرت نوح علیہ السلام پر دوبارہ نازل کی گئی جس کی برکت سے آپ کی کشتی محفوظ رہی۔ آپ کے وصال پر پھر اٹھا لی گئی' جب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو نار نمرود میں جانا پڑا تو پھر نازل کی گئی جس کے باعث آتش نمرود' آپ کے لئے معتدل اور مفید ثابت ہوئی' پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی تو آپ مع لاؤ لشکر' دریائے نیل سے بحفاظت کنارے لگے۔ پھر اٹھا لی گئی' اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر نازل ہوئی جس کے باعث ان کا ملک سلامت رہا۔ پھر ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی جن کے باعث اب قیامت تک برکات و فیضان کے ساتھ برقرار رہے گی' اور روز قیامت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی اپنا نامہ اعمال حاصل کرتے وقت اس کا ورد کرتے ہوں گے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' مگر ان کا نامہ اعمال بالکل صاف ہوگا اس میں نیکی نام کی کوئی چیز نہ ہوگی' اس سے کہا جائے گا یہ گناہوں سے بھرپور تھا' لیکن بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے وظیفہ نے سب گناہ مٹا دیئے۔

علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ امت محمدیہ کی خصوصیت میں سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔ امام فخرالدین رازی علیہ الرحمتہ رقم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! کیا میں تجھے ایسی آیت سے آگاہ نہ کروں جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد صرف میری ذات پر ہی نازل ہوئی' عرض کیا گیا ضرور ارشاد فرمائیے تو آپ نے فرمایا وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے!

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس پر تمام امت کا اتفاق ہے کہ ہر کام کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا مستحب ہے! حتیٰ کہ دائیہ جب بچے کو لے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر لے' کیونکہ وہ تین تاریکیوں سے نکل کر آتا ہے' پیٹ کی تاریکی' رحم کی تاریکی' اور وہ جھلی جس میں بچہ محفوظ رہتا ہے۔ اسے امام بغوی علیہ الرحمتہ نے تحریر فرمایا۔ ساتوں آسمان اور عظمت و بزرگی کے پردوں میں رہنے والے سبھی کا وظیفہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔:

حکایت: بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے ہدہد کو ملکہ بلقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف بھیجا تو اسے تمام پرندے کہنے لگے تو وہاں تک کیسے پہنچے گی؟ ہدہد نے جواباً" نے کہا فقال من کان معہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا یضام جسے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کی معیت نصیب ہو' اسے قطعاً" کوئی فکر نہیں' فوضع اللہ التاج علی راسہ الی یوم القیامۃ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سر کو تاج سے قیامت تک کے لئے مرصع فرما دیا اس کے بعد وہ چار ہزار شکاریوں کے نرغہ سے گزری جو مسلسل گولیاں برسا رہے تھے' سبھی خطا گئیں' حالانکہ ان کا نشانہ کبھی خطا نہیں گیا تھا' حضرت سلیمان علیہ السلام نے حضرت بلقیس کی جانب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' تحریر فرما کر بھیجی تو اس کی برکت سے اس کا ملک اسی کے قبضہ میں رہا' جب

کہ اس کے زیر کمان بارہ ہزار سپہ سالار تھے اور ہر سپہ سالار کی کمان میں ایک لاکھ فوجیوں کا لشکر تھا! اس کا ایک وسیع و عریض تخت تھا۔ جس کا طول ۸۰ گز اور عرض اسی گز اور اتنی ہی اس کی اونچائی تھی، اسے مقاتل نے بیان کیا ہے اور مزید تفصیل مناقب حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے باب میں آئے گی!

بیان کرتے ہیں کہ کسی جج کے ہاں مقدمہ دائر ہوا، جب اس نے تحریر کھولی تو اس میں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کو لکھا ہوا نہ پایا۔ فقال نسوا اللہ فنسیھم ای ترکھم ولم یعط السائل شیا تو جج نے کہا وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں چھوڑ دیا ہے، تو جج نے بھی سائل کو کوئی چیز نہ دلوائی۔

اگر کہا جائے کہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے پہلے اپنا نام کیوں رقم فرمایا اس پر متعدد جواب دیئے جاسکتے ہیں! (۱) ملکہ بلقیس کے بارے میں معروف تھا کہ وہ بڑی جابرہ تھیں، آپ کے دل میں خدشہ پیدا ہوا کہ وہ کوئی نازیبا کلمات نہ کہنے لگے، اسی بنا پر اللہ تعالیٰ کے اسم ذات سے پہلے اپنا نام درج فرمایا! چنانچہ اسے

عاجزی و انکساری کے ساتھ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونا پڑا۔

(۲) جب اس نے مکتوب کریم، "گرامی نامہ" اپنے تکیہ پر دیکھا! حالانکہ وہاں کسی اور کی رسائی نہیں تھی، وہاں ہدہد کو موجود پایا تو وہ سمجھ گئی کہ یہ جانور حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف سے آیا ہے اور دفعتاً" پکار اٹھی انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بے شک یہ کرامت نامہ تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف سے ہے اور اس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، مرقوم ہے، جب اس نے کھولا تو پڑھا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس تقدیر

پر انه من سلیمان یہ ملکہ بلقیس کا مقولہ ہے نہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی تحریر!

(۳) یہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنا پتہ خط پر لکھا ہو اور مضمون خط کے اندر ہو جس کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کیا گیا! جیسا کہ رسم و رواج ہے' چنانچہ جب اس نے خط دیکھا تو پہلے اس کی نگاہ مرسل کے ایڈریس پر گئی ہو اور اس کی زبان پر جاری ہوا انه من سلیمان اور جب کھولا تو ابتدا تحریر پر نظر پڑی دیکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم درج ہے تو اسے پڑھ دیا!

مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں دامغانی علیہ الرحمتہ کی کتاب فاخر میں مجھے یہ جواب نظر آیا کہ آپ نے اپنا نام مقدم اس لئے مقدم رکھا کہ وہ اس وقت "کافرہ" تھی اور کافر کو خوف خدا نہیں ہوتا' میں نے شمس المعارف میں دیکھا ہے جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' کو چھ بار لکھ کر اس کا تعویذ اپنے پاس رکھے تو اس کا رعب لوگوں پر قائم ہوگا! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسی کی برکت سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملک قائم رکھا۔:

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ کسی کافر کا ایک عالی شان محل سے گزر ہوا' جس کے دروازے پر ایک بوڑھا شخص اور ایک نوجوان لڑکی کھڑے تھے' کافر کے دل میں خیال آیا کہ میں بوڑھے کو قتل کر کے نوجوان لڑکی پر قبضہ کرلوں' چنانچہ وہ مارنے کے لئے آگے بڑھا تو بوڑھے نے اس کافر کو بچھاڑ دیا وہ بار بار حملہ آور ہوا مگر ہر دفعہ منہ کی کھائی آخر کار اس کافر نے بوڑھے شخص کو کچھ پڑھتے دیکھا تو کہنے لگا۔ تمہارے ہونٹ حرکت کر رہے ہیں تم کیا پڑھ رہے ہو اس نے کہا "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"

چنانچہ یہ سنتے ہی اس کے دل پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ وہ خود بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ورد کرنے لگا اور اسلام کی دولت سے مشرف ہوگیا۔ جب

بوڑھے شخص نے انتقال فرمایا تو وہ عورت اور اس کا محل اسی نومسلم کے ہاتھ لگا!

حضرت علامہ نسفی علیہ الرحمتہ ذکر کرتے ہیں کہ ملک الموت کسی شخص کے پاس آیا تو وہ دیکھتے ہی ڈر گیا' ملک الموت نے کہا تم کیوں خوف کھا رہے ہو' اس نے کہا دوزخ کے باعث' فرشتے نے کہا کیا میں تجھے آیت امن نہ لکھ دوں' جس کی برکت سے تو دوزخ سے محفوظ رہے' اس نے کہا ضرور عنایت فرمایئے! تو ملک الموت نے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" تحریر فرما دی!

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا تو اس کی سرکشی و بغاوت میں مزید اضافہ ہوگیا اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کی ہلاکت کی دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے کلیم آپ تو اس کے کفر کو دیکھتے ہیں مگر میں اس کے محل کے دروازے کی تحریر دیکھ رہا ہوں جس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ہاتھوں میں نے لکھوایا ہے۔ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" اسی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ نے اس محل کی "مقام کریم" کے ساتھ صف فرمائی! امام رازی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں' فرعون نے خدائی دعویٰ اگلنے سے قبل از خود اپنے محل کے دروازہ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو کندہ کروایا تھا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

لطیفہ : اللہ تعالیٰ نے جب حضرت نوح علیہ السلام کے منکرین کو غرق کرنا چاہا تو حکم ہوا وہ اپنی کشتی پر بسم اللّٰہ مجرھا ومرسھا' تحریر فرمائیں! اور الرحمٰن الرحیم کے کلمات نہ لکھیں' کیونکہ رحمت اور عذاب دونوں جمع نہیں ہوسکتے! حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام جب بسم اللہ مجرھا پڑھتے تو کشتی تیرنا شروع کردیتی اور جب بسم اللہ کا وظیفہ کرتے تو کشتی رک جاتی' حضرت نوح علیہ السلام کے پاس دو موتی تھے' وہ ہمیشہ روشن رہتے' گویا کہ ایک سورج اور دوسرا چاند تھا! حضرت عبداللہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن کی طرح روشن اور دوسرا رات کی طرح سیاہ' دونوں سے حضرت نوح علیہ السلام نمازوں کے اوقات معلوم کرلیتے تھے' جب شام ہوتی تو ایک کی سیاہی دوسرے کی روشنی پر غالب آجاتی۔ اور جب صبح ہوتی تو سفید کی روشنی دوسرے کی سیاہی پر غالب ہو جاتی' کشتی میں سب سے آخری سوار گدھا تھا! شیطان اس سے لپٹ گیا اسے قرطبی علیہ الرحمتہ نے اپنی تفسیر میں درج کیا ہے لیکن امام رازی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ بات عقل و قیاس سے نہایت بعید ہے کیونکہ شیطان آتشی اور ہوائی کیفیت رکھتا ہے! اسے ڈوبنے سے کیا علاقہ! یوں بھی اس سے متعلق کوئی صحیح حدیث نہیں ملتی۔

حضرت قرطبی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ کشتی میں سب سے پہلے اوزہ داخل ہوا پھر اس کے بیٹے داخل ہوئے اس کے بیٹے نے شیشے کا ایک گھر بنایا اور اندر سے اسے بند کرلیا! اللہ تعالیٰ نے اس پر پیشاب کا عذاب مسلط کردیا حتیٰ کہ وہ اپنے پیشاب ہی میں ڈوب مرا' "حاوی القلوب الطاہر" میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر رونا مسلط کردیا حتیٰ کہ وہ آنسوؤں کے سیلاب میں ہی ڈوب مرا' اللہ تعالیٰ عذاب و عتاب سے محفوظ رکھے (آمین) اگر کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی شان حکمت کے یہ کیسے امور ہیں کہ بڑوں کی غلطیوں کے باعث بچے بھی ڈبو دیئے جائیں' اس کا یہ جواب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چالیس سال قبل ہی یہ اہتمام فرما دیا تھا کہ کسی عورت کے حمل ہی نہ ٹھہرے' تو جو لوگ غرق ہوئے تھے وہ کم از کم چالیس سال سے کم نہیں تھے' اور پھر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ جانوروں اور درندوں' پرندوں کو کیوں غرق کیا گیا! اس پر جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ سبھی غرق ہوئے تھے بچے ہوں یا بہائم' لیکن اس سے انہیں کوئی تکلیف وغیرہ نہیں ہوئی تھی' البتہ دل میں خوف پیدا ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ولا یلدا الا فاجراً کفارا یعنی سوائے کافروں وہ

فاجروں کے وہ کسی کو پیدا نہیں کرے گا۔:۔

فائدہ جمیلہ : مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں، میں نے کتاب "الوجوہ المفسرہ" میں دیکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "امان امتی من الغرق اذارکبوا السفن ان یقولوا "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" میرے امتی جب کشتی میں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھ کر سوار ہوں گے تو وہ ڈوبنے سے محفوظ رہیں گے۔ نیز یہ دعا بھی مرقوم ہے۔ "وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیامۃ والسموت مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون بسم اللہ مجرھا ومرسھا ان ربی لغفور رحیم ؂

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بستان المحدثین میں دیکھا ہے کہ حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب انسان کو قبر میں دفن کردیا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ قلم، دوات اور کاغذ لے کر آتا ہے اور کہتا ہے اپنے عمل لکھو تو وہ اپنے اعمال تحریر کرتا ہے اگرچہ اسے لکھنا بھی نہیں آتا تھا اگر نیک اور سعادت مند ہوتا ہے تو بحکم الٰہی اس کے قلم سے اولاً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، لکھا جاتا ہے اور اسی کے باعث وہ عذاب قبر سے مامون ہو جاتا ہے۔؛

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ ایک صالح شخص نے اپنے بھائی کو نشہ کرنے کے باعث سزا دی، وہ مارپیٹ کے خوف سے بھاگنے لگا مگر اچانک پانی میں گر کر ہلاک ہوگیا، جب اسے دفن کر چکے تو اسی رات اس صالح نے خواب دیکھا کہ وہ جنت میں ٹہل رہا ہے اس نے پوچھا تو شرابی اور حالت سکر میں تھا اور جنت کیسے نصیب ہوئی؟ وہ کہنے لگا جب میں مارپیٹ کے خوف سے بھاگا تو سر راہ ایک کاغذ دیکھا جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تحریر تھا، میں نے اسے اٹھایا اور منہ میں ڈال لیا تاکہ محفوظ رہے!

جب قبر میں پہنچا تو منکر نکیر کے سوال پر میں نے جواب دیا کیا تم اس ذات کے بارے سوال کرتے ہو' جس کا نام نامی میرے پیٹ میں محفوظ ہے۔ اس پر ہاتف نے آواز دی' صدق عبدی قد غفرت لہ' میرے بندے نے سچ کہا' بے شک میں نے اسے مغفرت سے نوازا۔

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک شخص ہمیشہ روزے رکھتا مگر اسے کبھی بھی کسی نے افطار کرتے ہوئے نہ دیکھا سوا اس ایک بات کے جب افطاری کا وقت ہوتا تو وہ اپنی جیب سے ایک خط نکالتا اور اسے دیکھ لیتا! جب اس نے وصال فرمایا تو غسال نے اس کی جیب سے رقعہ نکالا فوجد فیھا "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" تو اس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو مکتوب پایا! اس پر وہ متعجب ہوا' ہاتف غیبی نے آواز دی۔ لا تعجب' تعجب نہ کر! ہم نے تو اس کی بسم اللہ سے پرورش کی ہے! رحمانیت سے اس کی مغفرت کی اور رحمیت سے اسے توفیق مرحمت فرمائی!

حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! کلمہ رحمٰن نصرت و امداد پر اور کلمہ "رحیم" محبت و مودت پر دلالت کرتا ہے۔ فائدہ: بچے کے رونے پر ان کلمات کا تعویذ استعمال کریں تو وہ رونے سے فوراً باز آئے گا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' ھذا یوم لا ینقطون علی افواھھم'

فوائد کثیرہ : اللہ تعالیٰ نے "قلم" کو سفید موتی سے پیدا فرمایا جس کا طول پانچ صد سال کی مسافت' اس سے نور نکلتا رہتا ہے جیسے دنیا کے قلم سے سیاہی! پھر اللہ تعالیٰ نے اسے فرمایا لکھ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" فکتبھا فی سبعمائۃ عام اور وہ سات صد سال تک یہی لکھتی رہی' پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنے عزوجلال کی قسم' جو بھی میرے حبیب کا امتی اسے ایک مرتبہ پڑھے گا اسے سات سو سال کا ثواب عطا کروں گا! اسے حضرت علامہ نسفی علیہ الرحمتہ نے درج فرمایا

نیز ذکر کرتے ہیں کہ شب معراج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سفید گنبد دیکھا جس کا دروازہ سونے کا اور اس پر قفل چاندی کا لگا ہوا تھا' اس گنبد پر اگر تمام جن و انس بیٹھ جائیں تو ایسے محسوس ہو جیسے پہاڑ پر کوئی پرندہ بیٹھا ہوا ہے' جب آپ واپس پلٹنے لگے تو کہا گیا! کیا آپ اس کا اندر سے نظارہ نہیں فرمائیں گے! آپ نے فرمایا یہ تو مقفل ہے! پھر کہا گیا اس کی چابی تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے پس جیسے ہی آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا تو تالا کھل گیا' دیکھا تو اس میں چار نہریں جاری ہیں۔ بسم اللہ کی میم سے پانی کی ایسی نہر جاری ہے جس میں کسی قسم کا گردوغبار نہیں اور نہ ہی اس کا رنگ متغیر ہے۔ کلمہ اللہ کی ہ سے دودھ کی نہر بہہ رہی ہے جس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں اور رحمٰن کی میم سے شراب طہور کی نہر جاری ہے جو پینے والوں کی لذت بڑھاتی ہے اور چوتھی نہر کلمہ رحیم کی میم سے بہہ رہی ہے وہ خالص شہد کی ہے! پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ تمام نہریں تیری امت کے ان افراد کو ودیعت کی گئی ہیں جو میرے ان چاروں ناموں کا ورد کرتے ہیں۔ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے فضائل میں سے یہ بھی ایک روایت بیان کی گئی ہے کہ جب حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت یوسف علیہ السلام پر سات دروازے بند کردیئے تھے' انہوں نے بھاگتے ہوئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو پڑھا تو وہ خود بخود کھلتے گئے اسی طرح جنت کے ساتوں دروازے ہر اس شخص پر کھل جائیں گے جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شرائط ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے پڑھے گا۔ (انشاء اللہ العزیز)

فائدہ نمبر۲ : مذہب شافعی میں بسم اللہ سورۂ فاتحہ کی آیت ہے اور اس میں ائمہ شافعیہ کا کوئی اختلاف نہیں! نیز کہا گیا ہے کہ یہ دیگر سورتوں کا بھی حصہ ہے۔ بہرحال یہ بات کہ بسم اللہ کا قرآن ہونا قطعی طور پر ہے یا حکماً"!

اتنی ہی مقدار میں کھانا جائز ہوگا ! ورنہ خنزیر کی مانند ہوگا! جس کا کھانا قطعاً" حلال نہیں ! حتیٰ کہ مضطر کے لئے بھی یہ شرط ہے کہ جب اس کے سوا کوئی چیز میسر نہ ہو' اگر مردہ آدمی یا خنزیر کے سوا کوئی چیز بھی مضطر کو نہیں مل رہی تو ایسی اضطراری حالت میں بھی مردہ انسان کو نہ کھائے بلکہ رمق کی مقدار کے برابر سور کا کھانا جائز ہوگا!

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ سورۃ المائدہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں "خنزیر کے گوشت کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے حرام فرمایا کہ وہ نہایت حریص اور شہوت کی انتہائی رغبت رکھتا ہے اور اگر اس کے گوشت کے کھانے کی اجازت ہوتی تو اس کے اجزاء سے کھانے والے کے پیٹ میں ایسی غذا کی جنس کا جزو پیدا کردیتا یعنی انسان میں اس جیسی خصلتیں نمایاں ہوتیں) اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے حرام ٹھہرایا' بکری کو حلال فرمایا کیونکہ یہ جانور اخلاق ذمیمہ سے محفوظ ہے۔

نزہتہ النفوس والافکار میں ہے کہ "شاۃ" عموماً غنم کو کہتے ہیں اور غنم بھیڑ اور بکری دونوں پر بولا جاتا ہے' تاہم بھیڑ' چھترا' مینڈھا' افضل ہے کیونکہ ان پر اون ہے اور اون بالوں سے افضل ہے'

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص عاجزی و انکساری و تواضع کے لئے اون کے کپڑے استعمال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل اور آنکھ کا نور بڑھا دیتا ہے' بعض کہتے ہیں اگر شہد کے برتن کو بھیڑ کی اون سے ڈھانٹ دیا جائے تو چیونٹیاں اس کے قریب نہیں آتیں' اور اس کے گوشت کے فوائد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب و فضائل کے باب میں بیان کئے جائیں گے۔ بکری نہایت ست و ترسندہ جانور ہے' خصوصاً بکرا' حکماء بیان کرتے ہیں کہ جسے استسقاء کی بیماری لاحق ہو اسے بکری کا پیشاب مفید ہے' اور کان میں ڈالا جائے تو درد رفع ہو جاتا ہے اور اس

اصح یہی ہے کہ یہ حکما" قرآن کریم ہے' اس لئے اس کے حکمی قرآن ہونے کے انکاروافرار سے کوئی شخص کافر نہیں ہوگا۔ بہرحال سورۂ النمل میں جو آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے وہ بالا جماع قرآن ہے' اس کا منکر کافر ہوگا اور سورۂ توبہ کے شروع میں بالاتفاق علماء امت موکد ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو نہ پڑھا جائے! کیونکہ اس میں قتال کا حکم ہے جبکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم امن و امان کی آیت ہے' امن و خوف بیک وقت جمع نہیں ہوسکتے! اور بعض مفسرین فرماتے ہیں سورۂ توبہ دراصل سورۂ انفال کا حصہ ہے (اور سورۂ انفال کے آغاز پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آ چکی ہے)

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تمام سورتوں کا تاج ہے' حضرت امام شافعی کے علاوہ دیگر ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بسم اللہ کسی بھی سورت کی پہلی آیت نہیں ہے!

فائدہ نمبر ۳ : سکھائے ہوئے شکاری جانور کو شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے' امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر قصداً بسم اللہ شریف کو نہ پڑھا تب بھی شکار حلال ہوگا! لیکن حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر بسم اللہ کہنا بھول گیا تب تو حلال ہوگا ورنہ حرام ہے! حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے ارادۃ" بسم اللہ کو چھوڑا' تو شکار حرام ہوگا جیسے حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ہے البتہ "بھول" پر ان سے دو روایتیں آئی ہیں' حضرت امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں شکار پر جانور کو چھوڑتے وقت بسم اللہ کو بھول کر نہ پڑھا یا قصداً' جبکہ پڑھی ہی نہی گئی تو شکار حرام ہی ہوگا! بلکہ مردار کی طرح ہوگا جس کا کھانا غیر مضطر کے لئے بالا جماع حرام ہے۔ اس کی مزید تفصیل جلد ہی فضائل نماز میں آ رہی ہے! کہ مضطر کو کھانا زندگی کا رشتہ قائم رکھنے کے لئے

کی مینگنیاں جو کے آٹے میں ملا کر مقام سوزش (سوج) پر لیپ کیا جائے۔ بفضلہ تعالیٰ درد اور سوزش ختم ہو جائے گی۔

فائدہ نمبر ۴ : حضرت شیخ عز الدین بن عبد السلام رحمہ اللہ تعالیٰ "کتاب القواعد" میں بیان کرتے ہیں کہ خنزیر کو مارنا واجب ہے اور امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی یہی فرماتے ہیں، جیسے کہ شیخین حضرت امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ "صحیحین میں روایت لائے ہیں، اور علامہ بلقینی رحمہ اللہ تعالیٰ، الفوائح علی القوائد میں بیان کرتے ہیں کہ صحیح یہی ہے کہ خنزیر کا مارنا مستحب ہے اور ان کے علاوہ دیگر علماء کرام فرماتے ہیں اگر اس سے نقصان کا خطرہ ہے تو مارنا مستحب ہے ورنہ نہیں، اور اس کا گوشت یہود و نصاریٰ کے لئے بھی حرام قرار دیا گیا ہے (حالانکہ فی زمانہ یہ قومیں خنزیر کو کھانے لئے پالتی ہیں اور بڑے مزے سے کھاتے ہیں سچ فرمایا قرآن کریم میں الخبیثات للخبیثین 'خبیث چیزیں خبیث لوگوں کے لئے ہیں) (تابش قصوری)

روضہ میں مرقوم ہے کہ جس نے گوشت نہ کھانے کی قسم کھائی ہو وہ اگر خنزیر کا گوشت کھالے تو حانث نہیں ہو گا یعنی اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔

فائدہ نمبر ۵ : علماء اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا پڑھنا مستحب ہے۔ پھر اگر ابتداً نہیں پڑھی خواہ قصداً ہی کیوں نہ ہو تو پھر اسے اس طرح کہنا مستحب ہے بسم اللہ اولہ و آخرہ اور حدیث شریف میں ہے من نسی ان یسمی علی طعامہ فلیقرا قل ھو اللہ احد جو شخص طعام کھانے کے وقت بسم اللہ بھول گیا، اسے چاہیۓ کہ وہ قل ھو اللہ احد پڑھ لے،

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا من قراء قل ھو اللہ احد عند فراغہ من الطعام مرۃ واحدۃ بنی اللہ لہ مدینۃ فی الجنۃ من یاقوتۃ حمراء

وکتب له بکل لقمة عشر حسنات جو شخص کھانا کھانے کے بعد ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سرخ یاقوت کا ایک شہر تیار کرائے گا اور اس کے ہر لقمہ کے بدلے دس دس نیکیاں عنایت فرمائے گا! مناسب یہی ہے کہ دسترخوان پر تمام حاضرین بسم اللہ شریف پڑھیں! ولو سمی واحد اجزا عن الجمیع کرد الاسلام اور اگر کسی ایک نے ہی پڑھ لی تو سبھی کے لئے کفایت کر جائے گی۔ جس طرح سلام کے جواب میں ایک ہی کا وعلیکم السلام کہنا کافی ہوتا ہے۔

فائدہ نمبر ٦ : حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واللہ العظیم کے کلمات سے قسمیہ حدیث بیان فرمائی ہے کہ نبی کریم نے واللہ العظیم کے قسمیہ کلمات ادا فرماتے ہوئے کہا کہ مجھے انہی کلمات سے جبرائیل اور انہیں ایسے ہی الفاظ کہتے ہوئے اسرافیل اور انہوں نے ویسے ہی حلفیہ بیان دیتے ہوئے میکائیل سے حدیث روایت کی اور انہوں نے کہا مجھے رب العزت نے انہی کلمات سے قسم ارشاد فرماتے ہوئے حدیث قدسی ارشاد فرمائی وعزتی وجلالی وجودی وکرمی من قراء بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم متصله بالفاتحه مرة واحدة اشهد کم علی انی قد غفرت له وقبلت منه الحسنات وتجاوزت عن السئیات، مجھے اپنی عزت و جلال، اور جودو کرم کی قسم جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو فاتحہ سے ملا کر ایک بار پڑھے گا میں تمہیں اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے بخش دیا، اس کی نیکیاں شرف قبولیت سے نوازیں اور اس کی خطاؤں کو معاف فرما دیا،

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا یا محمد لقد خشیت علی امتک من النار لما نزل قوله تعالٰی وان جهنم لموعدهم اجمعین فاما نزلت الفاتحة امنت : یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں آپ

لی امت پر دوزخ کے خوف سے ڈر محسوس کرتا تھا، جس وقت یہ آیت نازل ہوئی "کہ بے شک دوزخ تمام لوگوں کا ٹھکانا ہے"، لیکن جب سورۂ فاتحہ کا نزول ہوا تو میرا خوف امن میں بدل گیا یعنی میں مطمئن ہو گیا۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں، سورۂ فاتحہ کا نام اس لئے فاتحہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے بندوں سے مناجات و خطاب کا آغاز فرمایا تو سورۂ فاتحہ ہی سے ابتدا کی! کیونکہ یہ عنایات و انعامات عطاء کرنے والے کریم و رحیم مالک کے عطیات کے آغاز و افتتاح کا ذریعہ ہے۔ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسے فاتحہ کہنے کا یہ بھی ایک سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب و منتخب رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل شدہ کتاب کی ابتدا اسی سورۃ سے فرمائی۔

تمام قرآنی سورتوں کو خواب میں پڑھنے کی تعبیرات

۱۔ جو شخص خواب میں سورۂ فاتحہ پڑھے' اس کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے اور نقصان دہ اشیاء سے اسے محفوظ رکھتا ہے۔ (۲) جس کسی نے سورۂ بقرہ کو خواب میں پڑھا' وہ اپنی اولاد سے خیروبرکت پائے گا اور اس کی عمر لمبی ہوگی۔ (۳) سورۂ آل عمران کی تعبیر یہ ہے کہ اس کے ہاں لڑکا ہوگا جو بکثرت طویل سفر کرے گا' (۴) سورۂ نساء پڑھنے والا' بہت سا مال میراث میں سے حاصل کرے گا پھر اس سے دوسرے وارثوں کو منتقل ہو جائے گا اور اس کی بیوی اس سے اکثر جھگڑا کرتی رہے گی' (۵) سورۂ مائدہ کو خواب میں پڑھنے والے کو لوگوں سے خاصا نفع ملے گا لیکن وہ خود سخت قسم کی قوم میں پھنس کر رہ جائے گا۔ (۶) سورۂ انعام کے پڑھنے سے بکثرت مال و دولت کا حاصل ہونا ہے (۷) سورۂ اعراف کی تعبیر غربت کی حالت میں انتقال سے کی گئی ہے' لیکن بعض معبرین نے فرمایا ہے اسے ہر قسم کے علوم حاصل ہوں

گے (۸) سورۂ انفال کو خواب میں پڑھتا دیکھے تو وہ اپنے دشمن پر غالب آئے گا۔ سورۂ توبہ کی تعبیر یہ ہے کہ وہ اولیاء کرام سے محبت رکھے گا! سورۂ یونس پڑھنے کی تعبیر یہ ہے کہ ہر قسم کی پریشانیوں اور تکالیف و آلام سے نجات ہوگی! سورۂ ہود پڑھنے والے کی عمر دراز اور رزق میں برکت ہوگی! سورۂ یوسف پڑھتے ہوئے خواب دیکھے تو خویش و اقرباء سے دشمنی و عداوت کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن دوسرے لوگوں میں عزت و مرتبت کی رفعت سے نوازا جائے گا۔ سورۂ رعد' پڑھتے 'دیکھنے والے کی موت کا وقت قریب ہے۔ سورۂ ابراہیم کو پڑھنے کی تعبیر یہ ہے کہ وہ صالحین میں سے ہوگا! سورۂ حجر پڑھنے دیکھنے والے کی کیفیت یہ ہے کہ اگر تاجر ہے تو اپنے مدمقابل پر فوقیت لے جائے گا اگر عالم ہے تو کس مپرسی کے عالم میں دنیا چھوڑے گا اگر بادشاہ ہے تو سمجھے کہ آخری وقت آ پہنچا' اگر قاضی ہے تو اس کے خصائل عمدہ ہو جائیں گے۔

اگر کوئی سورۂ النحل کو خواب میں پڑھتا ہے تو اسے علم و رزق حاصل ہوگا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے محبت کی نعمت نصیب ہوگی۔ سورۂ اسراء کی تعبیریں الگ الگ ہیں' بعض نے کہا کہ وہ حاکم وقت کی طرف سے سزا پائے گا اور بعض معبرین نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اور لوگوں کے نزدیک اس کا مرتبہ بلند و بالا ہوگا!

سورۂ الکہف کی خواب میں تلاوت کی تعبیر یہ دی گئی ہے اس کی عمر دراز ہوگی اور نیک اعمال اختیار کرے گا!

سورۂ مریم کو خواب میں پڑھنے والا گمراہی کے بعد راہ ہدایت پر گامزن ہوگا اور حشر میں اسے انبیاء کی معیت نصیب ہوگی۔

سورہ طٰہٰ خواب میں تلاوت کرنے والوں کو شب بیداری اور اعمال صالح کی محبت اس کے دل میں پیدا ہوگی اور کسی قسم کے جادو' ٹونے' کا اس پر اثر نہیں ہوگا۔

سورۂ انبیاء کو پڑھے تو لوگوں کی طرف سے مال و دولت پائے گا! اور وہ خیر و نیکی کا حامل ہو گا۔

سورۂ حج سے حج کی سعادت پائے گا' اگر بیمار ہے تو وہ فوت ہو جائے گا!

سورۂ مومنون پڑھنے کی تعبیر یہ ہے کہ اسے عزت و عظمت اور عفت حاصل ہوگی' اور مصائب و آلام سے نجات پائے گا'

سورۂ فرقان' پڑھتے دیکھے تو حق کی حمایت اور ناحق سے نفرت کرنے والا ہو گا'

سورۂ نور کی تلاوت سے اس کا دل روشن ہو' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں مشغول ہو گا! یعنی وہ مبلغ اسلام بنے گا اور لوگوں کو اچھائی کی دعوت اور برائی سے روکنے کے لئے کمربستہ رہے گا اور بعض معبرین نے فرمایا اسے کوئی مرض لاحق نہیں ہو گا۔

سورۂ شعراء پڑھے تو اس کی روزی تنگ ہوگی مگر جھوٹ بولنے سے محفوظ رہے گا! اگر سورۂ نمل پڑھتا ہے تو اپنے ہی خاندان میں علم' عمل اور فہم و فراست سے سردار بنے گا!

سورۂ قصص کی تعبیر یہ ہے کہ اس کا رزق کشادہ ہو گا اور اجر عظیم سے پائے گا!

سورۂ عنکبوت کی تلاوت کرنے والے کا اللہ تعالیٰ نگہبان ہو گا اور اپنے گھر والوں سے جدائی پائے گا'

سورۂ روم کی، علم و عمل اور مال و دولت سے تعبیر دی گئی ہے! بعض کہتے ہیں کہ اس کی قیادت میں اہل کفر و شرک کا کوئی شہر اس کے ہاتھوں فتح ہو گا!

سورۂ لقمان پڑھتے دیکھے تو اس کا یقین محکم ہو گا اور حکمت و دانائی سے سرفراز ہو گا۔

سورۂ السجدہ کی خواب میں تلاوت کرنے والے کو حالت سجدہ میں موت نصیب ہوگی۔ نیز اللہ تعالیٰ اسے خیروبرکت سے نوازے گا' بعض علماء فرماتے ہیں وہ شب بیداری کی سعادت پر فائز ہوگا!

سورۂ الاحزاب کو پڑھتا دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ اپنے بھائیوں سے مکاری کرے گا اور اپنے اہل خاندان سے حسد کرے گا اور بعض نے کہا ہے کہ وہ حق کی طرف مائل ہوگا۔

سورۂ سبا پڑھتے دیکھے تو شجاع اور جنگجو ہو اور جہاد کے لئے ہتھیار اٹھانا اس کا محبوب مشغلہ ہوگا۔ بعض کہتے ہیں زاہد بنے' پہاڑوں میں رہنے کا خوگر ہوگا!

سورۂ فاطر کی خواب میں تلاوت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل ہوگی!

اگر کوئی سورۂ یٰسین کو پڑھتے دیکھے تو اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت سے نوازے گا! اور اسے اچھے اعمال کی توفیق نصیب ہوگی۔

سورۂ صافات کو پڑھے تو نیک بخت اولاد کی نعمت اور رزق حلال کی دولت پائے گا۔

سورۂ ص کی تعبیر یہ ہے کہ اسے عورتوں سے رغبت ہوگی اور وہ ان کی محبت میں مبتلا ہوگا۔

سورۂ زمریا تنزیل پڑھے تو طویل عمرپائے اور قیامت میں انبیاء کرام علیہم السلام کی معیت حاصل ہو۔

سورۂ غافر کی تعبیر یہ ہے کہ وہ صالح مسلمان ہوگا!

سورۂ فصلت کی تعبیر یہ ہے کہ وہ مبلغ بنے گا۔

سورۂ شوریٰ سے عمر اور دولت میں ترقی سے تعبیر دی گئی ہے۔

سورۂ زخرف سے تعبیر یہ ہے کہ دنیا میں غریب اور آخرت میں بڑے نصیب والا ہوگا۔

سورۂ الدخان سے تعبیر یہ ہے کہ وہ عذاب جہنم سے نجات پائے گا اور اس کا یقین کامل ہوگا۔ سورۂ جاثیہ پڑھتے دیکھے تو عابد و زاہد بنے'

سورۂ احقاف کی برکت سے ملک الموت اچھی و عمدہ صورت میں آئے گا اور نرمی اختیار کرے گا' اور بعض کہتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کا نافرمان ٹھہرے گا! لیکن پھر وہ توبہ کرلے گا۔

سورۂ محمد: سورۂ احقاف سے ملتی جلتی تعبیر ہی ہے البتہ روز قیامت اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت نصیب ہوگی۔

سورۂ الفتح پڑھے تو رزق میں کشادگی ہو' جہاد کا موقع ملے اور دین و دنیا اور آخرت میں سرفرازی نصیب ہو۔

سورۂ الحجرات پڑھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ لوگوں میں صلح کرائے گا۔

سورۂ ق پڑھے تو علم و صلاح پائے'

سورۂ الذاریات پڑھے تو اس کے رفقاء اس کی فرمانبرداری کریں اور زمین سے رزق نصیب ہو۔

سورۂ طور پڑھے تو اس کے ہاں اولاد ہوگی مگر ان کی عمر مختصر ہوگی۔ بعض نے کہا کہ اسے مکہ مکرمہ میں رہنا نصیب ہوگا!

سورۂ النجم کو پڑھتے دیکھے تو سعادت مند اولاد کی نعمت سے سرفراز ہوگا!

سورۂ اقتربت کو خواب میں پڑھتا ہے تو جادو اور آسیب نیز دیگر مصائب و آلام سے امن پائے گا۔

سورۂ رحمٰن کی خواب میں تلاوت کرتا ہے تو اسے بیت المقدس کا قرب نصیب ہوگا یا جہاد کے لئے منصوبہ مرتب کرے گا۔

سورۂ الواقعہ کی خواب میں تلاوت سے تعبیر یہ دیتے ہیں کہ اس کے رزق میں برکت ہوگی اور امن و امان سے زندگی بسر کرے گا۔

سورۂ الحدید خواب میں پڑھے تو جسمانی صحت اور ایمانی قوت نصیب ہوگی اور بعض معبرین کہتے ہیں کہ وہ ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ ہوگا!

سورۂ المجادلہ پڑھنے کی تعبیر یہ ہے کہ اگر عالم ہو تو مدمقابل پر غالب ہوگا ورنہ مغلوب ہونے کا خدشہ ہے۔ سورۂ الممتحنہ' پڑھنے والا عمر کے آخری حصہ میں خالص توبہ کرے گا اور ہر قسم کی خطاؤں سے بچے گا۔

سورۂ الحشر کی خواب میں تلاوت کرنے والا' مخلوق خدا میں محبوب ہوگا!

سورۂ صف پڑھتا دیکھے تو جہاد کرے گا۔ نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات والا برکات کی طرف سے دفاع کرے گا جو آپ کی ذات اقدس و اطہر پر الزامات تراشے گئے ہوں گے۔

سورۂ الجمعہ کی خواب میں تلاوت کی تعبیر یہ ہے کہ وہ دنیا و آخرت میں حظ وافر پائے گا۔

سورۂ المنافقون کی خواب میں تلاوت کرنے والے کو منافقت سے پاک فرمادے گا۔

سورۂ التغابن کو پڑھتا دیکھے تو اپنی بیویوں کی طرف سے تکالیف کا سامنا کرنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

سورۂ الطلاق کو خواب میں پڑھنا یہ ہے کہ بداخلاق عورت کے باعث مصیبت اٹھائے گا اور بعض نے یہ تعبیر دی ہے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے گا۔

سورۂ التحریم کو پڑھے تو حرام سے بچنے کی تعبیر ہے!

سورۂ تبارک الذی خواب میں پڑھتا ہے تو بادشاہ وقت کی مصاحبت حاصل ہو اور اس سے فائدہ اٹھائے گا۔

سورۂ نون کی تعبیر یہ ہے کہ دشمن سے بدلہ بھی لے گا اور دشمن اس کا مطیع ہو جائے گا۔

سورۂ الحاقہ کی تلاوت سے یہ تعبیر دیتے ہیں کہ اگر وہ طاقتور ہے تو سولی چڑھایا جائے گا اور اگر بیمار ہے تو مرجائے اور اگر عورت نے خواب میں اسے پڑھتے دیکھا تو اس کا خاوند اسے طلاق دے دے گا' اور یہ بھی کہا ہے کہ اسے قرب الٰہی میسر ہو گا!

سورۂ نوح کی تلاوت کرنے والے کو جہلاء میں سکونت اختیار کرنی پڑے گی مگر ان پر غالب رہے گا۔

سورۂ جن کی تعبیر یہ ہے کہ سنگ دل قوم سے اسے پالا پڑے گا اور ان سے نقصان اٹھائے گا۔

سورۂ مزمل پڑھے تو غربت کے بعد امارت دیکھے گا' رزق میں کشادگی پائے گا۔

سورۂ مدثر کی تعبیر یہ ہے کہ اس کی روزی میں کمی واقع ہوگی مگر وہ صبر و شکر سے روزہ دار بن جائے گا۔

سورۂ القیامہ - دیکھے تو رزق میں آسانی' اور خیر و برکت دیکھے گا۔

سورۂ المرسلات کی تعبیر یہ ہے کہ ہر قسم کی پریشانیوں اور غموں سے نجات پائے گا اس کی عمر لمبی ہوگی۔ اعمال عمدہ ہوں گے۔

سورۂ النباء کی تعبیر یہ ہے یہ رزق میں بے حد فراخی ہوگی۔

سورۂ النازعات خواب میں پڑھنے والے کو یہ تعبیر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل سے برائی نکال دے گا لیکن بعض معبر کہتے ہیں کہ وہ نماز میں کاہلی دکھائے گا۔ یعنی اوقات نماز میں تاخیر کرے گا۔

سورۂ عبس - پڑھنے والے کو بہتری کی توفیق ملے گی۔

سورۂ التکویر - کی تعبیر یہ دیتے ہیں کہ اسے مشرق کی جانب سفر درپیش

ہوگا اور خیر کثیر پائے گا۔ سورۃ انفطار کی تعبیر یہ ہے کہ وہ شدید ترین بیماری میں مبتلا ہوگا لیکن پھر صحت مند ہو جائے گا۔ سورۃ المطففین کی تعبیر یہ ہے کہ اس کے مضمون کے مطابق عمل ہوگا' یعنی ناپ تول میں خیانت سے کام لے گا۔ البتہ بعض نے اس کے برعکس تعبیر دی ہے۔

سورۃ انشقاق کی تعبیر انسان کے احوال کے مطابق ہے یعنی اگر بادشاہ ہے تو لوگ اس کے لئے بددعا کریں گے۔ اگر پڑھنے والا بادشاہ نہیں ہے تو اس کے ہاں لڑکیاں زیادہ پیدا ہوں گی اور اگر عورت نے خواب میں اسے پڑھا ہے تو وہ حاملہ ہوگی!

سورۃ البروج کی تعبیر یہ ہے کہ وہ شخص علم الافلاک سے بہرہ مند ہوگا۔

سورۃ الطارق کی تعبیر یہ ہے کہ اس کے ہاں بیٹے پیدا ہوں گے لیکن ان کی عمریں زیادہ لمبی نہیں ہوں گی۔

سورۃ الاعلیٰ کی تعبیر یہ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرنا محبوب ہوگا۔ آخرت سے محبت ہوگی اور دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرے گا۔

سورۃ غاشیہ پڑھتے دیکھے تو علم و زہد پائے گا۔

سورۃ الفجر پڑھتے دیکھے تو لوگ اس کا رعب تسلیم کریں گے اور بعض نے تعبیر دی ہے کہ وہ اسی سال انتقال کر جائے گا!

سورۃ البلد پڑھتا دیکھے تو مساکین کو کھانا کھلائے گا۔ نیز بعض کہتے ہیں کہ وہ اپنی قسم میں سچا ہوگا۔

سورۃ الشمس پڑھتے دیکھے تو انصاف پسند بادشاہ کا رفیق ہوگا!

سورۃ الیل پڑھتے دیکھے تو اس کی روزی میں تنگی واقع ہوگی لیکن عبادت اور شب بیداری میں سہولت پائے گا۔

سورۃ والضحیٰ پڑھتے دیکھے تو لوگوں سے ہمدردی کا سلوک کرے گا' سورۃ الانشراح پڑھتا دیکھے تو امراض سے محفوظ رہے گا۔

سورۂ اقراء کی تعبیر یہ ہے کہ اسے نیک بخت لڑکا نصیب ہوگا۔
سورۃ القدر کی تعبیر یہ ہے کہ اس کی عمر طویل ہوگی اور اعمال صالحہ سے متصف ہوگا۔
سورۂ البینہ پڑھتا دیکھے تو اس کی زندگی امید و بیم کے دوراہے پر رہے گی۔
سورۂ الزلزال پڑھتے دیکھے تو حکمران کی طرف سے خوفزدہ رہے گا۔
سورۂ عادیات کی تعبیر یہ ہے کہ مسافر ہے تو اسے ڈاکہ زنی کا خطرہ رہے گا اور اگر مقیم ہے تو دنیا کی محبت میں مبتلاء ہو جائے گا۔
سورہ القارعہ ۔ کی تعبیر بھی امید و بیم کے درمیان ہے'
سورۂ التکاثر پڑھتے دیکھے تو رزق میں کمی دین میں ترقی پائے گا۔
سورۂ عصر کی تعبیر امید و بیم سے وابستہ ہے لیکن بعض کہتے ہیں کہ وہ نقصان اٹھائے گا۔ سورۂ ہمزہ کی تعبیر یہ ہے کہ وہ چغل خور ہوگا۔
سورۂ الفیل کی تعبیر یہ ہے کہ وہ دشمن پر فتح پائے گا لیکن بعض نے کہا ہے کہ جس جگہ اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ وہاں پڑھ رہا ہے۔ اس جگہ فتنہ برپا ہونے کا خطرہ ہے۔
سورہ القریش کی تعبیر یہ ہے کہ باآسانی روزی میسر ہوگی۔
سورۂ الماعون پڑھتے تو وہ زکوٰۃ کا منکر' قیامت کی تکذیب کرنے والا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ اپنے مخالفین پر غالب آ جائے گا۔
سورۂ الکوثر پڑھتے دیکھے تو امن و سلامتی اور خیر و برکت کو پسند کرنے والا ہوگا اور نیکی کرنی اسے پسند ہوگی۔
سورۂ الکافروں کی تعبیر یہ ہے کہ وہ بد عقیدہ لوگوں کا ساتھی ہوگا!
سورۂ النصر پڑھتے دیکھے اگر بادشاہ ہے تو دشمن پر غالب آئے گا ورنہ اس شخص کی موت کنارے آ لگی!
سورۃ تبت کی خواب میں تلاوت کرنے والے کے لئے یہ تعبیر دیتے ہیں

اگر وہ مالدار ہوگا تو اس کا مال تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اگر فقیر ہے تو چغل خوری اس کی عادت بن جائے گی۔

سورۃ الاخلاص پڑھتے دیکھے تو اس کا ایمان مستحکم اور مضبوط ہوگا! مال و دولت زیادہ اور اولاد کم ہوگی۔ نیز وہ شخص مستجاب الدعوات ہوگا

سورہ الفلق کی تعبیر یہ ہے کہ وہ مخالفین پر فتح پائے گا اور اس کی حالت بہت عمدہ ہو جائے گی۔

سورہ الناس پڑھتے دیکھے تو اللہ تعالیٰ اسے حشرات الارض یعنی ہر قسم کے جراثیم سے محفوظ رکھے گا اور بعض نے یہ تعبیر دی ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کے پاس ہی رہے گا۔

اگر خواب میں دیکھے کہ اس نے قرآن کریم ختم کرلیا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس کی ہر قسم کی حاجتیں پوری ہوں گی اس کی ایک ایک آیت کا پڑھنا اس طرح ہے جیسے اس نے مکمل سورت پڑھی اور جس نے دیکھا کہ وہ قرآن کریم دیکھ دیکھ کر پڑھ رہا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس کا دین مضبوط ہوگا اور اگر خواب میں توریت شریف پڑھتا دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اسے نور ہدایت کی نعمت نصیب ہوگی۔

فوائد جلیلہ ۱: تلاوت قرآن کریم سے پہلے تعوذ (اعوذ باللہ) کا پڑھنا مستحب ہے۔ حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس پر بکثرت علماء کا اتفاق ہے اور شرح مہذب میں بھی یہی ہے اور یوں مناسب بھی یہی ہے! عقل و فکر میں بھی یہی بات آتی ہے۔ علامہ نجم الدین نسفی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ عام مسلمانوں کا اسی پر معمولی ہے پھر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ' تلاوت قرآن کریم کے وقت یہ پڑھتے۔ اعوذ بالعفو اللہ العظیم من عذابہ الالیم ومن ھمزات الشیاطین ان اللہ ھو السمیع العلیم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ تلاوت قرآن کریم کے وقت پڑھا کرتے۔ اعوذ باللہ الواحد الماجد من کل عدو وحاسد ومن کل شیطان مارد، ان اللہ ھو السمیع العلیم۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں پڑھتے اعوذ باللہ المعین من الشیطن اللعین الی یوم الدین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ معمول تھا۔ اعوذ باللہ من الشیطان والکفر والطغیان وھو المنعم المستعان اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آغاز تلاوت پر یہ پڑھتے۔ اعوذ باللہ العظیم و وجھہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم۔

حضرت امام رافعی علیہ الرحمتہ اس طریقہ سے پڑھا کرتے تھے۔ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم، شرح المھذب میں اسے غریب کہا گیا ہے، علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ اس طرح پڑھا کرتے تھے۔ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں پڑھتے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، اور فرمایا کہ میرے پاس جرائیل علیہ السلام لوح محفوظ سے اسی طرح لاکر پڑھا ہے، شرح المھذب میں ہے کہ جمہور اسی طریقہ پر ہیں، بے شک کلمات کی کمی بیشی پر فضیلت کا مدار ہے۔ ان میں اسے کم فضیلت والا کہا گیا۔ "اعوذ باللہ العلی من الشیطن الغوی،

بہرحال استعاذہ (پناہ کا حصول) التعوذ کے ہر صیغہ سے ہو جاتا ہے جو مقصود ہے حتیٰ کہ اگر یہ پڑھے۔ اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من الشیطان الرجیم، تو کافی ہے۔ (مسئلہ) نماز کی ہر رکعت میں تعوذ کا پڑھنا مستحب ہے۔ حتیٰ کہ سورج گرہن کی نماز کی دوسری رکعت کے قیام میں بھی، تاہم نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں ترجیح دی گئی ہے۔ البتہ نماز میں آہستہ پڑھے اور

نماز کے علاوہ جہاں موقع ملے آواز سے پڑھے۔ (مثلاً تلاوت قرآن کریم کے آغاز میں بلند آواز سے پڑھے)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی جلالت شان اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم' ہے اور اس کی چابی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے' حضرت امام رازی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ بسم اللہ کے کلمہ "ب" کو لمبا کر کے لکھا جاتا ہے جبکہ دوسری جگہ ب آئے تو لمبا نہیں لکھتے اس کا سبب یہ ہے کہ قرآن کریم کے حرف کی ابتداء بڑے حرف سے ہو ! جو عظمت پر دلالت کرے۔ حضرت عمربن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ بسم اللہ میں حرف ب کو بڑائی دی گئی' سین کو ظاہر کیا گیا اور "م" کا دائرہ بنایا' تاکہ کتاب اللہ کی عظمت غالب ہو'

اشارات و نکات بیان کرنے والے حضرات بیان کرتے ہیں کہ "ب" ظاہری صورت میں کمزور سا حرف ہے لیکن جب کلمہ اللہ سے ملتا ہے تو لمبا کر کے لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح جب دل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے متصل ہوتا ہے تو اسے رفعت و بلندی نصیب ہو جاتی ہے' اعوذ باللہ کے کلمہ کا مفہوم دعا ہے جس کے معانی ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ جس طرح کہتے ہیں استغفراللہ' میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں (یہ کلمہ بھی دعائیہ ہے)

"شیطان" شطن سے مشتق ہے جس کے معنی دور ہونے کے ہیں اور "رجیم" کے معنی رجم کیا ہوا یعنی "لعنتی" اسی لئے بد بختی کے تیروں کی اس پر بارش ہوتی رہتی ہے'

فائدہ نمبر ۲ : جمیع ما فی القرآن من التمجید والتحمید والثناء تحت قولہ الحمد للہ' قرآن کریم میں جتنی بھی اللہ تعالیٰ کی تحمید و تمجید' تسبیح و تقدیس اور ثناء آئی ہے وہ بتمامہ کلمہ الحمد للہ کے دامن میں پوشیدہ ہیں'

اور جتنے اوصاف حمیدہ اور اسماء الحسنیٰ پائے جاتے ہیں وہ کلمہ "رب" کے ضمن میں شامل ہیں اور جتنی بھی مخلوقات کا ذکر آیا ہے وہ "العالمین" میں موجود ہے، اور جتنی بھی معافیاں، مغفرتیں، توبہ اور بخششیں پائی جاتی ہیں وہ سبھی الرحمٰن الرحیم کے تحت پائی جاتی ہیں اور جتنی وعیدیں، عتاب اور سزاؤں، نیز قیامت کا بیان ہے وہ سبھی مالک یوم الدین میں داخل ہے اور جملہ عبادتیں، اطاعتیں، ریاضتیں وہ ایاک نعبد میں محیط ہیں اور جتنے سوالات معروضات، درخواستیں اور اپیلیں ہو سکتی ہیں۔ ان کا احاطہ ایاک نستعین کئے ہوئے ہے اور جو ہدایت و رہنمائی اور خاتمہ کا خوف و خطرہ ہے وہ سبھی اھدنا کے کلمہ میں موجود ہے اور جو انعام و اکرام اور اولیاء کرام و صالحین و مقربین خصوصاً انبیاء کرام کے تذکرے ہیں۔ الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم میں داخل ہیں اور جو کچھ کفار و مشرکین اور گمراہوں کی نسبت قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے وہ سبھی غیر المغضوب علیھم ولاالضالین کے تحت آگیا ہے،

فائدہ نمبر ۳ : مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میں نے ابن جوزی کی کتاب شرح القلوب میں دیکھا ہے۔ وہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "حضرت جرائیل امین میرے پاس آئے اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے، میرا بندہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے، جب وہ کہتا ہے "اللہ اکبر" تو میں اپنے اور اس کے درمیان سے تمام حجاب دور کردیتا ہوں ! جب وہ الحمد پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کس لئے ؟ جب بندہ کہتا ہے "للہ" اللہ تعالیٰ کے لئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا کون اللہ ؟ وہ کہتا رب العلمین، جو تمام جہانوں کا رب ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا کون رب العلمین تو بندہ عرض کرتا ہے۔ الرحمٰن الرحیم،

اللہ تعالیٰ پھر فرماتا ہے کون رحمٰن و رحیم ہے' بندہ کہتا ہے ملک یوم الدین جو جزا کے دن کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر فرماتا ہے "وہ کون ہے؟ بندہ عرض گزار ہوتا ہے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین جب بندہ یہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا عبدی انا مالک یوم الدین اے میرے بندے جزا کے دن کا میں ہی مالک ہوں' اے میرے بندے جب تو میری عبادت کرتا ہے اور تو مجھ سے ہی امداد کا طالب ہے تو مانگ جو کچھ تو طلب کرے گا میں دوں گا! پھر بندہ کہتا ہے، اھدنا' ہمیں سیدھا راستہ چلا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو کونسا سیدھا راستہ چاہتا ہے' بندہ عرض کرتا ہے۔ الصراط المستقیم' صراط الذین انعمت علیھم میں ان لوگوں کا راستہ طلب کرتا ہوں جن پر تو نے اپنے انعام فرمائے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فرشتو تم گواہ رہو میں نے اپنے بندے کو ان انعام یافتہ گروہوں میں شامل کرلیا جو نبی ہیں' صدیق ہیں' شہید ہیں اور صالحین ہیں۔

پس جب بندہ کہتا ہے غیر المغضوب علیھم ولا الضالین' ان لوگوں کا راستہ نہیں جن پر تیرا عذاب نازل ہوا (اور وہ انبیاء صدیقین' شہداء اور اولیاء کے گستاخ بن گئے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فرشتو! گواہ رہو میں نے اسے انعام یافتہ جماعتوں میں شامل کرلیا اور گمراہوں' بے دینوں' گستاخوں سے بچالیا۔ پس جب بندہ آمین کہتا ہے تو اس کی آمین کے ساتھ تمام فرشتے بھی آمین کہتے ہیں (اگرچہ ان کی امین بندوں کو سنائی نہیں دیتی اسی لئے امام جب قرات فاتحہ سے فارغ ہو تو نمازیوں کو فرشتوں کی طرح آمین کہنا چاہئے جو سنائی نہ دے اور ایسی آمین پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہنے والے کو بخشش کی بشارت دی ہے) (تابش قصوری)

فائدہ نمبر ۴: حضرت امام ثعلبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں "کلمہ" "آمین" میں چار حرف ہیں اور ہر حرف کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے

اور ان فرشتوں کا وظیفہ یہ ہوتا ہے اللھم اغفر لمن یقول آمین، الٰہی اس شخص کی مغفرت فرما جو آمین کہتا ہے، اور کتاب الروضہ میں ہے کہ امین یارب العالمین کہنا بہت ہی اچھا ہے۔

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ولاالضالین کہتے ہیں تو فرمایا کرتے رب اغفرلی آمین، ومعنی آمین اللھم استجب! آمین کے معانی ہیں۔ الٰہی قبول فرما! اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ الٰہی مجھے محروم نہ فرما! نیز بیان کرتے ہیں کہ "آمین" جنت کے خزانوں میں سے ایک بہت بڑا خزانہ ہے۔ جس سے رحمت برستی رہتی ہے۔ بعض فرماتے ہیں۔ آمین کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا! اور بعض کہتے ہیں کہ آمین نامی جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے۔ جو اس کے قائل کو عطا کیا جائے گا۔ اسے ابن ملقن علیہ الرحمتہ نے اپنے اشارات میں بیان کیا ہے۔ ابن حجر علیہ الرحمتہ شرح البخاری سے بیان کرتے ہیں۔ یہ مصائب و آلام کے لئے دافع ہے۔ نیز بعض کے نزدیک یہ بھی اسمائے الحسنی میں سے ایک نام ہے اسے شرح مذہب ذکر کیا گیا ہے، بعض فرماتے ہیں عرش کا ایک خزانہ ہے!

شرح مذہب میں لکھا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہر ہے جو بندوں سے مصائب و آفات کو دور رکھتی ہے۔ وقیل ھو کنز من کنوز العرش اور کہا گیا ہے کہ آمین عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، امام حاکم علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ ایسی کوئی جماعت نہیں جس میں بعض دعا کریں اور بعض آمین پکاریں اور ان کی دعا قبول نہ ہوتی ہو، (یعنی ایسا اجتماع جہاں لوگ دعائیں کریں اور بعض آمین پکاریں تو ان کی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں) حضرت نجم الدین نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ آمین خاتم رب العالمین علی عبادہ

المومنین، آمین اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمانداروں کے لئے خصوصی دستاویز ہے، اور امام مجاہد علیہ الرحمتہ نے فرمایا آمین بھی سورۂ فاتحہ کی ایک آیت ہے اسی لئے جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پڑھنے کے لئے کہا!

شرح مہذب میں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ یوں تو ہر بار فاتحہ کے بعد پڑھنا سنت ہے مگر نماز میں جب سورۂ فاتحہ پڑھی جائے تو آمین کہنا بہت ہی عمدہ ہے، اور جہری نمازوں میں امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک امام، مقتدی اور منفرد تمام کے لئے باآواز بلند کہنا مستحب ہے اور اگر بھول گیا تو اسے رکوع میں جانے سے پہلے یا سورہ کی قرات سے قبل آمین یاد آئے تو بھی کہے، نیز امام شافعی فرماتے ہیں اگر امام سے قبل مقتدی نے فاتحہ پڑھ لی تو وہ آمین کہے لیکن جب امام سورۂ فاتحہ مکمل کرے تو مقتدی دوبارہ آمین کہے اور اگر دونوں بیک وقت فاتحہ ختم کریں تو ایک ہی آمین پر کفایت کریں (مقلدین امام شافعی کا عموماً یہی عمل ہے، البتہ غیر مقلدین کا تو کوئی مذہب و مسلک ہی نہیں کیونکہ وہ انعام یافتہ جماعتوں، انبیاء، صدیقین، صالحین کی تقلید کے قائل ہی نہیں۔ جن کے راستہ پر چلنے کی تعلیم سورۂ فاتحہ میں خود اللہ تعالیٰ نے مرحمت فرمائی ہے)

نوٹ: حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب مہذب میں امام کے ساتھ مقتدی سورۂ فاتحہ بالکل نہ پڑھے کیونکہ قراۃ الامام لہ قراۃ، امام کی قرات ہی اس کے لئے کافی ہے۔ نیز آمین بھی باآواز بلند آپ کے نزدیک جائز نہیں۔ البتہ آہستہ آمین کہنا علماء احناف کا معمول ہے۔ (تابش قصوری)

فائدہ نمبر۵: اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک عجیب و غریب فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کا سر انسان کے سر کی طرح ہے اور اس کے ستر ہزار پر (بازو) ہیں

اور ہر ایک بازو پر فرشتوں کی ایک ایک جماعت موجود ہے' اس فرشتے کے دائیں رخسار پر سورۂ اخلاص لکھی ہوئی ہے اور بائیں رخسار پر شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو' (الآیہ) اس کی پیشانی پر سورۂ فاتحہ مرقوم ہے اور اس کے سامنے ستر ہزار فرشتوں کی جماعت کھڑی ہوئی سورۂ فاتحہ کا ورد کرتی رہتی ہے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین کہتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے ہیں' اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے سر اٹھالو' ارفعوا رؤسکم فقد رضیت عنکم' بے شک میں تم پر راضی ہوا' فیقولون ربنا فارض عمن قرا الفاتحۃ من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر عرض کرتے ہیں الٰہی! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر اس امتی پر بھی راضی ہو جائیے جو سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتا ہے۔ فیقول اشھد کم انی رضیت عنھم' گواہ رہو! میں ان تمام پر راضی ہوا'

حضرت امام نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں جب سورۂ فاتحہ نازل ہوئی تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء میں حاضر ہوئے تھے'

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ سورۂ فاتحہ مکی ہے اور یہی بات احسن ہے لیکن امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مدنی ہے' (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

فائدہ نمبر ۶ : حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ (احبار علماء کے سردار کو کہا جاتا ہے' اور الکعب کا معنیٰ سردار ہے) اگر سورۂ فاتحہ تورات یا انجیل میں ہوتی تو کوئی شخص بھی یہودی اور نصرانی نہ ہوتا اور زبور میں ہوتی تو اللہ تعالیٰ ان کی شکلوں کو بدل کر بندر اور خنزیر نہ بناتا' اور یہ سورت امت محمدیہ پر نازل ہوئی ہے اور مجھے امید ہے کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ گمراہ نہیں فرمائے گا!

حدیث شریف میں ہے "یا محمد اکرمت امتک بسورۃ لیست فی الکتب من قراھا حرمت جسدہ علی النار' اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب میں نے آپ کی امت کو قرآن کریم میں ایک ایسی سورت سے عزت عطا فرمائی ہے جو بھی اسے پڑھے گا میں اس کا بدن آگ پر حرام ٹھہراؤں گا!

حدیث شریف میں ہے' عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "یبعث اللہ العذاب علی القوم فیقراء صبی من صبیانھم فی المکتب فاتحۃ الکتاب فیرفعہ اللہ عنھم اربعین سنۃ ○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قوم پر عذاب نازل کیا چاہتا ہے مگر اس قوم کے بچوں میں سے کوئی بچہ مدرسہ میں اس وقت سورۂ فاتحہ کی تلاوت کررہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تلاوت کے وسیلے سے چالیس سال تک عذاب ہٹالیتا ہے۔

فائدہ نمبر ۷ : سورۂ فاتحہ کے ناموں میں سے ایک نام ماحیہ بھی ہے (یعنی مٹانے والی) کیونکہ سورۂ فاتحہ میں بسم اللہ سمیت پندرہ بار کلمہ میم آیا ہے' اور جب کوئی شخص اسے تلاوت کرتا ہے تو تمام میم اپنے اپنے مقام سے پرندوں کی طرح پرواز کرتے ہیں اور عرش سے جاکر لپٹ جاتے ہیں اس کے باعث عرش قدرے بھاری ہو جاتا ہے' حاملان عرش عرض کرتے ہیں الٰہی ! عرش کیوں بھاری ہوا جارہا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے یہ ایک ایسی سورت کا ثواب ہے جس کو میرے بندے نے پڑھا ہے' تمام میمیں پکار اٹھتی ہیں ! الٰہی اس کے پڑھنے والے کو کتنا ثواب عطا ہوگا ! ارشاد ہوتا ہے اس کے نامہ اعمال کو دیکھو ! ہر ہر میم' اس کے دس دس گناہ مٹا چکی ہوگی پھر وہ کہتی ہیں الٰہی ! اس کے ثواب میں اضافہ فرما دیجئے' انہیں کہا جاتا ہے' بیس بیس گناہ مٹا دیئے' وہ مزید عرض کرتی ہیں۔ الٰہی کچھ اور عطا فرمایئے ! اللہ تعالیٰ اور کرم فرماتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک ایک میم ایک سو بیس گناہ کو معاف کراتی ہے اس طرح ایک

مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنے والے کے ایک ہزار آٹھ گناہ مٹ جاتے ہیں۔ اس حساب سے یومیہ پانچ نمازوں میں تیس ہزار چھ سو گناہ مٹتے ہیں۔:۔

فائدہ نمبر ۸ : علامہ نیشا پوری اور دیگر مفسرین کرام بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ سے سات حروف دور رکھے' ث' ج' خ ز' ش' ظا' ف' کیونکہ ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی تکلیف دہ امر پر دلالت کرتا ہے۔:۔ مثلاً ث' ثبور سے بمعنی ہلاکت' ج' جہنم' خ' خزی سے ذلت و رسوائی ز' زفیر' تھوہر کا درخت جو دوزخیوں کی خوراک بنے گا! ش' شہیق سے جس کا معنی چیخنا چلانا کے ہیں' ظا' ظلیف جس کا مفہوم شعلہ اور ف' فرقت و جدائی سے عبارت ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یوم تقوم الساعۃ یومئذ یتفرقون' جس دن قیامت برپا ہوگی وہ سب جدا جدا ہو جائیں گے ! نیز یَوۡمَئِذٍ یَصۡدُرُ النَّاسُ اَشۡتَاتًا جس دن لوگ الگ الگ ٹوٹیں گے ! جب اللہ تعالیٰ نے ان حروف کو سورۂ فاتحہ میں شامل نہیں کیا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے والے کو دوزخ کے سات دروازوں سے دور رکھے گا جیسے اس کی سات آیات ہیں'

فائدہ نمبر۹ : علامہ نسفی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ! ایک دن ابو جہل جس کا نام عمر بن ہشام اور رشتہ میں حضرت سیدنا عمر بن خطاب کا ماموں تھا۔ ایک دن ایسی حالت میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوا کہ اس کے ساتھ سات قافلے تھے' اس کی اس کیفیت کو دیکھ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دل میں کوئی بات آ گئی' اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے آپ کو ان سات قافلوں کے مقابل سات آیات "سبع مثانی" "سورۂ الحمد" عطا فرمائی۔

اس کا نام سبع مثانی اس لئے رکھا گیا کہ اسے دوبار نازل فرمایا گیا' بعض کہتے ہیں۔ اس کے کئی کلمات مکرر آئے ہیں۔ اس لئے اسے سبع مثانی کہا گیا مثلاً ایاک نعبد وایاک نستعین' اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین

انعمت علیهم' غیر المغضوب علیهم' الرحمٰن' الرحیم اس میں بھی ہے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں بھی' جو اسی سورت کی آیت ہے (امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ تسمیہ کو فاتحہ کی آیت شمار کرتے ہیں جیسے کہ پہلے بھی مذکور ہوا)

فائدہ نمبر ۱۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سورۂ فاتحہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے سوال کیا۔ انہوں نے میکائیل اور انہوں نے اسرافیل سے پوچھا اور اسرافیل نے قلم سے اس کی کیفیت معلوم کی تو قلم نے بیان کیا! مجھے اللہ تعالیٰ نے جب الحمد للہ رب العالمین لکھنے کا حکم فرمایا تو انوار و تجلیات نے ایسا جوش مارا کہ اس سے عرش' کرسی' حجابات اکبر' اور آسمان منور ہوگئے پھر ان کے اللہ تعالیٰ نے دو حصے فرمادیئے' ایک سے درجات جنت بنائے اور انہیں حمد کرنے والوں کا ٹھکانا قرار دیا' دوسرے سے آسمانی مخلوق' تخلیق فرمائی' اور انہیں ان کے ثواب لکھنے کا حکم فرمایا'

پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تحریر کا حکم ہوا' تو پہلے کی طرح انوار و تجلیات کے چشمے پھوٹ پڑے اللہ تعالیٰ نے اس سے دریائے رحمت پیدا فرمائے' پھر مالک یوم الدین کا حکم ہوا تو اسی طرح انوار پھوٹے' ان سے دریائے عدل پیدا کیا' جس سے انصاف والے عدل کو مستحکم کرتے ہیں' پھر مجھے ایاک نعبد وایاک نستعین لکھنے کے لئے فرمایا! حسب سابق پھر نور نے جوش مارا تو اس کے اللہ تعالیٰ نے دو حصے فرمائے ایک حصہ کو میکائیل تک بلند کیا اور کہا کہ یہ میرے بندوں کی روزی ہے' اور دوسرے حصہ سے دریائے توفیق تخلیق فرمایا جس کی برکت سے لوگوں کو عبادت الٰہی کی سعادت نصیب ہوتی ہے' پھر مجھے اھدنا الصراط المستقیم لکھنے کے لئے فرمایا! تو

اسی طرح نور جوش میں آیا جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے بازو میں رکھ دیا' اور کہا یہ امت محمدیہ کا یقین ہے۔ اسی لئے وہ دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی طرف مائل نہیں ہوتے' پھر مجھے غیر المغضوب علیھم و لا الضالین' کی تحریر کا ارشاد ہوا' تو انوار و تجلیات کے پھر چشمے پھوٹے جس سے مخلوقات پر گھبراہٹ کا عالم طاری ہوا' تو اللہ تعالیٰ نے اس سے صور اسرافیل پیدا فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ونفخ فی الصور !! جب پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان والے سبھی گھبرائیں گے۔:

حضرت امام ابو یعلی موصلی علیہ الرحمتہ نے حدیث شریف بیان کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ زمین و آسمانوں کی تخلیق سے فارغ ہوا تو اس نے صور تخلیق فرما کر حضرت اسرافیل علیہ السلام کے سپرد فرمایا۔ بہرحال پہلے قلم کو بنایا جیسے مذکور ہوا۔ قلم نے کہا پھر مجھے و لا الضالین لکھنے کا حکم ہوا تو تاریکی پر تاریکی چھا گئی جس سے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے فرشتے کو پیدا فرمایا اگر اسے حکم دیا جائے کہ تمام زمینوں اور آسمانوں کو نگل جائے' تو وہ انہیں بآسانی نگل سکتا !اسے حکم ہوا کہ دوزخ کو آخری گہرائی تک پہنچائے' پھر اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمانوں کے برابر ایک پتھر پیدا فرمایا' جسے دوزخ کے منہ پر رکھ کر ڈھانپ دیا' چنانچہ یوم یکشف عن ساق' سے اسی طرف اشارہ 'ہے یعنی جس دن دوزخ کے منہ سے پتھر اٹھایا جائے گا'

فائدہ نمبر ۱۱ : حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اول الفاتحۃ نعیم و وسطھا تکریم و آخرھا رضوان اللہ سورۂ فاتحہ کی ابتداء نعمت' وسط عزت و تکریم اور آخر اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا حصول ہے' نیز دیگر اکابر نے بیان فرمایا ہے' فاتحہ ہر ظاہری و باطنی امراض کے لئے شفا ہے' اور حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ فاتحہ ہر مرض کی شفا ہے' حدیث شریف میں یہ کلمات آئے ہیں "قسمت الصلاۃ بینی و بین عبدی نصفین

(الحدیث) نماز میرے اور میرے بندے کے درمیان نصف و نصف منقسم ہے۔ جب بندہ کہتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بندے نے میری بزرگی کا اعتراف کیا' جب بندہ کہتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد و ثناء کی جب کہتا ہے الرحمٰن الرحیم' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس نے میری تعریف کی' اور جب کہتا ہے مالک یوم الدین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بندے نے اپنے آپ کو میرے حوالے کردیا' جب کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے اور بندہ جو کچھ بھی طلب کرے گا۔ میں اسے عطا کردوں گا' جب کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم' تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے یہ میرے بندے کے لئے ہی ہے وہ جو کچھ طلب کرے گا۔ اسے دیا جائے گا'

امام قرطبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ فاتحہ کا نام صلوۃ بھی ہے اس لئے کہ اس کے بغیر نماز درست اور کامل نہیں ہوتی' نیز مذکور ہے کہ نماز میرے اور میرے بندے کے درمیان منقسم ہے اور اس میں بسم اللہ کا ذکر نہیں' اس سے ائمہ حنفیہ دلیل پکڑتے ہیں کہ تسمیہ جزو فاتحہ نہیں ہے نیز یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر بسم اللہ کو جزو فاتحہ کہیں تو ایک نصف سے دوسرے نصف میں طوالت پیدا ہوگی' تاہم علامہ ابن عماد رحمہ اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے' اگرچہ ایک نصف دوسرے نصف سے قدرے طویل ہو' چنانچہ اسی بنا پر کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو کہے انت طالق نصف الیوم' آج نصف یوم تک تجھے طلاق ہے تو زوال کے وقت طلاق واقع ہو جائے گی باوجود یہ کہ دن فجر سے شروع ہوتا ہے۔ لہٰذا دن کا پہلا حصہ دوسرے حصے سے طویل ہوگا!

مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میں نے کتاب الروضہ باب الطلاق میں

یہ دیکھا ہے کہ اگر کوئی اپنی زوجہ سے کہے انت طالق عند انتصاف الشھر، تجھے نصف ماہ پر طلاق ہے تو پندرہ کی شام کو غروب آفتاب کے وقت ہی طلاق واقع ہوگی۔ اگرچہ مہینہ انتیس یوم کا ہی کیوں نہ ہو اور اگر اس نے یہ کہا کہ تجھے مہینے کے نصف ہونے پر طلاق ہوگی تو پندرہویں دن طلوع آفتاب کے وقت طلاق پڑ جائے گی۔:۔

فائدہ نمبر ۱۲ : حضرت امامؒ مالک اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک مقتدی پر فاتحہ پڑھنا واجب نہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جہری نمازوں میں واجب نہیں البتہ سری نمازوں میں واجب ہے! لیکن حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک سوائے مسبوق کے امام، مقتدی اور منفرد پر فاتحہ پڑھنا فرض ہے! مسبوق ایسے نمازی کو کہتے ہیں کہ جسے امام کے ساتھ صرف اتنا ہی وقت ملا کہ وہ صرف تکبیر تحریمہ ہی کہہ سکا، اور اسے فاتحہ پڑھنے کا موقعہ ہی نہ ملا، صحیح یہی ہے کہ اس پر بھی واجب تھا! لیکن اس کی طرف سے امام کی قرات ہی کافی سمجھی جائے گی، لیکن منہاج میں اس سے مختلف مفہوم کا اظہار ہوتا ہے (سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیق کے مطابق امام و منفرد پر قرات فاتحہ واجب ہے لیکن مقتدی پر بالکل نہیں البتہ جس رکعت کو اس نے پایا نہیں وہ منفرد کی حیثیت سے ہی ہوگی، امام کی قرات ہی مقتدی کے لئے سری و جہری نمازوں میں کفایت کرے گی (تابش قصوری)

اگر امام کے رکوع میں جانے کے بعد مقتدی نے تکبیر تحریمہ کہی تو اسے فاتحہ میں مشغول ہونا جائز نہیں۔ اگرچہ وہ گمان کرتا ہو کہ فاتحہ پڑھ کر بھی رکوع مین شامل ہو جائے گا! بلکہ اسے امام کے ساتھ ہی تکبیر انتقال کہہ کر رکوع میں مل جانا چاہئے اس لئے کہ متابعت امام واجب ہے، اور ایسی صورت میں فاتحہ نہ واجب ہے اور نہ ہی مستحب اسے علامہ ابن عماد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا!

حضرت سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں فاتحہ کی کوئی تخصیص نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "فاقرؤا ما تیسر من القران" یعنی جو کچھ قرآن کریم سے بآسانی پڑھ سکتے ہو، پڑھو! یہاں تک کہ قرآن کی سب سے چھوٹی آیت مدھامتان ہی پڑھ لے تو فرض ادا ہو جائے گا! حضرت امام محمد اور حضرت امام ابویوسف رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین آیات یا کم از کم ایک لمبی آیت کا پڑھنا ضروری ہے! ہاں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرات فاتحہ کو واجب قرار دیتے ہیں، فرض نہیں!

فائدہ نمبر ۱۳: علامہ نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ تعوذ باللہ من الشیطان الرجیم لیدفع عنک العجب، شیطان خبیث سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ تاکہ تجھ سے اللہ تعالیٰ خود بینی اور خودنمائی دور رکھے! حضرت نجم الدین نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شیطان، انسان کو قرآن پاک کی تلاوت سے باز رکھنے کی سب سے زیادہ کوشش کرتا ہے! نیز حضرت نیشاپوری علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ انسان کے لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے سے ذکر و اذکار کے دروازے کھل جاتے ہیں اور الحمد للہ رب العالمین کہنے سے شکر کے دروازے، الرحمٰن الرحیم سے اخلاص کے دروازے، اھدنا الصراط المستقیم سے دعا کے دروازے اور صراط الذین انعمت علیھم سے سعید روحوں کے نقش قدم پر چلنے کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

فائدہ نمبر ۱۴: حضرت امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان رب العالمین اس حقیقت پر دلالت کرتا ہے کہ وہ ذات اقدس جہت و مکان سے پاک ہے۔ کیونکہ وہ زمان و مکان دونوں کا خالق ہے، اور اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی ذات اقدس کے سوا کل اشیاء عالم میں داخل نہیں منجملہ اس کے جہت و مکان بھی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ مکان و مقام اور زمان کا

بھی رب اور خالق ہے، خالق کے لئے اپنی مخلوق سے قبل ہونا ضروری ہے اور یہ کلمہ اس پر بھی دلالت کرتا ہے کہ وہ ذات اقدس حلول سے بھی مبرا ہے حلول کہتے ہیں کسی ذات کا کسی جسم وغیرہ میں سما جانا! لیکن اللہ تعالیٰ ایسے عیب سے بالکل پاک ہے کیونکہ جب وہ رب العالمین ہے تو اپنی ذات کے علاوہ ہر چیز کا خالق ہے، پس اس کی ذات اقدس ہر محل سے پہلے کی تسلیم کی جائے گی، لہٰذا جیسے وہ محل کی تخلیق سے پہلے وہ محل وغیرہ کی تخصیص سے مستغنی تھا اسی طرح اس کی تخلیق کے بعد بھی وہ اس سے بے نیاز ہے۔

اگر کہا جائے ایاک نعبد وایاک نستعین' میں صیغہ جمع کس لئے استعمال ہوا ہے تو کہا جائے گا یہ اپنی اصلی حالت کے عین مطابق ہے کہ "ہم تیری ہی عبادت کریں اور تجھ سے ہم مدد کے طالب ہیں تو یہ مناسب نہیں کیونکہ جب انسان انفرادی سطح پر اس کی تلاوت کرتا ہے تو جمع کا صیغہ اسے کیسے زیب دیتا ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ جمع تعظیمی ہے تو یہ بھی درست نہیں! کیونکہ بندے کو تو عاجزی و انکساری ہی مناسب ہے خصوصاً جب وہ مصروف عبادت ہو۔:

اس کے جواب میں تحریر کرتے ہیں کہ یہاں جمع ہی مراد ہے اور اس میں جماعت کی فضیلت پر تنبیہہ فرمائی گئی ہے۔ پس اگر کوئی اکیلا نماز پڑھے تو گویا وہ عرض گزار ہے الٰہی میں تیرے فرشتوں کی معیت میں عبادت کی سعادت حاصل کررہا ہوں!

اور ایک جواب یہ ہے کہ جب بندہ ایاک نعبدو ایاک نستعین کے کلمات ادا کررہا ہوتا ہے تو وہ گویا کہ اپنی اور دوسروں کی عبادت کا بیک وقت ذکر کررہا ہوتا ہے۔ یعنی ایمانداروں کی ضروریات کی تکمیل کی طرف مائل ہوا۔ لہٰذا جب وہ اس انداز سے پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام تمناؤں کو پورا کر دینے کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کا ارشاد ہے۔ من قضی لمسلم حاجة قضی الله جمیع حوائجه جس شخص نے کسی مسلمان کی ایک حاجت کو پورا کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی تمام تمناؤں کو برلائے گا ایک اور بھی جواب دیا گیا ہے کہ بندے نے اپنی عبادت کو انتہائی حقیر سمجھا تو وہ صالحین کی عبادت کے وسیلہ سے اپنی عبادت کو پیش کرتا ہوا کہتا ہے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین :-

مسئلہ : ایسے مقام پر ایک شرعی مسئلہ سے وضاحت کی جاتی ہے کہ اگر کسی نے دس غلام فروخت کردیئے تو خریدار کو جائز نہیں کہ بعض کو قبول کرے اور بعض کو واپس کردے بلکہ اس پر لازم ہے کہ سب لے یا سبھی واپس کرے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے یہی شایان ہے کہ تمام عبادت گزاروں کی عبادت کو جب قبول فرمائے گا تو اس عاجز کی بھی ان کے ساتھ قبولیت پائے گی۔ پھر طریقہ سے اس بندہ کی عبادت رد نہیں کی جائے گی۔ اگرچہ اس کی عبادت ناقص ہی کیوں نہ ہو جیسے کوئی دو غلام خریدے ایک عیب دار ہو اور دوسرا صحیح و سالم تو عیب دار کو واپس کرنا درست نہیں۔ ہاں البتہ بائع رضامند ہو تو الگ بات ہے' ایک جواب یہ بھی ہے' فرض کیا اللہ تعالیٰ فرماتا! اے میرے بندے جب تو نے الحمد سے یوم الدین تک فاتحہ پڑھ کر میری تعریف و توصیف کی تو تیری نگاہوں میں میری بڑی قدرومنزلت ہے! اس لئے تو صرف اپنی ہی ضروریات کو طلب نہ کر بلکہ اپنے ساتھ تمام مسلمانوں کو شامل کرکے ایاک نعبد وایاک نستعین کہہ۔ پھر اگر یہ کہا جائے کہ کیا وجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے الحمد میں اپنا ذکر بعد میں کیا اور ایاک نعبد میں اپنا ذکر مقدم رکھا یعنی ابتدائے فاتحہ میں الحمدللہ کہا اور للہ الحمد نہیں فرمایا! اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ حمد تو غیراللہ کی بھی ہوسکتی ہے جبکہ عبادت سوائے معبود حق کے جائز نہیں۔ لہٰذا ایاک نعبد میں کلمہ ایاک کو مقدم لاکر حصر فرمادیا۔

فائدہ ۱۵: اللہ تعالیٰ نے کلمہ "العلمین" قرآن کریم میں پانچ طرح ذکر فرمایا ہے،

(۱) انسانوں اور جنوں کے لئے مثلاً لیکون للعلمین نذیرا قرآن کی شان و شوکت کے اظہار کے لئے، ان ھو الا ذکر للعلمین، قرآن کریم تو تمام جہانوں کے لئے باعث ہدایت ہے۔ سید الانبیاء والمرسلین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت کے عموم کے لئے وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔:۔

(۲) کسی خاص زمانے کے لئے، جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ انی فضلتکم علی العالمین، بے شک ہم نے تمہیں تمہارے زمانے کے تمام لوگوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ ولقد اخترنا ھم علی علم علی العالمین اور بے شک ہم نے اپنے خاص علم کے لئے انہیں تمام لوگوں سے منتخب فرمایا۔ ان اللہ اصطفاک وطھرک واصطفاک علی نساء العالمین بے شک اے مریم، اللہ تعالیٰ نے تجھے عظمت و فضیلت عطا فرمائی اور پاکیزہ رکھا اور تجھے تیرے زمانے کی تمام عورتوں سے برگزیدہ فرمایا۔ اس کی مزید تفصیل انشاء اللہ عنقریب فضائل سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے باب میں آرہی ہے۔:۔

(۳) تیسرا معنی، حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے قیامت تک کے زمانوں کو محیط ہے۔ مثلاً فرمایا الی الارض التی بارکنا فیھا للعالمین زمین کی طرف جس میں ہم نے تمام جہانوں کے لئے برکت رکھی ہے۔

(۴) حضرت سیدنا نوح علیہ السلام اور ان کے بعد آنے والوں کے لئے جیسے جیسے سلام علی نوح فی العلمین۔

(۵) یہود و نصاریٰ کے لئے: وللہ علی الناس الی قولہ ومن کفر فان اللہ غنی عن العلمین، اس لئے کہ وہی حج کو فرض نہیں سمجھتے تھے۔:۔

ابو العالیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں عالم کئی ہیں جن میں، عالم انس، عالم جن ہیں، نیز زمین کے چار کونے ہیں اور ہر کونے میں ڈیڑھ ہزار عالم آباد ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحمٰن بھی ہے اپنی نعمتوں کے ساتھ، وہ رحیم ہے اور ہر آفت اور مصیبت سے بچاتا ہے۔ وہ مالک یوم الدین بھی ہے، یعنی جزا اور حساب کے دن کا بھی وہی مختار ہے، باوجود اس کے کہ وہ ہر زمانہ اور ہر وقت میں مالک و مختار ہے مگر یوم قیامت کے ساتھ تخصیص فرمائی کیونکہ اس دن تو مجبوراً ہر ایک کو تسلیم کرنا ہی پڑے گا! کہ ہر قسم کا حکم خدا ہی کا ہے۔:۔

ایاک نعبد وایاک نستعین کے بھی معانی کئی اقسام پر ہوسکتے ہیں۔ مثلاً ایک یہ کہ ہم تیری ہی خلوص نیت سے عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد کے ہم محتاج ہیں، دوسرا یہ کہ ہم تیری ہی توفیق سے عبادت کرتے ہیں اور تیری ہی تصدیق سے مشاہدہ کی بساط پر مدد کے طالب ہیں۔ تیسرا یہ کہ! ہم مجاہدہ و ریاضت کے طریقہ سے تیری عبادت کرتے ہیں اور تصدیق مشاہدہ کی بساط سے استعانت چاہتے ہیں۔:۔

اھدنا الصراط المستقیم، ہمیں صراط مستقیم پر چلا، صراط کا لغوی معنی ہے واضح اور روشن راستہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں صراط مستقیم سے قرآن کریم مراد ہے! کیونکہ قرآن کریم سے ہی صراط مستقیم کی طرف رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

مغضوب علیھم اور ولا الضالین سے عیسائی مراد ہیں۔ (لیکن عموماً اس میں سبھی، مشرک، کافر، بدعقیدہ، مرتدین، منکرینِ ختم نبوت و رسالت، منکرینِ قرآن و حدیث اور اہل سنت و جماعت سے دوری اختیار کرنے والے شامل ہیں)۔ (تابش قصوری)

فائدہ نمبر۱۶: اس سورہ "الفاتحہ" کے اول میں حمد و ثنا ہے اور آخر میں توحید ہے اور اسے امت محمدیہ علیہ التحیہ والثناء کے لئے مخصوص فرمایا، پس ان کا

رب محمود ہے۔ اپنے قول کے مطابق الحمدللہ! اور ان کے نبی بھی محمود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق محمد رسول اللہ! اسی طرح امت محمدیہ کا رب "رب العالمین" ان کا نبی، رحمۃ للعالمین ان کا رب الرحمٰن الرحیم، ان کا نبی بالمومنین رؤف رحیم، پھر ان کا رب، ملک یوم الدین ان کا نبی شفیع یوم الدین، عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا، پس ان کا رب ان کا معبود اپنے قول کے مطابق ایاک نعبدو ایاک نستعین، اور ان کا نبی قائداعظم جب وہ محشر میں وارد ہوں گے، ان کا رب ھادی المومنین وانک لتھدی الی صراط مستقیم!!

حکایت: حضرت شیخ محمد بن علی عراقی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری آنکھ کی پلک پر گوشت بڑھ گیا، مجھے لوگوں نے بغداد شریف کے ایک یہودی طبیب کی بابت بتایا کہ وہ جراح ہے اسے کاٹ کر درست کر دے گا! میں نے لوگوں سے کہا، اس کے پاس تو میں ہرگز نہیں جاؤں گا! پھر مجھے خواب میں کسی شخص نے کہا وضو کرنے کے بعد تم اس کے لئے سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو! چنانچہ میں نے اس مقصد کے لئے سورہ فاتحہ کا ورد شروع کردیا، اچانک ایک دن میں وضو کررہا تھا کہ سورہ فاتحہ کی برکت سے وہ زائد گوشت از خود جسم سے الگ ہوکر گر پڑا۔ (سبحان اللہ وبحمدہ)

۵۔ عجیب سخی: بیان کرتے ہیں کہ جامع مسجد بغداد میں کسی سوالی نے ایک درہم کا سوال کیا ایک شخص نے اس سے کہا تم سورہ فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب مجھے فروخت کردو اور جو کچھ میری ملک میں ہے وہ تم لے لو! اس نے کہا مجھے ضرورت نے مجبور کیا تو ایک درہم کا سوال کیا تھا! اللہ تعالیٰ کے کلام کو بیچنا تو میرا مقصد نہیں! وہ خالی ہاتھ واپس لوٹا سرراہ اسے ایک سبزپوش سوار ملا جس نے اسے دس ہزار درہم دے دیئے اس نے کہا! آپ کون صاحب ہیں؟ تو جواب ملا! میں تیرا یقین کامل ہوں!

نصیحت: سورۃ الحمد میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پانچ اسمائے حسنیٰ کا ذکر فرمایا ہے' اللہ' رب رحمٰن' رحیم' مالک! اس میں خصوصی راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ گویا کہ فرما رہا ہے اے میرے بندے میں تیرا پیدا کرنے والا ہوں' اس لئے میں تیرا معبود ہوں تیری تربیت فرمائی ہے۔ اس لئے میں تیرا رب ہوں' جب تو میری نافرمانی پر اترا تو میں نے تیری پردہ پوشی فرمائی اس لئے میں رحمٰن ہوں۔ جب تو نے توبہ اختیار کی تو میں نے بخشش سے نوازا اس لئے میں رحیم ہوں۔ پھر تجھے نیکیوں کا بدلہ میں نے عطا کرنا ہے اس لئے میں روز جزا کا مالک ہوں!

(۵) اگر کہا جائے الحمدللہ کہا؟ الشکرللہ کیوں نہ فرمایا! جواب یہ ہے کہ الحمدللہ کہنے کا مفہوم یہ ہے الشکرللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے جو جو نعمتیں پیدا فرمائی ہیں خواہ کسی کے پاس ہوں یا نہ ہوں ہر حالت میں وہ ذات حمد و ثنا کے لائق ہے بخلاف الشکرللہ کیونکہ شکر نعمت کے مقابلہ میں ہوتا ہے۔ لہٰذا واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نعمتوں کا خالق ہونے کے باعث لائق حمد و ثنا ہے!

حمد و مدح کا فرق بیان کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں کہ مدح کبھی جائز' کبھی ممنوع ہوسکتی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ احثوا التراب فی وجوہ المداحین' مداحوں کے منہ میں مٹی ڈالو! اسے علامہ نووی علیہ الرحمتہ نے شرح المہذب میں بیان کیا ہے۔ ہاں البتہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے کچھ احادیث مدح کے جواز اور کچھ عدم جواز میں آتی ہیں اور ان دونوں میں تطبیق اسی طرح دی جاسکتی ہے کہ اگر ممدوح کمال ایمان کی دولت سے سرفراز ہے ۔ معرفت تامہ کا مالک ہے اور اس کا نفس مدح و تعریف سے بے نیاز ہے ۔ اس میں کسی قسم کی کدورت اور تغیر کا احتمال نہیں ہے نیز اس کے متکبر و مغرور ہونے کا بھی خدشہ نہیں تو ایسے فرد کامل

کی مدح میں کوئی ہرج نہیں!

اور اگر اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہ ایسے مکروہات کا شکار ہو جائے گا تو ایسے موقع پر مدح مناسب نہیں! رہا سوال اس بات کا کہ انسان کو اپنی خوبیاں بیان کرنا کیسا ہے؟ تو اس پر شرعی حکم یہی ہے کہ اگر وہ اپنی بڑھائی اور فخر کا اظہار کرتا ہے تو بری بات ہے! اور اگر اپنے نفس کی خرابیوں کو دور کرنے کا ارادہ ہے یا وہ نصیحت و تعلیم دینا چاہتا ہے تو یہ اس کے لئے عمدہ اور پسندیدہ امر ہے۔ یعنی تحدیث نعمت کے طور پر اظہار اوصاف ممنوع نہیں! (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

بہرحال مطلقاً حمد، محمود ہے، کہا گیا ہے کہ حمد وہ ہے جس میں انسان کو اختیار ہے جیسے تحصیل علم و کرم اور کلمہ مدح ایسی تعریف پر بولا جاتا ہے جس میں انسان کو مطلقاً اختیار نہ ہو جیسے طوالت قامت، حسن صورت، یہ بھی کہتے ہیں کہ حمد ذوالعقول کے لئے اور مدح غیر ذوی العقول کے! مثلاً اگر کوئی لعل و جواہر یا کسی جانور کو دیکھ کر اس کے محاسن بیان کرتا ہے تو یہ مدح کہلائے گی اور عقل کے فضائل کے سلسلہ میں بیان کرتے ہیں کہ اعقل الطیور الحمام، پرندوں میں سب سے زیادہ عاقل کبوتر ہے۔

کتاب المنہاج قربانی کے باب میں مذکور ہے کہ کمزور تر یا پاگل جانور قربانی کے لئے جائز نہیں! البتہ علامہ زرکشی فرماتے ہیں کہ اگر یہ کہا جائے کہ دبلا پتلا، جو کھانے پینے سے بھی عاری ہو چکا ہو ایسا جانور قربانی میں جائز نہیں، تو بہتر ہے! کیونکہ جانوروں میں جنوں بہت ہی کم ہوتا ہے بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے!

حمد زبان سے ہی ہو سکتی ہے جیسے مدح، البتہ شکر زبان کے علاوہ ہاتھ، پاؤں سے بھی ادا کیا جاسکتا ہے، جیسے کوئی اپنے محسن کی ضروریات کو اپنے ہاتھ یا پاؤں سے انجام دے دے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ

شُكْرًا وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ آل داؤد میرا شکر ادا کرو کیونکہ میرے بندوں میں بہت ہی کم ہیں جو شکر گزار ہیں۔ اس آیت کا مفہوم ہے کہ میری اطاعت و عبادت کرو! اور اطاعت و عبادت زبان کے علاوہ دیگر اعضا و جوارح سے ہی کی جاسکتی ہے!

پس اگر یہ کہا جائے کہ الحمدللہ کہا! اور احمد اللہ نہیں فرمایا تو اس کے متعدد جواب دیئے گئے ہیں (ا) یہ کہ اگر احمد اللہ فرمایا ہوتو اس سے یہی واضح ہے کہ بندے نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی، لیکن الحمدللہ کہنے سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ کی حمد کرے یا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ازل تا ابد ہر حالت میں قابل حمد و ستائش ہے۔

(۲) اگر بندہ احمد اللہ کہتا تو بعض اوقات اس کا دل تعظیم و تکریم الہیہ سے غافل ہوتا تو اس وقت حقیقتاً آدمی کاذب ٹھہرتا! بخلاف الحمدللہ کے، کیونکہ الحمد کہنے پر غفلت سے ہی یہ کلمہ کیوں نہ کہہ رہا ہو تب بھی وہ صادق ہے، کیونکہ اس کا یہی مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی لائق حمد ہے، اس کی مثال لا الہ الا اللہ ہے۔ کیونکہ اس کے کہنے والے کو ہم کاذب نہیں کہہ سکتے (اگرچہ غفلت کی حالت میں ہی یہ کلمہ بول رہا ہو) بخلاف اشھدان لا الہ الا اللہ کے کیونکہ اگر وہ اس کلمہ پر ایمان و یقین نہیں رکھتا تو اس کا "اشھد" کہنا صحیح نہیں کہا جائے گا۔ اسی لئے اذان کے آخر میں کلمہ اشھد کو ساقط کردیا گیا۔ فقط لا الہ الا اللہ پر اکتفاء کیا گیا کیونکہ اگر وہ شہادت پر یقین ہی نہیں رکھتا تو اس کا اشھد کہنا سچ نہیں ہوگا۔ اسی لا الہ الا اللہ شہادت کا کلمہ چھوڑ دیا گیا تاکہ قائل پر جھوٹ کا اطلاق نہ ہو!

(۳) احمدللہ میں آٹھ حرف ہیں اور جنت کے دروازے بھی آٹھ ہیں۔ پس ہر دروازہ ایک ایک حرف کی برکت سے کھلتا جائے گا!

الحمدللہ میں للہ کا لام اختصاص کے لئے ہوسکتا ہے جیسے الجُلّ للفرس

میں، جھول گھوڑے کے لئے ہے۔ بناء علیہ معنی یہ ہوں گے کہ حمد صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کے لئے مخصوص ہے یا ملکیت کے اثبات میں مستعمل ہو، جیسے الدار لزید، یہ گھر زید کے لئے ہے یعنی زید اس کا مالک ہے یا بہ معنی استیلاء جیسے البلد للسلطان، یہ شہر بادشاہ کے قبضہ میں ہے، اس بنا پر للہ لام میں ان تینوں معنوں کا اطلاق ہو سکتا ہے، علی الترتیب یوں سمجھئے (ا) حمد صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے ہے۔ حمد صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے، حمد پر صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کا تسلط ہے۔

(۵) حمد کا تعلق ماضی اور مستقبل دونوں سے ہے زمانہ ماضی کے باعث تو پہلی عطا کردہ خدائی نعمتوں پر شکر کرنا لازمی ہے اور زمانہ مستقبل کے لئے جدید نعمتوں کا امکان ہے اس لئے ان نعمتوں کے حصول سے قبل اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ، اگر تم شکر کرو گے تو میں تجھے اور زیادہ عطا کروں گا پس ماضی کے شکر کے باعث دوزخ کے دروازے بند ہوں گے اور مستقبل کے شکر کی بنا پر جنت کے دروازے کھلیں گے!

حکایت: گزشتہ زمانے میں ایک ایسا عابد تھا کہ جس کی کثرت عبادت کو دیکھ کر حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی تعجب کرنے لگے، چنانچہ اللہ تعالیٰ سے اس کی زیارت کی اجازت طلب کی۔ فاستاذن ربہ فی زیارتہ فاذن لہ، تو اللہ تعالیٰ نے اس شرط پر اجازت عطا فرمائی کہ لوح محفوظ پر ایک نگاہ دیکھ لیں، جب انہوں نے لوح محفوظ پر اس کا نام دیکھا تو وہ نام اشقیاء کی جماعت میں درج ہے۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کے پاس آئے تو اس کے بدبخت ہونے کی اطلاع دی وہ شخص عرض گزار ہوا! الحمدللہ!

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے محسوس فرمایا کہ شاید اس شخص نے میری بات کو سنا نہیں تو دوسری بار اطلاع دی۔ اس نے پھر کہا! الحمدللہ اور کہا اگر

میں اس کے لائق نہ ہوتا تو میرا رب میرے ساتھ یہ برتاؤ نہ کرتا' لہٰذا' سختی و نرمی دونوں پر اللہ تعالیٰ ہی لائق حمد و ثناء ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور زیادہ متعجب ہوئے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا جبریل انظر فی اللوح المحفوظ اے جبرائیل! ذرا لوح محفوظ پر تو دیکھئے' فنظر فیہ فوجدا سمہ قد تحول من الاشقیاء الی السعداء' پس جب دیکھا تو اس کا نام اشقیاء سے نکال کر سعادت مندوں میں درج ہوچکا تھا۔:

فوائد جلیلہ :

(۱) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' حضرت دانیال علیہ السلام کو جب بخت نصر نے دو شیروں کے ساتھ ایک کنویں میں قید کردیا تھا تو وہ پانچ دن تک صحیح و سالم ان کے ساتھ رہے! جب انہوں نے آزادی پائی تو پوچھا گیا آپ کو شیروں نے کچھ نہ کہا؟ آپ نے فرمایا میں یہ دعا پڑھتا رہا!
الحمدللہ الذی لا ینسی من ذکر' الحمدللہ الذی لا یخیب من دعاہ الحمدللہ الذی من توکل علیہ کفاہ الحمد اللہ الذی لا یکل من توکل علیہ الیٰ غیرہ الحمد للہ الذی ھو ثقتنا حین تنقطع عنا الحیل' الحمدللہ الذی یجزی بالاحسان احسانا وبالسیئۃ کرما اوحلما وغفرانا الحمدللہ الذی یکشف ضرنا وکربنا الحمدللہ الذی ھو رجاؤنا یوم سوقنا باعمالنا الحمدللہ الذی' یجزی بالصبر نجاۃ۔
(ترجمہ) تمام حمد و ثنا اسی ذات اقدس کے لئے جو اپنے ذکر کرنے والے کو کبھی نہیں بھولتا' حمد اس خدا کی جس سے مانگنے والا کبھی محروم نہیں رہتا' تعریف اس خدا کی جس پر کوئی شخص بھروسہ کرتا ہے تو وہ اسے کفایت فرماتا ہے۔ اس خدا کی حمد جس پر توکل کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا اور اس قسم کی حمد و ثنا جس کے لائق وہی ذات اقدس ہے۔ حمد اس خدا کی جب تمام امیدیں ٹوٹ چکی ہوں تو بھی اسی ذات پر ہماری امید وابستہ رہتی ہے' حمد و ثنا

اسی ذات اقدس کے لائق ہے جو احسان کا احسان سے بدلہ عطا فرماتا ہے' اور گناہوں کا بدلہ عنایات' بردباری اور معافی سے مرحمت فرماتا ہے' حمد اسی کے لئے ہے جو ہمارے مصائب و آلام کو دور فرماتا ہے' حمد اس خدا کی جس دن ہمارے اعمال ہم کو اس کی بارگاہ میں لے جائیں گے اور ہماری امیدیں اسی سے متعلق ہوں گی۔ حمد اس خدا کی جو صبر پر نجات عطا فرماتا ہے۔:۔

فائدہ نمبر۲ : امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جبریل امین حاضر ہوئے اور عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کی جائے جیسا کہ اس کی عبادت کرنے کا حق ہے تو آپ ان کلمات کو ادا فرمایا کریں" اللھم لک الحمد حمدا کثیرا خالدا مع خلودنا ولک الحمد حمداً لا منتھی له دون علمک ولک الحمد حمدا لا منتھی له دون مشیئتک ولک الحمد حمداً لا اجر لقائله الا رضاک۔:۔

الٰہی! ہم تیری ایسی حمد کرتے ہیں جو ہمیشگی کے ساتھ قائم رہے۔ حتیٰ کہ ہماری زندگی تمام ہو جائے' اور تیری ایسی حمد بجا لاتے ہیں جس کی آپ کے علم پاک کے مطابق کہیں اختتام پذیر نہ ہو' اور تیری ایسی حمد و ثنا کرتے ہیں جس کی تیری مشیت کی طرح انتہا بھی نہ ہو! الٰہی تیری ایسی حمد بیان کرتے ہیں جس کا بدلہ تیری رضا کے سوا کچھ نہ ہو! حضرت علامہ عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ترغیب و ترہیب کے متعدد نسخوں میں اسی طرح مرقوم ہے۔

فائدہ نمبر۳ : طبرانی کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہزار نیکیاں درج کراتا ہے' ہزار درجے بلند فرماتا ہے اور ستر ہزار فرشتوں کو اس کے لئے مقرر فرماتا ہے جو قیامت تک اس کے

لئے استغفار کرتے رہیں گے۔ کلمات درج ذیل ہیں۔

الحمدللہ الذی تواضع کل شئی لعظمتہ والحمد للہ الذی ذل کل شئی لعزتہ والحمد للہ الذی خضع کل شئی لملکہ والحمد للہ الذی استسلم کل شئی لقدرتہ حمد و ثنا اس ذات اقدس کے لئے جس کی عظمت کے سامنے ہر چیز عاجز ہے' تمام حمد و ثنا اس ذات اقدس کے لئے جس کی ملکیت کے سامنے ہر شئی معمولی ہے' حمد و ثنا اس ذات اقدس کے لئے جس کی قدرت کے سامنے ہر شے سر تسلیم خم کئے ہوئے ہے۔

فائدہ نمبر۴: حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص ان کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بجالاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے غنی بنا دیتا ہے'

الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وتستمر الا اغناء اللہ تعالیٰ

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت داوٗد علیہ السلام نے ان کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کا ورد کیا تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ اے داوٗد علیہ السلام تو ایسی حمد و ثنا بجالایا ہے کہ فرشتے اس کے ثواب کو لکھتے لکھتے تھک گئے ہیں۔ کلمات حمد داوٗدیہ یہ ہیں۔ الحمدللہ حمدا کما ینبغی لکرم وجھہ وعز جلالہ' اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے لئے ایسی حمد و ثنا ہو جو اس کی ذات کریم اور عزت و جلال کے شایان شان ہے۔

حضرت ابوسلمان دارانی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کوئی شخص بیت اللہ شریف کے دروازے کے سامنے اس طرح حمد و ثنا کرتا رہا۔ الحمدللہ بجمیع محامدہ کلھا ماعلمت منھا ومالم اعلم علی جمیع نعمہ کلھا ماعلمت منھا ومالم اعلم عدد خلقہ کلھم ماعلمت منھم ومالم اعلم حمد و ثنا اس ذات اقدس کی اس کے تمام محامدِ محاسن کے ساتھ جن کو میں جانتا ہوں یا نہیں جانتا' اور اس کی تمام نعمتوں کی تعداد کے برابر جنہیں میں جانتا

ہوں یا نہیں جانتا اور اس کی تمام مخلوق کی تعداد کے برابر جنہیں میں جانتا ہوں یا نہیں جانتا۔:۔

جب دوسرے سال حج کعبہ کی سعادت حاصل کرتے ہوئے انہی کلمات سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرنے لگا تو آواز آئی اے میرے بندے، تو نے فرشتوں کو اکتا دیا ہے ابھی تک تو وہ گزشتہ سال کی حمد و ثنا کے ثواب لکھنے سے ہی فارغ نہیں ہوئے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔:۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "اذا انعم اللہ علی عبد نعمتہ فقال الحمد للہ قال اللہ تعالیٰ انظروا الی عبدی اعطیتہ مالا قیمۃ لہ فاعطانی مالہ قیمۃ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو کوئی نعمت عطا فرماتا ہے اور وہ کہتا ہے الحمد للہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا، فرشتو! میرے بندے کی طرف دیکھو جس کو میں نے کوئی خاص قیمت والی چیز تو نہیں دی مگر وہ مجھے نہایت قیمت چیز دے رہا ہے یعنی کہتا ہے! الحمد للہ۔:۔

فائدہ نمبر ۵ : حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی گئی کہ جب تم نماز ادا کرنے لگو تو الحمد للہ سے شروع کرو کیونکہ میں نے اپنے ذمہ کرم پر واجب ٹھہرایا ہے جو میری حمد کرے گا میں اسے چار چیزیں عطا فرماؤں گا۔ سختی کے بعد آسانی، محتاجی کے بعد امیری، دنیا اور آخرت میں آرام و راحت، نیز دوزخ سے نجات۔:۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی شخص الحمد للہ کہتا ہے تو زمین و آسمان ثواب سے بھر جاتے ہیں جب دوبارہ کہتا ہے۔ ساتوں زمینیں اور ساتوں آسمان بھر جاتے ہیں اور جب تیسری بار الحمد للہ پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے سل، تعط، مانگو! عطا کیا جائے گا!

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے بعض آسمانی کتب میں دیکھا کہ شیطان نے اپنی عبادت میں کبھی بھی الحمد للہ نہیں کہا تھا اور

اگر یہ کلمات ادا کرتا تو اللہ تعالیٰ اسے کبھی آزمائش میں نہ ڈالتا'

نصیحت : میں نے حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کی سب سے آخری تصنیف منہاج العابدین میں دیکھا ہے' انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی نے اللہ تعالیٰ سے بعلم بن بعوراء کے بارے میں سوال کیا! تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا' میں نے اسے جو کچھ عطا فرمایا تھا اس پر اس نے کبھی شکر ادا نہیں کیا! اگر وہ میرا شکر ادا کرتا تو میں اپنی نعمتیں سلب نہ فرماتا!

علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ اپنی تفسیر میں رقم فرماتے ہیں کہ بعلم بن بعوراء' عرش تک دیکھ لیتا تھا اور وہ مستجاب الدعوات تھا' اس کی مجلس میں بارہ ہزار تلامذہ پڑھتے تھے' جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا ! حبیبی ! ان لوگوں کو اس کی بابت پڑھ کر سنائیں' جسے ہم نے اپنی نشانیاں عطا فرمائی تھیں' پھر وہ اس کے پاس نہ رہیں!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیتیں ایک ایسے شخص کے حق میں نازل ہوئیں جن کی تین دعائیں یقیناً قبول ہونے والی تھیں' چنانچہ اس کی بیوی نے اسے کہا اللہ سے دعا کریں میں بنی اسرائیل کی تمام عورتوں سے خوبصورت بن جاؤں۔ چنانچہ اس کی دعا قبول ہوئی اور وہ حسین و جمیل بن گئی تو اس نے اسے ہی ناپسند کرنا شروع کردیا' تو اس نے دوسری دعا یہ کی کہ وہ کتیا بن جائے چنانچہ وہ کتیا بن گئی اس کی اولاد نے کہا کہ لوگ ہمیں استہزاء کرتے ہیں۔ لہٰذا دعا کریں کہ دوبارہ انسان بن جائے۔ چنانچہ اس نے دعا کی اور وہ پہلے کی طرح ہی عورت بن گئی۔ اس طرح تینوں دعائیں ہی بے فائدہ گئیں' سچ فرمایا قرآن کریم نے اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ' عورتوں کا مکرِ عظیم "بینظیر" ہے۔

علامہ قرطبی فرماتے ہیں پہلا قول زیادہ معروف ہے اور اکثر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اس آیت میں فانسلخ منہا کا جو کلمہ واقع ہوا ہے اس سے

یہی مترشح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جو کچھ عطا فرمایا تھا چھین لیا تو وہ کتے کی شکل میں متشکل ہو گیا۔ اگر اس پر بوجھ رکھو ہانپنا شروع کردے اور اگر چھوڑو تو پھر بھی ہانپنے لگے! اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اپنے کفر سے کسی حالت میں بھی باز نہ آیا! ہاں اسے اسم اعظم حاصل تھا جس کے باعث اس نے قوم موسیٰ پر بددعا کی تو وہ چالیس سال تک تیہ کے صحراء میں سرگردان رہی پھر حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ اس کے دل سے علم معرفت نکل جائے چنانچہ وہ سفید کبوتر کی طرح اس کے سینے سے نکل کر اڑ گیا!

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہ آیت اہل علم کے لئے نہایت شدید ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس کو علم کی دولت سے نوازا ہو اور پھر وہ دنیا کی طرف رغبت کرنے لگے تو اس کی مثال ذلیل کتے کی سی ہے' جس کی عادت ہے کہ بلا تھکان اور بغیر پیاس کے بھی ہانپتا رہتا ہے!

مسئلہ : اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اس کے تمام محامد و محاسن کے ساتھ کروں گا تو اس کا یہ طریقہ ہے وہ کہے ! الحمدللہ حمداً یوافی نعمہ ویکا فی مزیدۃ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے لئے ہی ہیں' ایسی حمدیں جو اس کی نعمتوں کا بدل جائیں اور اس کے مزید انعامات کے لئے کفایت کریں اور اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں سب سے عمدہ الفاظ کے ساتھ اس کی حمد و ثنا بجا لاؤں گا تو اسے یہ طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ لا احصی ثنا علیک انت کما اثنیت علی نفسک الٰہی میں تیری حمد و ثنا کا احاطہ نہیں کر سکتا' تیری ذات اقدس ایسی ہی ثناء کے لائق ہے جیسے تو خود اپنی ذات اقدس کے لائق ثناء کر سکتا ہے! البتہ "متولی نے ابتداء "سبحانک" کے کلمات کا اضافہ کیا ہے۔ لیکن بعد علماء نے فلک الحمد حتیٰ ترضیٰ کے الفاظ زیادہ کئے ہیں!

تعبیر : خواب میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا' وسعت رزق پر دلالت کرتی ہے' اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ، نیز یہ بھی تعبیر دیتے ہیں کہ اسے اللہ تعالیٰ دو فرزند عطا فرمائے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے! سیدنا ابراہیم علیہ السلام حمد بجا لاتے ہیں! الحمدللہ الذی وھب لی علی الکبر اسماعیل واسحق! تمام تعریفیں اسی ذات اقدس کے لائق ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں دو فرزند حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام عطا فرمائے! ساره رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند حضرت اسحاق علیہ السلام سے چودہ سال قبل حضرت اسماعیل علیہ السلام متولد ہو چکے تھے۔:

مسئلہ! : علماء کرام میں اس سلسلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ الحمدللہ اور لا الہ الا اللہ میں کون سا کلمہ افضل ہے! پس اس میں ایک جماعت تو الحمدللہ کی فضیلت پر قائل ہے کیونکہ اس میں حمد اور توحید پائی جاتی ہے اور اس کے پڑھنے والے کو تیس نیکیاں ملتی ہیں اور ایک جماعت لا الہ الا اللہ کی افضیلت پر قائم ہے۔ کیونکہ اس سے کفر دور ہوتا ہے! چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جہاد میں مصروف رہوں جب تک وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار نہیں کر لیتے، اور سوائے تشھد میں! اشھد کا کلمہ کہنا شرط نہیں ہے۔ یعنی وحدانیت و رسالت کی شہادت میں اشھد کے کلمات کو بطور شرط لازم نہیں کیا گیا! جیسے کہ امام نووی علیہ الرحمتہ نے اس کی تصحیح کی ہے۔ البتہ امام رافعی کلمہ شہادت میں دونوں جگہ اشھد کو شرط قرار دیتے ہیں۔ شرح المھذب میں ہے کہ اگر کافر، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت، وحدانیت کی شہادت سے قبل ادا کرے تو مقبول نہیں اور نہ ہی اس کا اسلام صحیح ہوگا، تفصیل باب الوضو میں آئے گی جس میں واضح کیا گیا ہے کہ دونوں کلموں کا باہم متصل کہنا شرط نہیں! حتیٰ کہ اگر کسی کافر نے صبح کہا لا الہ الا اللہ اور شام کو اس نے کہا محمد رسول اللہ، تو اس کا اسلام صحیح ہو جائے گا!

فوائد : ! حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آیۃ الکرسی ! سورۂ فاتحہ ! اور سورۂ آل عمران کی یہ دو آیتیں شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو ! (الایہ)" اور قل اللھم مالک الملک (الایہ) جب اللہ تعالیٰ نازل فرمانے لگا تو یہ عرش معلیٰ کے ساتھ لٹک گئیں اور عرض گزار ہوئیں یا اللہ ! کیا تو ہمیں زمین پر بھیجے گا اور کیا تو گنہگاروں کی طرف بھیجے گا ! تو اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ! مجھے اپنے عزو جلال کی قسم میرے بندوں میں کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جو ان کو نمازوں کے بعد پڑھے اور میں اسے جنت عطا نہ کروں ! اور کتاب خطیرہ القدس میں ہے کہ اس کی جائے سکونت جنت بنادوں گا ! روزانہ ستر بار اس پر نظر رحمت کروں گا اور یومیہ اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا جن میں سب سے کم تر درجہ، مغفرت کا عطا کرنا ہے ! اسے ابن سنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے !

فائدہ نمبر ۲ : صحیحین ۔ (مسلم و بخاری) میں ہے کہ جو شخص سورۂ بقر کی آخری دو آیتیں رات کے وقت تلاوت کرے گا تو وہ اسے شب بیداری پر کفایت کریں گی بعض فرماتے ہیں اسے ہر مصیبت اور شر شیطان کے لئے ڈھال ہوں گی، حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی پریشانی کے عالم میں آیۃ الکرسی اور سورۂ بقر کی آخری دو آیتیں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی فریاد قبول فرمائے گا ! الافکار میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پر لیٹنے سے قبل سورۂ فاتحہ اور سورۂ الاخلاص پڑھ لے گا تو اللہ تعالیٰ موت کے سوا ہر ایک چیز سے محفوظ رکھے گا (یعنی موت ایک اٹل قانون ہے یہ بیماری یا مصیبت نہیں ورنہ اس سے بھی وہ امن میں رہے)

فائدہ نمبر ۳ : حدیث شریف میں آیا ہے کہ "من سرہ ان یملاء بیتہ

خیرا فلیقراء آیة الکرسی کثیرا اور جو شخص وضو کرنے کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے چالیس مرتبے بڑھا دے گا اور ہر ایک حرف کے بدلے ایک ایک فرشتہ پیدا فرمائے گا جو آیۃ الکرسی پڑھنے والے کے لئے قیامت تک دعا کرتا رہے گا۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ من قراھا عند منامہ فتح اللہ علیہ ابواب الرحمة الی الصبح جو شخص بوقت نیند آیۃ الکرسی پڑھ کر سوئے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے صبح تک رحمت کے دروازے کھلے رکھے گا۔ نیز اس کے بدن پر جتنے بال ہوں گے ہر ایک بال کے بدلے اسے نور کا شہر عطا کیا جائے گا اور بالفرض اسی رات وہ فوت ہو جائے تو وہ شہید ہوگا! ایک اور حدیث شریف میں ہے من قراء ھا عند غروب الشمس اربعین مرة کتب اللہ له اربعین حجة : جس شخص نے اسے سورج کے غروب ہونے کے وقت چالیس مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں چالیس حج لکھا دیتا ہے۔:۔

فائدہ نمبر ۴ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے آیۃ الکرسی گھر سے نکلتے وقت پڑھی۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو اس کی دائیں' بائیں' آگے پیچھے ہر وقت حفاظت کرتے رہتے ہیں اور اگر دوران سفر انتقال کر جائے تو اللہ تعالیٰ اسے ستر شہداء کا ثواب عطا فرماتا ہے۔:۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص اپنے گھر سے آیۃ الکرسی پڑھتے ہوئے نکلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے بھیجتا ہے جو اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور دعائیں مانگتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ شخص اپنے گھر واپس آ جائے اور گھر آتے ہی پھر آیۃ الکرسی کو پڑھتا ہے تو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے فقر کو دور کر دیا ہے۔:۔

فائدہ نمبر ۵: بیان کرتے ہیں ' اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ جو شخص ہر نماز کے بعد ہمیشہ کے لئے آیۃ الکرسی کا وظیفہ پڑھتا رہے گا' میں اسے شاکرین کا سا ثواب اور صدیقوں کے اعمال عنایت کروں گا! اپنی کرم نوازی سے اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیلا دوں گا اور اسے جنت میں داخل کروں گا۔ یہاں تک کہ اسے موت آجائے' عرض کیا گیا! یا نبی! اس پر کون مداومت کرے گا؟

آپ نے فرمایا اس پر سوا نبی' صدیق' شہید اور ولی' میرے ان پیارے بندوں کے سوا کسی کو اجازت عطا نہیں ہوگی! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسا شخص جس کو میں چاہتا ہوں کہ وہ میری راہ چلے اور پھر مارا جائے' وہ بے شک ہمیشگی اختیار کرے گا اور اس کی فضیلت میں یہ بھی ہے کہ جو ستر بار چت لیٹ کر اسے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کرنے کی کوئی سبیل پیدا فرمادے گا۔ ستر کی تخصیص اس بناء پر ہے کہ اس کے ستر حروف ہیں' اور حضرت نسفی علیہ الرحمتہ رقم فرماتے ہیں کہ جب آیۃ الکرسی نازل ہوئی تو ہر ہر آیت کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے' ممکن ہے یہاں آیت سے کلمہ مراد ہو۔

فائدہ نمبر ۶: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من قراء آیۃ الکرسی دبر کل صلاۃ مکتوبۃ کان لذی یتولی قبض روحہ ذوالجلال والاکرام وکان لمن قاتل مع انبیاء اللہ حتیٰ استشھد جو شخص فرضی نمازوں کے بعد آیت الکرسی کا وظیفہ کرے گا تو اس کی روح خود اللہ تعالیٰ قبض کرے گا اور وہ ایسے مراتب پر فائز ہوگا۔ گویا کہ اس نے انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ جہاد میں شرکت کی یہاں تک کہ جام شہادت نوش کرلیا۔:۔

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی کو پڑھنا اپنا معمول بنالیا اس کے لئے ساتوں آسمانوں کے دروازے کھل جائیں گے اور وہ اس وقت تک بند نہیں ہوں گے جب تک اللہ تعالیٰ

اسے نظر رحمت سے نہیں دیکھ لے گا۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر جلوہ افروز یہ کہتے سنا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے فوت ہوتے ہی جنت عطا فرما دیتا ہے اور جو کوئی شخص سونے سے پہلے آیۃ الکرسی کو پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو' اس کے ہمسائے اور ان کے ہمسائیوں کو حفظ و امان میں رکھتا ہے۔؛

حضرت شیخ بونی علیہ الرحمتہ شمس المعارف میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آیۃ الکرسی کا ورد رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر موت کی سختی آسان کردے گا اور جب کبھی ایسے مکان پر سے فرشتوں کا گزر ہوتا ہے۔ جہاں آیۃ الکرسی پڑھی گئی ہو تو وہ خوشی و مسرت سے تالیاں بجاتے ہیں اور جس مکان میں سورۃ الاخلاص کی تلاوت کی گئی ہو تو وہاں سے گزرتے ہوئے سجدہ کرتے ہیں اور جہاں سورۃ حشر کی تلاوت ہوتی تو وہاں سے گزرتے وقت گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہیں۔؛

فائدہ نمبر ۷ : حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص ایک بار آیۃ الکرسی پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ہزار مکروہات دنیوی دور کردیتا ہے' جس میں ادنیٰ درجہ فقر (محتاجی یا غربت) کا ہے۔ نیز آخرت میں بھی ہزارہا مکروہات کو ہٹا دیتا ہے جس میں ادنیٰ سا درجہ عذاب قبر ہے۔ کتاب التسبیحات الفاتحہ فی آیات الفاتحہ میں ہے کہ آغاز فاتحہ اکثر علماء کے نزدیک اسم اعظم ہے۔؛

حکایت : حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے متعدد کتب میں دیکھا ہے "ایک چرواہا اپنی بکریوں کے حفاظت کے لئے ہر شب آیۃ الکرسی کا ورد کیا کرتا تھا! ایک رات پڑھتے پڑھتے اسے نیند آگئی' جب بیدار

ہوا تو اسے مکمل پڑھ لیا صبح ہوئی تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک آدمی بکریوں کے احاطے (واڑہ) میں کھڑا ہے! جب اس سے پوچھا گیا تو وہ کہنے لگا میں روزانہ بکریاں اٹھانے آیا کرتا تھا مگر میرے اور بکریوں کے درمیان ایک بلند دیوار حائل ہو جاتی آج آیا تو ایک جگہ سے دیوار کھلی پائی' اندر آیا' بکری اٹھائی ہی تھی کہ دیوار کا کھلا حصہ بند پایا جس سے میں اندر داخل ہوا تھا!

نیز اسی طرح کی ایک اور حکایت میری نظروں سے گزری ہے' ایک شخص نے بیان کیا کہ مجھے چوروں کا خطرہ رہا کرتا تھا تو مجھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم یہ پڑھا کرو قل ادعوا اللہ وادعوا الرحمٰن' چنانچہ میں نے پڑھنا شروع کیا' ایک رات مجھے پڑھنا یاد نہ رہا۔ یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ گزرا تو یاد آیا میں نے فوراً اسے پڑھا' جب صبح ہوئی تو میں نے دیکھا کہ چور میرے گھر میں بند پڑے ہیں' پھر اسی آیت کے وظیفہ کی برکت سے انہوں نے میرے ہاتھ پر توبہ کرلی!

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ہمیشہ آیۃ الکرسی پڑھا کرتا تھا' وہ کہتا ہے ایک روز مجھے شدید درد ہوا (یہاں تک درد کے عالم میں ہی) مجھے نیند آ گئی کیا دیکھتا ہوں کہ دو شخص ہیں اور ایک دوسرے سے کہہ رہا ہے کہ یہ ایک آیت پڑھتا ہے جس میں تین سو ساٹھ رحمتیں ہیں لیکن تعجب ہے کہ اس شخص کو ان میں سے ایک رحمت بھی حاصل نہیں ہوتی' اس کے بعد جب بیدار ہوا تو بفضلہٖ و کرمہٖ تعالیٰ میں صحیح و سالم تھا' اسی اثناء میں دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص جنگل سے گزر رہا ہے مگر اس کا پیچھا ایک بھیڑیا کررہا ہے لیکن وہ بے خوف و خطر آیۃ الکرسی کی تلاوت کرتا ہے تو بھیڑیا بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔:۔

حضرت نسفی علیہ الرحمتہ نے کہا جبرئیل امین علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک روز عرض کیا کہ ایک خبیث و سرکش جن

آپ کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ لہٰذا آپ آیۃ الکرسی پڑھ کر اسے بھگا دیجئے۔:۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' لا تقراء آیۃ الکرسی فی بیت فیہ شیطان ان خرب منہ' جس گھر میں آیۃ الکرسی پڑھی جاتی ہے' شیطان اس گھر سے بھاگ نکلتا۔ نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من قراء ھا مرۃ محی اسمہ من دیوان الاشقیاء (الحدیث) جو شخص آیۃ الکرسی کو ایک مرتبہ پڑھتا ہے اس کا نام اشقیاء کے رجسٹر سے نکال دیا جاتا ہے اور جو شخص دوبار پڑھتا ہے۔ اس کا نام سعادت مندوں کے رجسٹر میں لکھ دیا جاتا ہے اور جو تین بار پڑھتا ہے اس کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں اور جو شخص چار مرتبہ پڑھتا ہے اس کے لئے انبیاء شفاعت فرمائیں گے اور جس نے پانچ مرتبہ پڑھا اس کا نام ابرار کے رجسٹر میں لکھ دیا جاتا ہے' اور جو چھ مرتبہ پڑھے گا اس کے لئے سمندر کی مچھلیاں بھی شفاعت و مغفرت طلب کرتی ہیں اور شیطان کے شر سے محفوظ ہو جائے گا اور جس نے سات مرتبہ پڑھا اس کے لئے جہنم کے ساتوں دروازے بند ہو جائیں گے! اور جس نے آٹھ مرتبہ پڑھا اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جائیں گے۔ جس نے نو مرتبہ پڑھا' وہ دنیا و آخرت کے غموں سے چھٹکارا پالیتا ہے اور جو دس مرتبہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر نگاہ کرم مبذول فرمائے گا اور وہ کبھی دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا!

فوائد نافعہ

فائدہ نمبر۱: علامہ تمیمی علیہ الرحمتہ نے نافع القرآن میں بیان کیا ہے کہ جو شخص یہ آیت واللہ من ورائھم محیط گھر سے سفر پر روانہ ہوتے وقت تین بار پڑھے گا تو اس گھر میں جتنے بھی ہوں گے ہر آفت سے محفوظ رہیں گے اور جو شخص اپنی ذات اور اپنی اولاد کے لئے پڑھے گا وہ ہر برائی سے امن پائے گا!

علامہ قزوینی علیہ الرحمتہ نے فرمایا ہے جو شخص سفر میں جانے کا ارادہ کرتا ہے یا دشمن سے خطرہ محسوس کرتا ہے تو اسے سورۃ القریش اور آیۃ الکرسی پڑھ لینی چاہئے۔ بے شک وہ ان دونوں کے وسیلہ سے ہر مصیبت اور برائی سے امن پائے گا!

فائدہ نمبر ۲ : ایرانی بادشاہ کسریٰ کے پاس ایک ایسی ٹوپی تھی اگر اسے کسی مریض یا مصیبت زدہ کے سر پر پہنا دیتے تو اسے شفا حاصل ہو جاتی، جب وہ ہلاک ہوا تو وہ ٹوپی امیرالمومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کی گئی جب اسے کھولا گیا تو آپ نے اس مین ایک رقعہ پایا جس پر لکھا ہوا تھا کم للہ من نعمۃ فی عرق ساکن "حمسق لا یصدعون عنھا ولا ینزفون من کلام الرحمٰن مدت النیران ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، "شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو (آلایہ) ان کلمات کی برکت سے جو بھی مصیبت زدہ اس ٹوپی کو پہن لیتا اللہ تعالیٰ اس سے مصیبت کو دور فرما دیتا۔

فائدہ نمبر ۳ : ایک شخص نے شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو، پڑھ کر بارگاہ الٰہی! میں عرض کیا یا اللہ میں اسے تیرے پاس ودیعت رکھتا ہوں، اور بوقت وفات مجھے واپس کر دینا پس جب اس کی موت کا وقت آ پہنچا تو اس کی زبان پر جاری ہو گیا لا الہ الا اللہ، پھر غائب سے ندا آئی، یہی تیری ودیعت تھی جو ہم نے بعینہ تجھے لوٹا دی ! حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جو اس کلمہ کو ایک مرتبہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر تیسرا حصہ آگ کا حرام کر دیتا ہے۔

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شھد اللہ انہ لا الہ الا اللہ (الایہ) کو پڑھ کر مزید کہتا ہے۔ وانا علیٰ ذلک من الشھدین تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے پیدا کر دیتا ہے جو قیامت تک اس کے

لئے دعائے مغفرت میں مصروف رہتے ہیں۔:۔

مصنف علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شمس المعارف میں دیکھا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا ہے کہ تخلیق کائنات سے بارہ ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے بارے میں انہی کلمات کے ساتھ شہادت دی ! اور وہ سال بھی ایسے تھے کہ ہر سال میں تین سو ساٹھ دن اور دن ہزار برس کے برابر تھا اگر کہا جائے۔ شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو کے بعد لا الہ الا اللہ پڑھنے کا کیا فائدہ ہے تو اس کا جواب یہ دیا گیاہے کہ کلمہ توحید مکرر ادا ہو جائے گا' اس لئے کہ بندہ اسے بار بار پڑھے گا تو وہ قرب الٰہی کی دولت سے سرفراز ہوگا۔:۔

علامہ نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام ملک مصر کے حکمران بنے تو آپ نے کسی کو وزیر بنانا چاہا' حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے کہا آپ اس لڑکے کو اپنا وزیر بنا لیجئے جس نے آپ کی برات کی شہادت دی تھی ! حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ بات بھلی معلوم نہ ہوئی تو پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا اس کا آپ پر حق شہادت بھی تو ہے جس پر اس نے کہا تھا "ان کان قمیصہ قد من قبل' (الایہ) پس جب وہ لڑکا ایک مخلوق خدا "حضرت یوسف علیہ السلام کی پاک دامنی کی شہادت دے کر وزارت عظمیٰ کے منصب جلیلہ کا مستحق ٹھہرتا ہے تو جو اللہ تعالیٰ جل و علا کی وحدانیت کی شہادت دے گا وہ کرامات و انعامات الہیہ کا کیوں نہ مستحق ٹھہرے گا۔:۔

فائدہ نمبر ۴ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لکل شئی قلب و قلب القرآن یس من قراھا کتب اللہ لہ بقراتھا قراءۃ القرآن عشر مرات۔ ہر چیز کا دل ہے اور قرآن مجید کا دل سورۂ یٰسین ہے جو شخص اسے ایک بار پڑھے گا

اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس مرتبہ قرآن کریم پڑھنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (رواہ الترمذی)

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتے رہو کیونکہ اس کی تلاوت میں دس برکتیں ہیں۔ اگر غریب پڑھتا ہے تو آسودۂ حال ہوگا! اگر پیاسا پڑھے تو اسے سیرابی نصیب ہوگی اگر ننگا پڑھے گا تو اسے کپڑا مل جائے گا اگر مجرد پڑھے گا تو اس کا نکاح ہو جائے گا۔ اگر کوئی مصیبت زدہ پڑھتا ہے تو اسے سکون نصیب ہوگا۔ قیدی تلاوت کرتا ہے تو رہائی پائے گا۔ مسافر پڑھے تو سفر بخیر طے ہو، گم شدہ اشیاء کے لئے پڑھنے والے کو وہ حاصل ہو جائیں گی۔ بیمار پڑھے تو صحت پائے گا۔ جس پر سکرات موت طاری ہے تو اس کے پاس پڑھی جائے تو اس پر آسانی واقع ہوگی اور سکرات موت کی سختی سے نجات پائے گا۔

حضرت امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ روض الریاحین میں بیان کرتے ہیں کہ کسی صالح کے بارے میں مجھے اطلاع ملی جب وہ فوت ہوا تو اسے یمن کے کسی شہر میں دفن کیا گیا بعدۂ اس کی قبر سے مارپیٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں پھر اس کی قبر سے ایک سیاہ کتا برآمد ہوا، لوگوں نے کتے سے دریافت کیا، کیا مار تجھے پڑ رہی تھی یا صاحب قبر کو، اس نے جواب دیا میں اس کا اعمال نامہ ہوں، مگر میری وہاں سورۂ یٰسین سے ملاقات ہو گئی جو میرے اور اس مردہ کے درمیان حائل ہو گئی!

حضرت طبرانی علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۂ یٰسین ہمیشہ تلاوت کرتا رہے گا تو اسے شہادت کا درجہ نصیب ہوگا۔ مزید تفصیل انشاء اللہ العزیز معراج کے موضوع میں آئے گی۔ امام ترمذی علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں جو شخص سورۂ الدخان جمعرات کو تلاوت کرے گا، تر فرشتے صبح تک اس کی مغفرت کے لئے دعاگو رہیں گے۔

فائدہ نمبر۵ : حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فی القرآن سورۃ ثلاثون آیۃ شفعت لرجل حتٰی غفرلہ وھی تبارک الذی قرآن پاک میں ایک ایسی سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں جو اس سورت نے ایک شخص کی اتنی زیادہ سفارش کی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ وہ تبارک الذی ہے۔ رواہ ابن حبان والحاکم ! مصنف علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ میری نظر سے ایک حکایت اس کے بارے میں گزری ہے جیسے کہ سورۂ یٰسین سے متعلق مذکور ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سورۂ یٰسین تو ہر ایماندار کے دل میں ہے (یعنی اس کی محبت سے ایمان والے کا دل لبریز رہتا ہے)

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید میں ایک ایسی صورت ہے جس میں تیس آیات ہیں جو شخص اسے سونے سے قبل پڑھے گا اس کے نامہ اعمال میں تیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور تیس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا جو اپنے پروں کو اس پر پھیلائے رکھے گا تاکہ کسی قسم کا شر یا برائی اس تک نہ پہنچنے پائے' یہاں تک کہ وہ نیند سے بیدار ہو جائے ! حضرت نیشاپوری علیہ الرحمتہ سورۂ بقرہ کے بارے بیان کرتے ہیں کہ اس کی تلاوت کرنے والا جب پل صراط پر آئے گا تو وہ اس پر کھڑی اس کی معاونت کرے گی !

فائدہ نمبر۶ : حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا یستطیع احدکم ان یقراء کل لیلۃ الف آیۃ قالوا من یستطیع ذلک ؟ قال اما یستطیع ان قراء' الھاکم التکاثر۔ (رواہ الحاکم)

کیا تم میں کوئی ایسا نہیں ہے؟ جو ہر شب ایک ہزار آیتیں تلاوت کرلیا

کرے۔ عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس کی کسے استطاعت حاصل ہوگی؟ فرمایا کیا اسے اتنی بھی طاقت نہیں کہ وہ سورۃ تکاثر پڑھ لیا کرے۔

فائدہ نمبر ۷ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی صحابی سے فرمایا کیا تو نے نکاح کیا؟ اس نے کہا نہیں! یارسول اللہ میرے پاس مالی وسائل نہیں کہ نکاح کرسکوں آپ نے فرمایا کیا تمہیں سورۃ اخلاص یاد ہے! عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا یہ تہائی قرآن ہے۔ پھر فرمایا کیا سورۃ نصر یاد ہے۔ عرض کی ہاں یارسول اللہ آپ نے فرمایا یہ چوتھائی قرآن ہے پھر فرمایا کیا تجھے قل یاایھا الکفرون یاد ہے عرض کی ہاں! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا یہ بھی چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ پھر فرمایا تم نکاح کرلو، نکاح کرلو! حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر ہے۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا۔:

فائدہ نمبر ۸ : حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے سورۃ اخلاص پڑھتے سنا تو فرمایا تیرے لئے واجب ہوئی، میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا چیز واجب ہوئی فرمایا! جنت! میں نے خیال کیا اسے جاکر یہ بشارت دوں مگر مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں یہاں سے چلا گیا تو حضور کی معیت میں کھانا کھانے سے محروم رہوں گا!

نیز سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص پچاس بار سورۃ اخلاص پڑھے گا اس کے گناہ معاف کئے جائیں گے، ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ روز محشر منادی پکارے گا! محشریو! جو تم میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا رہا ہے وہ کھڑا ہو جائے، سوا اس شخص کے کوئی کھڑا نہیں

ہو گا جو دارالعمل میں بہ کثرت سورۂ اخلاص کا ورد کرتا رہا ہے!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے جو شخص سورۂ اخلاص کو چار رکعتی نوافل میں اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں پچاس پچاس بار پڑھا جائے اس طرح گویا کہ اس نے دو سو مرتبہ سورۂ اخلاص کو پڑھا! تو اللہ تعالیٰ سو سال کے گناہ معاف فرما دے گا۔ پچاس سال گزشتہ' اور پچاس سال آئندہ کے!

مصنف علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بدر الفلاح میں سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد دیکھا ہے آپ نے فرمایا جو شخص نماز عشاء کے بعد دو رکعت اس طریقہ سے ادا کرے کہ ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور اکیس بار سورہ اخلاص پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں دو محل تیار کرائے گا!

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سفر کے لئے گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے گا وہ شخص سفر کی تکالیف سے محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ اسے بھلائی عطا فرمائے گا۔ ایک روایت اس طرح ہے کہ جو شخص چار رکعت اس طریقہ پر ادا کرے کہ سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص کے بعد یہ دعا پڑھے اللھم ان استودعک نفسی ومالی واھلی وولدی الٰہی میں نے اپنی جان' مال' اہل و عیال سبھی تیرے حوالے کئے' تو اللہ تعالیٰ اسے' اس کا مال اور اہل و عیال سبھی کو اپنی حفاظت میں رکھے گا اور اس کے کام بخیروخوبی انجام پذیر ہوں گے یہاں تک کہ وہ گھر پہنچے!

میں نے شرح المہذب میں پڑھا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے گھر سے باہر جانے لگے تو مستحب یہ ہے وہ دو رکعت اس طرح پڑھ کر جائے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۃ الکافرون دوسری میں بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص

پڑھے نیز یہ بھی مستحب ہے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد آیہ الکرسی اور سورۂ القریش پڑھے اور جب کھڑا ہونے لگے تو عرض کرے الٰہی! میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور مجھے تیرے ہی سہارے کی تلاش ہے! الٰہی جو چیز مجھے فکر میں مبتلاء کرے اور جس کی مجھے ضرورت ہو! ان دونوں سے مجھے بے نیاز کر کے اپنی طرف متوجہ فرما اور تو ہی مجھے کافی ہے الٰہی مجھے تقویٰ کی نعمت سے آراستہ فرما اور میری خطائیں معاف فرما اور سفر میں روانگی کے وقت صدقہ و خیرات کرنا بھی مناسب ہے' نیز اپنے پڑوسیوں' اہل و عیال کو محبت سے الوداع کہے'! اور وہ اسے الوداع کہیں! اور ہر ایک آپس میں کہیں کہ ہم نے تیرے دین' تیری امانت اور تیرے آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا' اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کی نعمت عطا فرمائے' تیرے گناہ معاف کرے اور جہاں کہیں بھی تو جائے تیرے لئے خیر کے دروازے کھل جائیں مشکلات آسان ہوں' اور جو طالب خیر ہو وہ تیرا رفیق سفر بنے اور وہ دوست جو ہر وقت تیرے پاس ہے اور جس پر تیرا ہر دم بھروسہ ہے' وہی ذات سب سے بڑھ کر تیری خیر خواہ ہے (یعنی اللہ تعالیٰ جل و علا)

علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ اپنی تفسیر میں رقم طراز ہیں کہ حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں جب ناقوس بجایا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا غضب بڑھ جاتا ہے۔ اسی وقت فرشتے اتر کر زمین کو چاروں طرف سے گھیر کر قل ھو اللہ احد کا ورد کرتے ہیں تاکہ اس کا غضب ٹھنڈا پڑ جائے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص ایک بار قل ھو اللہ احد پڑھتا ہے تو اس کے لئے برکت نازل ہوتی ہے جب دوبارہ پڑھتا ہے تو اس کے لئے اور اس کے اہل و عیال کے لئے برکت اترتی ہے اور اگر تیسری مرتبہ پڑھتا ہے تو اس کے سلئے' جو شخص چالیس بار سورۂ اخلاص کو یومیہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ پل صراط پر اس کے لئے حفاظتی ٹاور تیار کرائے گا

جس کے باعث وہ بہ سہولت پل کراس کر جائے گا۔ مدینہ منورہ میں سب سے آخر میں وصال فرمانے والے صحابی حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تنگی رزق کی شکایت کی' آپ نے فرمایا جب تم اپنے گھر جاؤ تو انہیں سلام کہا کرو اور پھر ایک بار سورۂ اخلاص پڑھ لیا کریں! چنانچہ اس نے اس عمل کو شروع کرلیا! تو اللہ تعالیٰ نے اس کے رزق کو اتنا کشادہ کیا کہ اس کے فیوض و برکات سے اس کے قرب و جوار والے بھی مستفیض ہونے لگے۔

دمشق میں سب سے آخر میں انتقال کرنے والے صحابی حضرت واثلہ بن اسقع سے مروی ہے کہ جو شخص نماز فجر کی ادائیگی کے بعد بارہ مرتبہ سورۂ اخلاص کا ورد کرے گا۔ سارا دن وہ گناہ کرنے سے بچا رہے گا۔ من صلی الصبح ثم قراء "قل ھو اللہ احد' عشر مرات لم یلحقہ فی ذلک الیوم ذنب"۔

حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس سورت کا نام اس لئے بھی سورۂ اخلاص ہے کہ جو شخص اسے پڑھتا ہے۔ دوزخ سے خلاصی پائے گا۔ نیز اس کا نام سورۂ معرفت بھی ہے. کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار ایک صحابی سے پڑھتے سنا تو فرمایا یہ وہ شخص ہے جس نے اپنے رب کی معرفت حاصل کرلی۔ نیز اسے سورۂ الاساس بھی کہتے ہیں! کیونکہ نبی کریم نے فرمایا تمام زمین و آسمانوں کی بنیاد قل ھو اللہ کو قرار دیا گیا ہے' سورۂ ولایت بھی کہا گیا ہے اس لئے کہ جو شخص اس کے وظیفہ کو اپنے لئے لازم ٹھہرا لیتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا ولی بن جاتا ہے' اس کے نزول کا باعث یہ ہے کہ کفار مکہ مکرمہ نے کہا تھا! کہ اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنے پروردگار کی صفت بیان فرمائیں! کیا وہ سونے کا ہے' چاندی کا' یا قوت یا زبرجد کا ہے!

آپ نے فرمایا میرا رب کسی چیز سے نہیں! کیونکہ تمام اشیاء تو اس کی تخلیق ہیں۔ آپ کے اس بیان کے بعد سورۂ اخلاص نازل ہوئی' حضرت شیخ نجم الدین نسفی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں اس سورت کے الفاظ و کلمات ایک دوسرے کی تشریح کرتے ہیں! مثلاً اللہ احد! اللہ الصمد' اللہ یکتا ہے' اللہ بے نیاز ہے۔ حضرت سعدی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں صمد وہ جملہ مرغوب اشیاء میں مقصود ہو' اور تمام مصائب و آلام میں فریاد رس ہو! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "صمد" وہ ہے جو کسی کا بھی محتاج نہ ہو! اور سبھی اسی کے محتاج ہوں!

علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ شرح الاسماء میں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ "صمد" اسے کہتے ہیں کہ جو مخلوق کے فانی ہونے کے بعد بھی باقی رہے' حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "صمد" وہ شریف ہے جو اپنی شرافت و بزرگی میں کامل ہو! اور وہ عظیم ہے جو شان عظمت میں اکمل ہو' اور وہ عالم ہے جو اپنے علم میں درجہ کمال رکھتا ہو! چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان فرماتے ہیں جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے دو لاکھ نیکیاں عطا فرماتا ہے! لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ احد صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد! عنقریب اسی سے متعلق طبرانی کی روایت بھی آ رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان لم یلد ولم یولد سے مراد یہ ہے کہ وہ ذات ایسی نہیں جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام متولد ہوئے' نیز یہ سورت تہائی قرآن پاک کے برابر ہے! کیونکہ قرآن کریم تین حصوں پر منقسم ہے! ایک احکام دوسرے وعدہ' اور تیسرے وعید! نیز ایک حصہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے اوصاف و محامد مذکور ہیں۔ چنانچہ یہ تینوں اقسام سورۂ اخلاص میں جمع ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کو جو اس

سورت کو تیس بار تلاوت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سو محل تیار کرائے گا' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورۂ اخلاص کو پڑھا گویا کہ اس نے تہائی قرآن کریم کی تلاوت کی اور اس کے نامہ اعمال میں تمام مومنین اور جملہ مشرکین کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی !!

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ ایک نیک شخص مزارات کی زیارت کے لئے جایا کرتا تھا' ایک دن اتفاقاً" اسے نیند نے آلیا اور زیارت کے لئے نہ جا سکا! کیا دیکھتا ہے کہ اس قبرستان میں مدفون تمام فوت شدہ اپنی قبروں سے باہر بیٹھے ہوئے ہیں! میں نے ان سے دریافت کیا! کیا قیامت قائم ہو گئی ہے! وہ بولے نہیں!

لیکن تیس سال قبل حضرت شیخ بنانی رحمہ اللہ تعالیٰ یہاں سے گزرتے ہوئے سورہ اخلاص تیس بار پڑھ کر ہمارے لئے ایصال ثواب کر گئے تھے' اس دن سے آج تک ہم آپس میں وہ ثواب تقسیم کر رہے ہیں' لیکن ابھی تک وہ ختم نہیں ہوا!!

حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص قبرستان سے گزرے اور گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھ کر فوت شدگان کی ارواح کو ایصال ثواب کر دے تو جتنے لوگ وہاں مدفون ہوں گے ان کی تعداد کے برابر اسے بھی ثواب عطا کیا جائے گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ پہلی کلام جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بلایا وہ قل ھو اللّٰہ ہے! جب عام لوگوں کا مطلب پورا ہو گیا تو اولیاء کرام کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا احد اور پھر خاص الخاص مومنین کے لئے ارشاد ہوا اللّٰہ الصمد' بعدہ باقی مخلوق کے لئے فرمایا لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد!

حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کے فرمان قل ھو اللہ احد توحید اجاگر کرتی ہے! اللہ الصمد سے معرفت' لم یلد سے ایمان' لم یو لد سے اسلام اور ولم یکن لہ کفوا احد سے یقین کی دولت کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت شیخ بوعلی دقاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے! ہمیں شرک کی آٹھ قسمیں معلوم ہوئی ہیں' اور وہ یہ ہیں! پس اللہ تعالیٰ' کثرت وعدد کی نفی کرتے ہوئے فرمایا اللہ احد' کمی و زیادتی کی نفی اللہ الصمد سے فرمائی' علت اور معلول کو لم یلد ویولد سے ختم کیا! اشکال واضداد کی نفی لم یکن لہ کفواً احد سے کی! نیز لم یکن لہ کفوا کے یہ معنی بھی ہیں کہ اس کا کوئی مثل و مثال نہیں ہے۔

سورہ اخلاص میں پانچ چیزیں پائی جاتی ہیں! اللہ احد سے انفرادیت' اللہ الصمد سے عزت' لم یلدویولد سے تزیہ' لم یکن لہ کفوااحد سے یہ مفہوم ملتا ہے کہ اس کا کوئی ہمسرو شریک نہیں!

فوائد جلیلہ

فائدہ نمبر۱ : حضرت عبداللہ بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھئے! میں نے عرض کیا کیا پڑھوں! آپ نے فرمایا قل ھو اللہ احد اور سورۂ الفلق' سورۂ الناس تین تین بار' صبح و شام! یہ تجھے ہر معاملہ میں کفائت کریں گی! قال ترمذی' حدیث صحیح۔:

فائدہ نمبر۲ : حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جارہا تھا کہ اچانک نہایت تاریک آندھی نے آلیا! نبی کریم سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھ کر اللہ

تعالیٰ سے پناہ مانگتے رہے! اور مجھے فرمایا اے عقبہ تم بھی ان دونوں کو پڑھ کر پناہ طلب کرو، کوئی اور سورت جو ان دونوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ہو اور جس کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ رسائی ہو، یہ کہ وہ پڑھی جائے، نہیں مل سکتی! اگر تم کر سکو تو ہر نماز میں ان کی تلاوت کرو نیز کہا گیا ہے کہ یہ دونوں سورتیں نفاق سے بچنے کا مجرب نسخہ ہیں۔ حضرت اصمعی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں، سورہ اخلاص اور سورہ کفرون دونوں منافقت سے محفوظ رکھتی ہیں۔

فائدہ نمبر۳ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ شیطان کو قل یا ایھاالکفرون سے زیادہ تکلیف دینے والی کوئی اور سورت نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں شرکت سے بچنا اور توحید سے رغبت رکھنا ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے کوئی خصوصی نصیحت فرمایئے، آپ نے فرمایا سونے سے پہلے تم سورۂ الکفرون پڑھ لیا کرو کیونکہ اس میں شرک سے براءت مذکور ہے اس کا شان نزول یہ ہے کہ کفار کہتے تھے یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) ایک سال تک آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کرو اور ہم ایک سال تک تیرے معبود کی عبادت کیا کریں گے (تو ان کے اس قول کے رد میں یہ سورۃ نازل ہوئی) اس سورت میں جو کلمات بتکرار آئے ہیں ان سے توحید کی تاکید مقصود ہے۔:۔

حکایت : حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ رایت رب العزۃ فی المنام فقلت، یا رب بم ذا یتقرب الیک المتقربون؟ قال بکلامی یا احمد قلت بفھم وغیر فھم! قال بفھم وغیر فھم میں خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوا، تو عرض کیا الٰہی! تیرے مقرب بندوں نے کس طرح تیرا قرب حاصل کیا! ارشاد ہوا، احمد! میرے کلام سے میں نے

عرض کیا! سمجھ کر یا بلا سمجھے؟ ارشاد فرمایا! کوئی سمجھے یا نہ سمجھے! (پڑھنے سے ہی قرب کی دولت ودیعت کردی جاتی ہے)

فائدہ : مصنف علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے خبرالقرطبی میں دیکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اعطوالعین حظھامن العبادۃ، آنکھوں کو ان کی عبادت کا حصہ دیا کرو! عرض کیا گیا! ان کی عبادت کا کیا حصہ ہے؟ فرمایا "النظر فی المصحف" قرآن کریم کی زیارت کرنا! ایک دوسری کتاب میں مرقوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آنکھ دکھنے کے بارے میں جرائیل علیہ السلام سے بات کی، تو انہوں نے کہا قرآن کریم کی زیارت سے آنکھوں کی تکلیف رفع ہو جائے گی۔ علامہ قرطبی کی کتاب "تذکار فی فضائل الاذکار" میں یہ روایت میری نظروں سے گزری ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یومیہ دو سو آیات قرآنیہ دیکھ کر پڑھے اس کی سفارش سے اس کی قبر کے سات پڑوسی بھی بخشے جائیں گے!

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، شیطان کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ عبادت یہ ہے کہ قرآن کریم دیکھ کر پڑھا جائے، نیز حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے قرآن کریم کو دیکھ کر پڑھنے کی ایسے فضیلت ہے جیسے فرض پڑھنے والے کی نوافل پڑھنے والوں پر! ہاں عنقریب آپ ملاحظہ کریں گے کہ فضیلت کا تعلق آیات قرآنیہ کے معانی و مطالب اور مفہوم پر غور و فکر پر منحصر ہے خواہ وہ دیکھ کر پڑھے یا زبانی!

حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب میں آئے گا کہ آپ نے فرمایا دو قسم کی شفا کو اپنے لئے ضروری سمجھو! ایک تلاوت قرآن مجید اور دوسری شھد:

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حلق درد کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت اپنے آپ پر لازم کرلو (حلق کی تکلیف رفع ہو جائے گی) حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب بیان میں ہے کہ قرآن کریم کے اختتام پر دعا کرنا مستحب ہے کیونکہ جب پڑھنے والا دعا کرتا ہے تو چار ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں۔ امن علی دعائہ اربعۃ الاف ملک -:۔

حکایت : حضرت امام ابوبکر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی' میں نے ارادہ کیا کہ عرض کروں الٰہی کون سی عبادت تیرے نزدیک افضل ہے' مگر مجھے سوال کرتے ہوئے شرم محسوس ہوئی! تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا! کیا تم سب سے افضل عمل کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو عرض کیا! ہاں! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا! تلاوت قرآن کریم! میں نے چاہا کہ دریافت کروں! تلاوت طہارت سے ہو یا بلاطہارت! لیکن مجھے شرم آئی! تو ارشاد ہوا تم پوچھنا چاہتے ہو کہ تلاوت قرآن طہارت سے ہو یا بلا وضو! میں نے عرض کیا! ہاں یا اللہ! ارشاد ہوا' جس طرح مطمئن ہو۔ پھر میرے دل میں بات آئی کہ نماز میں ہو یا نماز سے خارج! لیکن مجھے پھر شرم آئی! تو ارشاد ہوا تم دریافت کرنا چاہتے ہو تلاوت نماز میں ہو خارج میں! فرمایا جس طرح کرسکو! پھر سوال کے لئے دل چاہا اعراب کے ساتھ ہو یا بلا اعراب! مگر مجھے حسب سابق شرم آئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس طرح کرسکو! پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو میرے نزدیک قرآن کریم کی تلاوت کا کتنا ثواب ہے! عرض کیا نہیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا بلا اعراب ہر حرف کے بدلے دس دس نیکیاں اور اعراب کے ساتھ ہر ہر حرف پر بیس بیس نیکیاں عطا کرتا ہوں اور فرمایا کیا یہ بھی جانتے ہو ایک نیکی کتنا وزن رکھتی ہے عرض کیا نہیں! فرمایا ایک نیکی ہزار رطل کے برابر ہے اور ہر رطل ہزار درنگ کا اور ہر درنگ ہزار درہم کا اور ہر

درہم ہزار قیراط کا اور ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا! حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ تفسیر اتقان میں فرماتے ہیں۔ اعراب سے مراد' قرآنی آیات کے مطالب و معانی کا سمجھنا ہے!

لطیفہ : حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مثل المومن الذی یقراء القرآن ویحمل به کالاترنجة جو ایماندار قرآن کریم کی تلاوت اور اس پر عمل کرتا ہے اس مثال ترنج کی سی ہے! حضرت علامہ دمیری علیہ الرحمتہ حیاۃ الحیوان میں رقم طراز ہیں کہ ترنج کے ساتھ تشبیہ کی وجہ یہ ہے کہ جس گھر میں ترنج ہوتا ہے اس میں جن نہیں آسکتے اسی طرح جس دل میں قرآن پاک ہوتا ہے اس میں شیطان نہیں گھس پاتا' حضرت امام برماوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ ترنج کا رنگ دیکھنے والوں کو سرور بخشتا ہے' اور اس کے کھانے سے منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے' ہاضمہ درست و مضبوط اور معدہ کی رطوبت فاضلہ کو خشک کرتا ہے' اس کے دیکھنے سے بینائی تیز ہوتی ہے' صفرا کو ساکن اور رنگ صاف کرتا ہے' اور باہ کے لئے نفع مند ہے!

ابن طرخان کی کتاب طب نبوی میں مجھے دیکھنے کا اتفاق ہوا کہ کسی بادشاہ نے ایک قوم سے ناراض ہوکر حکم دیا کہ انہیں صرف ایک ہی چیز کھانے کو دی جائے گی! تو انہوں نے ترنج کو پسند کیا۔ لوگوں نے ان سے سبب پوچھا تو وہ کہنے لگے! یہ ریحان ہے کہ اس کا چھلکا خوشبودار ہے اس کی ترشی سالن کا کام دیتی ہے! اس کے بیج تریاق اور اس کا گودا' میوہ کی مانند ہے!

چنانچہ منہاج میں اس کا شمار میوہ جات میں کیا گیا ہے' اور یہی کیفیت لیموں بھی رکھتا ہے! ابن طرخان مزید تحریر کرتے ہیں کہ ایک قوم نے اپنے نبی علیہ السلام سے اپنی اولاد کی بد خلقی کی شکایت کی! اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی نازل کی کہ! وہ اپنی قوم کو ترنج کھانے کا حکم فرمائیں اور یہی حکایت میں

نے امام غزالی علیہ الرحمتہ کی کتاب احیاء العلوم میں بھی دیکھی ہے اس میں بھی ترنج کھانے کا حکم مرقوم ہے کیونکہ ترنج ایک نہایت مفید اور عمدہ غذا ہے اس سے قوت سماعت وبصارت میں اضافہ ہوتا ہے اور منی بھی بڑھتی ہے!

لطیفہ : حضرت امام محمد ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے خواب دیکھا! گویا کہ وہ موتی چبا رہا ہے! اور پھر اسے منہ سے باہر پھینک دیا' انہوں نے تعبیر بیان کی کہ جب تم قرآن کریم میں سے کچھ یاد کرتے ہو اسے بھول جاتے ہو!

فائدہ : حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے اپنے نسیان کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کندر استعمال کریں! ترکیب یہ ہے کہ اسے رات کو پانی میں بھگو دیں اور نہار منہ پی لیا کریں' نسیان ختم ہو جائے گا!

نزھتہ النفوس و الافکار میں ہے کہ کندر حصی لوبان ذکر کو کہتے ہیں اور اس کے کھانے سے آنکھ اور معدے کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اگر جلا کر اس کا سرمہ تیار کیا جائے اور سرمہ کی طرح لگایا جائے تو آنکھ کی روشنی تیز ہوجاتی ہے اور اس کے چبانے سے ذہن مضبوط ہوتا ہے نیز سر کی رطوبت جذب ہوتی ہے! اس کا کھانا ریاح کے لئے دافع اور بلغم کا قاطع ہے اور بلغمی بخار کے لئے نہایت مفید!

ایک شخص نے امام ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا میں نے خواب دیکھا کہ کیچڑ میں موتی بکھیر رہا ہوں۔ انہوں نے کہا تم راستے میں قرآن کریم پڑھتے ہوں گے! اور کتاب الروضہ میں واضح کیا گیا ہے کہ حمام میں تلاوت قرآن کریم مناسب نہیں' اور نہ ہی نجاست کی جگہ پر جائز ہے) جنازہ کے پیچھے راگ اور ترنم پڑھنا حرام ہے! ہاں اگر طاقت رکھتا ہوتو پڑھنے والوں کو روکنا واجب ہے۔:۔

شرح مھذب میں ہے کہ موتی پہننا حرام نہیں، بخلاف ریشم اور سونے کے، کیونکہ ان دونوں کا استعمال آدمیوں کے لئے حرام ہے! (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

فصل: قرآن کریم کے علاوہ اذکار معروفہ جن میں بکثرت فوائد ہیں۔:۔

فائدہ : طبرانی میں حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ قرآن کریم میں دس لاکھ ستائیس ہزار حروف ہیں جو قرآن پاک کو پڑھے گا اسے ہر ایک حرف کے بدلے جنت میں حورعین میں سے ایک ایک حور ملے گی اور ترمذی نے روایت کی ہے کہ جو قرآن کریم سے ایک حرف پڑھتا ہے اسے ایک نیکی ملتی ہے اور ہر نیکی کا ثواب بیس گناہ ملتا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے لااقول الم حرف ولکن الف حرف و لام حرف و میم حرف"

فائدہ :جاء رجل اعرابی الحاء قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ، قلت فسمعنا قولک ووعیت اللہ فوعینا عنک وکان فیما انزل اللہ علیک "

"وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ وقد ظلمت نفسی وجئتک مستغفرا فنودی من القبر الشریف قدغفر اللہ لک۔:۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار اقدس پر ایک دیہاتی شخص حاضر ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ نے جو کچھ فرمایا ہم نے سنا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا اور آپ نے ہمیں عنایت کیا

اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف نازل فرمایا اسی میں یہ ارشاد بھی ہے کہ "اگر وہ لوگ اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھیں تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں اور پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ان کی سفارش فرما دیں تو اللہ تعالیٰ کو بہت ہی توبہ قبول کرنے والا رحیم پائیں گے!

اور بیشک یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں اپنی ذات پر ظلم کرتا ہوا حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں استغفار کرتا ہوں! اس کا اتنا سا عرض کرنا تھا' روضہ اطہر سے آواز سنائی دی' بیشک اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا!

اگر کہا جائے یہ کیا مطلب ہے؟ جبکہ صحیح طریقہ سے توبہ واستغفار کریں تو بھی ان کی توبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ومنظور ہوگی! اور جب یہ ثابت ہے تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سفارش و استغفار کو درمیان میں لانے کا کیا فائدہ!

اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ وہ لوگ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات پر خلوص نیت سے قائم نہ رہے! (جس کے باعث رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گویا کہ تکلیف میں مبتلاء کیا) لہٰذا یہ ان لوگوں کی بہت بڑی زیادتی ہے پس جب تک وہ بارگاہ رسالت مآب میں آکر آپ کے سامنے اعتراف خطا نہیں کرتے اور آپ سے سفارش نہیں پاتے تو ان کی توبہ استغفار بے فائدہ رہے گی اس لئے فرمایا لوگو! اگر تم اتنے بڑے جرم کا ارتکاب کر بیٹھے ہو تو شرمساری اور مایوسی کی کوئی بات نہیں! آؤ میرے محبوب کے دراقدس پر اور ان کی سفارش تلاش کرو وہ رحمۃ للعلمین ہیں وہ اپنے دربار پرانوار پر آنے والوں کو محروم نہیں لوٹائیں گے بلکہ تمہاری توبہ و استغفار کی قبولیت کے لئے رب کریم جل مجدہ کی بارگاہ تمہاری سفارش فرمائیں گے تو ایسی صورت میں رب العلمین رحمۃ للعلمین کی سفارش کو شرف قبولیت سے نوازے گا اور تمہاری بات بن جائے گی! اس لئے کہ کسی اور کی

استغفار قبول ہو یا نہ ہو! لیکن آپ کی استغفار تو قبول ہی قبول ہے جبکہ عام لوگوں کی استغفار کے بارے وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ وہ قبول ہوئی ہے یا نہیں! (قدرے اضافہ کے ساتھ) (تابش قصوری)

فائدہ نمبرا: افکار میں مذکور ہے کہ قرآن کریم کو دیکھ کر پڑھنا حفظ کے اعتبار سے افضل ہے اس کو صحابہ کرام سے نقل کیا گیا ہے، لیکن فرماتے ہیں کہ یہ مطلقاً حکم نہیں، حتیٰ کہ اگر کوئی حفظ پڑھنے کی حالت میں دیکھ کر پڑھنے والے سے زیادہ مطالب و معانی پر غور و فکر کرتا ہے تو اسے حفظ پڑھنا ہی افضل ہوگا، کلمہ مصحف کی میم کو زبر، زیر اور پیش، تینوں حرکات سے پڑھ سکتے ہیں جیسا کہ تبیان میں ذکر کیا گیا ہے۔

قرآن کریم کو امت محمدیہ میں سب سے پہلے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصحف کے نام سے پکارا، اور روضہ میں ہے کہ اگر کسی نے دنیا و آخرت کو اپنے سامنے رکھنے پر طلاق معلق کردی ہو تو اس سے بچاؤ کا ایک طریقہ یہ ہے کہ مصحف قرآن شریف کو اپنی گود میں رکھ لے (گویا کہ اس نے دنیا و آخرت کو اپنے سامنے رکھ لیا اور اب طلاق واقع نہیں ہوگی مفہوم عبارت سے یہی نتیجہ مستنبط ہوتا ہے)

فائدہ : حضرت یحییٰ علیہ السلام کا حضرت دانیال علیہ السلام کے مزار شریف پر جانا ہوا تو وہ اپنے مزار مبارک میں اس طرح تسبیح و تحمید میں مصروف سنائی دیئے! سبحان من تعزز بالقدرة والبقاء وقهر العباد بالموت (پاک ہے وہ ذات اقدس جسے قدرت وبقاء کا اعزاز حاصل ہے اور جس نے اپنے بندوں کو موت سے مقہور کر رکھا ہے، اسی اثناء میں مجھے خلاء سے اس طرح آواز سنائی دی کہ) انا الذی تعززت بالقدرة والبقاء

وقھرت العباد بالموت' (میں وہی ہوں جسے قدرت وبقا کا اعزاز حاصل ہے اور میں نے ہی اپنے بندوں کو موت سے مقہور کر رکھا ہے)

جو ان کلمات کو پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے لئے ساتوں آسمان اور زمینیں اور جتنی ان میں مخلوق پائی جاتی ہے دعائے مغفرت کرتی ہے!

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میں علامہ ثعلبی علیہ الرحمتہ کی کتاب عرائس میں دیکھا ہے حضرت دانیال علیہ السلام غیر مرسل نبی تھے یعنی ان پر کوئی کتاب یا صحیفہ نازل نہیں ہوا تھا! تاہم آپ نبی تھے' علم تعبیر کے عالم اور حکیم تھے بخت نصر آپ ہی کے زمانے کا بادشاہ تھا! ایک مرتبہ کسی شہر میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جانا ہوا تو وہاں پر انہوں نے راگ (لاکھ) سے سربمہر ایک خزانہ پایا! اسے کھولا گیا تو کیا دیکھتے ہیں ایک فوت شدہ شخص کو سونے کی تاروں سے تیار کردہ کفن دیا ہوا ہے' اسے دیکھتے ہی آپ بڑے متعجب ہوئے جب اس کی ناک پر آپ کی نظر پڑی تو وہ ایک بالشت سے بھی زیادہ لمبی تھی' چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اس حیران کن واقعہ کی تحریری اطلاع دی! حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنتے ہی فرمایا وہ حضرت دانیال علیہ السلام ہیں' حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا' ان کی نماز پڑھ کر ایسی محفوظ جگہ پر دفن کریں جہاں اس پر شہر والوں کا بس نہ چلے۔

حضرت امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اہل معانی سے نقل فرمایا ہے کہ یہ آیت اس آیت پر دال ہے وماکان اللہ لیعذ بھم وانت فیھم" "وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون' اور اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نہیں اتارے گا جس وقت تک آپ ان میں موجود ہیں' نیز فرمایا! اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا نہیں فرمائے گا جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے!

پس ثابت ہوا' عذاب سے محفوظ رہنے کا وسیلہ استغفار ہے! اس لئے کہ استغفار باعث امن ہے!

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں پہلے دو چیزیں ذریعہ امن و امان تھیں' ایک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور دوسری "استغفار" حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو تشریف لے گئے' اب استغفار باقی ہے! لہٰذا اسی کو اختیار کرنا چاہئے' بہرحال اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد' وَمَا لَهُمْ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ' اور ان میں کون سی بات پائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دے گا' یہ حکم آخرت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے! دنیا کے بارے میں نہیں ہے! کیونکہ دنیا کا عذاب' رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمت وبرکت کے باعث اٹھالیا گیا ہے!

امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ' اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ" (میرے حبیب صلی اللہ علیک وسلم' انہیں آپ معاف بھی فرمائیں اور ان کے لئے میرے ہاں سفارش بھی کیجئے) اس آیت سے یہ واضح ہورہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا میں اہل کبائر کی سفارش فرماتے ہیں' کیونکہ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے غزوہ احد میں مورچہ چھوڑ دیا تھا! اور ظاہر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے آپ کو استغفار کا حکم فرمایا تو اسی لئے ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کی لغزشوں کو معاف فرمائے' اور ان کے حق میں آپ کی درخواست سفارش قبول فرمائے صاحب کشاف کہتے ہیں کہ اس آیت کا یہ بھی مفہوم ہے کہ آپ ان کی وہ خطائیں معاف فرمادیجئے جو آپ کے حق سے متعلق ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں ان کی بابت ان کے لئے آپ استغفار کریں۔:

حضرت ابن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بخاری شریف کی بعض احادیث سے جو کچھ نتیجہ اخذ کیا ہے وہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کی شفاعت و سفارش دنیا و آخرت میں ہمیشہ جاری رہے گی چنانچہ آپ مسلسل شفاعت فرمارہے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم، قیامت میں آپ کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کسے حاصل ہوگی حالانکہ اس میں آپ کی دنیاوی شفاعت کے بارے کوئی بات دریافت نہیں کی گئی! لیکن اس میں کوئی ہرج نہیں، کیونکہ اسے تو وہ جانتے تھے اور اکثر معائنہ بھی کیا کرتے تھے۔

کتاب روضہ میں مرقوم ہے کہ آپ کی شفاعت پانچ قسم پر منقسم ہوگی (نمبر۱) شفاعت عظمیٰ، جو اہل موقف کے بارے میں فیصلہ کرنے سے متعلق ہوگی نمبر۲: ان لوگوں کے بارے میں جو مستحق نار ہوں گے لیکن آپ کی شفاعت کے باعث وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے، نمبر۳: ان لوگوں کی بابت جو دوزخ میں پہنچ چکے ہونگے، لیکن آپ کی شفاعت کے باعث وہاں سے رہائی پائیں گے نمبر۴: ان لوگوں کے لئے جو بلاحساب وکتاب جنت میں جائیں گے، نمبر۵: اہل جنت کے مدارج و مراتب کی رفعت وبلندی کے لئے ہوگی!

حضرت قرطبی علیہ الرحمتہ نے ان پر مزید اضافہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ چھٹی قسم کی شفاعت ان ایمانداروں کے حق میں ہوگی جو مدینہ منورہ میں انتقال کریں گے! اور ساتویں آپ کے چچا حضرت ابوطالب کے لئے ہوگی .... اور آٹھویں شفاعت، ان خوش نصیبوں کے لئے ہوگی جو آپ پر صلوۃ وسلام عرض کرتے رہے ہوں گے، نویں ان لوگوں کی ہوگی جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر برابر ہونگی، پھر وہ آپ کی شفاعت کے وسیلہ نے جنت میں داخل ہوں گے نیز، اہل اعراف بھی آپ کی سفارش وشفاعت سے جنت پائیں گے۔

دسویں شفاعت یہ ہے کہ آپ کی امت پہلی تمام امتوں سے پہلے داخل جنت

ہوگی، گیارھویں شفاعت، جوامتی کبائر کے مرتکب رہے ہوں گے، اسے حضرت ابن ابی دنیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم رضی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے! اب ایک گروہ اور رہ جائے گا اور وہ دوزخی ہوں گے، جب وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو دوزخی انہیں عار دلائیں گے کہ تم تو خدا کی عبادت کیا کرتے تھے کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک بھی نہیں ٹھہراتے تھے پھر بھی تمہیں دوزخ میں ڈالا گیا، اب تم اس جہنم سے نہیں نکل سکو گے، تب اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو تھوڑا سا پانی دے کر ان کی طرف بھیجے گا جو اس آگ پر چھڑک دے گا تب دوزخی ان پر رشک کریں گے، کیونکہ اس کے بعد وہ دوزخ سے رہائی پاجائیں گے اور جنت میں داخل ہونگے اور انہیں کہا جائے گا آیئے تمہاری ضیافت کریں، وہاں ہر شخص کے پاس سرمایہ جنت وافر مقدار میں ہوگا، اگر تمام جنتی ایک ہی شخص کے ہاں جمع ہوجائیں تب بھی اس کا سٹاک ختم ہونے کا نام تک نہیں لے گا!

الٰہی ہمارے پیارے رسول، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے وسیلہ میں اپنی وسیع رحمت سے ہمیں بھی بے عذاب وعتاب، جنت مرحمت فرما، کیونکہ تو ارحم الراحمین ہے۔ الھم ادخلنا الجنة بشفاعة نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم من غیر عذاب یسبق برحمتک الواسعته فانت ارحم الراحمین۔

بے عذاب وعتاب وحساب وکتاب
تاابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام
(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

فوائد نافعہ : جو اللہ تعالیٰ کے فرمان "وشاورھم فی الامر' میرے حبیب آپ صحابہ کرام سے مشورہ فرمالیا کریں' کے بارے میں ہیں "مشورہ کے اجراء کا ایک منشاء یہ بھی ہے کہ امتیوں کے لئے یہ بھی سنت مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء بن جائے اس طرح آپ کی اقتداء نصیب ہو! نیز یہ کہ لوگوں کی سوچ' عقل و دانش میں تفاوت ہے۔ اس لئے یہ بات بعید از قیاس نہیں کہ ایک شخص کے دل میں عمدہ بات آئے جو دوسرے کے وہم و گمان میں بھی نہ ہو خصوصاً دنیاوی امور میں بناء علیہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی حوصلہ افزائی کے لئے فرمادیا کرتے تھے تم اپنے دنیوی معاملات میں مجھ سے زیادہ جانتے ہو اور میں تمہاری عاقبت کو تم سے زیادہ بہتر جانتا ہوں۔ اسے حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تفسیر میں اس آیت کے ضمن میں ذکر فرمایا' نیز یہ کہ جب آپ نے غزوۂ احد میں جانے کا قصد فرمایا تو ان سے مشورہ کیا گیا! تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ نے جانے کا مشورہ پیش کیا' لیکن غزوہ احد میں وقتی طور پر ہزیمت اٹھانا پڑی' اگر آپ صحابہ کرام سے مشورہ نہ فرماتے تو ان کے دل میں خیال پیدا ہوتا کہ شاید آپ ہمارے مشورے سے مطمئن نہیں ہوتے! اس لئے صحابہ کرام کی حوصلہ افزائی کے لئے فرمایا میرے حبیب آپ اپنے جانثاروں سے بعض امور میں مشورہ فرمالیا کریں' اس طرح ان کے دل میں پیدا ہونے والی خلش کو رفع کردیا۔

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے مشورہ کے لئے کوئی آیت نازل نہیں ہوئی تھی' تاہم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مشورہ کرنا آپ کے لئے واجب نہیں تھا اور حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ یہ استحبابی امر ہے' البتہ روضہ میں مرقوم ہے۔ صحیح بات تو یہ ہے کہ مشورہ کرنا آپ پر واجب کیا گیا تھا' (بہرحال "وشاورھم" کا کلمہ وجوب پر نہیں اختیار پر دلالت کرتا ہے (تابش قصوری)

فائدہ نمبر۳ : نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے درخواست کی کہ مجھے ایسے عمل سے آگاہ فرمایئے جو مجھے جنت میں لے جائے' آپ نے فرمایا تم غصہ نہ کیا کرو! اس نے پھر عرض کیا تو آپ نے دوبارہ فرمایا غصہ کرنے سے بچو! اس نے مزید عرض کیا تو آپ نے فرمایا " قل استغفراللہ قبل الصلوۃ العصر سبعین مرۃ لیکفر عنک ذنوب سبعین عاما' نماز عصر سے پہلے ستر مرتبہ استغفار کیا کرو' وہ تیرے ستر سال کے گناہ مٹا دے گی اس نے عرض کیا' ستر برس کے تو میرے گناہ ہی نہیں (یعنی میری تو عمر بھی ستر برس نہیں ہے) فرمایا تیری والدہ کے گناہ معاف ہوجائیں گے اس نے کہا میری والدہ کے بھی اتنے گناہ نہیں' آپ نے فرمایا تیرے باپ کے گناہ معاف ہوجائیں گے وہ کہنے لگا اس کے بھی اتنے سالوں کے گناہ نہیں ہیں آپ نے فرمایا تیرے بھائیوں کے معاف ہونگے وہ کہنے لگا! ہاں یہ ہوسکتے ہیں (نوٹ) اس حدیث شریف سے مستفاد ہے کہ اگر کسی کی عمر کم ہوتو اس کے استغفار کرنے سے اس کے والدین' بہن' بھائیوں اور متعلقین کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ العظیم)

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اگر آپ قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو ان کلمات دعائیہ کو اپنا معمول بنالو! جو بھی کوئی اسے پچیس مرتبہ یومیہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ستر صدیقوں کا ثواب رقم فرمائے گا وہ کلمات یہ ہیں " استغفراللہ العظیم لی ولوالدی وللمومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات"

اور احیاء العلوم میں ہے' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص ان کلمات کو پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دے گا اگرچہ چیونٹی کے قدموں کے چلنے کی تعداد کے برابر ہی کیوں نہ ہوں

کلمات یہ ہیں "سبحانک ربی ظلمت نفسی وعلمت سوء فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت' نیز آپ نے فرمایا' جو شخص گناہ کرلے اور پھر وہ یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ میرے ان برے اعمال سے مطلع ہے' اس سے میری کوئی حرکت پوشیدہ نہیں' تو اتنی سی سوچ ہی سے اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اگرچہ اس کی زبان پر کلمہ استغفار بھی نہ آیا ہو!

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "استغفار کے معنی یہ ہیں کہ الٰہی مجھے بچالے' پس اگر کہا جائے استغفار افضل ہے یا کلمہ "لا الہ الا اللہ"تو اس کا جواب یہ ہے کہ استغفار تو صابن کی مانند ہے پس وہ اس شخص کے لئے افضل ہے جس کے گناہ زیادہ ہیں اور "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی مثال خوشبو سے ہے یہ اس شخص کے لئے افضل ہے جسے اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے محفوظ رکھا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر شب وروز ستر بار سے زائد مرتبہ استغفار اور توبہ کیا کرتے تھے (حالانکہ آپ کے وسیلے سے گنہگاروں کی بخشش ہوگی' آپ کا پڑھنا تعلیم امت کے لئے تھا نیز یہ بات بھی سنت ٹھہرائی گئی (تابش قصوری)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا مسلمان نہیں جو کہ یومیہ اعمال بجالاتا ہے لیکن اس کا روزنامچہ نہ بنایا جاتا ہو جس کے نامہ اعمال میں استغفار نہیں ہوتی اس پر اندھیرا چھا جاتا ہے اور جس کے اعمالنامہ میں استغفار ہوتی ہے جب اسے لپیٹا جاتا ہے تو اس سے انوار وتجلیات کی بارش ہوتی رہتی ہے اسے حضرت نسفی نے ذکر کیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس ایماندار کو مبارکبادی سے یاد فرماتے ہیں جس کے نامہ اعمال میں بکثرت استغفار پائی جاتی ہے۔ (رواہ ابن ماجہ)

نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے نامہ اعمال کو نہایت خوشی و مسرت سے دیکھنا پسند کرتا ہے اسے چاہئے کہ بکثرت استغفار کرے (رواہ البیہقی)

نیز فرمایا جو ایماندار استغفار کے وظیفہ کو اپنا لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر غم و فکر سے آزاد فرما دیتا ہے اور ہر قسم کی عسرت و غربت دور کرتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں پر اس کا وہم و گمان بھی نہیں جاتا! (رواہ ابوداؤد' النسائی)

امام بیہقی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مرد اور عورت بڑے سعادت مند ہیں جو شب و روز ستر بار مغفرت کے طالب ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ سو گناہ معاف فرما دیتا ہے اور وہ مرد و زن بڑے بدنصیب جو یومیہ سات سو سے بھی زیادہ گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں!

امام حاکم علیہ الرحمتہ سے مروی ہے کہ کسی شخص مے بڑی حسرت سے دو تین بار کہا واہ ذنباہ افسوس میرے گناہو! یہ سنتے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! تم کہو! الٰہی تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ ہے اور مجھے اپنے عمل کی نسبت تیری بے پایاں رحمت پر بھروسہ ہے اس نے جب یہ کلمات ادا کیے تو آپ نے فرمایا پھر کہو اس نے دوسری بار بھی کہا آپ نے فرمایا ایک بار پھر کہو! اس نے انہی کلمات کو پھر دہرایا' تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بشارت دی اب جاؤ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے تجھے بخشش سے نواز دیا ہے۔:۔

حکایت: بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرے پڑوسی کے گھر کھجور کا درخت ہے اور اس سے تر کھجوریں میرے صحن میں گرتی رہتی ہیں

آپ انہیں فرمایئے میرے گھر میں گری ہوئی کھجوروں کو میرے بچوں کے لئے مباح کردے، جب اسے کہا گیا تو وہ نہ مانا (کہتے ہیں وہ یہودی تھا) تو صحابی نے عرض کیا اسے کہوں میرے ہاں فروخت کردے، جب یہ بات کہی گئی تو اس نے ہزار دینار قیمت طلب کی، مگر اس صحابی کے پاس رقم نہیں تھی، البتہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی طرف سے قیمت ادا کردی، تو اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ اسلام بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حضرت عثمان ذوالنورین کے لئے بشارت لئے حاضر ہوئے اور کہا!

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالیٰ حضرت عثمان کے اس ایثار کے بدلے جنت میں کھجوروں کا ایک باغ پیدا فرما دیا ہے اور جو بھی کوئی ایماندار سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتا رہے گا اُسے بھی اللہ تعالیٰ جنت میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ جیسا باغ عطا فرمائے گا۔

حدیث حمید میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا مجھے سبحان ربی الاعلیٰ کے ثواب سے آگاہ فرمایئے! تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم جو شخص سبحان ربی الاعلیٰ کا ورد رکھے گا اس کا عمل میزان میں، عرش و کرسی، اور دنیا کے تمام پہاڑوں کے وزن سے بھی بڑھ جائیں گے نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا! بلاشبہ میں ہر شئی سے بلند تر ہوں! اے میرے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا۔ اور جنت میں داخل کردیا، اور جب وہ فوت ہوگیا تو یومیہ حضرت میکائیل علیہ السلام اس کی قبر میں ملاقات کے لئے جایا کریں گے! اور جب قیامت ہوگی تو اسے اپنے بازو پر بیٹھا کر بارگاہ رب العزت میں لائیں گے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے الٰہی اس شخص کے لئے میری سفارش قبول فرمایئے، اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہم نے تمہاری شفاعت قبول فرمائی، لو اسے جنت میں لے جاؤ!

مسئلہ : سجدہ کی تسبیح سبحان ربی الاعلیٰ، رکوع کی تسبیح سبحان ربی العظیم پر فضیلت رکھتی ہے اسے کم از کم تین بار کہنا چاہئے، اور زیادہ اچھا ہے کہ نو سے گیارہ بار پڑھا جائے، پانچ مرتبہ کہنا اوسط درجہ ہے اسے ماوردی نے بیان کیا! کتاب الایضاح میں ہے کہ پہلی دو رکعت میں گیارہ بار اور آخری دو رکعت میں سات سات بار پڑھیں، البتہ اگر ایک بار بھی تسبیح پڑھی تو سنت ادا ہو جائے گی، اسے شرح مذہب میں ذکر کیا گیا ہے، نیز اسی میں یہ بھی مندرج ہے کہ سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کے ساتھ وبحمدہ کا پڑھنا مستحب ہے، یہ بات اظہر ہے کہ یہ حکم منفرد کے لئے ہے لیکن امام کو تین بار سے زائد کہنا مناسب نہیں "واما الامام فلا یزید علی ثلاث" تسبیح مذکورہ اور دیگر تسبیحات امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک واجب ہیں، بشرطیکہ مقتدی رضامند ہوں، لہٰذا اگر ان میں سے کسی تسبیح کو قصداً ترک کرے گا تو نماز باطل ہو جائے گی، اگر بھول گیا تو سجدہ سہو کرے، اور علامہ اوزاعی علیہ الرحمتہ نے قنوت میں بیان کیا ہے کہ اگر سہواً ترک ہو تو سجدہ سہو مستحب ہے، روضہ میں ہے کہ جو رکوع و سجود کی تسبیح اور سنن موکدہ کے چھوڑنے کا عادی ہو جائے تو اس کی شہادت مردود ہے، علامہ ابن عماد فرماتے ہیں یہ تب ہے جب وہ طویل مدت تک اس کا مرتکب ہو! (سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک رکوع و سجود کی تسبیحات سنت ہیں، اگر رہ جائیں تو سنت کے ترک ہو جانے پر سجدہ سہو نہیں، البتہ قصداً سنت کا چھوڑنا خطاء ہے)

حکایت : حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام اپنے "طیارے" "ہوائی تخت" پر جارہے تھے کہ کسانوں نے آپ کی اس شان وشوکت کو دیکھ کر کہنا شروع کردیا کہ آل داؤد کو تو جو کچھ ملا' ملا' لیکن تمہارا ایک بار سبحان ربی العظیم' سبحان ربی الاعلیٰ کہنا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں قبولیت کا شرف پائے وہ ہماری وسیع و عریض مملکت سے زیادہ بہتر ہے' انہوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ کے تفکرات کو دور فرمائے جس طرح ہماری پریشانی کو دور فرمایا!

فائدہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت اسرافیل علیہ السلام بارگاہ سید الانبیا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور درج ذیل تسبیح کی عظمت کو بیان کیا' کہ جو شخص اسے ایک مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے ان ذاکرین کے زمرہ میں افضل مقام عطا فرمائے گا جو اسے شب و روز یاد کرتے رہتے ہیں اور اسے جنت عطا فرما کر خوش کرے گا' نیز جس طرح (موسم خزاں میں درختوں کے پتے جھڑتے ہیں اسی طرح اس کے گناہ جھڑ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ کرم اس پر مبذول رہے گی' اور اسے دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ تسبیح یہ ہے' سبحان اللہ والحمد اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عدد ماعلم اللہ ووزن ماعلم اللہ ومثل ماعلم اللہ

نیز حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی یہ تسبیح پڑھے گا" سبحان اللہ والحمد اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عدد مافی علم اللہ ودوام ملک اللہ' دنیا اور اہل دنیا بیشک ختم ہو جائیں مگراس کے پڑھنے والے کا ثواب ختم نہیں ہوگا!!

حکایت : حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے خواب میں سنا کوئی منادی اعلان کررہا ہے لوگو اپنی پریشانیوں سے بچنے کا اسلحہ اٹھالو' چنانچہ لوگ اپنے اپنے اسلحات کو اٹھانے لگے تو اس نے کہا' یہ تو تمہاری پریشانیوں کے وقت کا اسلحہ نہیں ہے پھر کوئی شخص اہل زمین سے بولا فرمایئے ہماری گھبراہٹ کو دور کرنے والے کون سے ہتھیار ہیں اس پر جواباً یہ کلمات سنائی دیئے سبحان اللہ والحمد اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم⊙

فوائد جلیلہ فائدہ نمبر۱ : حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' جب قیامت ہوگی تو لا الہ الا اللہ اپنے پڑھنے والے کے سامنے' سبحان اللہ' پیچھے' الحمد اللہ' دائیں' اللہ اکبر' بائیں اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اس کے سر پر چھتری کی طرح حفاظت کریں گے' (گویا کہ یہ اس کا باڈی گارڈ دستہ ہوگا) جن مصائب و آلام اور مشکلات میں اور لوگ پڑے ہونگے یہ ان سے بالکل محفوظ رہے گا اسے علامہ ابن عماد نے کتاب الذریعہ میں ذکر کیا!

فائدہ نمبر۲ : نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کی گئی تو ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کلمات سے تسبیح پڑھی' سبحانک اللھم وبحمدک اشھدان الا الہ الا انت وحدک لا شریک لک عملت سوء وظلمت نفسی فاغفرلی ذنبی وارحمنی وتب علی انک انت التواب الرحیم ○ یہ سنتے ہی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ تسبیح کس نے پڑھی ہے؟ وہ صاحب عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کے اس غلام نے' آپ نے فرمایا مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' تیرے منہ سے ابھی آخری کلمہ نکلنے نہیں پایا تھا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا جو بڑے اشتیاق

سے اس کے ثواب کو لکھنے کی طرف مائل ہیں اور ان میں ہر ایک کی یہی خواہش ہے کہ میں لکھوں! پھر انہیں آسمانوں کی طرف پرواز کرتے پایا ہے یہاں تک کہ وہ عرش معلٰی تک پہنچ گئے اور ان کلمات عظمٰی کو عرش کے نیچے محفوظ کردیا' وہی قیامت تک وہی محفوظ رہیں گے یہاں تک کہ تجھے ان کے ساتھ آتے ہی اور عطا کئے جائیں گے۔:۔

فائدہ نمبر۳ : سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ سبحان اللہ والحمد اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وتبارک اللہ' پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اسے اپنے قبضہ میں لے کر اور اپنے پروں کی حفاظت کے ساتھ' آسمانوں کی طرف لے جاتا ہے اور اس کا فرشتوں کی کسی ایسی جماعت کے پاس سے گزر نہیں ہوتا جو پڑھنے والے کے لئے استغفار نہ کرتی ہو' یہاں تک کہ وہ بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوتا ہے! اسے حاکم نے روایت! نیز فرمایا اس کی اسناد صحیح ہیں۔

فائدہ نمبر۴ : حضرت ابوالسعادات علیہ الرحمتہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام سبحان من هو مطلع يعلم جوارح القلوب سبحان من يحصى عدد الذنوب سبحان من لا يخفى عليه خافيته فى السموت ولا فى الارض سبحان الله الروف الودود پڑھا کرتے تھے' جو اسے ایک مرتبہ پڑھتا ہے اس کے نامہ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں درج کی جاتی ہیں اور دس لاکھ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور دس لاکھ درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

فائدہ نمبر۵ : حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی حضرتؑ ذوالقرنین سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا تم نے تمام ممالک کو کیسے فتح کیا! اور مشرق و مغرب کی ولایتوں

کا کیسے مالک بن گیا! انہوں نے کہا قل ھو اللہ احد اور دیگر چند کلمات کے وظیفہ کرنے سے مجھے اس طرح غلبہ نصیب ہوا اور عرض کیا "جو ان کلمات کو پڑھے گا اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دیئے جائیں گے' دس لاکھ نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں درج ہوں گی اور دس لاکھ درجے ترقی پائے گا' حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا وہ چند کلمات کون سے ہیں مجھے بھی بتایئے تو انہوں

نے کہا وہ یہ ہیں " سبحان من ھو باق لا فنی سبحان من ھو عالم لا نسی سبحان من ھو قیوم لا ینام سبحان من ھو مراسم لا یستھو سبحان من ھو واسع لا تیکلف سبحان من ھو قائم لا یلھو سبحن من ھو عزیز لا یظلم' حضرت ابوالسعادات نے کہا ہے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام ان کلمات کا ورد کیا کرتے تھے' سبحان من ھو فی علوہ وان وفی دونوہ عال وفی اشراقہ منیر وفی سلطانہ قوی' یعنی پاک ہے وہ ذات جو باوجود بلند تر ہونے کے پھر بھی قریب ہے' اور قریب نہ ہونے کے بلند تر ہے' جو انوار و تجلیات بخشائش کا مرکز اور اپنی سلطانی میں مضبوط و قوی ہے' جو اسے یومیہ دس مرتبہ پڑھا کرے گا گویا کہ اس نے چالیس ہزار حج کرنے کی سعادت حاصل کی! حضرت سیدنا آدم علیہاالسلام یہ دعا پڑھا کرتے تھے سبحان الخالق الباری' سبحان اللہ العظیم وبحمدہ جو کوئی شخص ان کلمات کو دس بار پڑھے کہ اللہ تعالیٰ اسے ایسی نعمتوں سے سرفراز فرمائے گا جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ ہی کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان نعمتوں کی کیفیت کا گمان گزرا ہوگا۔

حضرت سیدنا یونس علیہ السلام یہ دعا پڑھا کرتے تھے' سبحان القاضی الاکبر سبحان الخالق الباری سبحان القادر المقتدر سبحان اللہ العظیم وبحمدہ'

حضرت ابوالسعادات فرماتے ہیں کہ جو اسے یومیہ ایک بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا جو اسے ہر برائی سے بچائیں گے' اور اسے اتنا ثواب عطا فرمائے گا گویا کہ اس نے ایک ہزار غلام آزاد کئے ہوں! کسی امیر ترین آدمی کے پاس ایک قلمی کتاب جس پر لکھا ہوا تھا تالیف ابوالسعادات اسی سے میں نے یہ بات درج کی ہے' لیکن مصنف کی ثقاہت مجھے معلوم نہیں! واللہ تعالیٰ وحبیب الاعلی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صبح و شام کے اذکار؟

فصل : حضرت امام نودی رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب الاذکار میں رقم فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا! الٰہی تو نے مجھے ہاتھ کی کمائی میں مصروف کر دیا ہے' لہٰذا کوئی ایسی دعا تعلیم فرما دے جس سے تمام محامدو تسبیحات کی ادائیگی ہو سکے' تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی "صبح و شام یہ کلمات طیبات تین تین مرتبہ پڑھ لیا کریں" والحمد للہ رب العلمین حمدا یوافی نعمتہ ویکافی مزیدہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص صبح و شام یہ دعا پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کو ستر بلاؤں سے محفوظ رکھے گا ان میں ادنیٰ درجہ تفکرات کا ہے نیز حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر صبح و شام تین تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے گا اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی بِسۡمِ اللّٰهِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسۡمِهٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح)

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سمرہ بن، جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار کہا' کیا میں تجھے ایسی حدیث بیان نہ کروں؟ جسے میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارہا مرتبہ سنا ہے میں نے عرض کیا ضرور بیان کریں۔ انہوں نے فرمایا جو صبح وشام یہ دعا پڑھے گا وہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی طلب کرے گا اسے عطا ہوگا! اللھم انت خلقتنی وانت تھدینی وانت تطعمنی وانت تسقینی وانت تمیتنی وانت تحیینی' الٰہی تو نے مجھے پیدا فرمایا تو نے مجھے ہدایت سے نوازا' تو ہی

مجھے کھلاتا، پلاتا ہے اور تیرے ہی قبضہ قدرت میں میری زندگی اور موت ہے۔۔۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے کوئی ایسا وظیفہ عطا فرمایئے جسے صبح وشام پڑھتا رہوں تو آپ نے فرمایا یہ کلمات پڑھ لیا کریں، اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ رب کل شئی وملائکۃ اشھدان لا الہ الا انت اعوذبک من شرنفسی ومن شرالشیطن وشرکہ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرحیم ○ نیز سورہ حشر کی آخری تین آیات صبح وشام اور سوتے وقت پڑھ لیا کریں، اور جو بھی کوئی شخص اسے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کرے گا جو دعائے رحمت و بخشش کرتے رہیں گے حتیٰ کہ جب فوت ہوگا تو درجہ شہادت پر فائز ہوگا! (رواہ الترمذی) شرکہ میں شین کو فتحہ اور کسرہ دونوں کے ساتھ پڑھنا جائز ہے، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح و شام سبحان اللہ وبحمدہ ایک ہزار بار پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے سودا فرمالیتا ہے اور اس دن کے اختتام تک اللہ تعالیٰ اسے رہائی سے نواز دیتا ہے، رواہ الطبرانی وغیرہ

حکایت : حضرت وھیب بن ورد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شب میرا قبرستان جانا ہوا، تو مجھے نہایت خوفناک آوازیں سنائی دیں، پھر میں دیکھتا ہوں کہ ایک شخص کرسی پر بیٹھا کہہ رہا ہے کہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے پاس لانے کی کون ضمانت دیتا ہے! لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا اس کی طرف سے میں ضامن ہوں! پھر وہ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا اور جلد ہی واپس پلٹا! اور عرض گزار ہوا ان تک میری رسائی نہیں، مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ صبح وشام ایک دعا پڑھتے ہیں!

حضرت وھیب بیان کرتے ہیں کہ پھر میں خود ان کے پاس پہنچا اور تمام ماجراء سنایا' وہ کہنے لگے ہاں میں صبح وشام تین تین بار ان کلمات کا ورد کرتا ہوں! امنت باللہ العظیم وکفرت بالجبت والطاغوت واستمسکت بالعروۃ الوثقی لاانفصام لھا واللہ سمیع علیم ○ اسے ترغیب و ترھیب سے نقل کیا گیا ہے!

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جبت' بت کو کہتے ہیں اور طاغوت شیطان کو! بعض کہتے ہیں طاغوت شاعر کو اور جبت' کاہن (نجومی و جادوگر) کو! اور اہل لغت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جس کسی کو پوجا' جائے اسے جبت اور طاغوت کہتے ہیں!

عروۃ الوثقیٰ سے کلمہ توحید مراد ہے اور بعض نے فرمایا "نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس مراد ہے' نیز بعض قلب سلیم سے تعبیر کرتے ہیں! "بدرالفلاح" میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات کو پڑھا کرتے تھے۔

حسبی الرب من المربو بین حسبی الخالق من المخلوقین حسبی الرزاق من المرزوقین حسبی اللہ الذی لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم'

حضرت نحاس علیہ الرحمتہ سے منقول ہے کہ حبی اللہ' حسبنا اللہ کہنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ اس میں تعظیم و تکریم کا پہلو نمایاں ہے!

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس دعا کو صبح و شام وظیفہ بنا لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ایک بار پڑھنے سے چوتھائی حصہ بدن کا دوزخ سے محفوظ کر دیتا ہے اسی طرح دو بار سہ بار اور چہار بار پڑھنے سے اس کا تمام جسم عذاب دوزخ سے بچا لیا جائے گا دعا یہ ہے! اللھم انی اصبحت اشھدک واشھدک حملۃ عرشک وملائکتک وجمیع

خلقک انک انت الذی لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک (رواہ النسائی)

علامہ ابن العماد رحمہ اللہ تعالیٰ کشف الاسرار والحکمتہ میں فرماتے ہیں "ترتیب آزادی کے متعدد درجات ہیں جب کوئی شخص اپنے آپ پر چار بار زنا کا اعتراف کرتا ہے تو اس کا خون معاف ہو جاتا ہے۔ (یعنی حد لگانے یا سنگساری کے باعث وہ مرجائے تو اس کا خون کسی کے ذمہ نہیں) اور پھر وہ اس جرم کی سزا پانے کی وجہ سے عذاب دوزخ سے بھی نجات پالیتا ہے۔:

زنا کے ثبوت میں چار گواہوں کی گواہی کو مشروط اس لئے کیا گیا ہے کہ یہ دو جسموں سے سرزد ہوتا ہے اور ایک کے لئے دو دو گواہ مطلوب ہیں' نیز اللہ تعالیٰ نے زانی سے پہلے زانیہ کا ذکر کیا' اس لئے کہ زنا اکثر عورت ہی کی رضامندی سے ظہور پذیر ہوتا ہے اور چوری کرنے والی عورت سے پہلے چور کا ذکر اس لئے ہے کہ چوری اکثر مرد سے وقوع پذیر ہوتی ہے' رہی یہ بات کہ چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے لیکن ذکر کے کاٹنے کا نہیں' اس کا سبب یہ ہے کہ اس سے نسل منقطع ہوتی ہے اس لئے اس کی اجازت نہیں! دوسری بات یہ بھی ہے کہ وہ پوشیدگی میں واقع ہوتا ہے' اس لئے اس میں زجروتوبیخ کا ہونا مشکل ہے! یعنی اس سے دوسرے سبق حاصل نہیں کرسکتے! ہاتھ کٹا تو ہر ایک کو دکھائی دیتا ہے جس سے عبرت حاصل کی جاسکتی ہے اور یہ بھی کہ چور کا ایک ہاتھ کٹ جائے تو وہ دوسرے ہاتھ سے کاروبار زندگی چلا سکتا ہے (رواہ قرطبی وغیرہ) (ایک یہ بھی بات ہے کہ مرد کا اگر پوشیدہ حصہ بطور سزا کاٹنے کا حکم ہوتا تو۔ عورت جو زنا کی اصل سبب ٹھہرتی ہے اس کا کون سا حصہ بطور سزا کاٹا جائے گا؟

پھر اس میں کیا حکمت ہے اگر کوئی غنی کسی غلام کے ایک حصہ کا مالک ہو اور وہ اپنا حصہ آزاد کردے تو تمام غلام آزاد ہو جائے گا اور اپنے شریک کو

اس کی قیمت ادا کرنا پڑے گی، کیا سبب ہے جب کوئی شخص ان کلمات کو ایک بار پڑھتا ہے تو چوتھائی حصہ آزادی پاتا ہے، مکمل طور پر آزاد نہیں کیا جاتا، حالانکہ اللہ تعالیٰ تو ہر غنی سے غنی ہے اس پر جواباً کہا گیا ہے کہ آزادی کا شریک کے حصہ میں اثر پذیر ہونا ایک قسم کی مجبوری ہے اور یہ امر اللہ تعالیٰ کے لئے محال ہے نیز سرایت تو شراکت میں ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی شریک و سہیم نہیں!

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنے غلام کی آزادی کے لئے کسی کو وکیل ٹھہرائے اور وکیل غلام کے بعض حصہ کو آزاد کرے تو وہ اتنی ہی مقدار میں آزادی پائے گا، مکمل طور پر آزادی کا یقینی ہونا راجع ہے! ہاں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے بھی کبھی بندہ کا بعض حصہ ہی دوزخ سے آزاد ہوتا ہے! جیسے کہ صحیح حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مواضع سجود کو آگ پر حرام ٹھہرایا ہے کہ وہ نہیں جلائے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دوزخ سے محفوظ رکھے۔ امین۔:۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح و شام یہ کلمات پڑھ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے یقیناً راضی کرے گا! رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد صلى الله عليه وسلم نبيا ورسولا، (رواہ الترمذی) ابوداؤد شریف میں ہے کہ ان کلمات کو کہنے والے کے لئے لازمی طور پر جنت ہے!

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ان کلمات کو یومیہ صبح وشام تین تین بار کہے اور محمد نبیا ورسولاً کہنا مستحب ہے! اس طرح دونوں روایات پر عمل ہو جائے گا! اور اگر نبیا' یا رسولاً میں سے ایک بھی کلمہ کہہ لے تو بھی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عامل قرار دیا جائے گا!

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یومیہ صبح کے وقت ان کلمات کا وظیفہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دس نیکیاں عطا فرمائے گا' دس گناہ مٹ جائیں گے اور دس درجے ترقی ہوگی! اور اگر شام کو بھی پڑھے گا تو اسے ہی ثواب و درجات پائے گا (رواہ النسائی) نیز روایت کرتے ہیں کہ جو شخص لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ احد صمدلم یلد ولم یولد ولم لکن لہ کفوا احد پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے دس لاکھ نیکیاں عطا فرمائے گا!

حضرت ابو کامل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو یقین کامل سے اس بات کی دلی طور پر شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے (لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک) اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ کہنے کی برکت سے اس کے سال بھر کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔:۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چاروں صاحبزادیوں میں کسی سے (حضرت زینب' حضرت رقیہ' حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھن (ان میں سیدہ فاطمہ سب سے چھوٹی مگر ان میں افضل ہیں) فرمایا ان کلمات کو پڑھا کریں "سبحان اللہ وبحمدہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ کان ومالم یشاء ولم یکن اعلم ان اللہ علی کل شئی قدیر وان اللہ قداحاط بکل شئی علما' کیونکہ انہیں صبح پڑھنے والا شام تک

(ہر تکلیف سے محفوظ رہے گا) اور شام کو پڑھنے والا صبح تک محفوظ رہے گا!
(رواہ' ابوداؤد و النسائی)

حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اگر کوئی دن کا نیکی پر آغاز کرتا ہے اور نیکی پر ہی اختتام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندہ سے جو کچھ اس کے درمیان سرزد ہوا اسے نہ لکھیں (طبرانی نے اس کو اسناد حسن سے روایت کیا ہے) معوّذتین (سورہ الفلق' سورہ الناس) اور سورہ اخلاص کے صبح و شام پڑھنے نیز درود شریف کے دس دس بار پڑھنے سے متعلق حدیث شریف گزر چکی ہے کہ انہیں میری شفاعت نصیب ہوگی' اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس واطہر پر درود و سلام پڑھنے کے فضائل کا باب عنقریب آرہا ہے۔

باب محبت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا " لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ،" تمہیں ہرگز محبت کی نعمت نصیب نہیں ہو گی جب تک اپنی محبت بھری اشیاء سے راہ خدا میں صرف نہیں کرو گے!

کسی عارف کا ارشاد ہے " لَنْ تَنَالُوْا مَحَبَّتِیْ وَ فِیْ قُلُوْبِکُمْ مَحَبَّۃُ غَیْرِیْ تمہیں میری محبت ہرگز میسر نہیں ہوگی جب تک تیرا دل غیر کی محبت میں لٹکا ہوا ہے! نیز محبت تو زندہ دل میں ہوتی ہے اور دل کو نفس کی موت سے زندگی ملتی ہے اسی سے متعلق ایک حکایت ملاحظہ کیجئے!

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص کے پاس ایک درہ نامی پرندہ تھا جو بڑی فصاحت سے باتیں کیا کرتا! ایک دن جب وہ شخص حبشہ کے سفر پر روانہ ہونے لگا تو اس پرندے نے کہا "جب تو اس ملک میں میرے ہم جنسوں سے ملاقات کرے تو انہیں میرا سلام کہنے کے بعد بتانا کہ "میں تو ایک لوہے کے پنجرے میں بند ہوں بناء علیہ میں تمہارے پاس نہیں آ سکتا' لہٰذا تم ہی آ کر خبر لے جاؤ! جب وہ شخص وہاں پہنچا اور اس نے پرندوں کو پیغام پہنچایا تو وہ سنتے ہی پھڑ پھڑاتے ہوئے زمیں پر گر پڑے گویا کہ وہ مر چکے ہیں! یہ کیفیت دیکھ کر وہ شخص دل ہی دل میں کہنے لگا کاش کہ میں پیغام نہ پہنچاتا!

جب واپس آیا تو درہ کو ان کی موت سے آگاہ کیا' یہ سنتے ہی پھڑ پھڑایا اور اسی طرح مردہ بن گیا! مالک نے پنجرے سے باہر نکال کر پھینک دیا' اس کا پھینکنا تھا کہ پرندہ اڑا اور کہنے لگا اے میرے مالک وہ میرے سجن مرے نہیں تھے بلکہ انہوں نے مجھے رہائی کا طریقہ بتایا تھا!

منہاج میں ہے کہ درہ نامی پرندے کا کھانا حرام ہے "! نفس کا مرنا دل کی

زندگی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں محبوب رکھتا ہے اگر کہا جائے کہ یہ کیا معاملہ جب محبت کا ذکر ہوا تو اپنی محبت کا اظہار ان کی محبت سے قبل فرمایا اور جب ذکر و اذکار کا معاملہ آیا تو فرمایا "فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ، تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا! اس کے جواب میں حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کچھ فرمایا ملاحظہ ہوا! آپ نے فرمایا "یاد مقام طلب ہے" گویا کہ یہاں بندوں کو طلب کا حکم فرمایا بناء علیہ انہیں کا پہلے ذکر فرمایا، لیکن محبت عطیہ خداوندی ہے۔ جو تحفہ ظہور پذیر ہوتا ہے! اس میں بندے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا، اسی وجہ پردہ غیب سے جب مشیئت خداوندی کے موافق ظہور ہوتا ہے تو طبعی محبت پائی جاتی ہے! لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کو بندوں کی محبت پر مقدم رکھا یہ اس کا بندوں پر فضل و احسان ہے اس سے بندے کو کوئی اختیار نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ اپنی محبت کو ہماری محبت پر مقدم فرمایا ہے یہ اس کا فضل و احسان ہے، بندوں سے اللہ تعالیٰ کے محبت کرنے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں اطاعت و عبادت کی توفیق عنایت کی جاتی ہے۔ یہ آیہ کریمہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نازل ہوئی، ریاض النضرہ میں اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ سے ان کلمات میں دعا ہے اللّٰھم صَلِّ عَلٰی اَبِی بَکْرٍ فَاِنَّهٗ یُحِبُّکَ وَیُحِبُّ رَسُوْلَکَ الٰہی ابوبکر پر اپنی خصوصی رحمت فرما کیونکہ وہ تیرے اور تیرے رسول سے محبت کرتے ہیں نیز اسی کتاب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے کہ ابوبکر وزیری و القائم فی امتی بعدی ابوبکر میرے وزیر ہیں اور میرے بعد میری امت کے خلیفہ ہوں گے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین تم میں سے اس وقت

تک کوئی صاحب ایمان نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے والدین' اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ تمہیں محبوب نہ ہو جاؤں'نیز فرمایا الحب فی اللہ والبغض فی اللہ من الایمان اللہ تعالیٰ کے لئے محبت و عداوت اختیار کرنا داخل ایمان ہے۔:

احیاء العلوم میں مرقوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی' اگر تم تمام آسمانوں اور زمین والوں کی مقدار کے برابر بھی عبادت کرو لیکن تمہارے دل میں اللہ تعالیٰ کے لئے محبت اور اسی ذات اقدس کے دشمنوں سے عداوت نہیں تو تمام عبادت بے فائدہ ہے' قابل قبول نہیں!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (بدعتی یعنی بدعقیدہ) سے اعراض کرے گا اللہ تعالیٰ اسے فزع اکبر کے دن (قیامت) امن و امان عطا فرمائے گا! اور جو بدعقیدہ کو سلام کرے' خندہ روئی سے پیش آئے اور اس کا خیر مقدم کرے' جس کے باعث اسے خوشی و مسرت حاصل ہو' تو اللہ تعالیٰ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ نازل فرمایا ہے اس کی اس نے توہین اور بے ادبی کی!

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدعقیدہ کو تکلیف پہنچانا' اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ (رواہ ابو داؤد) افضل ترین عمل اللہ تعالیٰ کے لئے ہی محبت کرنا اور اسی کے لئے دشمنی اپنانا ہے' نیز فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے المتحابون بجلالی فی ظل عرشی یوم القیامتہ لاظل الا ظلی جو میرے جلالت شان کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں قیامت کے دن وہ میرے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن کسی اور کا سایہ نہیں ہو گا(رواہ

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لئے آپس میں محبت کرنے والے سرخ یاقوت کے محلات میں ہوں گے جو ایک عظیم ستون پر نمایاں طور پر دکھائی دیں گے اس میں ستر ہزار بالا خانے اور کھڑکیاں ہونگی، جن سے وہ جنتیوں کا نظارہ کریں گے اور ان کے حسن و جمال کے انوار سے جنتی اسی طرح فیوض و برکات حاصل کریں گے۔ جس طرح آفتابی انوار سے دنیا والے مستفیض ہوتے ہیں اس وقت اہل جنت کی تمنا ہوگی کہ ہمیں بھی ان کے پاس لے چلیں جو محض رضائے الٰہی کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے ہیں۔ ان کے لباس سندس ریشم سے بنائے گئے ہوں گے اور ان کی پیشانیوں پر کندہ ہو گا ھولاء المتحابون فی اللہ یہی وہ خوش بخت ہیں جو آپس میں محض اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنے والے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن کے اوپر زبرجد کے بالاخانے بنے ہوئے ہیں اور ان کے دروازے کھلے ہیں اور ایسے چمکدار جیسے ستارے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ان میں کون خوش بخت ٹھہریں گے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے محبت و ملاقات کرنے والے (رواہ بزاز رحمہ اللہ تعالیٰ) اور یہ بھی مروی ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو اپنے بھائی کے پاس محض اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے ملنے آئے! اور اسے آسمان سے منادی یہ نہ پکارتا ہو،ان طبت و طابت لک الجنۃ !اگر تو خوش ہے تو تجھ پر جنت بھی خوش ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میرے بندہ نے اپنی مہمانی پر میری زیارت کی! پس پھر وہ جنت کے سوا کسی ثواب وغیرہ پر راضی نہ ہو، امام طبرانی علیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان بھائی سے ملنے جاتا ہے تو ستر ہزار

فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہوئے اس کی معیت میں چلتے ہیں اور یہ کہتے جاتے ہیں یا اللہ جل جلالک ، جیسے یہ آپ کی رضا و خوشنودی کے لئے ملے ہیں ایسے ہی آپ بھی انہیں اپنے قرب سے نوازیئے۔

حضرت ابو مسلم عبداللہ بن ثوب خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انی احبک فی اللّٰہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تجھ سے محبت کرتا ہوں! انہوں نے فرمایا پھر بشارت سنئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے یہ سننے کی سعادت حاصل کی ہے کہ میری امت میں سے ایک جماعت کے لئے عرش کے چاروں طرف کرسیاں بچھائی جائیں گی اور وہ ان پر بیٹھی ہو گی ان کے چہرے ایسے چمکتے ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند! دوسرے لوگ انہیں دیکھ کر گھبرائیں گے لیکن انہیں کچھ فکر و پریشانی نہیں ہوگی لوگ ان سے خوف کھائیں گے لیکن وہ کسی سے خائف نہیں ہوں گے وہ اولیاء اللہ ہیں جن کے بارے ارشاد ہے لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ، انہیں کسی قسم کا خوف اور غم و حزن نہیں ہے' دریافت کیا گیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں ؟ آپ نے فرمایا' یہ وہ جماعت ہے جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے آپس میں الفت و محبت رکھتے ہیں ! اسے عوارف المعارف میں رقم کیا گیا ہے۔

واضح ہو کہ محبت کئی طرح سے ہوتی ہے' ایک محبت مباح ہے' جیسے عام لوگوں سے باہمی ربط و محبت' ایک محبت مکروہ' جیسے محبت دینا' محبت نفلی جیسے اہل و عیال سے محبت کرنا ! محبت فرض ! اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرنا اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت اللہ تعالیٰ کی محبت سے مشروط ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

میرے حبیب اعلان فرما دیجئے اگر تم اللہ تعالیٰ کے محبوب و برگزیدہ بننا چاہئے ہو تو میرے نقش قدم پر چلو' اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا واسبغ علیکم نعمة ظاھرة و باطنة اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی ظاہری و باطنی نعمتوں سے نواز ے گا۔

حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ظاہری نعمت سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنانا ہے اور باطنی نعمت سے آپ کی محبت کا نصیب ہونا ہے' بعض علماء فرماتے ہیں ظاہری نعمت اسلام ہے اور باطنی نعمت گناہوں سے توفیق توبہ ہے۔

ابو عمرو اور نافع نے نعمتہ میں کلمہ عین پر فتحہ اور ھاپر ضمہ پڑھا ہے جب کہ باقی حضرات عین کو ساکن اور ۃ پر تنوین کہتے ہیں یعنی نعمة کو مفرد پڑھتے ہیں' محبت کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ محبوب کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کیا۔ جائے! اور اگر اس کا امر و نہی سے اعراض کیا جائے تو وہ محبت ناقص ہے ! جس طرح کہا گیا ہے!

تعصی. الالہ وانت تظھر حبہ'
لو کان حبک صادقا لَأطعتہ'
ھذا العمری فی القیاس بدیع
ان المحب لمن یحب مطیع

تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کے باوجود ظاہر کرتا ہے کہ میں اس کا محب ہوں اگر تیرا دعوی محبت سچا ہوتا تو' تو یقیناً اس کی فرمانبرداری کرتا واللہ! یہ بات بعید از قیاس ہے کیونکہ محب تو ہمیشہ محبوب کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہے!!

جیویں پیارا راضی ہووے مرضی ویکھ سجن دی
جسے تو مرضی اپنی لوڑیں ایہہ کل کدی نہ بن دی

لطیفہ :۔ سید عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حبب الی من دنیا کم ثلاث الطیب' النساء' وقرۃ عینی فی الصلوۃ' تمہاری دنیا سے مجھے تین چیزیں محبوب ہیں۔ خوشبو' عورت' اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک تو نماز میں ہے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایاانا حبب الی من دنیا کم ثلاث' الجلوس بین یدک' وانفاق مالی علیک والصلوۃ علیک مجھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم' آپ کی دنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں' آپ کی خدمت میں رہنا' اپنا مال آپ کی خدمت کے لئے صرف کرنا اور آپ کی ذات اقدس پر ہدیہ صلوۃ وسلام پیش کرتے رہنا۔

چنانچہ ریاض النضرہ میں مذکور ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ پر چالیس ہزار درہم خرچ کئے (آجکل کے حساب سے کروڑوں روپے بنتے ہیں) اور حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا انا حبب الی من دنیا کم ثلاث' الامر بالمعروف والنھی عن المنکر و اقامتہ الحدود' مجھے تمہاری دنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں' نیکی کی تبلیغ اور برائی سے منع کرنا اور اللہ تعالیٰ کی ارشاد فرمودہ حدود کو قائم رکھنا'

حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا انا حبب الی من دینا کم ثلاث اطعام الطعام وامشاء السلام والصلوۃ بالیل والناس نیام مجھے تمہاری دنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں' کھانا کھلانا' سلام کو پھیلانا' شب بیداری اختیار کرنا' جبکہ لوگ سو رہے ہوں! اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے بھی تمہاری دنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں انا حبب الی من دنیا کم ثلاث الضرب بالسیف واقراء الضیف والصوم فی الصیف جہاد' بالسیف' مہمان نوازی' اور گرمیوں کے

روزے، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آئے اور کہنے لگے یا نبی اللّٰہ وانا حبب الی من دنیا کم ثلاث النزول الی النبیین و تبلیغ الرسالۃ للمرسلین والحمد للہ رب العلمین، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی آپ کی دنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں آنا، رسولوں کے پاس احکام و کلام خداوندی لانا، اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بجا لانا!

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے۔ انا حبب الی من دنیا کم ثلاث لسان ذاکر، قلب شاکر و جسد علی البلاء صابر مجھے بھی تمہاری دنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں، ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور مصائب و آلام پر صبر کرنے والا جسم!

پس ان تمام باتوں پر عمل کرنا محبت کی نشانی ہے۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ جنت میں مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت نصیب ہو تو اسے آپ کے فرمان پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے جو مجھ سے محبت کرے گا وہ میرے ساتھ جنت میں داخل ہو گا، اس حدیث کے ابتداء میں جو اشارہ کیا گیا ہے اس کی تفصیل باب زہد میں عنقریب آئے گی انشاء اللہ العزیز جب اس حدیث پر ائمہ اربعہ مطلع ہوئے تو ان حضرات نے بھی اتباع سنت میں اپنے اپنے جن خیالات کا اظہار فرمایا ملاحظہ ہو۔

حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! انا حبب الی من دنیا کم ثلاث تحصیل العلم فی طول اللیالی و ترک الترفع و التغالی و قلب من حب الدنیا خالی مجھے تمہاری دنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں، لمبی راتوں میں حصول علم، بڑائی اور فخر کو ترک کرنا، اور دنیوی محبت سے دل کو خالی رکھنا!

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا انا حبب الی من دنیا

کم ثلاث مجاورۃ روضتہ' صلی اللہ علیہ وسلم و ملازمۃ تربتہ و تعظیم اھل بیتہ مجھے تمہاری دنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں روضۃ الرسول صلی اللہ علیہ و سلم کی حاضری' اور آپ کے مزار اقدس پر ہمیشگی اور آپ کے اہل بیت کرام کی تعظیم و توقیر کو بجالانا' حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا انا حبب الی من دینا کم ثلاث' الخلق بالتلطف' ترک ما یودی الی التکلف والا قتداء بطریق التصوف' مجھے تمہاری دنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں حسن اخلاق سے پیش آنا' تکلف' تصنع اور بناوٹ کو چھوڑنا اور تصوف کے راستے پر گامزن رہنا!

اور حضرت سیدنا امام احمد بن جنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا انا حبب الی من دنیا کم ثلاث' متابعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اخبارہ والتبرک بانوارہ و سلوک طریق آثارہ تمہاری دنیا سی مجھے تین چیزیں محبوب ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کے ارشادات و فرمودات پر عمل پیرا ہونا اور آپ کے انوار و تجلیات سے برکات حاصل کرنا اور آپ کے معروف طریقہ کو اپنانا'

حکایت :۔احیاء العلوم میں کسی شخص نے بیان کیا ہے کہ مجھے سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کی خواب میں اس طرح زیارت نصیب ہوئی' آپ کے ساتھ ایک جماعت ہے کہ اسی اثناء میں دو فرشتوں کو آسمان کی طرف سے اترتے دیکھا جن میں ایک کے پاس سونے کی پلیٹ ہے اور دوسرے کے پاس چاندی کا آفتابہ (لوٹا) اس سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ دھوئے پھر اس جماعت نے یکے بعد دیگرے ہاتھ دھوئے یہاں تک کہ وہ میرے پاس بھی آئے ایک نے کہا یہ شخص تو ان میں سے نہیں ہے! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و سلم آپ کا فرمان ہے۔ المرء مع من احب وانا احبک واحب ھولاء فقال النبی صلی

اللہ علیہ وسلم صبوا علی یدہ فھو منھم! آدمی جس سے محبت رکھتا ہو گا وہ اسی کا ساتھی ہے اور میں آپ سے اور آپ کے صحابہ سے محبت رکھتا ہوں' اس پر آپ نے فرشتوں کو فرمایا اس کے ہاتھ پر بھی پانی ڈالو! کیونکہ یہ بھی اسی جماعت میں سے ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من احبنی کان معی فی الجنۃ جو میرے ساتھ محبت کرتا ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا! اور فرمایا "من احب اصحابی و ازواجی واھل بیتی ولم یطعن فی احد منھم و خرج من الدنیا علی محبتھم کان معی فی درجتی یوم القیامہ' جس شخص نے میرے صحابہ اور میرے اہل خانہ (امھات المومنین) اور اہل بیت کرام سے محبت اختیار کی اور کسی کو بھی سب و شتم کا نشانہ' نہ بنایا اور دنیا سے جب اس نے وصال کیا تو اس کا دل ان کی محبت سے معمور تھا' وہ روز قیامت میرے ہی ساتھ میرے ٹھکانے پر ہو گا' اس کا تفصیلی بیان ان کے فضائل و مناقب کے باب میں انشاء اللہ العزیز آ رہا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے فرمایا! میں نے اپنے رب سے ' اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کے مشاجرات کے بارے میں دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اصحابک یا محمد عندی بمنزلۃ النجوم بعضھا اضوا‌ء من بعض آپ کے صحابہ کرام! میرے نزدیک ستاروں کی طرح ہیں جو ایک سے ایک زیادہ روشن ہے پس ان کے اقوال مختلفہ میں سے کوئی بھی شخص کسی بات پر عمل کرے گا تو وہ بھی ہدایت یافتہ ہو گا' اسے ریاض النضرہ کے آغاز میں لکھا گیا ہے!

لطیفہ : محبہ: میں چار حرف ہیں' م' ح' ب' ہ' آدمی دو حرفوں کو استعمال کرتا ہے۔ م ندامت سے اور ح حفظ حرمت سے تو اللہ تعالیٰ دو حرفوں سے جزا عطا فرماتا ہے' ب سے بر (نیکی) اور حرف ہ سے ہدایت!

حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ سمیت المحبة لانها تمحو عن القلب ماسوی المحبوب محبت کا نام اس لئے محبت رکھا گیا کہ یہ محب کے دل سے محبوب کے سوا ہر چیز کو محو کردیتی ہے:

بعض کہتے ہیں کہ محبت' دانے کی مثال رکھتی ہے' جب عمدہ زمین میں پڑے گا تو ایک ایک دانے سے سات سات بالیاں پیدا ہوں گی اسی طرح محبت کا بیج جب قلب مخلص میں پڑے گا تو اس سے بھی عبادت و ریاضت کی سات سات بالیاں نمایاں ہوں گی۔

رسالہ قشریہ میں ہے کہ عشاق کے قلوب انوار الہیہ سے منور ہیں جب اشتیاق میں ترقی ہوتی ہے تو زمین و آسمان انوار محبت سے منور ہو جاتے ہیں' پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے دیکھو انسان میرے عشق و محبت میں کس طرح مبتلا ہیں' گواہ رہو! میں بھی انہیں کا مشتاق ہوں!

حکایت : حضرت ابوبکر کنانی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مشائخ کرام میں محبت کے سلسلہ میں گفتگو شروع ہوئی جبکہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ ابھی چھوٹے تھے' گفتگو خاصی طوالت اختیار کرگئی تو ان لوگوں نے آپ سے کہا جناب عراقی صاحب! اب آپ اس کی بابت جو علم رکھتے ہیں' اظہار فرمائیے! انہوں نے فرمایا "محب ایسا شخص ہے جو اپنے قلب کی خواہشات سے گزر کر صرف اپنے پروردگار کی یاد میں مست رہے! اس کے حقوق کی ادائیگی میں مستعد رہے! اور اپنی قلبی نظر صرف اور صرف اسی ذات اقدس پر رکھے' اس کی محبت کی آگ میں جلتا رہے اور اس کی شراب محبت کے کاسہ سے اس کا دل لبریز رہے اگر کوئی بات کہے تو اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ بولے' اگر کوئی حرکت کرے تو اسی کے لئے' اگر رکے تو اسی کے حکم پر پس وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے اللہ تعالیٰ کی معیت میں رہے' اس کلام سے مشائخ کرام کی چیخیں نکل پڑیں' اور بزبان حال پکار اٹھے اس

سے زیادہ اور عمدہ کون کہہ سکتا ہے! اے خدا شناسوں کے سرتاج!

حکایت: مکہ مکرمہ میں فردوس العارفین میرے مطالعہ میں تھی اس میں کسی مقام پر دیکھا ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں "میں نے خواب دیکھا کہ چوتھے آسمان پر ہوں! میرے استقبال کے لئے فرشتے آئے ہوئے ہیں جن سے نور ٹپک رہا ہے! اور تمام آسمان اس سے منور ہیں، مجھے سلام کیا اور میں نے جواب دیا! پھر ایک ایسا نور چمکا جس کی وجہ سے مجھے رب العالمین کا نہایت اشتیاق پیدا ہوا! اس سے ایک نور ظاہر ہوا جس کی چمک دمک سے آسمان نہایت منور ہوگئے! پھر انوار ملا ٔکہ میرے نور کے سامنے ایسے تھا جیسے آفتاب کے سامنے چراغ!

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے ایسے ہی مقبول ترین بندے ہیں جن کے دل عشق الٰہی سے ایسے پرواز کرتے ہیں، ان کی رفتار کے سامنے چمکتی ہوئی بجلی بھی ہیچ ہے! اور پھر وہ محبت کے باغوں میں سیرِ تفریح سے مسرور ہوتے رہتے ہیں اور قرب الٰہی کے تخت پر جا بیٹھتے ہیں۔

(۵) بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کا حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عقد ہو چکا تو حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھا! حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کا سبب دریافت کیا تو حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں جسے محبت خداوندی کی دولت میسر آجائے وہ پھر غیر کی طرف نگاہ نہیں اٹھاتا! جب آپ سلطنت سے سرفراز ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں حضرت زلیخا کے برتاؤ کی بابت معاملہ پیش کیا! حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آکر بتایا کہ اللہ تعالیٰ زلیخا کو سزا دینے کا ارادہ فرماتا ہے مگر اس بنا پر درگزر کرتا ہے کہ وہ میرے محبوب سے محبت کرتی ہے!

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا گیا۔ اگر جہنم آپ کی فرمانبرداری نہ کرتی تو اس کو کونسی سزا دی جاتی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اس پر اپنے عشاق کے دلوں کی آگ کو مسلط کر دیتا۔

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک قوم کے پاس سے گزر ہوا جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا تم کس امید پر مصروف عبادت ہو وہ بولے جنت کی امید پر اور دوزخ کے خوف کے باعث آپ نے فرمایا تم مخلوق کے امیدوار ہو اور مخلوق ہی سے ڈرتے ہو!

پھر ایک قوم پر سے گزر ہوا ان سے بھی وہی سوال کیا' تو وہ عرض گزار ہوئے ہم اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے جلال کی تعظیم و تکریم کے لئے محو عبادت ہیں' آپ نے فرمایا بے شک تم اللہ تعالیٰ کے ولی ہو اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہاری معیت اختیار کروں!

احیاء العلوم میں مرقوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک قوم پر گزر ہوا جن کا رنگ بدل چکا تھا' جب اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگے دوزخ کے خوف نے ہمیں پریشان کر رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تو اپنے ذمہ کرم پر واجب کر رکھا ہے کہ تمہیں امن و امان میں رکھے اور ایک اور گروہ پر گزر ہوا جو ان سے بھی گئے گزرے تھے۔ آپ نے پوچھا تمہاری یہ کیوں ایسی حالت ہے! کہنے لگے جنت کے شوق میں ہمارا یہ حال ہے! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تو اپنے ذمہ کرم پر واجب کر رکھا ہے کہ جس چیز کے تم امیدوار ہو وہ تمہیں عنایت فرمائے' پھر ایک اور جماعت پر گزر ہوا جو ان سے بھی زیادہ نحیف تھے! ان سے سبب دریافت کیا تو عرض گزار ہوئے! ہم اللہ تعالیٰ کی محبت میں مبتلا ہیں۔ آپ نے فرمایا بے شک تم مقرب بارگاہ الٰہی ہو!

بعض مفسرین نے اس آیت فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ

وَمِنۡهُمۡ سَابِقٌ ۢ بِالۡخَيۡرٰتِ ! کے ضمن میں بیان کیا ہے کہ ظالم لنفسہ سے وہ لوگ مراد ہیں جو صرف اس دنیا کے لئے عبادت کرتے ہیں' اور منہم مقتصد ("اور ان میں وہ بھی ہیں جو اعتدال کی راہ پر گامزن ہیں)" سے مراد وہ ہیں جو آخرت کی کامیابی کے لئے عبادت کرتے ہیں' ومنہم سابق الخیرات اور ان میں وہ بھی ہیں جو نیکیوں میں اولیت کا شرف حاصل کرنے والے ہیں ! ان سے وہ مقدس جماعت مراد ہے جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے عبادت میں مصروف رہتی ہے!

ظالم وہ ہے جو جنت کا عاشق ہو' مقتصد وہ ہے جس پر جنت عاشق ہو' اور سابق الخیرات وہ ہیں جن پر خود خالق مشتاق ہے !

نیز حضرت شیخ عبدالقادر غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جو عنایات اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے قلب پر وارد ہوئیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا سے فرمایا میرے دوستوں کو دیکھ وہ تجھ سے کیسے متنفر ہیں۔ دنیا عرض گزار ہوئی ان پر ابتلاء و آزمائش نازل فرمایئے ! اگر وہ صابر رہے تو سچے ہیں۔ پھر ان پر مصائب و آلام کی بارش کی گئی تو وہ خوشی و مسرت سے پکارنے لگے۔ مرحبا مرحبا ! اور بڑی محبت سے انہوں نے قبول کیا حتیٰ کہ مصائب و آلام خود فریاد کرنے لگے' ان لوگوں نے تو ہمیں اپنی قلبی و لسانی ذکر سے تباہ کر ڈالا ہے' تو اس وقت اولیاء کرام سے مصائب و آلام کو اٹھا لیا گیا (اور فرمایا گیا لا خوف علیهم ولا هم یحزنون) پھر جنت گویا ہوئی الٰہی یہ آپ کے دوست ہیں۔ اگر مجھے دیکھ پائیں تو تیری عبادت سے غافل ہو جائیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر جنت کو عیاں کردیا تو انہوں نے بڑی حقارت سے چہرے پھیر لئے' جنت کہنے لگی ! یا اللہ ! وہ مجھ سے راضی نہیں تو نہ ہوں لیکن تو ان پر راضی ہو ! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جب یہ لوگ میرے لئے ہیں اور میں ان کے لئے تو ان کی محبت میں

میرے ساتھ کوئی شریک نہیں!

حکایت: بیان کرتے ہیں کہ ایک "عارف کا" کسی بیمار نصرانی کے پاس جانے کا اتفاق ہوا، جب کہ وہ حالت نزع میں تھا! عارف نے اسے کہا تو اسلام قبول کرلے تو تجھے جنت ملے گی قال لا حاجۃ لی بھا، اس نے کہا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں! عارف نے پھر کہا تو اسلام قبول کرے تجھے دوزخ سے نجات حاصل ہوگی۔ قال لا ابالی بھا اس نے کہا مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں قال اسلم ولک النظر الی وجہ الکریم، اس نے کہا تو اسلام قبول کرلے تجھے اللہ تعالیٰ کے دیدار کی نعمت میسر ہوگی فاسلم فضاضت روحہ، اس بات کو سنتے ہی وہ اسلام لے آیا اور اسی وقت اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی پھر اسی رات کسی نے اسے خواب میں دیکھا اور دریافت کیا ما فعل اللہ لک تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا اوقفنی بین یدیہ وقال لی اسلمت شوقا الی تعالیٰ قلت نعم قال لک عندی الرضاء اللقاء اس نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا کیا تو میری ملاقات کے شوق میں اسلام قبول کیا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں! ارشاد ہوا میری لقا اور رضا تجھے دونوں عطا کیں! اھ نسفی نے بیان کیا لیکن حضرت امام فخرالدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ایک نومسلم یہودی کا واقعہ ہے (ممکن ہے دونوں کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہو (تابش قصوری)

بیان کرتے ہیں کہ روز محشر جب جنتی جنت میں قیام پذیر ہو چکے ہوں گے تب بھی ایک شخص میدان قیامت میں کھڑا رہے گا، فرشتے نورانی زنجیریں لئے اس کے پاس جائیں گے اور اسے ان سے باندھ کرلے چلیں گے وہ نشہ محبت الٰہی میں مدہوش ہوگا جب دروازہ جنت پر پہنچیں گے تو اسے معمولی سا ہوش آئے گا تو وہ زنجیروں سمیت پیچھے کی طرف بھاگ جائے گا اور پکار پکار کر کہہ رہا ہوگا مجھے خالق جنت کا پتہ بتاؤ کہ وہ ذات اقدس کہاں ہے۔ فرشتے پھر

اسے جنت کی طرف لے چلیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کا ارشاد ہو گا چھوڑ دو مجھے اور اسے رہنے دو اور تم ہمارے درمیان دخل نہ دو!

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ "رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله (الایہ) وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ جل و علا کے ذکر سے تجارت اور خرید و فروخت غافل نہیں کر سکتی' نے فرمایا حقیقت میں انسان تو یہی ہیں اس لئے کہ ان کے باطن کا محافظ خود اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم ہے وہ غیر کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اسی لئے انہیں دنیا' اس کی زیب و زینت اور حسن و جمال سے کوئی علاقہ نہیں۔

حکایت : حضرت شیخ سری سقطی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے خواب میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی سعادت نصیب ہوئی تو ارشاد ہوا! میں نے جب خلقت کو تخلیق فرمایا تو سبھی میری محبت کا دم بھرنے لگے' جب میں نے دنیا تخلیق فرمائی تو دنیا کی محبت $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ دنیوی محبت میں مبتلا ہو گا یعنی دس ہزار میں سے صرف ایک ہزار رہا پھر میں نے جنت تخلیق فرمائی تو ان میں سے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ جنت کی طرف مائل ہوا' ہزار میں سے صرف ایک سو رہا! جب انہیں میں نے ابتلاء و آزمائش سے دوچار کیا تو ایک حصے نے اعراض کیا اور صرف ۹ آدمی رہ گئے جو میری محبت کے دعویدار تھے انہیں میں نے کہا' نہ تم دنیا کی طلب میں مبتلا ہوئے' نہ جنت کی رغبت کی اور نہ ہی ابتلاء و آزمائش سے منہ موڑا وہ پکارے الٰہی ! ہمارے ساتھ ان معاملات کو لانے والی تو صرف آپ کی ذات اقدس و اطہر ہی ہے پھر ایسی طلب' رغبت اور اعراض کیوں اختیار کرتے ! ہمارا ان امور کی طرف وہم و گمان بھی نہیں گیا! صرف اور صرف تیری ذات کریم سے وابستگی تھی سو وہ حاصل ہے ! لہٰذا ہمیں تو تیری رضا مطلوب ہے ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا درحقیقت تمہیں میرے مخلص ترین بندے ہو!

جب حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال ہوا تو ان کے دوست' احباء

و رفقاء ان کے پاس آئے تو وہ اسی حالت میں کہنے لگے ! عجیب حالت ہے ایک زندہ کے پاس مردے آ رہے ہیں۔ پھر انہیں لوگوں نے کہا تمہیں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق ہے ! کہنے لگے نہیں ! کیونکہ شوق ملاقات تو اسی کا ہوتا ہے جو غائب ہو اور وہ ذات اقدس تو میرے لئے آنکھ جھپکنے کی ساعت جتنی بھی پوشیدہ نہیں ! مجھے ہر لمحہ حضوری نصیب ہے !

حضرت شیخ ابو علی روذ باری رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں ایک صاحب فقر کا انتقال ہوگیا' اسے قبر میں رکھ دیا اور مٹی ڈالنے لگے' جب اس کے رخسار پر مٹی لگی تو اس نے آنکھیں کھول دیں' اور کہنے لگے کیا مجھ سے ناز کرتے ہو ! حالانکہ اس نے تو مجھ سے ناز کیا ہے' میں نے کہا مرنے کے بعد زندہ ہو؟ وہ بولے قال نعم انا محب اللہ وکل محب حی لا نصرنک غدا بجاھی یاروزباری ! ہاں میں محب اللہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کے تمام محب زندہ رہتے ہیں ! اے روزباری کل میں اپنے مراتب کے باعث تمہاری لازماً معاونت کروں گا !

حکایت : حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے چند لڑکوں کو دیکھا ایک شخص پر اینٹیں پھینک رہے ہیں۔ میں نے انہیں ملامت کی تو وہ بولے یہ دیوانہ ہے اور کہتا ہے میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں' میں اس کے پاس گیا اور ان کی بات دہرائی تو وہ کہنے لگا ! ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس و اطہر مجھ سے ایک لمحہ کے لئے بھی غائب ہو جائے تو فرقت و جدائی کے الم سے ریزہ ریزہ ہو جاؤں ! پھر یہ اشعار گنگنانے لگا !۔

طلب الحبیب من الحبیب رضا ،
ومنی الحبیب من الحبیب لقاۂ

ابدا یلاحظہ باعین قلبہ
والقلب یعرف ربہ و یراہ

یرضی الحبیب من الحبیب بقربہ

دون العباد فما یرید سواہ

☆ محب تو محبوب کی رضا کا طالب ہے اور محب تو یہی چاہتا ہے کہ محبوب سے ملاقات ہوتی رہے !!

☆ اگرچہ وہ دل کی آنکھ سے ہمیشہ سامنے نظر آتا ہے' اور دل تو اپنے رب کا طالب ہے اور ہمیشہ اس کی دید میں مبتلاء ہے۔

☆ محب تو اپنے محبوب کے قرب سے ہی راضی رہتا ہے ! اور وصل کے سوا اس کی اور کوئی بھی تمنا نہیں ہوتی۔

شعر:

اے آتش فراقت دل ہا کباب کردہ

شراب اشتیاقیت جاں ہا خراب کردہ

(اخبار الاخیار) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ (تابش قصوری)

پھر میں نے اس سے دریافت کیا ! کیا تو مجنون ہے ؟ بولا ! ہاں ! دنیا والوں کے سامنے ! مگر آسمان والے کے نزدیک نہیں ! میں نے پھر پوچھا ! اللہ تعالیٰ جل و علا کے ساتھ تیری کیا کیفیت ہے ! وہ کہنے لگا جب سے مجھے اس کی معرفت نصیب ہوئی ہے۔ کبھی بھی اس کے ساتھ میں نے بے اعتنائی اختیار نہیں کی ! قلت متی عرفتہ ! قال لما جعل اسمی فی المجانین ! میں نے کہا آپ نے کب سے پہچانا ہے ! فرمانے لگا جب سے میرا نام مجنونین میں شمار ہونے لگا ہے !

حکایت : حضرت خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے بصرہ میں ایک غلام کو فروخت ہوتے دیکھا ! جس میں تین عیب تھے ! رات کو بہت ہی کم سوتا ! دن کو کچھ نہ کھاتا ! اور ضرورت کے وقت ہی بات کرتا ! میں اس کے آقا سے دریافت کیا تو اسے کیوں بیچ رہا ہے ! وہ بولا میں محسوس کرتا ہوں

کہ اس کا مرتبہ مجھ سے بہت اعلیٰ ہے! مجھے جب کبھی ہوش آیا' تو میں نے چاہا باب خدمت پر حاضری دوں تو اسے میں نے پہلے ہی وہاں پایا!

اس لئے میں غیرت کے مارے چاہا کہ اسے فروخت کرڈالوں! میں نے کہا پھر اسے میرے ہاتھ فروخت کردیں! وہ بولا تم بھی مجنون ہو! یہ غلام بھی مجنون ہے اور مجنونوں کے لئے مجنوں ہی بہتر ہیں۔ میں نے کہا! تو نے مجھے کیسے پہچانا! وہ کہنے لگا اس لئے کہ میں نے تجھے ہر شب باب خدمت پر ایستادہ پایا ہے! لہٰذا میں نے سمجھ لیا کہ تم بھی اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی جماعت میں سے ہو!

کنند ہم جنس باہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے چند لڑکوں کو دیکھا جو ایک مجنوں شخص پر پتھر پھینک رہے ہیں' میں ان سے پوچھا کیا معاملہ ہے' وہ کہنے لگے یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔ میں اس کے قریب ہوا تو دیکھا وہ آسمان کی طرف مسلسل دیکھے جارہا ہے! کہہ رہا ہے کیا یہ تیری شان کے لائق ہے جو تو نے ان لڑکوں کو مجھ پر مسلط کر رکھا ہے۔ میں نے اس سے دریافت کیا! کیا تم کہتے ہو مجھے خدا نظر آتا ہے! وہ بولا! مجھے اس ذات حق کے حق ہونے کی قسم جس کی محبت نے مجھے مدہوش کر رکھا اور جس کے قرب نے مجھے عالم حیرت میں ڈال دیا ہے! اگر وہ ذات اقدس چشم زدن کے لئے بھی پوشیدہ ہو جائے تو فرقت و جدائی کے الم سے میرے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ پھر یہ شعر گنگناتا ہوا' چلا گیا!

جمالک فی عینی و ذکرک فی فمی
وحبک فی قلبی فاین تغیب

تیرا حسن و جمال میری آنکھ میں سما چکا ہے اور تیرے ذکر سے میرا منہ

رطب اللسان ہے اور تیری محبت سے میرا دل آباد ہے پھر تو کیسے غائب رہ سکتا ہے!

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ کے احباء و رفقاء میں سے کسی نے بیان کیا ہے کہ وہ صاحب کشف تھا! جب حضرت بایزید رحمہ اللہ تعالیٰ کو قبر میں رکھ دیا گیا دو منکر نکیرین آئے اور سوال کرنے لگے تو آپ نے جواباً" فرمایا! میں تو اس کے سامنے پڑا ہوا ہوں! تم اسی سے ہی کیوں نہیں پوچھ لیتے کہ میں اس کا بندہ ہوں یا نہیں! اور وہ ہاں کہہ دے۔ تو تب ہی مجھے بزرگی اور کرامت زیبا ہے۔

نکیرین تعجب سے کہنے لگے یہ تو بڑی عجیب بات ہے! آپ نے فرمایا اس سے زیادہ تعجب انگیز یہ بات ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے پشت آدم سے تمام اولاد آدم کے ساتھ مجھے نکالا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا الست بربکم فقلت معھم بلی ھل کنتما حاضرین؟ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو میں نے بھی ان تمام کے ساتھ جواب دیا تھا کیوں نہیں یا اللہ تو ہمارا رب ہے! کیا تم وہاں موجود تھے؟ قالا لا وہ بولے نہیں! قال خلوا بینی وبینہ. فقال احدھما لصاحبہ ھذا ابویزید عاش سکران من المحبۃ ومات کذلک ووضع فی قبرہ کذلک ویبعث کذلک! کہنے لگے ہم وہاں نہیں تھے تو آپ نے فرمایا پھر تم چھوڑ یہ میرا اور میرے پروردگار کا معاملہ ہے اس پر ایک فرشتے نے اپنے ساتھی سے کہا یہ بایزید ہیں۔ انہوں نے نشہ محبت سے سرشار زندگی گزاری اسی میں وصال فرمایا اسی طرح قبر میں رکھے گئے اور اسی حالت میں دوبارہ زندہ کیئے جائیں گے!

حضرت شیخ سری سقطی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں! ایک مرتبہ میں نے دیکھا! قیامت برپا ہے اور دیکھ رہا ہوں کہ تمام لوگوں کی نگاہیں ایک شخص پر مرکوز ہیں! جسے فرشتے اٹھائے پھرتے ہیں اور وہ مستی کے عالم میں فرشتوں

کے بازوؤں پر جھوم رہا ہے! اور وہ تسبیح و تحمید پڑھتے ہوئے (نعرے لگاتے ہوئے) تیزی سے لئے جا رہے ہیں! اسی اثناء میں ایک منادی ندا کر رہا ہے اے محشریو! یہ ہمارا دوست! ہمارا ولی! حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ ہماری محبت سے سرشار ہے اور ہماری زیارت کے بغیر اسے سکون و قرار نہیں آئے گا!

حضرت علی بن موفق رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں میں نے خواب میں خطیرہ القدس کو دیکھا پھر میں عرش کے پردوں میں داخل ہوا' تو میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کی آنکھیں دیدار الٰہی میں محو تھیں' میں نے رضوان جنت سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں۔ اس نے جواباً" کہا یہ حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی خلوص نیت سے عبادت کی اس لئے قیامت تک اپنی طرف نظر رکھنے کی اجازت عطا فرمائی'

حضرت بشر حافی کو ان کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک فرمایا ہے؟ انہوں نے جواباً کہا مجھے ایک دسترخوان پر بٹھایا گیا! اور فرمایا گیا کھاؤ، وہ شخص جس نے خواہشات نفسانیہ سے اپنے دل کو روکے رکھا' پھر انہی سے دریافت کیا گیا۔ حضرت امام احمد بن حنبل اس وقت کہاں ہیں' انہوں نے جواب دیا وہ جنت کے دروازے پر کھڑے ہیں جو قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا قدیم کلام اور غیر مخلوق کہے اس کی مغفرت کی سفارش کرتے ہیں۔

مسئلہ : شرح مذہب میں اکثر علماء سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص قرآن مجید کی تخلیق کا قائل ہو اس کی اقتداء صحیح ہے! صاحب العدۃ نے کہا یہی مذہب ہے! اور جس نے ایسے شخص کو کافر کہا اس سے کفران نعمت مراد ہے۔ یعنی اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم حضرت یحییٰ بن معاذ رازی بیان کرتے ہیں۔ جب جنتی اللہ تعالیٰ کی طرف

نظر کریں گے تو ان کی آنکھیں لذت دیدار کی سرشاری کے باعث دلوں میں میلان کر جائیں گی اور آٹھ سو سال تک اسی کیفیت میں رہیں گی۔

احیاء العلوم میں ہے کہ مصریوں کو حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف ایک بار دیکھنے کے باعث چار ماہ تک آب و طعام کی ضرورت نہ رہی' حضرت امام فخرالدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ یوسف کی تفسیر میں رقم فرمایا ہے۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام شہر میں داخل ہوئے تو ان کے چہرہ انور کی روشنی سے درودیوار ایسے روشن ہو جاتے جیسے آفتاب کا نور چمکتا ہے!

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک راہب کے پاس سے گزر ہوا۔ تو اس کے احوال دریافت کئے' اس نے جواباً کہا میں اس عبادت خانہ میں ستر سال سے مصروف عبادت ہوں اور اللہ تعالیٰ سے صرف ایک سوال کر رہا ہوں! آپ نے فرمایا وہ کیا حاجت ہے؟ کہنے لگا میری صرف یہ طلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبت کے اسرار میں سے کوئی قطرہ عنایت فرما دے! آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔

جب چند دن بعد آپ کا وہاں سے پھر گزر ہوا تو دیکھا اس کا عبادت خانہ برباد ہو رہا ہے اور جہاں وہ بیٹھا ہوا تھا اس سے نیچے تک زمین میں گڑھا پڑ چکا ہے! آپ اس غار میں نیچے اترے تو کیا دیکھا وہ راہب ٹکٹکی باندھے اوپر کی طرف ہی دیکھے جا رہا ہے! منہ کھلا ہوا ہے! جب اسے سلام کیا تو جواب نہ پایا' تب ہاتف غیبی نے پکار کر کہا! ابھی تو ہم نے اپنے محبت کے ستر ہزار رازوں میں سے ایک قطرہ پلایا ہے تو اس کی یہ حالت ہوئی' زیادہ پلاتے تو کیا ہوتا؟

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں دنیا میں بھی ایک قسم کی شراب وحدانیت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے اپنے ربوبیت کے خزانوں میں سے اس مقصد کے تحت رکھا ہے کہ وہ اپنی محبت کے میدان میں کرامت کے منبروں پر اپنے دوستوں کو سیراب فرمائے! جب وہ شراب محبت الہیہ کو پیتے

ہیں تو جوش و طرب میں آ جاتے ہیں اور جب طرب میں آتے ہیں تو سبک سار ہو جاتے ہیں پھر دنیا میں ان کی زندگی بڑی عیش و مسرت سے گزرتی ہے؛ جب عیش کا غلبہ ہوتا ہے تو محو پرواز ہوتے ہیں اور جب اس مقام پر پہنچتے ہیں تو لذت وصال سے سرشار ہو جاتے ہیں' جب وصال کی سعادت پاتے ہیں تو "فهم فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر' تب ان کی سلطان حقیقی کی حضوری میں مقام صدق پر نشست سجائی جاتی ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف خط میں لکھا کہ جو شراب محبت میں پی رہا ہوں اب اس سے دل اکتا چکا ہے! آپ نے جواباً" فرمایا تمہارے سوا' دیگر شراب محبت کے متوالوں کی یہ حالت ہے کہ اگر وہ زمین و آسمان کے تمام دریا بھی پائیں تو نوش کر جائیں اور پھر بھی ان کی پیاس نہ بجھے۔

شربت الحب کاسا بعد کاس
فلا نفد الشراب ولا رویت

میں نے محبت کے جام پہ جام پیئے' لیکن نہ شراب ختم ہوئی اور نہ ہی میری پیاس ٹھنڈی ہوئی! حضرت نجم الدین نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے "وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا" میں ، شراب طہور سے وہ شراب مراد ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اہل محبت کے لئے ذخیرہ بنا رکھا ہے! جب وہ اسے پیتے ہیں تو خوشی و طرب میں آ جاتے ہیں پھر ان پر حیرانگی کا عالم طاری ہوتا ہے جس کے باعث سبکسار ہوتے ہیں جب سبکسار ہوتے ہیں تو پرواز کرتے ہیں' پرواز سے طالب بنتے ہیں اور طلب کی سعادت سے اپنی مرادیں پا لیتے ہیں تو اس کی بارگاہ میں اتارا ہوتا ہے جس سے قرب کی منازل طے کر لیتے ہیں جب قرب خاص کے محرم ہوتے ہیں تو کشف سے فائز ہو جاتے ہیں' جب کشاف حقیقت بنتے ہیں تو مشاہدہ کی نوبت آتی ہے۔"

اگر کہا جائے کہ انسان کو اپنے بیوی، بچوں اور اللہ تعالیٰ سے کیسی محبت ہوتی ہے؟ حالانکہ دل تو ایک ہی ہے! اس پر جواباً" یہی کہا جاسکتا ہے کہ "بیوی کی محبت" نفس میں ہوتی ہے جسے شہوت کہتے ہیں اور بچوں کی محبت کا مقام جگر ہے جسے شفقت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت قلب (دل) میں ہوتی ہے اسی لئے کہا گیا۔

دل بدست آور کہ حج اکبر است!

حکایت: بیان کرتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام ایک دن شکار کے لئے نکلے تو شام کے ایک دیہاتی کو دیکھا اور اس سے حضرت یعقوب علیہ السلام کے احوال دریافت کئے اس نے جواباً" کہا وہ بے حد غمزدہ ہیں، ان کی پشت خمیدہ ہو چکی ہے! اور ان کی آنکھیں اپنے فرزند دلبند حضرت یوسف علیہ السلام کی گمشدگی کے باعث سفید ہو چکی ہیں، اس پر آپ اتنی شدت سے روئے کہ آپ پر غشی طاری ہو گئی اور اپنے آپ کو زمین پر گرا دیا! لوگوں نے دریافت کیا یہ رونا کس لئے؟ انہوں نے کہا یہ اعرابی بیان کرتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام قریب الوصال ہیں، لوگوں نے کہا اگر وہ اس جہان فانی سے کوچ فرما جائیں تو کیا ہوا نیز دریافت کیا، کیا ان سے کوئی لغزش واقع ہوئی ہے؟ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا ہاں یہی کہ اللہ تعالیٰ جل و علا کے ساتھ انہوں نے ایک اور محبوب اپنا لیا ہے!

حکایت: بیان کرتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک خاتون حاضر ہوئی اور کہنے لگی میرا خاوند مجھ پر سوت (سوکن) لانا چاہتا ہے، آپ نے فرمایا اگر چار بیویاں اس کے پاس نہ ہوں تو وہ نکاح کرسکتا ہے وہ کہنے لگی اگر اجنبی عورت کو دیکھنا جائز ہوتا تو میں تجھے اپنا چہرہ دکھاتی تو آپ محسوس کرتے جس کے پاس اتنی حسین و جمیل بیوی ہو اسے تو دوسرا نکاح کرنا بھی مناسب نہیں اس پر حضرت جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ غش کھا کر گر پڑے!

جب ہوش آیا تو اس کا سبب پوچھا' آپ نے جواباً" فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لواجاز لاحد النظر الی فی الدنیا لکشفت له الحجاب عن وجهی حتی ینظر الی فیعرف ان من له مثلی (الخ) اگر دنیا میں میرا دیکھنا کسی کو جائز ہوتا تو میں اپنے چہرے سے حجاب سرکاتا اور اسے دیکھاتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ جس کا معبود اتنا حسین و جمیل اور بے مثل ہے' اسے ہرگز زیبا نہیں کہ وہ اپنے دل میں کسی غیر کو جگہ دے' قواعد ابن عبدالسلام علیہ الرحمتہ میں میری نگاہ سے یہ شعر گزرے ہیں۔

ولو ان لیلی ابرزت حسن وجهها
لهام بها اللوام مثل هیا می
ولکنها اخفت محاسن وجهها
فضلوا جمیعا عن حضور مقامی

اور اگر لیلیٰ اپنے چہرے کے حسن کو ظاہر کردیتی تو ملامت کرنے والے میری طرح حیران و ششدر رہ جاتے لیکن اس نے تو اپنے چہرے کے اوصاف کو پوشیدہ رکھا' اسی لئے وہ میرے مقام کی کیفیت کو نہ پا سکے ! (بلکہ بھٹکتے پھرے) اور حضوری کی لذت سے محروم رہے !

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام ے محبت الہیہ کا دعویٰ کیا لیکن پدری شفقت کے باعث اپنے فرزند دلبند کو نگاہ محبت سے دیکھا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو یہ اشتراک محبت ناگوار ہوا' اور حکم فرمایا اپنے بیٹے کو ذبح کریں' آپ سر تسلیم خم کرتے ہوئے حکم کی تعمیل پر آمادہ ہوئے تو ارشاد ہوا لیس المراد ذبح الولد انما المراد ان تردقلبک الینا !ہمارا مقصد بچے کو ذبح کرانا نہیں تھا بلکہ مقصد یہ ہے کہ اپنا دل ہمارے ساتھ لگائیں' اور جب آپ نے اپنا دل ہماری جانب کرلیا تو ہم نے آپ کا بیٹا بحفاظت تمہارے سپرد کردیا' صحیح روایات کے مطابق حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی کا لقب ذبیح عظیم ہے (نہ کہ

اس دنبے کی صفت جو آپ کے قائم مقام ذبح ہوا)

منقول ہے کہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کے سلسلہ میں کہا گیا تو انہوں نے فرمایا! "لساني مشغول بذكره وجوارحي بخدمته وقلبي بمحبته! فرزقها الله عيسىٰ من غير اب" میری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول' میرے اعضاء اس کی اطاعت میں مصروف اور میرا دل اس کی محبت سے لبریز ہے' اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بلا باپ کے عطا فرمایا! تفصیل انشاء اللہ العزیز عنقریب ان کے فضائل میں آرہی ہے!

حضرت وہب فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتب میں سے کسی کتاب میں پڑھا ہے "حضرت موسیٰ علیہ السلام" نے ایک دن شیطان سے کہا تو نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیوں نہ کیا؟ اس نے کہا میں نے آپ کی طرح ہونا مناسب نہ سمجھا' کیونکہ میں تو اللہ تعالیٰ کی محبت کا مدعی تھا لہٰذا غیر کو سجدہ کرنا برداشت نہ کیا اور اپنے دعویٰ کی سچائی کے باعث میں نے عذاب کو قبول کرلیا! لیکن آپ نے جب اس کی محبت میں ڈوب کر دیدار کی طلب کی تو آپ کو پہاڑ کی طرف دیکھنے کے لئے کہا گیا' آپ اسے دیکھنے لگے' اگر اس وقت پہاڑ دیکھنے کی بجائے آنکھیں بند کرلیتے تو دیدار الٰہی سے مستفید ہو جاتے!

حضرت سہیل بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہی شب و روز میں ایسی کوئی ساعت نہیں جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی جانب نہ دیکھتا ہو' پس جب وہ ان کے دل میں کسی غیر کو پاتا ہے تو اس پر شیطان مسلط کر دیتا ہے۔

حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر فرمایا: قل للمومنين يغضوا من ابصارهم' (میرے حبیب! ایمان والوں سے فرما دیجئے اپنی آنکھوں کو بند رکھو) ممنوعات شرعیہ سے ظاہری آنکھوں کو بند کرنا مراد

ہے جبکہ دل کی آنکھوں کو غیراللہ کے تصورات سے بند کرنا مقصود ہے!

لطیفہ: کچھوا اپنے انڈوں پر سینے کے لئے نہیں بیٹھتا بلکہ ان کی طرف دیکھتا رہتا ہے، اس کی نگاہ کا ان پر اثر ہوتا ہے اور بچے انڈوں سے باہر نکل پڑتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کی نظر عنایت اپنے بندوں پر پڑتی ہوگی کتنی اثر پذیر ہوگی جب کہ وارد ہے اللہ تعالیٰ یومیہ تین سو ساٹھ مرتبہ اپنے بندوں کی طرف دیکھتا ہے۔

حضرت علامہ نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی کہ ہم نے اپنے بندے کے جسم میں ایک گھر بنایا ہے جس کا نام دل رکھا ہے! اور اس کی زمین "معرفت" جس کا نام "ایمان" ہے اس کا آسمان "شوق" اور اس کا "چاند" "محبت" اس کی "مٹی" "ہمت" اس کی "رعد" "خوف" اس کی "بجلی" "امید" اس کا "فضل" "رحمت کی بارش" اس کا "درخت" "وفا" اور اس کا "پھل" "حکمت" اس کا "دن" "فراست" یہی اس کی روشنی ہے، اس کی "رات" "معصیت" گناہ یہی اس کے لئے تاریکی اور اندھیرا ہے! اس میں علم، حلم، یقین اور غیرت کا ایک ایک دروازہ ہے نیز اس میں انس و محبت، توکل، یقین اور صدق کا ایک ایک ستون ہے اور ان پر میرے فکر کا تالہ لگا ہوا ہے، میرے سوا اس کی کیفیات پر کوئی مطلع نہیں!

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایماندار کا دل اس کے جسم میں ایک گوشت کا لوتھڑا سا ہے جو جواہر ربانیہ سے پر ہے اس کے گرد منفرد قسم کا باغ ہے اور اس کے نیچے ایک وسیع نورانی صحن ہے: کتاب اللؤلؤیات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان مرقوم ہے کہ آپ نے فرمایا! لوگو! سن لو بیشک زمین میں اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص قسم کے برتن ہیں اور وہ دل ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا سب سے محبوب تر وہ دل ہے جو

بہت ہی صاف' مضبوط اور نرم ہو' یعنی گناہوں سے پاک ہو' دین میں مستحکم اور مخلوق خدا کے لئے نہایت نرم ہو!

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام نے عرض کیا! یا اللہ جل جلالک! ہر بادشاہ کا خزانہ ہوتا ہے اور تیرا خزانہ کیا ہے؟ فرمایا! لی خزانة اعظم من العرش واوسع من الکرسی واطیب من الجنة وانور من الشمس وھی قلب المومن! میرا خزانہ عرش سے عظیم' اور کرسی سے وسیع' جنت سے زیادہ طیب' آفتاب سے زیادہ منور سے اور وہ ایمان دار کا دل ہے!

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایماندار کے دل میں سب سے پہلے حلم کا ستارہ طلوع ہوتا ہے' پھر علم کا ماہتاب اور پھر معرفت کا آفتاب چمکتا ہے' حلم کے ستارے سے دنیا' علم کے چاند سے آخرت اور آفتاب معرفت کے انوار و تجلیات سے خالق و مالک کو دیکھتا ہے ستارہ نفس مطمنہ' چاند' قلب سلیم اور باطن کی طہارت' آفتاب ہے! مقام نفس دروازہ' مقام قلب' بارگاہ کی حضوری اور مقام سر اللہ تعالیٰ کی بے پردہ زیارت ہے! وہ دل کو تلقین کرتا ہے دل نفس کو اور وہ زبان کو گفتگو کے لئے آمادہ کرتا ہے اور پھر زبان لوگوں پر بیان کرتی ہے!

لطائف عجیبہ نمبر۱: اللہ تعالیٰ نے نفسوں کا سودا فرمالیا ہے جیسے اس کی شان کے لائق ہے' لیکن دل کا نہیں! کیونکہ نفس میں بکثرت عیوب و نقائص پائے جاتے ہیں انہیں اس لئے خریدا تاکہ ان کی اصلاح کی جاسکے بخلاف دل کے وہ اس لئے کہ دل تو محبت الٰہی میں وقف ہے اور مال وقف کا بیچنا صحیح نہیں! انشاء اللہ تفصیل باب الجہاد میں آئے گی! حضرت امام ابوالقاسم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں "نفس کی قیمت جنت لیکن دل کی قیمت' مشاہدہ ذات الہیہ ہے!

● نمبر۲: اللہ تعالیٰ نے رضوان کو جنت کی چابی اور مالک کو دوزخ کی عطا

فرمائی ہے' اور بیت اللہ شریف کی چابی شیبہ کو عنایت کی! چنانچہ انہی کے متعلق یہ آیتہ کریمہ نازل ہوئی! اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَہْلِہَا' بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم فرماتا ہے یہ کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو! اور جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ مکرمہ پر کنجی اپنے قبضہ میں لی اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیت اللہ شریف کا چابی بردار مقرر کیا تو فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے جو ہمیشہ ہمیشہ تمہارے خاندان میں ہی رہے گی جب تک ظالم نہیں چھینے گا! عربی کلمات ملاحظہ ہوں! ھاک امانة الله خالدة تالدة لا نزعها منکم الا ظالم' لیکن اللہ تعالیٰ نے قلب مومن کی چابی کسی کے سپرد نہیں کی' کیونکہ وہ خزانہ الہیہ ہے' اس پر شیطان بھی قابض نہیں ہوسکتا جیسے شاہان دنیا کے خزانہ پر کوئی طاقت نہیں رکھتا! چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وعنده مفاتیح الغیب لا یعلمها الا هو' خزائن غیبہ کی چابیوں پر کوئی مطلع نہیں مگر وہی جو وحدہ لاشریک ہے!

● نمبر۳: اللہ تعالیٰ جل وعلا نے آسمانوں کو ستاروں سے مزین فرمایا اور شیاطین سے محفوظ رکھا لیکن قلب مومن کو معرفت سے زینت بخشی اور اس کی حفاظت اپنے ذمہ کرم پر لی! بناء علیہ اس کی حفاظت آسمانوں سے بھی زیادہ فرمائی! ارشاد فرمایا وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ! عارف فرماتے ہیں' اولیاء کرام کے دلوں کو اپنی معرفت سے مزین فرمایا! اور اس میں ہدایات کے چراغ روشن کئے! محبین کے دلوں کو عشق سے' متوکلین کو یقین اور عارفین کے دلوں کو امید وبیم سے زینت عنایت فرمائی۔

● نمبر۴: جب ابرہہ بیت اللہ شریف کو تاراج کرنے کے لئے حملہ آور ہوا تو وَاَرْسَلَ عَلَیْہِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ○ ان پر ابابیلوں کا سکوارڈ مسلّط کر دیا' جو فضاء سے چھوٹے چھوٹے کنکروں کے بم گراتے تھے " تَرْمِیْہِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ' کہتے ہیں ہر ایک کے پاس تین تین کنکریاں (بم) تھیں ایک ایک

منہ' اور دو دو پنجوں میں! ہر کنکری سوار کو نشانہ بناتی ہوئی گھوڑے کے جسم سے بھی پار نکل جاتی تھی! .بعینہ جب شیطان ایماندار کے دل میں فساد کے جراثیم ڈالنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کے پتھر برساتا ہے!

● نمبر۵ : اللہ تعالیٰ نے دیگر اعضاء کی نسبت زبان اور دل ایک ایک پیدا کیا! اس میں اشارہ ہو رہا ہے کہ ایک ہی کو یاد کرنا چاہئے اور ایک میں ایک ہی سما سکتا ہے! نیز اس میں ایک اور بھی حکمت ہے! وہ یہ کہ قلب محل اجتہاد ونیت ہے اور اگر دو دل ہوتے تو نیت اور اجتہاد میں اختلاف رونما ہو جاتا! مثلاً اگر کوئی شخص زبان سے نماز ظہر کی نیت کرتا ہے لیکن دل کی نیت نماز عصر کی ہے تو اعتبار دل کا ہوگا' حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب الاذکار المشروعہ فی الصلوۃ وغیرہ میں ہے' ذکر باٌواز بلند کرنا ضروری ہے تاکہ خود اچھی طرح سن سکے! صرف دل میں محض خیال کافی نہیں ہے! کہتے ہیں اگر کوئی قسم کھائے کہ میں گوشت نہیں کھاؤں گا لیکن دل کھالے تو حانث نہیں ہوگا! (عندالشافعی علیہ الرحمتہ)

● نمبر۶ : علامہ قرطبی رقم فرماتے ہیں "جمیل بن معمر فہری کہا کرتا تھا کہ میرے دو دل ہیں اور میں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کے باعث زیادہ عقل مند ہو (نعوذ باللہ من ذلکٔ الخرافات) لیکن غزہ بدر میں بھاگتے وقت حالت یہ تھی کہ جوتی ہاتھ میں لئے بھاگ رہا تھا اسی اثناء میں اس سے پوچھا گیا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا مجھے کچھ معلوم نہیں البتہ اتنی بات سمجھئے کہ وہ دونوں دل میرے پاؤں میں ہیں! اس وقت لوگوں پر واضح ہوا کہ اگر اس کے دو دل ہوتے تو اپنے ہاتھ میں جوتی کو پکڑے ہوئے نہ بھولتا!

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی تکذیب میں آیہ کریم نازل فرمائی! مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ' اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے جسم میں دو دل نہیں بنائے!!

علامہ رازی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں غزوہ بدر کے علاوہ کسی اور غزوہ میں فرشتوں نے قتال نہیں فرمایا ہاں حوصلہ افزائی کے لئے شمولیت کرتے رہے!

فائدہ : حضرت شیخ جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مصاحبوں میں سے حضرت ابوبکر کتانی (المتوفی ۳۲۸ھ) نے بیان کیا ہے کہ میں نے نبی سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم دعا فرمائیے میرا دل کبھی مردہ نہ ہو! آپ نے فرمایا یومیہ چالیس بار ان کلمات کو پڑھ لیا کریں یا حی یا قیوم لا الہ الا انت اسئلک ان یحیی قلبی اللھم صل علی محمد وعلی آلہ وسلم چنانچہ میں نے اسے تین روز تک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو زندہ کر دیا!

علامہ نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سورج کے لئے طلوع و غروب ہے اگر یہ نہ ہوتو جہان برباد ہو جائے اسی طرح دل کے لئے بھی طلوع "امید" اور غروب "خوف" ہے' یہ نہ ہوں تو دل برباد ہو جائے' حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شیطان کو ننگا دیکھا اور اسے ڈنڈے مارنا چاہے تو کوئی کہہ رہا ہے لا یخاف من العصاء ولکن یخاف من نور القلب' یہ ڈنڈوں سے نہیں ڈرتا یہ تو دل کے نور سے بھاگتا ہے!

فائدہ : حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں انار کا استعمال دل کو منور کرتا ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب بھی انار کو کھولا تو مجھے جنت نظر آئی' حدیث شریف ہے "ما من حبة منھا تقوم فی جوف الرجل الا نودت قلبه واخرست عنه شیطان الوسوسة اربعین یوما' اس کا ہر دانہ دل کو منور کرتا ہے اور شیطان کے وسوسہ سے چالیس دن کے لئے ڈھال بن جاتا ہے۔ دوسری حدیث شریف میں ہے' جو شخص ایک مکمل انار کھالیتا ہے چالیس دن تک اس کا دل منور

رہتا ہے!

علامہ ابن طرخان علیہ الرحمتہ نے بیان کیا ہے کہ انار معدہ کے لئے عمدہ ہے' حلق' سینے اور کھانسی کے لئے مفید ترین ہے جب کہ اسے روٹی کے ساتھ کھایا جائے' ایسے ہی طب نبوی میں مرقوم ہے' ترش انار کا استعمال معدہ کے لئے مفید ہے' دست روکتا ہے' صفرا اور پیاس کو بجھاتا ہے' اعضاء کی تقویت کا سبب ہے' اس کا عرق روغن بنفشہ کے ساتھ نرم سی آنچ پر پکا کر پلائیں تو بدن کی خارش کو دور کر دیتا ہے۔

میں نے نزھتہ النفوس والافکار میں خواص نبات و اشجار میں دیکھا ہے شیریں انار کا شربت معدہ کی جلن کو تسکین دیتا ہے' اور نزلہ کے لئے نافع ہے طریقہ یہ ہے: شکر تین اوقیہ' عرق انار نصف اوقیہ مکس کر کے قوام بنائیں اور استعمال میں لائیں۔

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ احیاء العلوم میں تحریر فرماتے ہیں کہ شیریں انار معدہ کے لئے مفید اور ترش مضر ہے! البتہ بعض کہتے ہیں کہ ترش' شیریں سے زیادہ مفید ہے بشرطیکہ مناسب کھایا جائے اس کی تفصیل بھوک کی فضیلت میں آئے گی!

حکایت : حضرت خواص رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایک دن میرے دل کو انار کی طلب ہوئی تو میں تلاش کے لئے جنگل کی طرف چلا گیا وہاں مجھے ایک شخص نظر آیا جسے مکھیاں بہت ستا رہی تھیں میں نے اسے کہا اگر تیرا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ صحیح ہوتا تو وہ ذات تجھے مکھیوں سے دور رکھتی' اس پر وہ شخص کہنے لگا اگر تیرا حال اللہ تعالیٰ کے ساتھ درست ہوتا تو تجھے انار کی رغبت میں مبتلا نہ کرتا بلکہ اس کی خواہش سے دور رکھتا!

مسئلہ : بعض علماء کرام نے کان کو آنکھ پر دو طرح سے فضیلت دی ہے! ایک یہ کہ کانوں کو ہر جانب سے آوازوں پر ادراک حاصل ہے جب کہ آنکھ

صرف سامنے ہی دیکھتی ہے' ہاں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خواص میں ہے کہ آپ اپنے پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھتے تھے جیسے سامنے ومن خصائص نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یری من وراءہ کما یری من امامہ' حضرت شیخ کفوری علیہ الرحمہ کی شرح بخاری میں' میں نے دیکھا ہے کان لہ صلی اللہ علیہ وسلم عینان بین کتفیہ' کہ آپ کے کندھوں کے درمیان دو آنکھیں تھیں (واللہ تعالیٰ اعلم) دوسری وجہ! یہ کہ کان کو سننے سے تاریکی یا کوئی رکاوٹ مانع نہیں! جب کہ آنکھ تاریکی اور حجاب کے باعث کچھ نہیں دیکھ پاتی۔:۔

مسئلہ نمبر۲ : اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں یہ انار نہیں کھاؤں گا پھر اس نے اسی کو کھالیا اور ایک دانہ' نہ کھایا تو وہ حانث ہوگا اسے قسم کا کفارہ دینا پڑے گا' (اس قاعدہ کے مطابق للاکثر حکم الکل) وہ یہ کہ ایک مسلمان غلام آزاد کرائے یا دس مساکین کو کپڑے یا کھانا دے' اور اس میں رائج الوقت کھانے کا استعمال ہے جو اس کے شہر والے کھاتے ہیں یعنی سوا دو سیر گندم کے حساب سے مسلمان مساکین کو دے! آٹا ہو یا اتنی مقدار کی روٹیاں' حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر وہ اتنی مقدار میں کھانا وغیرہ نہیں ادا کرسکتا تو تین دن کے روزے رکھے اگرچہ ہر ماہ میں ایک ایک روزہ رکھے لیکن حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک لگاتار تین دن کے روزے رکھنا لازم ہے نیز آپ فرماتے ہیں انبیاء کرام علیھم السلام میں صرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام کی قسم کھانے پر کفارہ لازم آئے گا اور کسی نبی کی قسم پر کفارہ واجب نہیں ہوتا!

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو انار دیتے ہوئے کہا اگر تو اسے نہیں کھائے گی تو تجھے طلاق! اس نے ایک دانہ کے سوا تمام کھالیا تو طلاق واقع نہیں ہوگی اسی طرح کوئی شخص قسم کھائے کہ میں یہ کپڑا نہیں پہنوں گا پھر

اس میں سے ایک دھاگہ نکال کر باندھ لے تو وہ حانث نہیں ہوگا؟

مسئلہ نمبر۳ : اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں کوئی پھل نہیں کھاؤں گا تو وہ انار کھانے کے باعث حانث ہو جائے گا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نیز انار کی بیع سلم و زناً بھی درست ہے! حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جنت میں انار کو ایک کامل جماعت مل کر کھائے تو ہر فرد کو علیحدہ ذائقہ محسوس ہوگا! اللھم اجعل منھم فی عافیۃ بلا محنۃٍ الٰہی! ہمیں بھی ان میں بلا محنت' عافیت میں شامل فرما!

فائدہ : حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا انار مع گودا استعمال کیا کریں کیونکہ وہ معدے کی رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ نزھتہ النفوس والافکار میں ہے کہ چیچک کے مریض کی آنکھ میں انار کے گودے کا پانی ٹپکانا اس کی بصارت کا محافظ ہے! انار کے چھلکے سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں' (اللہ تعالیٰ حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

فائدہ : حضرت علامہ نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر علماء کرام کا بیان ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام' حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت میں بکریاں چرانے کے لئے پہنچے تو انہوں نے فرمایا وہاں سے ایک عصاء اٹھالو' جب وہ عصاء اٹھانے لگے تو خود ایک لکڑی نے آواز دی مجھے اٹھایئے' آپ نے اسے پکڑا اور حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا اسے رہنے دو کوئی اور عصاء لاؤ' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسی پر اصرار فرمایا تو ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاضر ہوا اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس عصاء کو زمین میں گاڑ دیا جائے پھر جو بھی اس کو نکال سکے وہی اس کا مالک!

حضرت شعیب علیہ السلام باوجودیکہ صاحب قوت تھے مگر وہ عصاء کو

زمین سے نہ نکال سکے، حالانکہ ان کے لئے یہ معمولی سی بات تھی، جب کہ اسے مخلوق نے ہی گاڑا تھا! پھر ایماندار کے دل سے ایمان وایقان کی دولت شیطان لعین کیسے نکال سکتا ہے جسے خود خالق نے جمایا ہے، علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر حضرات کہتے ہیں عصائے کلیمی جنت کے درخت کا تھا، وہ آپ سے باتیں کرلیا کرتا، رات کو منور ہوتا، دھوپ میں آپ پر سایہ کرتا، نیز اسے پھل بھی لگتے، جب آپ چلتے چلتے تھکاوٹ محسوس کرتے تو سواری کے کام آتا جب کبھی کسی کنویں سے پانی نکالنے کی ضرورت ہوتی تو اس کی دوشاخیں رسی اور ڈول کا کام دیتیں جب آرام فرماتے تو وہ پہرہ دیتا! (گویا کہ آپ کا باڈی گارڈ تھا) اس کی لمبائی بارہ ہاتھ تھی!

تفسیر رازی وغیرہ میں ہے کہ اس کی لمبائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قد مبارک دس ہاتھ کے برابر تھی اور یہی صحیح ہے۔ اس عصاء کا نام علیق تھا اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہزارہا معجزات کے ظہور کا پتہ چلتا ہے اور ہمارے پیارے رسول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں درخت چل کر آئے، آپ پر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے، قضائے حاجت کے وقت درخت پردہ کے لئے آپس میں مل جاتے اور آپ کا اشارہ پاتے ہی اپنی اپنی جگہ واپس لوٹ جاتے، عصاء رکھنے کے فضائل باب زہد میں عنقریب آئیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

حکایت : حضرت ابو عمرو مازنی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں میں نے ایک نوجوان کو سخت سردی میں نماز ادا کرتے پایا ایسے کہ اس کے بدن سے پسینہ بہہ رہا تھا، اس پر مجھے بہت تعجب ہوا تو وہ کہنے لگا جب تک محبت میں سچے ہو گے تو موسم سرما کی سردی اور گرمیوں کی گرمی سبھی کچھ تم سے دور ہوں گے کسی عاشق سے پوچھا گیا، کہاں سے آنا ہوا، اس نے کہا معشوق کے پاس سے! پھر پوچھا گیا کہاں جاؤ گے، اس نے جواباً کہا محبوب کے ہاں! پھر کہا! تم چاہتے کیا

ہو! اس نے کہا وصل محبوب! پھر پوچھا! تم کب تک محبوب کو یاد کرتے رہو گے؟ اس نے کہا جب تک میں اسے دیکھ نہ لوں!

حکایت : ایک دن ہارون رشید رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خدام کو اشرفیاں لٹائیں، ایک حبشی خاتون کے علاوہ سب چننے لگے! اس سے پوچھا تو کیوں نہیں اٹھاتی، کہنے لگی میں اشرفیوں کو نہیں ان کے لٹانے والے کی طالب ہوں اسی بناء پر ہارون رشید نے اس سے نکاح کر لیا! تو لوگوں نے اس بات کا برا منایا! ہارون رشید نے ایک محفل آراستہ کی اور سبھی معترضین کو بلایا! یاقوت و جواہرات کے برتنوں سے دسترخوان سجایا گیا! پھر اپنی تمام کنیزوں کو حکم دیا ان تمام قیمتی برتنوں کو توڑ ڈالو! لیکن کسی نے بھی توڑنے کی جرات نہ کی! مگر اس کنیز کے پاس جو برتن تھا اس نے وہ توڑ ڈالا، جو سبب پوچھا گیا تو کہنے لگی بیشک ان قیمتی برتنوں کے ٹوٹنے سے شاہی خزانے کا تو نقصان تھا لیکن اس کی خلاف ورزی سے تو بادشاہ کے حکم میں نقصان واقع ہوتا! بناء علیہ خزانے کے نقصان کو بادشاہ کے فرمان پر مقدم نہیں رکھا جا سکتا تھا۔

بیان کرتے ہیں کہ کسی بادشاہ کا ایک غلام اس کا بہت ہی مقرب تھا! اس ولایت کے لوگوں نے اپنے گورنر کے ظلم و ستم کی شکایت بادشاہ سے کی تو اس نے کہا تم اپنے لئے اپنا حاکم خود منتخب کر لو! انہوں نے بادشاہ کے اسی مقرب غلام کو اپنا گورنر چن لیا! لیکن بادشاہ نے لوگوں میں سے کسی کو حکم دیا کہ اس غلام کو زہر دے دو! چنانچہ اسے زہر دیا گیا تب اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا اور مرتے دم کہہ رہا تھا جو اپنے مولیٰ سے دوری اختیار ہوتا ہے اسے ایسی ہی سزا سے واسطہ پڑتا ہے!

حضرت شیخ سری سقطی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ روز قیامت امتیں اپنے اپنے نبیوں کے ناموں سے پکاری جائیں گی مثلاً اے امت موسیٰ، اے امت عیسیٰ، اے امت محمدیہ، پھر محبین کو ندا ہو گی اے اللہ کے دوستو!

اللہ کی طرف دوڑو ان کی حالت یہ ہو گی گویا خوشی و مسرت کی سرشاری سے ان کے دل باہر آ رہے ہیں حضرت شیخ یحیی بن معاذ رازی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبت کا ایک ذرہ' بلا محبت ستر سالہ عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔

حکایت : حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایمان لانے کی خبر جب فرعون نے سنی تو اس نے قصاب کو طلب کیا اور اسے حکم دیا اسے اسی طرح ذبح کر دو جیسے تم بکری کو ذبح کرتے ہو! فرشتے یہ کیفیت دیکھ کر پکار اٹھے ! الٰہی ! یہ بیچاری خاتون ! فرعون کے عذاب میں پھنس چکی ہے ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ! یہ تو ہماری ملاقات کی مشتاق ہے ! جب اس پر حالت نزع طاری ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ! جبریل ! اس کے لب جنبش کناں ہیں ! سن تو سہی کیا کہہ رہی ہے ! حالانکہ اللہ تعالیٰ کو سبھی علم ہے ! جبریل نے سنا تو کہا ! الٰہی یہ ایک گھر کی طلب گار ہے ! ارشاد ہوا اس کا امتحان بڑا سخت ہے ! لیکن اس کا صبر اس سے بھی اعلیٰ ہے ! لیکن اس کا سوال نہایت حقیر ہے ! پھر ارشاد ہوا ! سنو تو سہی ! اس کا مکان کہاں ہے ! اور کس کے پاس ہے ! جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض گزار ہوئے الٰہی وہ تو یہ کہہ رہی ہے اے میرے پروردگار ! جنت میں اپنے پاس ہی میرا گھر بنایئے ! اس وقت فرشتے عرض گزار ہوئے ! یہ سوال تو بہت بڑا ہے اور گھر بھی شرافت والا ہے ! اس لئے کہ وہ آپ کے جوار میں ہے ! بلکہ آپ کے گھر ہی میں بنا ہے ! ارشاد ہوا میں تو اس کی طلب سے پہلے ہی تیار کر چکا ہوں!

بیان کرتے ہیں کہ وہ قصاب تو کھال کھینچ رہا تھا مگر حضرت آسیہ کی نظریں اللہ تعالیٰ کی ذات پر لگی ہوئی تھیں' زبان پر اللہ اللہ جاری تھا حضرت نووی کا بیان ہے کہ فرعون نے حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بہت وزنی پتھر پھینکنے کا حکم دیا ! لوگ جب پتھر اٹھائے اس کے پاس آئے تو وہ کہنے لگی

الٰہی! جنت میں اپنے جوار میں مجھے گھر عطا فرما دیجئے! چنانچہ اسی وقت اس کی نظر ایک عظیم الشان محل پر پڑی جو سفید موتیوں سے بنایا گیا ہے اسی حالت میں روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور لوگوں نے بے روح جسد پر پتھر دے مارا۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوز دیگر اکابر کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سزا سے قبل ہی حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو حیات دنیوی کے ساتھ ہی جنت میں پہنچا دیا تھا اور وہ وہی خورد و نوش میں مشغول ہے! حضرت نجم الدین نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ فرعون نے اسے دھوپ میں کھڑا کر دیا تھا لیکن فرشتوں نے آ کر اس پر سایہ کر دیا! حضرت ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب فرعونی انہیں تکالیف پہنچا رہے تھے، اسی اثناء میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہاں سے گزر ہوا۔ تو آسیہ نے انگلی کے اشارہ سے حضرت کلیم اللہ علیہ السلام سے تکالیف کی شکایت کی! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی تو اس کے بعد اسے کسی بھی قسم کی تکلیف محسوس نہ ہوئی! جب اس نے جنت میں اپنا محل ملاحظہ کیا تو مسکرانے لگی! فرعون بولا لوگو! دیکھو اس دیوانی کو! سزا پانے میں بھی ہنس رہی ہے!

قرطبی نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے اَدْخِلُوْا آلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ (یعنی آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں مبتلاء کر دو!) ان لوگوں کی تعداد سوا لاکھ تھی ان میں سوا حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا اور فرعون کے چچا زاد بھائی حزقیل کے جو خفیہ طور پر ایمان لا چکے تھے کوئی بھی عذاب سے محفوظ نہ رہا۔

حضرت اوزاعی علیہ الرحمتہ سے کسی نے بیان کیا ہے کہ "میں نے سمندر سے سفید رنگ کے پرندوں کی ڈاریں نکلتے ہوئے دیکھیں جن کا شمار سوا اللہ تعالیٰ کی ذات کے کوئی نہیں جانتا! وہ سبھی مغرب کی جانب پرواز کرتے

ہیں اور رات کو جب واپس لوٹتے ہیں تو ان کا رنگ کالا ہوتا ہے وہ کہتے ہیں
کہ یہ وہی پرندے ہیں جن کے پوٹوں میں فرعونیوں کی روحیں ہیں صبح و شام
آگ پر پیش کئے جاتے ہیں اور پھر رات کے وقت اپنے گھونسلوں کی طرف
پلٹ آتے ہیں نیز ان کے پر جلے ہوتے ہیں' رات بھر میں ان پر سفید رنگت
کے پر پیدا ہو جاتے ہیں' صبح کو پھر اسی آتشی مقام کی طرف اڑ جاتے ہیں اور
یہ سلسلہ قیامت تک برقرار رہے گا۔ (نوٹ) یہ تناسخ کی صورت نہیں بلکہ یہ
عذاب الٰہی کی ایک جہت ہے واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

لطیفہ : حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مذکورہ بالا قصے میں یہ الفاظ
"کہ اپنے جوار میں مکان عطا فرما" اس لئے کہا کہ گھر بنانے سے پہلے پڑوسی
پسند کر لینے چاہئے نیز "بیت کا کلمہ کہا" دار کا نہیں! کیونکہ دار بڑے گھر کو
جس میں وسیع و عریض صحن ہوں' احاطہ سمیت کہا جاتا ہے! بخلاف بیت کے
' جو وسیع احاطہ میں ایک چھوٹا سا کمرہ بھی ہو تو اسے بھی بیت سے موسوم کیا جا
سکتا ہے! جس میں سوا ایک فرد کے اور کوئی قیام پذیر نہ ہو سکے! گویا کہ
حضرت آسیہ نے اپنے حبیب کے ساتھ خلوت نشینی کو طلب کیا اور کیوں نہ ہو
اس سعیدہ کو اپنے رب کے حضور مقام صدق نصیب تھا!

حضرت لیث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "قدم صدق" سے مراد نعمت
سابقہ ہے' یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے لئے پہلے سے ہی بھلائی کی سعادت
مقدر تھی' بعض کہتے ہیں "قدم صدق" سے مراد عمل صالح ہیں' بہرحال اس
صالحہ خاتون میں دونوں وصف پائے جاتے تھے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھلائی بھی
مقدر تھی! جیسے اللہ تعالیٰ جل و علا اور حضرت کلیم اللہ علیہ السلام پر ایمان
لائی۔

الحمدللہ! یہ دونوں نعمتیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمیں بھی نصیب
ہیں! کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ جل و علا کی ذات اقدس اور اس کے تمام سچے نبیوں

اور رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں! یہی علامت دلالت کرتی ہے کہ ہمارے لئے بھلائی پہلے سے مقدر تھی! اس لئے ہمیں اس معاملہ میں کوئی تعجب نہیں ہونا چاہئے' اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کسی کو نبوت سے سرفراز کیا تو کسی کو رسالت کے منصب عظمیٰ سے بہرہ مند کیا' جیسے ہمارے پیارے رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت پر کفار متعب ہوئے۔

تہذیب الاسماء واللغات میں مرقوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمران بن حصین سے پوچھا آج کل تم کتنے بتوں کی پوجا کرتے ہو! وہ کہنے لگا سات بتوں کی! چھ زمین پر اور ایک آسمان میں ہے! پھر فرمایا! تم اپنے رغبت اور ہیبت کے لئے کس کی طرف رجوع کرتے ہو! کہنے لگا آسمان والے کی طرف! آپ نے فرمایا اے عمران! اگر تم مسلمان ہو جاتے تو میں تجھے دو باتیں ایسی بتا دیتا جو تیرے لئے نہایت نافع ہوتیں! پھر جب وہ زمرہ اسلام میں داخل ہوئے تو کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اب تو مجھے وہ دو باتیں بتا دیجئے! آپ نے فرمایا پڑھیئے! اللھم الھمنی رشدی واعذنی من شر نفسی !الٰہی مجھے ہدایت پر الہام فرما اور میرے نفس کو برائی سے محفوظ فرما! (اس مختصر سی دعا میں دونوں جمع ہیں)

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب تہذیب الاسماء واللغات میں' میں نے دیکھا ہے کہ حضرت امام اوزاعی تیرہ سال کی عمر میں فتوی دیا کرتے تھے' اور آپ کے فتاوی کی تعداد ستر ہزار کے قریب ہے! اوزاع شام کے دارالحکومت دمشق کے قریب ایک قصبہ ہے جو باب الفرادیس کی سمت واقع ہے۔ حضرت امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ تبع تابعین سے ہیں' پہلے ان کا نام عبدالعزیز تھا مگر بعد میں اپنا نام عبدالرحمٰن رکھ لیا اس تبدیلی کی وجہ ممکن ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشاد ہو جس میں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو عبداللہ اور عبدالرحمٰن بہت پسند ہیں (رواہ النسائی رحمہ اللہ تعالیٰ) اور یہ

ہو سکتا ہے کہ عزیز کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں پر بھی جائز ہو بخلاف اللہ اور رحمٰن کے کیونکہ غیر اللہ کے ان کا استعمال جائز نہیں!

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں سے متعدد کا نام عبدالرحمٰن ہے ایک عبدالرحمٰن بن ازہر ہیں جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن عوام جو حضرت زبیر بن عوام کے (والد کی طرف سے) علاقائی بھائی ہیں حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق' عبدالرحمٰن بن زبیر' عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب (جن کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صاحبزادی فاطمہ کا عقد کیا! عبدالرحمٰن بن عتاب (جن کی ماں جویریہ بنت ابوجہل تھی) جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعض احادیث کو روایت کرنے کا شرف رکھتی ہیں) عبدالرحمٰن بن ابوالفتح 'عبدالرحمٰن بن زمعہ' جن کے بارے کسی معاملہ سے حضرت سعد بن ابی وقاص نے لڑائی مول لی تھی) اور یہ حضرت ام المومنین سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بھائی ہیں) عبدالرحمٰن بن عمر' عبدالرحمٰن (جن کی کنیت ابوہریرہ معروف ہے) عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور جن صحابہ کرام کے نام عبداللہ ہیں ان میں چار بہت مشہور ہیں حضرت عبداللہ بن زبیر' حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب (یہ اپنے والد ماجد کے ساتھ ہی زمرہ اسلام میں داخل ہوئے) لیکن ہجرت کا شرف پہلے حاصل ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص (انہیں اپنے والد ماجد سے پہلے اسلام لانے کی سعادت حاصل ہوئی' ان کی والدہ ماجدہ کا نام ریطہ بنت وہب ہے یہ بھی اسلام سے مشرف ہو کر صحابیت کی نعمت سے شادکام ہوئیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نسبت' بمسرت اظہار فرمایا اس گھر والے کتنے اچھے ہیں عبداللہ' ابوعبداللہ' ام عبداللہ' (یعنی وہ خود اللہ کے بندے' ان کے والد اور والدہ اللہ کے بندے) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما (ان کی والدہ ماجدہ کا نام لبابہ ہے

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد خواتین میں سب سے پہلے یہی اسلام میں داخل ہوئیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان سے تیس احادیث مروی ہیں اور ان کی ہمشیرہ لبابہ صغریٰ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ہیں ان کے اسلام لانے کے بارے میں مختلف آراء ہیں۔

حکایت : ایک شخص نے اپنی بیوی کو قسم دی کی تم نے کبھی صدقہ و خیرات نہیں دینا، مگر اس نے ایک دن کسی محتاج کو صدقہ دے دیا، اتفاقاً" اس کا خاوند دیکھ رہا تھا! اس نے اسے قسم یاد دلائی اور کہا تو نے میرے حکم کی خلاف ورزی کیوں کی ! اس نے جواباً" کہا میں نے یہ کام رضائے الٰہی کے لئے کیا ہے ! خاوند نے آگ جلائی اور کہنے لگا اگر تو نے رضائے الٰہی کے حصول کے لئے یہ صدقہ دیا ہے تو اسی خدا کے لئے اس میں داخل ہو! وہ سنتے ہی زیور اور لباس سے آراستہ ہونے لگی وہ کہنے لگا یہ کیا کر رہی ہے ؟ وہ کہنے لگی محب جب محبوب سے ملتا ہے تو وہ اپنے آپ کو حتی الامکان سجاتا ہے اور یہ کہتی ہوئی آگ میں کود گئی، اس پتھر دل نے تین دن تک تنور میں بند رکھا، جب تنور سے ڈھکنا اٹھایا گیا تو کیا دیکھتا ہے وہ مسکرا رہی ہے، وہ اس واقعہ پر نہایت حیران اور متعجب ہوا، تو ہاتف غیبی نے پکارا، ہمارے پیاروں کو آگ نہیں جلا سکتی اس پر وہ تائب ہوا اور اس نے بہت ہی عمدہ توبہ کی !

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ من عرف اللہ کان علی النار عذابا" ومن جھلہ کانت النار علیہ عذابا" ثم قال لورائتنی جھنم لخمدت جو عارف ہیں وہ آگ کے لئے عذاب ہیں اور جو جاہل ہیں ان کے لئے آگ عذاب ہے، پھر فرمایا اگر مجھے دوزخ دیکھ لے تو اسکی آگ ٹھنڈی ہو جائے!

مسئلہ : کوئی آدمی اپنے بیوی سے کہے اگر تو دوزخ میں جانا پسند کرتی ہے تو

تجھے طلاق! اور جواباً" عورت کہے ہاں پسند کرتی ہوں تو طلاق کے واقع ہونے میں دو جہتیں ہیں، ایک یہ کہ اس کا قول رد کر دیا جائے گا کیونکہ دوزخ میں تو کوئی بھی جانا پسند نہیں کرتا" وہ اس قول میں جھوٹی ہے اور دوسری وجہ اس کے قول کو سچا سمجھا جائے تو طلاق پڑ جائے گی، کیونکہ یہ تو اسی کے کہنے سے متعلق ہے جب کہ وہ خود اقراری ہے۔ (حکاہ العلائی فی قواعدہ)

فائدہ : حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا داؤد، علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی اہل زمین کو میرا پیغام دیجئے جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے میں اس سے محبت کرنے والا ہوں، جو میرے ذکر کے لئے بیٹھنے والا ہے میں اس کا ہم نشین ہوں، جو مجھ سے انس رکھتا ہے میں اس کا انیس ہوں، جو میری مصاحبت کے لئے کوشاں ہے میں اس کا مصاحب ہوں! جو مجھے اختیار کرتا ہے میں اسے اختیار کرتا ہوں، جو میرا مطیع میں اس کی بات کو قبول کرتا ہوں کیونکہ میں نے اپنی محبت کرنے والوں کا خمیر حضرت ابراہیم، حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خمیر میں سے بنایا ہے۔ انوار و تجلیات سے اپنے مشتاقوں کے دلوں کو منور کیا ہے اور اپنے جلال کی نعمتوں سے سرفراز کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک اللہ تعالیٰ نے تین سو اشخاص کے دلوں کو حضرت آدم علیہ السلام کے دل پر بنایا! چالیس وہ انسان ہیں جن کے دل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل پر ہیں سات وہ ہیں جن کے دل حضرت ابراہیم کے دل کی طرح ہیں، پانچ وہ جن کے دل جرائیل علیہ السلام کی مانند، تین ایسے ہیں جن دل میکائیل علیہ السلام کے دل کی مثل، اور ایک ایسا انسان ہے جس کا دل اسرافیل علیہ السلام کے دل کی طرح ہے، اور جب کہ یہ انتقال کر جاتا ہے تو تین میں سے ایک کو اس کا قائم مقام بنایا جاتا ہے جب تین میں

سے کوئی فوت ہو تو پانچ میں سے ایک اس کی جگہ لے لیتا ہے جب پانچ میں
سے کوئی فوت ہوتا ہے تو سات میں سے کسی ایک کو اس کے منصب کا اہل
قرار دیا جاتا ہے۔ جب ان میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو چالیس میں سے
اس کی جگہ مقرر ہوتا ہے جب ان میں سے کسی نے وصال پایا تو تین صد سے
ایک اس کا نائب بنتا ہے جب تین سو میں سے چلا جاتا ہے تو عام مخلوق میں
سے کسی کو اس کی جگہ مقرر کیا جاتا ہے۔

حضرت امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے
حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب اطہر کا ذکر نہیں فرمایا! کیونکہ اللہ
تعالیٰ نے آپ کے قلب اطہر سے اشرف و اکرم کوئی دل بنایا ہی نہیں اور
آپ کے قلب مبارک کو دوسرے انبیاء علیہم السلام کے دلوں سے وہی
نسبت ہے جو ستاروں کو آفتاب سے ہے!

حکایت : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد
اصحاب کہف غار میں آئے جن کی تعداد سات ہے۔

ان کے ساتھ زرد رنگ کا ایک کتا بھی ہو لیا' انہوں نے اسے دور
بھگانے کی کوشش کی تو وہ پکار اٹھا! لا تخافوا منی فانی احب احباء اللّٰہ
وقد عرفت اللّٰہ قبلکم فحملوہ علی اعناقھم 'مجھ سے مت ڈرو! میں تو اللہ
تعالیٰ کے دوستوں سے محبت کرنے والا ہوں اور میں تم سے پہلے ذات الٰہیہ کی
معرفت حاصل کرچکا ہوں' پس یہ سنتے ہی انہوں نے اسے اپنے کندھوں پر اٹھا
لیا' علامہ یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ انہی کے ساتھ جنت میں جائے
گا۔ اسی طرح حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی ' حضرت ابراہیم کا بچھڑا بھی
جنت میں جائیں گے اور تفصیل باب کرم میں انشاء اللہ العزیز جلد آئے
گی۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دنبہ یہ وہی تھا جس کی ہابیل نے قربانی دی

اور نبی اسرائیل کی گائے (اس کا مزید ذکر برالوالدین میں عنقریب آئے گا) حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی (اس کا ذکر باب الامانت میں آئے گا) حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی (جسے باب زہد میں بیان کیا جائے) اور ملکہ بلقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف پیغام لے جانے والا ہدہد (اس کی تفصیل باب الکرم آ رہی ہے' نبی کریم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی اور اس کا ذکر مناقب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں آتا ہے' حضرت عزیر علیہ السلام کا گدھا نیز بعض نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بھیڑے کو بھی شامل کیا ہے جس کا ذکر باب الغیبتہ والنمیمتہ میں آ رہا ہے۔ (یہ تمام جانور جنت میں جائیں گے)

حکایت : کسی عورت نے ایک عارف سے کہا ہمارے پاس گندم تھی جسے گھن لگ چکا تھا جب آٹا پیسا تو وہ گھن بھی پس گیا اور ہمارے پاس ایسے ہی چنے تھے جب وہ پیسے تو گھن محفوظ رہا اس پر عارف نے جواب دیا' بڑوں کی صحبت میں سلامتی ہے! لان صحبة الاکابر تورث الاسلامة

حضرت مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ سگ اصحاب کہف نے جب ان کی صحبت اختیار کی تو ان کے فیض صحبت کے باعث اس کو قرآن کریم میں ذکر کیا گیا اور قیامت تک ذکر برقرار رہے گا! ان کی معیت میں پل صراط سے گزرے گا! جب دروازہ جنت پر آئے گا۔ رضوان اسے روکے گا تو اسے آواز آئے گی اسے ان کے ساتھ آنے دو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک وسیع و عریض باغ دیا جائے گا جس کا طول پانچ صد سال کی راہ کے برابر ہو گا اور جنتیوں کے محل اس سے بلند ہوں گے' پھر جب کتا اوپر دیکھے گا تو اسے جنتی نظر آئیں گے!

حضرت امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب اس کتے نے اصحاب کہف کی صحبت اختیار کی تو انہیں اس کی نجاست اور خساست سے کوئی

تکلیف نہ پہنچی، کیونکہ وہ ان کی چوکھٹ پر ہاتھ پاؤں پھیلائے ہوئے تھا یعنی اولیاء کرام کے دروازے پر بیٹھ چکا تھا! اور جب مومن جو کم از کم پانچ بار اپنے مولیٰ کے دربار میں حاضر ہو کر ہاتھ اٹھاتا ہے تو کیا یہ گمان ہو سکتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ ناکام لوٹائے گا!

اصحاب کہف کے اوصاف میں قرآن کریم یوں ناطق ہے کہ لوگ کہیں گے وہ تین ہیں چوتھا ان کا کتا ہے اور امت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کے اوصاف میں یہ ارشاد ہے تین آدمی کبھی سرگوشی نہیں کرتے مگر چوتھا، اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے اور نہ پانچ جب کہ چھٹا وہ ہوتا ہے! حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے اہل کتاب کے نزدیک اصحاب کہف غار میں تین سو شمسی سال قیام پذیر ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تین سو قمری سالوں کا ذکر فرمایا ہے چونکہ شمسی اور قمری سال میں ہر سو سال پر تین سالوں کا فرق پڑتا ہے اس لئے قرآن کریم میں نو سال مزید کا ذکر آیا ہے جب کہ انہوں نے بھی نو سال بڑھا لئے ہیں اس کا مزید ذکر فضائل سیدنا صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں آ رہا ہے انشاء اللہ العزیز جن میں نہایت عمدہ اور دلچسپ باتیں آئیں گی!

فائدہ : حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ من اراد اجلوس مع اللہ فلیجلس مع اھل التصوف؛ جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی ہم نشینی منظور ہو اسے چاہیے کہ وہ اولیاء کرام کی ہم نشینی اختیار کرے!

حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص نے شکوہ کیا "یہ صوفی حضرات بلا علم مسجد میں بیٹھے رہتے ہیں! آپ نے جواباً" فرمایا علم ہی نے انہیں یہاں بٹھا رکھا ہے اور ان میں سے ہر ایک، ایک ایک لقمے پر قناعت کرتا ہے، پھر بتایئے ان سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو دنیا سے

صرف ایک لقمہ پر بھی قانع ہو' اس نے پھر اعتراض کیا وہ تو وجد میں رقص کرتے ہیں! آپ نے فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی طرب میں آکر ایسا کرتے ہیں فقال انهم یرقعون و یتواجدون قال من ترمیهم بالله تعالیٰ!

حکایت : حضرت ابراہیم بن ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں خواب میں مجھے ایک فرشتہ سے گفتگو کا موقعہ ملا جو آسمان سے نازل ہوا تھا! میں نے اس کے احوال دریافت کئے اور کہا تیرا کیسے آنا ہوا' کہنے لگا میں اولیاء کرام کے نام رجسٹرڈ کرنے آیا ہوں جیسے کہ حضرت ثابت بنانی' حضرت مالک بن دینار رحمها اللہ تعالیٰ اور ایسے ہی لوگوں پر مشتمل ایک پوری جماعت ہے میں نے دریافت کیا! اس جماعت میں میرا نام بھی ہے؟ کہنے لگا نہیں! اس پر میں نے کہا جب آپ پوری جماعت کے نام لکھ لیں تو ان کے نیچے اس طرح تحریر کر دیں فاکتب تحتهم ابراهیم محب المحبین' ابراہیم اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا دوست ہے! اسی وقت فرشتہ پکار اٹھا ابھی ابھی مجھے حکم الٰہی ہوا ہے کہ ابراہیم کا نام سرفہرست لکھو!

مؤلف عرض گزار ہے کہ اسی طرح کی ایک روایت حضرت مالک بن دینار سے بھی منسوب ہے وہ کہتے ہیں میں نے عالم بیداری میں دیکھا دو شخص کچھ لکھ رہے ہیں میں نے اس سے دریافت کیا تو وہ کہنے لگے ہم اولیاء کرام کے اسماء گرامی رجسٹرڈ کر رہے ہیں میں نے انہیں کہا تمہیں اسی ذات کی قسم جس کے حکم پر تم یہ رجسٹر تیار کر رہے ہو! کیا ان لوگوں میں میرا نام بھی ہے یا نہیں؟ وہ کہنے لگے آپ کا نام تو ان میں نہیں ہے آپ یہ سنتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑے' بعدہ' خواب میں دیکھا کوئی کہہ رہا ہے کہ تم بھی ان میں شامل اور ان کے ساتھی ہو! کیونکہ آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہے' المرء مع من احب (حدیث شریف)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی ھل عملت لی عملًا ؟ قال صلیت وصمت و صدقت وسبعت و قرات !عرض کیا، نماز، روزہ، تسبیح و صدقہ اور تلاوت، سبھی تیرے لئے !

اللہ تعالیٰ نے فرمایا نماز تمہارے لئے نور، روزہ ڈھال، صدقہ، سایہ، تسبیح، تحمید، درخت اور تلاوت پل صراط پر آسانی کا باعث ہے پھر پوچھا ! میرے کلیم! وہ عمل کہاں ہیں جو خالص ہمارے لئے کئے ؟ عرض کیا الٰہی! تو ہی بتا! فرمایا کیا کبھی میرے ولی سے میرے لئے محبت کی اور دشمن سے دشمنی؟ اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے! ہاں! معلوم ہوا کہ سب سے افضل عمل خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہی کسی سے محبت اور محض اللہ تعالیٰ کے لئے ہی دشمنی اختیار کی جائے! افضل الاعمال الحب فی للہ والبغض فی اللہ!

حکایت:۔ حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ حضرت ثوبان رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انتہائی محبت تھی! وہ آپ کی فرقت گوارا نہیں کرسکتے تھے! ایک دن آپ کی خدمت میں ایسی حالت سے حاضر ہوئے، رنگ متغیر، جسم نہایت نحیف و نزار تھا! آپ نے ان سے سبب دریافت کیا تو وہ عرض گزار ہوئے! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں بیمار نہیں ہوں! مگر مجھے آخرت کی فکر دامن گیر ہے! یہاں مجھے آپ کے ہاں آئے ایک دن ہی گزرا ہے مگر میں آپ کی زیارت کے بغیر نہیں رہ سکا! اب یہی فکر لاحق ہے کہ یہاں تو ایک دن کی فرقت برداشت سے باہر ہے آخرت میں میری کیفیت کیا ہوگی؟ اگر جنت میں جانا نصیب ہوا پھر بھی آپ کے غلاموں کی صف میں ہوں گا جبکہ آپ انبیاء و رسل کی جماعت میں جلوہ افروز ہوں گے! پھر مجھے آپ کا دیدار کب نصیب ہوگا! اور آپ کی جدائی کیسے برداشت ہوگی؟ اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی " وَمَنۡ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓـئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ

وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا۝ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم کی اطاعت پر کمربستہ رہتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہیں انعام یافتہ جماعتوں کی معیت حاصل ہوگی' جو نبی' صدیق' شہید اور صالحین کی جماعتیں ہیں انہیں ان کی معیت و رفقت ہی حاصل رہے گی! امام نووی کی کتاب تہذیب الاسماء واللغات میں ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا تھا! ان سے ایک سو ستائیس احادیث مروی ہیں۔

مسئلہ:۔ کسی شخص کو نانی کی میراث نہیں ملتی کیونکہ نانی ذوالارحام میں سے ہے لیکن نواسی کو نانی کی میراث سے چھٹا ۶۔۱ حصہ ملتا ہے' البتہ دادی کی میراث میں تین صورتیں پائی جاتی ہیں' اگر اس دادی کا والد یا بیٹا نہ ہو تو اس کا وارث پوتا ہوگا اگر اس کی ایک لڑکی ہو تو آدھا لڑکی کو اور باقی حصہ پوتی کو ملے گا اور اگر دو بیٹیاں ہوں تو دو تہائی بیٹوں کو اور باقی پوتی کو دیا جائے گا۔ اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اس کی والدہ اور دادی موجود ہوں تو چھٹے حصہ میں دونوں شریک ہوں گی!

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کسی عالم سے مسئلہ پوچھا گیا تین بھائی متفرق ہیں۔ انہیں وراثت میں کتنا کتنا حصہ ملے گا! وہ متحیر ہوا اور کہنے لگا جب تک سبھی جمع نہ ہوں میراث تقسیم نہیں ہوگی! اس نے جواباً کہا سبھی موجود ہیں تو اس نے کہا جب سبھی موجود ہیں تو متفرق کیسے ٹھہرے؟ جواب یہ ہے کہ ایسے تینوں بھائیوں میں میت کے اخیافی بھائی کو چھٹا حصہ ملے گا اور جو دونوں والدین کی طرف سے حقیقی بھائی ہیں انہیں باقی تمام میراث دی جائے گی اور علاقائی جو صرف باپ کی نسبت سے ہے اس بھائی کو کچھ نہیں ملے گا' ایسی صورت میں وہ محروم رہے گا! لیکن ایسی تین بہنیں ہوں تو میت کی حقیقی بہن کو نصف اور جو اخیافی بہنیں (صرف والدہ کی طرف سے ہے) ہوں تو

انہیں چھٹا حصہ

اور علاقائی (جو صرف باپ میں شراکت رکھتی ہے) بہن کو بھی چھٹا حصہ ہی ملے گا!(واللہ تعالی وحبیبہ الا علی اعلم)

اور اگر یہ سبھی جمع ہوں ایسے طریقہ پر کہ ایک ایک حقیقی بھائی' بہن اور ایک ایک علاقائی بہن' بھائی نیز ایک ایک اخیافی بھائی' بہن چھوڑ کر گیا تو ایسے احوال میں جواب کی صورت ہوگی کہ مسئلہ تین سے بن کر اٹھارہ سے اس کی تصحیح کی جائے گی اور اخیافی جو صرف ماں میں شریک ہے اس بھائی اور بہن کو اٹھارہ روپے میں سے تین تین برابر ملیں گے۔ باقی بارہ روپے میں سے حقیقی بھائی کو آٹھ اور حقیقی بہن کو چار ملیں گے' علاقائی بہن اور بھائی اس صورت میں محروم ٹھہریں گے۔

فائدہ :۔ ایماندار کو جب علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ کی ذات اقدس کے لئے کون سی صفات لازمی ہیں اور کون سی صفتوں کی نسبت محال ہے تو بلاشبہ وہ صحیح موحد ہوگا اور کلمہ توحید میں یہی نفی و اثبات جمع کی گئی ہیں۔ اول میں نفی آخر میں اثبات اور اسم اعظم کو سب سے آخر میں' لانے پر اشارہ ہو رہا ہے کہ اس ذات وحدہ لاشریک کے بعد کوئی شی نہیں!

فائدہ:۔ حضرت علامہ نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حدیث شریف میں آیا ہے' جب عورت بچہ جننے کے قریب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے پاس دو فرشتوں کو بھیج دیتا ہے' جب دائیں طرف والا بچے کو نکالنا چاہتا ہے تو وہ بائیں طرف ہو جاتا ہے اور جب بائیں طرف والا نکالنا چاہتا ہے تو وہ دائیں طرف ہو جاتا ہے اس کے باعث عورت دردزہ میں مبتلا ہو جاتی ہے' پھر دونوں فرشتے آپس میں کہتے ہیں! الٰہی ہم تو اسے باہر لانے سے عاجز ہیں' تو اللہ تعالیٰ اپنی خاص تجلی فرماتا ہے اور اشارہ کرتا ہے' اے میرے بندے میں کون ہوں' وہ عرض گزار ہوتا ہے! الٰہی تو "اللہ" ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور پھر

سجدہ میں سر رکھ دیتا ہے اور حالت سجدہ میں سر کے بل دنیا میں آموجود ہوتا ہے!

فائدہ:- درد زہ میں مبتلا عورت املتاش خشک کے چھلکے چار مثقال کی مقدار پی لے تو بہت جلد وضع حمل ہو! حاملہ کے لئے مناسب ہے کہ جب وضع حمل کے دن قریب ہوں تو باتھ روم میں روزانہ جائے امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ بات تجربہ میں آئی ہے کہ جو عورتیں اس طریقہ پر عمل پیرا ہوئیں انہیں بے حد فائدہ پہنچا! اسی طرح اگر درد زہ میں مبتلا عورت کو سات ماشہ زعفران پلا دیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ فوری طور پر وضع حمل ہوگا!

درد شقیقہ (آدھے سر میں درد) کے لئے زعفران کا سونگھنا نہایت مفید ہے' زعفران اگر پیا جائے تو پشت کا درد رفع ہو' اگر کھانے پینے کی چیزوں میں استعمال کیا جائے تو خوبصورتی میں اضافہ ہو' رنگت میں نکھار آئے! اور زعفران کو جس گھر میں رکھا جائے وہاں گرگٹ نہیں آتا' اگر اونی کپڑوں میں رکھا جائے تو وہ کیڑوں سے دور رہتی ہیں!

"الحاوی" میں کہا گیا ہے کہ زعفران بلغم کا مصلح' مقوی قلب' باہ کے لئے مفید' نسیان کو ختم کرے' طبیعت کو فرحت بخشے اور خوشی و مسرت پیدا ہو!

لطیفہ:- حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص نے کہا میں نے خواب میں مرغے کو اللہ اللہ اللہ کرتے دیکھا ہے' آپ فرمانے لگے تیری موت میں صرف تین دن باقی ہیں! چنانچہ جیسی آپ نے تعبیر دی ویسے ہی ظہور میں آیا!

میں نے تہذیب الاسماء واللغات میں دیکھا ہے کہ امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تیس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ملاقات کا شرف حاصل ہے اور آپ کے والد ماجد حضرت انس بن مالک کے غلام تھے! انہوں نے انہیں بیس ہزار درہم پر مکاتب بنا دیا' چنانچہ آپ کے والد ماجد کو

آزاد کر دیا جبکہ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آزاد کردہ تھیں، (بہرحال آپ کے تابعی ہونے میں کوئی شبہ نہیں) (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

باب

تذکرۂ موت

قال اللہ تبارک وتعالیٰ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم بیشک آپ وصال فرمائیں گے اور وہ لوگ فوت ہونے والے ہیں! یہاں آپ سے خطاب میں موت کا ذکر پہلے آیا' اس لئے کہ امتیوں کو تسلی ہو! چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: الموت تحفۃ المومن موت ایماندار کے لئے تحفہ الٰہی ہے! کسی عارف کا قول ذکر ہو چکا ہے کہ دنیا موت کے سوا ایک ذرہ برابر کی قیمت نہیں رکھتی۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مرتبہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا کسی کا شہداء کے ساتھ بھی حشر ہوگا! فرمایا! ہاں! جو یومیہ اپنی موت کو بیس بار یاد کرتا ہے۔ دوسری حدیث میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا! یا علی! جو کوئی شخص یومیہ گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھے گا اللھم بارک لی فی الموت وفیھا بعد الموت! الٰہی مجھے موت میں اور موت کے بعد برکت عطا فرما! تو اس سے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جتنی بھی نعمتیں عطا فرمائی ہوں گی ان کا حساب نہیں لے گا! ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ "دنیا میں ایمان دار کی مثال ایسے ہی ہے جیسے ماں کے پیٹ میں بچہ' جب پیدا ہوتا ہے تو روتا ہے اور جب کھلی فضا کو روشن

دیکھتا ہے تو واپس نہیں جانا چاہتا' اسی طرح ایماندار موت سے گھبراتا ہے' مگر جب اپنے رب کے ہاں پہنچتا ہے تو دنیا میں لوٹ کر واپس آنا پسند نہیں کرتا۔

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! جب ایماندار فرشتوں کو دیکھتا ہے تو وہ کہتے ہیں آؤ تجھے دنیا میں واپس لے چلیں! ایماندار پکار اٹھتا ہے۔ دنیا تو غم و الم کا ٹھکانہ ہے' البتہ اللہ تعالیٰ جل وعلا کی بارگاہ میں لے چلو!

فائدہ :۔ جسے اپنے دین کے ضائع ہونے کا خوف نہیں' اسے موت کی آرزو کرنا مکروہ ہے۔ حضرت امام رازی علیہ الرحمتہ' اللہ تعالیٰ کے ارشاد یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی! کے تحت فرماتے ہیں۔ مردہ سے زندہ کو نکالنے کے بیان میں فعل (یخرج) کا ذکر کیا! کیونکہ مردہ زندہ سے زیادہ افضل ہے پس مناسب تھا کہ مردہ سے زندہ کو نکالنے کے بیان میں زیادہ اہتمام کیا جاتا! جتنا کہ زندہ سے مردہ کے نکالنے کے بیان میں کیا گیا ہے! اس لئے پہلی بات کو فعل سے تعبیر کیا جبکہ دوسری کو اسم سے! اس کے مفہوم و مطالب میں مختلف اقوال ہیں' بعض نے کہا زندہ سے مراد ایماندار اور مردہ سے کافر!

بعض نے کہا اس سے نباتات مراد میں جو دانے سے پیدا ہوتے ہیں اور دانہ ان سے نکلتا ہے۔ بعض نے انڈے اور مرغی کی کیفیت کو بیان کیا ہے!

معجزہ :۔ میں نے کتاب الشفاء میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے اپنی لڑکی کو ایک وادی میں پھینکنے کا ذکر کیا' آپ اس کے ساتھ وہاں پہنچے اور لڑکی کو آواز دی! یا فلانۃ' فقالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! قال ان ابویک قد اسلما فان احببت ان اردک علیھما فقلت لا حاجۃ لی بھما وجدت اللہ خیرا منھما! اس نے عرض کیا (ہاں) یا رسول اللہ صلی اللہ علیک! آپ

نے فرمایا بیشک تیرے والدین اسلام سے مشرف ہو چکے ہیں اور اگر تو چاہتی ہے تو میں تجھے ان کے پاس لوٹا سکتا ہوں! وہ پکاری یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ کو ان دونوں سے بڑھ کر بہتر پایا ہے!

حکایت:- میں نے کتاب العقائق میں دیکھا ہے! حضرت آدم علیہ السلام کو ابلیس سے اس بات کا غم تھا کہ وہ جنت سے دار المحنت کی طرف نکالے گئے لیکن انہیں اس بات کی خوشی بھی تھی کہ خطاء کو شیطان کی طرف منسوب کر کے فرمایا گیا " فازلهما الشیطان" کہ شیطان نے ان دونوں کو لغزش سے دوچار کیا " زلة بفتح زاد تشدید لام" بمعنی خطاء ہے اور اس کھانے کو بھی کہتے ہیں جو دسترخوان سے اٹھا لیا جائے! " زلة بکسر زا ملائم پتھر کو کہتے ہیں اور "زلة" " ضیق النفس بمعنی سانس کا بند ہونا!

اسے امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تہذیب الاسماء واللغات میں درج فرمایا:

غمی اور خوشی ! حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جب بھڑکتی ہوئی آگ کو دیکھا تو غم سا محسوس ہوا مگر جب پرسکون اور باعث سلامتی پایا تو فرحت و انبساط سے مسکرانے لگے! حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب دریا میں بحکم خدا ان کی والدہ ماجدہ نے ڈال دیا ۔ ماں کی کیفیت دیکھی تو حزن والم سے دوچار ہوئے لیکن جب فرعون کو نیل میں غرق ہوتے دیکھا تو خوشی اور مسرت محسوس کی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمِّ ہم نے فرعونیوں کو دریا میں غرق کر دیا، حضرت یعقوب علیہ السلام کو اس قمیص سے غمی محسوس ہوئی جب ان کے بیٹے مصنوعی خون لگا کر آئے اور کہنے لگے وَجَآءُوْ عَلٰی قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ کَذِبٍ ○ (الایۃ سورۃ یوسف) اور پھر جب حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں سے فرمایا جائیے "اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰی

وَجْہِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا اور میرا یہ کرتہ باپ کے چہرے پر ڈالئے بینائی بحال ہو جائے گی! اسی طرح ایماندار کو اللہ تعالیٰ سے اس بات کا ہر وقت غم لگا رہتا ہے کہ اس کی گرفت بڑی سخت ہے! اور راحت و مسرت اس وقت پائے گا جب یہ کہا جائے گا کہاس کا حساب بآسانی لیا جائے اور عذاب سے محفوظ کرتے ہوئے جنت عطا ہوگی!

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے جس نے موت پہچان لی اس پر دنیا کی مشکلات آسان ہوگئیں! اور حدیث شریف میں ہے کہ جب کسی بندے پر اللہ تعالیٰ اپنی رضا و خوشنودی کا اظہار کرنا چاہتا ہے تو حضرت عزرائیل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے فلاں بندے کے پاس جاؤ اور اس کی روح کو میرے پاس لاؤ! تاکہ عمل کرنے کی تکلیف سے آرام دوں' میں نے اس کا امتحان لے لیا جیسا کہ میری مرضی تھی! میں نے اسے ویسے ہی پایا جیسے میں چاہتا تھا! ملک الموت پانچ صد فرشتوں کے جلوس کے ساتھ اس شان سے آتے ہیں کہ ہر ایک کے پاس گلاب' چنبیلی کے پھولوں کی شاخیں اور زعفران کی جڑیں ہوتیں ہیں جو فضا کو خوشبو سے مہکاتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک فرشتہ تازہ بہ تازہ بشارت سے نوازتا ہے' جب شیطان انہیں دیکھتا ہے تو اپنا سر پھوڑتا ہے' چیختا چلاتا ہے اس وقت اس کے لشکری کہتے ہیں! ارے ہمارے چیئرمین! تجھے کیا مصیبت پڑی وہ جواب دیتا ہے کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ اس بندہ کو اسی کی بارگاہ سے کتنی کرامات و عنایات سے نوازا جارہا ہے۔ شیطانو! تم کہاں چلے گئے تھے؟ کہ اس کی خبر نہ لے سکے وہ کہتے ہیں ہم نے تو انتہائی کوشش کی کہ گرفت میں آجائے مگر وہ محفوظ رہا!

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں رقم فرماتے ہیں میں نے کسی کتاب میں دیکھا ہے کہ ملک الموت کی پیشانی پر "لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں جب مومن انہیں دیکھتا ہے تو اسے کلمہ یاد آجاتا

ہے۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تذکرہ میں بیان کیا ہے جو موت کو بکثرت یاد کرتا ہے اس کی تین چیزوں سے تکریم کی جاتی ہیں۔ تعجیل التوبہ، وقناعۃ النفس والنشاط فی العبادۃ، تعجیل توبہ، قناعت نفس اور لذت عبادت، اور جو موت کو بھولا، وہ تین مصیبتوں میں مبتلاء ہو جاتا ہے، توبہ کی بندش رضا وخوشنودی کا ترک اور روزی میں کمی، نیز عبادت میں کاہلی و سستی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "لو یعلم البھائم من الموت ما تعلمون ما اکلتم منھا سمینا حیوانات کو اگر موت کا علم تمہاری طرح ہوتا تو تمہیں کھانے کے لئے کوئی بھی فربہ جانور ہاتھ نہ لگتا!

حکایت :۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک چرواہے کے پاس سے گزر ہوا جو اونٹ چرا رہا تھا، آپ نے ایک موٹے تازے اونٹ کو دیکھا جو دوسرے اونٹوں کو اپنی طاقت کے نشہ میں کاٹے جارہا تھا، (کبھی کسی پر حملہ کرتا کبھی کسی پر) چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کا کان پکڑا اور کہا "انک میت" بیشک تو مرنے والا ہے، جب چند دن بعد وہاں سے آپ پھر گزرے تو دیکھا وہ اونٹ نہایت کمزور ہو چکا ہے اور کھانا پینا چھوڑ کر سب سے الگ تھلگ کھڑا ہے، چرواہے سے اس کی کیفیت دریافت کی تو وہ کہنے لگا! یاروح اللہ! میں نہیں جانتا اسے کیا ہوا، البتہ مجھے اتنی سی بات کا علم ہے ایک دن یہاں سے ایک شخص کا گزر ہوا اور اس نے اس کا کان پکڑا اور کچھ کہا! اس روز سے اس کی یہ حالت ہو چکی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔:۔

کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب موت کو یاد کرتے تو آپ کے بدن سے خون جاری ہو جاتا! حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب موت کو یاد کرتے تو کئی کئی دن کسی کام کرنے کے قابل نہ رہتے، جب ان سے اس سلسلہ میں بات ہوتی تو کہتے مجھے کچھ علم نہیں کیا ہوا! امام نووی علیہ

الرحمتہ فرماتے ہیں حضرت سفیان ثوری تبع تابعین میں سے ہیں(آپ امام اعظم کے ارشد تلامذہ سے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ("انوار امام اعظم" از تابش قصوری)

حضرت امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک ہزار ایک سو استاذ سے اکتساب علم حدیث کیا لیکن علم و عمل، ورع و تقویٰ اور قناعت و عسرت میں امام سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر کسی اور کو نہیں دیکھا' (عبداللہ بن مبارک بھی سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشد تلامذہ میں ممتاز مقام پر فائز تھے ملاحظہ ہو ("انوارامام اعظم") حضرت امام سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایامیں تو امام ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خدام میں سے ہوں ان کا وصال ۱۶۱ اکسٹھ ہجری میں ہوا' جبکہ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' احادیث مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کی تشریح کے بیان کرنے میں حضرت سفیان بن عیینہ سے بڑھ کر میری نظروں نے کسی اور کو نہیں دیکھا' وہ خود بیان کرتے ہیں چار سال کی عمر میں تھا کہ میں نے قرآن کریم پڑھ لیا اور سات سال کی عمر میں تو میں نے احادیث لکھنا شروع کر دی تھیں۔ آپ نے ستر حج کئے اور ہر بار یہی دعا کرتے " اللھم لا تجعلہ آخر العھد من ھذا المکان ' الٰہی اس گھر کی یہ حاضری آخری نہ ہو! لیکن ایک بار کہنے لگے اب تو مجھے اپنے رب سے شرم آنے لگی' چنانچہ اسی سال مکہ مکرمہ میں ایک سو اٹھانوے ہجری کو وصال فرما گئے۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں مجھے ان کے مزار پاک کی بارہا زیارت کا شرف نصیب ہوا' آپ حضرت امام شافعی کے شیوخ میں سے ہیں!

دو باتیں: (ا) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! عرصات قیامت میں

ہزار قسم کے ہول (خطرات) ہیں! جن میں سب سے کمتر موت ہے! اور موت میں ننانوے جذبات ہیں ان میں سے ایک جذبہ کی یہ کیفیت ہوگی کہ تلوار کے ہزار وار نشانے پر پڑیں تو وہ ایک جذبہ سے بھی کمتر ہوں گے پس جو شخص یہ چاہتا ہے۔ اھوال قیامت سے محفوظ رہے تو اسے ان دس کلمات کو وظیفہ بنا لینا چاہئے۔ اللهم انی اعذت بکل هول لا اله الا الله ولکل هم وغم ماشاء الله ولکل نعمة الحمد لله ولکل رخاء وشدة الشکر لله ولکل اعجوبة سبحان الله ولکل ذنب استغفر الله ولکل مصیبة انا لله وانا الیه راجعون ولکل ضیق حسبی الله ولکل قضاء وقدر توکلت علی الله ولکل طاعة ومعصیة لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم○

نمبرا: کتاب العقائق میں ہے کہ سماع تین اقسام پر ہے (ا) جذب جسد! یعنی خواہشات نفسانیہ کی کشش مزامیر کے ساتھ! اور امام نووی "نے "بین ' مرلی) کے ساتھ حرام کو ترجیح دی! اور ان کے علاوہ دیگر شیوخ نے مباح ٹھرایا ہے' نزہتہ النفوس والافکار میں "نَے" کے فوائد میں یہ لکھا ہے کہ اگر قدیم (پرانا) نَے کی لکڑی کی راکھ کو بطور سرمہ آنکھوں میں لگایا جائے تو سفیدی (موتیے اور چٹے) میں مفید ہے! اور بانس یا کانے کے سبز پتوں پر جو تری ہوتی ہے اگر اسے بھی آنکھ میں لگایا جائے تو یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے تیز اگر کانے ' کی جڑوں کو جلا کر مہندی میں برابر مقدار سے خضاب لگایا جائے تو بال مضبوط ہوتے ہیں' اور تازگی بڑھتی ہے اگر سبز پتوں کو پیس کر زخموں پر لگائیں تو زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔:

نقارہ' دف اور ڈھولکی (چند مخصوص اوقات) میں بجانا مباح ہے۔ البتہ مسجد کے پاس دونوں کا بجھانا مکروہ ہے اور تلاوت قرآن کریم کے وقت بالکل حرام ہے' اور مردوں کو تالیاں بجانا بھی حرام ہے' البتہ صوفیاء کرام کے سماع سے انکار نہیں! بشرطیکہ نیت صحیح ہو اور تاک جھانک سے نظریں محفوظ رہیں

! اگر کہا جائے' یہ کیا وجہ ہے شعر پر وجد طاری ہو جاتا ہے اور قرآن کے سننے پر نہیں حتیٰ کہ بعض فقہاء کرام نے فرمایا ہے' جہلاء کو اسی بناء پر اعتراض کا موقعہ فراہم ہوتا ہے' جواب یہ ہے کہ قرآن کریم ایک صاحب جلال حاکم کا کلام ہے جس کے روبرو سوائے سکوت و خاموشی' اس کی طرف کان لگائے رکھنے اور بغور سننے کے سوا کوئی چیز مناسب نہیں! اور یہ بھی بات ہے کہ یہ بار بار سننے میں آتا ہے! نیز شعر انسان کا کلام ہے۔ انسانی طبائع کو اس سے خصوصی مناسبت ہوتی ہے! لیکن کلام الٰہی اس کے برعکس' کیونکہ اللہ تعالیٰ اور انسان میں ایسی مناسبت نہیں پائی جاتی' علامہ بغوی علیہ الرحمتہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلاً ثَقِیْلاً' (بے شک ہم عنقریب تیری طرف نہایت وزنی بات اتاریں گے) کے متعلق' اسی وجہ سے مؤکد کیا ہے! حضرت حسن بن فضل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' زبان پر یہ کلام آسان ہے' لیکن میزان میں خوب وزنی ہوگا۔:

نیز سماع کی ایک قسم یہ ہے کہ اس سے روح کو تازگی و مسرت حاصل ہوتی ہے اور وہ سماع وہی ہے جو غائبہ طور پر سننے میں آتا ہے اس کی صورت کچھ یوں ہوتی ہے' حضرت عزرائیل علیہ السلام جب ایماندار کے پاس بوقت موت آتے ہیں تو بدن سے روح کو باہر لاتے ہیں اس وقت روح کی یہ حالت ہوتی ہے۔ اگر اسے ہزاروں زنجیروں سے باندھ کر بھی باہر کھینچیں تو بھی باہر نہ نکلنے پائے! اس وقت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے چلو چھوڑو! یہ سماع سے نہیں نکلے! تب وہ پکار کر کہتے ہیں اے نفس مطمئنہ! اس کلمہ کی حلاوت کو پاتے ہی مچلتی ہے اور بدن سے نکل کر پرواز کر جاتی ہے! اور قیامت تک مستی کے عالم میں پرواز کرتی پھرے گی' پھر اسے کہا جائے گا! اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ اَیْ جَسَدِکِ' جا اپنے رب کی طرف لوٹ جا یعنی اپنے بدن میں داخل ہو! اس وقت بدن سے روح اور روح کو بدن سے خوشی حاصل ہوگی اور روح بدن

سے کہے گی تجھ سے نکلنے کے بعد مجھے کبھی سکون نہیں ملا! بدن کہے گا۔ تیرے نہ ہونے کے باعث مجھے کیڑے مکوڑوں اور مٹی کی خوراک بننا پڑا' تب منادی ندا کرے گا۔ اس وصل وصال کے بعد اب کبھی فرقت نہیں ہوگی اور پھر ایک فرشتہ آکر اسے بشارت سنائے گا جیسے جیسے تیری ہڈیاں بوسیدہ ہوتی گئیں' ویسے ویسے تیرے گناہ مٹے رہے' چنانچہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس بات کی توثیق ہوتی ہے۔ الموت کفارة لکل مسلم' موت ہر ایماندار کے گناہوں کا کفارہ ہے!

لطیفہ: حضرت علامہ نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ زہرۃ الریاض میں نقل کرتے ہیں بندہ کی موت کے وقت چار فرشتے اس کے پاس آکر یکے بعد دیگرے کہتے ہیں۔ پہلا اس طرح مخاطب کرتا ہے اے بندۂ خدا تجھ پر سلام ہو میں نے مشرق و مغرب تک ساری زمیں چھان ماری مگر تیرے لئے ایک قدم کی جگہ بھی نہ پا سکا' پھر دوسرا فرشتہ خطاب کرتا ہے' اے بندۂ خدا تجھے سلام ہو' میں نے تمام دنیا کے دریاؤں' سمندروں میں دیکھا مگر تیرے لئے ایک گھونٹ پانی کی گنجائش نہ پائی' پھر تیسرا اسی طرح سلام کہتا ہے اور پکارتا ہے اے بندۂ خدا میں نے مشرق و مغرب تک روئے زمین میں دیکھا مگر تیرے مقدر کا ایک لقمہ میں نہ دیکھ پایا' اور پھر چوتھا فرشتہ بعد از سلام کہتا ہے اے بندۂ خدا میں مشرق و مغرب تک زمیں میں گھوما مگر تیرے لئے ایک سانس بھی مجھے میسر نہ ہوئی تاکہ تو مزید ایک ساعت دم لے سکے!

مسئلہ: علامہ قرطبی تذکرہ میں رقم فرماتے ہیں۔ روح سے متعلق علمائے کرام میں بڑا اختلاف ہے' اہل سنت کا مذہب ہے وہ ایک جسم لطیف ہے اس سے قبل بیان ہوا کہ روح کی دو آنکھیں اور دو ہاتھ بھی ہیں اور پھر انہوں نے اس کے بعد لکھا ہے کہ ارواح کبھی قبر کے گنبدوں میں اور کبھی آسمان پر رہتی ہیں' لیکن جنت میں نہیں!

حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کوئی بھی ایسا مرنے والا نہی جس کی روح فرشتے کے قبضہ میں نہ ہو' وہ وہی سے مسلسل اپنے بدن کو دیکھتی رہتی ہے' کیسے اسے غسل دیا گیا' کیسے کفن پہنایا' اور کس طرح لوگ اٹھا کر اسے لے جاتے ہیں' دفن کے بعد روح کو قبر میں بٹھایا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے دیکھئے ان لوگوں کو جو تیری تعریف کر رہے ہیں اور سنئے! اسے حافظ ابو نعیم نے بیان کیا'

بعض کہتے ہیں کہ ارواح جمعتہ المبارک کو تسلسل سے اپنی قبروں کو دیکھنے آتی ہیں' اسی لئے علماء کرام نے ہر جمعرات' جمعہ اور ہفتہ کی صبح' قبروں کی زیارت کرنے کو مستحب فرمایا ہے۔ امام نووی علیہ الرحمتہ کہتے ہیں حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعین میں سے امام شمار کئے گئے ہیں اور حضرت سفیان بن عینیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عمرو بن دینار' ثقہ ہیں۔ ثقہ ہیں ثقہ ہیں' ثقہ ہیں' اس کلمے کو انہوں نے چار بار تکرار کیا' اگرچہ یہ غلام ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف علم سے نوازا! ایک سو چھبیس ۱۲۶ھ میں اسی ۸۰ برس کے تھے کہ وصال حق فرمایا!

"روضہ" میں ہے اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے تیری روح یا زندگی کو طلاق تو طلاق واقع ہو جائے اسی طرح ایک جماعت نے کہا ہے! لیکن تیری حیاتی کو طلاق کے مسئلہ میں شبہ ظاہر کیا گیا ہے' یعنی اصح یہی ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوگی۔ علامہ بغوی فرماتے ہیں' اگر زندگی سے روح مراد ہے تو طلاق پڑ جائے گی اور ہمارے شیخ نے فرمایا ہے اگر زندگی سے ایسے معانی مراد لئے جائیں جو اس کی ذات سے متعلق ہیں تو طلاق نہیں پڑے گی۔ مثلاً کہے تیری سماعت' بصارت' مقالت یا مسکراہٹ کو طلاق تو واقع نہیں ہوگی روضہ میں ان کلمات کے ساتھ موٹاپے کا بھی ذکر آیا ہے' مگر علامہ اذرعی کہتے ہیں یہ محض بھول ہے' ان کلمات سے مشروط کرنے پر بھی طلاق واقع ہو جائے گی! جیسے کہ

امام رافعی اور قاضی رحمہما اللہ تعالیٰ نے مؤکد کیا ہے!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "حسنوا کفان موتا کم فانھم یتباھون ویتزاورون فی قبورھم' اپنے فوت ہو جانے والوں کو عمدہ کفن پہناؤ کیونکہ وہ قبروں میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے رہتے ہیں!

حضرت امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کفن کے لئے مجھے یہی پسند ہے کہ جس قسم کے کپڑے سے نماز ادا کی جاتی ہے۔ اسی طرح کا کفن میں کپڑا دیا جائے۔ علامہ نووی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک نے کہا اللہ تعالیٰ کے ذکر سے رحمۃ نازل ہوتی ہے (تہذیب الاسماء واللغات) اور ان کی محبت سے مغفرت کی امید ہے آپ تبع تابعین سے ہیں آپ کے والد مملوک ترکی ہیں ایک سو اکیاسی ہجری کو تریسٹھ برس کی عمر میں وصال فرمایا! نیز علامہ نووی فرماتے ہیں کفن کو ذخیرہ بنا کر رکھنا مکروہ ہے' مگر یہ کہ یقینی طور پر حلال کی کمائی سے بنایا گیا ہو! تو کوئی ہرج نہیں!

علامہ قرطبی کہتے ہیں کہ اہل سنت و جماعت کا مسلک ہے کہ ملائکہ روح کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لے جاتے ہیں' اگر وہ سعید ہوتی ہے تو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ اسے جنت کی سیر کراؤ اور اس کا ٹھکانہ دکھاؤ! جب تک اسے غسل اور کفن نہیں دیا جاتا فرشتے سیر کراتے رہتے ہیں اور جب کفن پہنا دیا جاتا ہے تو وہ جسم اور کفن کے درمیان عود کر آتی ہے! جب جنازہ لے کر چلتے ہیں تو اسے ہر اچھے اور برُے کام کا پتہ چلتا رہتا ہے جو وہ لوگ کرتے ہیں!

شرح مہذب میں ہے کہ علماء کرام کی ایک جماعت کا نظریہ ہے جنازہ کے پیچھے پیچھے کسی بھی قسم کی قیل و قال مکروہ ہے حتیٰ کہ استغفر اللہ کہنا بھی مناسب نہیں۔ ان اکابر میں امام حسن بصری' حضرت عبداللہ بن خبیر اور حضرت اسحاق بن راہویہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم بھی شامل ہیں' اصح اور مستحب یہی ہے کہ جنازہ کے ساتھ ذکر و اذکار میں آہستہ آہستہ مشغول رہنا چاہیئے۔

(کما قال فی الاذکار) واللہ تعالیٰ اعلم۔

جب مردہ کو قبر میں ڈال دیا جاتا ہے تو روح جسم میں عود کر آتی ہے! تاکہ اس سے سوال و جواب کا مرحلہ طے ہو اور اسے راحت و عذاب سے دوچار کیا جاسکے! صدقہ و دعا کا ثواب اسے پہنچتا ہے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "مثل المومن فی قبرہ مثل الغریق یتعلق بکل شئی ینتظر دعوۃ من والد 'اوولد' اواخ' او'صدیق' وانہ لیدخل علی قبور الاموات من دعاءالاحیاء من الانوار امثال الجبال' والدعاء لاموات بمنزلۃ الھدایا الاحیاء من اھل الدنیا!

ایمان دار کی قبر میں ایسی حالت ہوتی ہے جیسے ڈوبنے والی کی! اس کو متعلقین سے ہر طرح کا تعلق برقرار ہوتا ہے اس لئے وہ باپ' بیٹے اور دوستوں کے صدقات اور دعوات کا منتظر رہتا ہے' زندوں کی دعاؤں سے مردوں کی قبروں میں پہاڑوں کے برابر انوار و تجلیات کا ظہور ہوتا ہے اور ان کے لئے دعائیں وہی مقام رکھتی ہیں جو زندوں کے لئے ہدیے اور تحائف کا ہوتا ہے!

فرشتہ مردے کے پاس نور کا طبق لے کر پہنچتا ہے! جس پر نوری رومال ہوتا ہے فرشتہ اسے پیش کرتے ہوئے کہتا ہے یہ تیرے فلاں بھائی' عزیز' قریبی یا دوست کی طرف سے تحفہ ہے' یہ سنتے ہی وہ خوشی و مسرت کا ایسے ہی اظہار کرتا ہے جیسے اس دنیا میں زندے ایک دوسرے کے تحائف کو وصول کرتے ہوئے خوش ہوتے ہیں۔

فوائد: (نمبر۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مامن عبد یقوم علی قبر مومن فیدعو بھذا الدعاء الا غفر اللہ لنسلک المیت جب کوئی شخص ایسا نہیں جو ایماندار کی قبر پر کھڑے ہو کر یہ دعا کرے اور پھر اللہ تعالیٰ اس قبر والے کی مغفرت نہ

فرمائے یعنی اس یقین کے ساتھ فرمایا کہ ایماندار کی یہ دعا صاحب قبر کی بخشش کا یقینی سبب بنتی ہے دعا یہ ہے۔"

الحمد للہ الذی لا یبقی الا وجهه ولا یدوم الا ملکه واشهد ان لا اله الا اللہ وحده لا شریک الها واحداً صمداً وترالم یتخذ صاحبة ولا ولدلم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد واشهد ان محمداً عبده ورسوله جزی اللہ محمد النبی الامی ما هو اهله'

فائدہ نمبر ۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ آپ نے فرمایا جو ایماندار آیتہ الکرسی پڑھ کر اہل قبور کو ایصال ثواب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر قبر میں چالیس چالیس نور عنایت فرماتا ہے۔ جن کی روشنی مشرق و مغرب تک پھیلتی ہے اور پڑھنے والے کو ستر انبیاء کرام علیہم السلام کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اس ہر آیت کے بدلے اس کا ایک ایک درجہ بلند کرتا ہے' اور ہر ایک مدفون کے بدلے اس کے لئے دس دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

امام نووی تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک بن نضر بن ضمضم (بفتح ہر دو ضاد) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو ہزار دو سو چھیاسی احادیث روایت کی ہیں اور بیس سال تک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل رہا! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے لئے مال و اولاد میں برکت کی دعا فرمائی تھی' ابن قتیبہ کا بیان ہے کہ اہل بصرہ میں تین شخص ایسے ہوئے ہیں' جب تک ان میں سے ہر ایک نے اپنی پشت سے سو سو لڑکے دیکھ نہیں لئے وفات نہیں پائی' انس بن مالک' ابوبکرہ اور خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم' حضرت انس بن مالک کا بصرہ سے ساڑھے چار میل کی دوری پر وصال ہوا' اس وقت آپ کی عمر سو سال سے تجاوز کرچکی تھی' آپ کے وصال پر حضرت قتادہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آج نصف علم ختم ہوگیا' البتہ اذکار میں ہے کہ آپ کا ننانوے ہجری میں طاعون کے باعث انتقال ہوا اس وقت آپ کے ۳۳ صاحبزادے تھے' (ممکن ہے ان کے لڑکوں کی اولاد سے تعداد سو تک پہنچ چکی ہو اور بعض نے ان کے پوتوں پوتیوں کا بھی شمار کرلیا ہو)

فائدہ نمبر ۳۳: کتاب المختار و مطالع الانوار میں' میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "لا یاتی علی المیت اشد من الیلۃ الاولی فارحموا موتاکم بالصدقۃ فمن لم یجد فلیصل رکعتیں یقراء فیھما فاتحۃ الکتاب وآیۃ الکرسی والھاکم التکاثر' وقل ھو اللہ' احد عشرۃ مرۃ و یقول اللھم صلیت ھذہ الصلوۃ و تعلم ما ارید اللھم ابعث ثوابھا الی قبر فلان بن فلان .... فوت شدہ پر پہلی رات بہت بھاری ہوتی ہے۔ لہٰذا اپنے مردوں کے لئے صدقہ و خیرات کرکے ان پر رحم کرو اور جس کے پاس صدقہ و خیرات کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو وہ دو رکعت نفل پڑھے اور ان میں سورۂ فاتحہ کے آیتہ الکرسی' الھکم التکاثر' سورۂ اخلاص گیارہ گیارہ بار پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے۔ الٰہی! میں نے یہ دو رکعت جس ارادے سے پڑھی ہیں تو اچھی طرح جانتا ہے۔ الٰہی اس کا ثواب فلاں صاحب قبر کو پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ اسی وقت اس قبر کی طرف ایک ہزار فرشتوں کو جانے کا حکم فرماتا ہے۔ اور ہر ایک کے پاس انوار و تجلیات کا وسیع ہدیہ ہوتا ہے جس سے وہ نفخ صور تک اس کا دل بہلاتے رہیں گے اور ایصال ثواب کرنے والے کو اتنی نیکیاں عنایت کی جائیں گی جتنی دنیا کی تمام چیزوں پر سورج کی شعائیں پڑی ہوں گی اور اس کے چالیس ہزار درجے بلند کئے جائیں گے اور چالیس ہزار حج و عمرہ کا ثواب پائے گا! اور جنت میں وہ ایک ہزار شہروں کا مالک بنایا جائے گا! نیز ہزار شہداء کا ثواب دیا جائے گا! اور اسے ہزار جوڑے مرحمت کئے جائیں گے!

مؤلف فرماتے ہیں یہ تو انتہائی فائدہ مند نسخہ ہے اس لئے ہر مسلمان کے لئے مناسب یہی ہے کہ ہر شب یہ نماز پڑھ کر ایصال ثواب کر کیا کریں!

فائدہ نمبر ۴: جو کوئی شخص قبرستان میں اس دعا کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس قبرستان میں مدفون شدہ لوگوں کی تعداد کے مطابق ثواب عطا فرمائے گا دعا یہ ہے: اللهم رب هذه الارواح الفانية والاجساد البالية والعظام النخرة التی خرجت من الدنيا وهی بک مومنة ادخل روحا منک وسلاما منی! الٰہی ان فانی روحوں، ٹوٹے پھوٹے جسموں، بوسیدہ ہڈیوں کے پالنے والے جو اس دنیا سے بایمان گئے ہیں اپنی طرف سے ان پر سکون و اطمینان اور سلامتی فرما اور میرا بھی ان تک سلام پہنچا دے!

اسے قرطبی نے امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے اور ربیع الابرار میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت جتنے فوت ہوں گے ان کی تعداد کے برابر اسے ثواب ملے گا اور نبی کریم جب بھی قبرستان میں تشریف لے جاتے تو اسے پڑھا کرتے! اور اسی طرح حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قبرستان میں داخل ہوتے وقت سورۂ یٰسین شریف پڑھ کر ایصال ثواب کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے عذاب میں تخفیف فرما دیتا ہے۔ وکان له بعدد من مات فيها حسنا! اور پڑھنے والے کے لئے مدفون شدگان کی تعداد کے برابر نیکیاں ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سکرات موت میں مبتلاء شخص پر کوئی بھی مسلمان سورۂ یٰسین تلاوت کرے تو رضوان جنت شرابا" طهورا اسے جب تک سیراب نہ کرے ملک الموت اس کی روح کو قبض نہیں کرتا! بلکہ جب وہ خوب سیر ہو کر شراب جنت سے مستفیض ہو جائے گا پھر اس کی روح قبض کی جائے گی۔ نیز فرماتے ہیں جس مسلمان پر موت طاری

ہو اور اس پر سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت کی جائے تو دس ہزار فرشتے اس کے سامنے آ موجود ہوتے ہیں اور اس کے لئے دعائے رحمت و بخشش کرتے رہتے ہیں' بلکہ اس کے غسل' کفن دفن میں شریک ہوتے ہیں اسے ابن عماد نے "ذریعہ" میں رقم فرمایا ہے۔

فائدہ نمبر ۵: مرَدوں کے لئے قبروں کی زیارت مستحب ہے' کیونکہ اس سے دل کو سکون نصیب ہوتا ہے' اور دنیا سے دل میں نفرت کا جذبہ ابھرتا ہے' آخرت کی یاد میں اضافہ ہوتا ہے۔ نبی کریم نے قبروں میں زیارت کا حکم دیا ہے جب کہ عورتوں کے لئے مکروہ فرمایا ہے! اور بعض نے تو عورتوں کا قبرستان جانا حرام بتایا ہے۔ اس لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والی عورت پر لعنت کا اظہار فرمایا ہے۔ مگر بعض علماء کرام مباح فرماتے ہیں۔ بشرطیکہ فتنہ کا خطرہ نہ ہو! حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ اسی کے قائل ہیں۔ لیکن شرح مہذب میں ذکر آیا ہے جمہور کا قطعی مسلک یہ ہے کہ زیارت قبور' عورتوں کے لئے مکروہ تنزیہی ہے۔ پھر بعض سے روایت کرتے ہیں' اگر عورتیں قبرستان میں اس لئے جائیں کہ غم تازہ ہو اور جزع فزع کریں روئیں اور نوحہ کریں تو ایسی صورت میں ان کا جانا حرام ہے! اور اگر عبرت حاصل کرنے کی نیت ہو تو مکروہ' البتہ ایسی ضعیفہ عفیفہ جس کی طرف دیکھنے میں کسی کو رغبت نہ ہو تو اس کے لئے مکروہ نہیں' جیسے اس کا مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی کیفیت ہے (امام اعظم کے نزدیک عورتوں کا مسجد میں آکر نماز پڑھنا جائز نہیں) اور ان کے لئے علماء اسلام اور اولیاء کرام کے مزارات کی زیارت میں کراہیت نہیں!) علماء حنفیہ کے نزدیک یہ بھی مکروہ ہے! کہ عورتیں مزارات پر بھی نہ جایا کریں!

زیارت کے لئے جانے والا آدمی صاحب مزار کے چہرہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور کہے "السلام علیکم دار قوم مؤمنین۔

فائدہ نمبر۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں جو شخص جنازہ دیکھ کر پڑھے اللہ اکبر صدق اللہ ھذا ما وعد اللہ ورسولہ اللھم زدنا ایمانا وتسلیما تو اس کے لئے قیامت تک بیس نیکیاں یومیہ لکھی جایا کریں گی!

حضرت امام مالک سے کسی نے خواب میں دریافت کیا بعد از وصال آپ سے اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک فرمایا! آپ نے فرمایا ایک کلمہ کی برکت سے نجات مل گئی اور وہ کلمہ یہ ہے جسے حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنازہ دیکھتے تو پڑھا کرتے تھے' لا الہ الا اللہ سبحان الحی الذی لا یموت' رویانی علیہ الرحمتہ نے کہا جنازہ دیکھنے کے وقت لا الہ الا اللہ الحی الذی لا یموت' پڑھنا مستحب ہے۔

حضور سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی جنتی کا انتقال ہوتا ہے تو اس کے جنازہ میں شامل ہونے والے' ساتھ چلنے والے' یا اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے والوں کو عذاب دینے پر اللہ تعالیٰ شرم فرمائے گا! (حضرت سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا خوب فرمایا ہے)

کرم بین و لطف خدا وند گار
گناہ بندہ کرد است او شرمسار

حضرت بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک روایت کی ہے کہ بندہ کو بعد از وصال جو سب سے پہلے جزا ملتی ہے! وہ یہ ہے کہ اس کے جنازہ میں شرکت کرنے والے تمام مسلمانوں کو رب بخش دیتا ہے۔ "انشاء اللہ العزیز عنقریب آپ اس کی تفصیل ملاحظہ کریں گے" کہ جنازہ میں شریک ہونے والے تمام مسلمان انبیاء علیہم السلام کے زمرے میں ہوں گے۔ نیز جنازہ اٹھانے میں احترام ملحوظ رہے' عورت کے جنازہ کو تابوت وغیرہ میں ہونا زیادہ مناسب ہے تاکہ مردوں کی نگاہ سے زیادہ محفوظ رہے' شیخ

نصر قدسی نے تابوت نما چیز کو کلیہ کہا، ماوردی نے قبہ اور صاحب البیان نے خیمہ اور ان تمام سے پالکی یا گہوارہ مراد ہے! امت محمدیہ میں سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے پالکی یا گہوارہ بنایا گیا! علامہ ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے گہوارہ بنایا گیا! اور بعض حضرات نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بڑی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے بتایا ہے کہ ان کے لئے بنا تھا! جب کہ شرح مہذب نے اس قول کی تغلیط کی ہے اور کہا ہے کہ یہ بالکل غیر معروف ہے۔

حضرت عبداللہ المرانی صاحب امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں مردہ کی آنکھیں بند کرتے وقت بسم اللّٰہ وعلی ملۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم پڑھا کریں، اور جنازہ اٹھاتے وقت بسم اللہ کہیں، جب تک اسے اٹھائے رہو تو سبحان اللہ کہتے رہو!

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں قبر تیار کرلے تو وہ دوسروں سے زیادہ اس کا حق دار نہیں، کیونکہ نہ جانے اس کا انتقال کہاں ہو اور دفن کہاں! لیکن مناسب یہی ہے کہ اس کے ساتھ جھگڑا وغیرہ نہ کیا جائے اگر کھودنے کے ساتھ ہی مرجائے تو وہی مستحق ہے!

موعظت: علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں موت بڑی مصیبت اور آفت ہے! لیکن اس سے غافل رہنا اور نیکی کے اعمال نہ بجالانا اس سے بھی بڑی مصیبت ہے!

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ ایک بیمار کی تیمار داری کے لئے گئے تو اسے سکرات موت میں پایا جب واپس گھر تشریف لائے تو ان کا رنگ

پھیکا پڑ چکا تھا! گھر والوں نے ان کے سامنے کھانا رکھا تو کہنے لگے کھانا رہنے دو۔ واللہ! میں ایک ایسی کیفیت سے دوچار ہوا ہوں جس کے باعث میں ہمیشہ عمل کی راہ پر گامزن رہوں گا! یہاں تک کہ خود مجھے اس سے واسطہ پڑے۔

امام نووی علیہ الرحمتہ نے کہا ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیز تھیں۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا کہ جب ان کی والدہ کسی کام کے سلسلہ میں گھر پر موجود نہ ہوتیں تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی چھاتی آپ کے منہ میں ڈال دیتی تھیں تو ان کے دودھ سے آپ مشرف ہو جاتے' آپ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں پیدا ہوئے' ایک سو تیس صحابہ کرام سے ملاقات کی! اور ایک سو پندرہ ہجری میں وصال فرمایا

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کوئی ایسی صبح طلوع نہیں ہوتی جس میں منادی ندا نہ کرتا ہو کہ چالیس سال کے عمر والوں کی مثال پکی کھیتی کی سی ہے جس کے کاٹنے کا وقت آ لگا! پچاس برس والو تم نے آئندہ کے لئے کیا لائحہ عمل بنایا! ساٹھ سال والو تمہارا تو کوئی عذر بھی نہیں ہے! کاش دنیا والے پیدا ہی نہ ہوتے' اور اگر پیدا ہوئے ہیں تو یہ جان لیں کہ ہم کس لئے پیدا ہوئے' قیامت قریب آ لگی! اپنے بچاؤ کی فکر کرو'

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ حضرت وہب بن منبہ اور ان کے بھائی حضرت ہمام بن منبہ دونوں تابعین میں سے ہیں' اور حضرت ہمام حضرت وہب سے عمر میں بڑے تھے۔ وہب کا ایک سو چودہ ہجری اور ہمام کا ایک سو بتیس ہجری میں وصال ہوا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ملک الموت یومیہ ستر مرتبہ لوگوں پر نگاہ ڈالتا ہے۔

حکایت: حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر کے تذکرہ سے

رو پڑتے مگر دوزخ کے ذکر سے کبھی نہیں! لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی! تو آپ نے فرمایا! سمعت النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول القبر اول منازل الاخر فان تجا منه صاحبه فما بعده الیسر منه وان لم ینج منه فما بعده اشد منه نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے' آپ فرمایا کرتے قبر منازل آخرت کی پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات میسر آئی تو اس کے بعد زیادہ آسانی ہوگی اور اگر یہاں ہی ناکامی ہوئی تو آگے زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا! یارسول اللّٰہ حدثنی عن صوت منکر و نکیر وضغطة القبر ؟ فقال ان صوت منکر و نکیر فی سماع المؤمن کالا ثمد فی العین وضغطة القبر کالام الشیقة یشکوا الیها ابنها الصداع فتقدم الیه متغمز راسه ! کچھ منکر اور نکیر کی کیفیت سے آگاہ فرمایئے آپ نے فرمایا بے شک منکر نکیر کی آواز ایماندار اس طرح محسوس کرے گا جیسے آنکھ میں اعلیٰ قسم کا سرمہ' اور ضغطۂ قبر کی کیفیت ایسے ہوگی جیسے بچہ اپنی ماں سے سر درد کی شکایت کرے اور وہ نہایت شفقت سے اس کے سر کو دبانے لگے!

حکایت: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی صاحبہ حضرت صفیہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصال فرمایا آپ ان کی قبر پر کھڑے ہو کر فرمانے لگے "قولی ھا نبیی محمد ابن اخی فقیل ما ھذا یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال ان منکراً ونکیراً سالاھا عن دینها فتحصرت فقلت لها قولی نبیی محمد ابن اخی فقالوا یارسول اللّٰہ انت لقنت عمتک ضمن یلقننا۔ تم کہو میرے نبی میرے چچا زاد بھائی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں صحابہ کرام نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ یہ فرما رہے ہیں آخر کیوں ؟ آپ

نے فرمایا میری پھوپھی صاحبہ منکر نکیر کے سوالوں سے حیران سی ہوئیں تو میں نے کہا تم کہہ دو میرے نبی میرے چچا زاد بھائی ہیں! اس پر صحابہ کرام بھی عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ تو صاحب اختیار ہیں آپ کو یہ شرف حاصل ہے۔ اس لئے انہیں تلقین فرما رہے ہیں مگر ہمیں کون تلقین کرے گا' اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ایمان داروں کو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں قول ثابت پر ثابت قدم رکھے گا!

امام رازی علیہ الرحمتہ نے فرمایا قول ثابت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا' معبود ہے' میرا دین' اسلام ہے اور میرے' نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں' بعض فرماتے ہیں اس کا یہ جواب بھی ہے جو ایمان دار کہتا اهدنا الصراط المستقیم' یہی قول ثابت ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں آپ نے فرمایا کوئی ایسا ایماندار نہیں جو اپنے فوت شدہ کی قبر پر یہ دعا پڑھے اور اللہ تعالیٰ پھر بھی اس مردہ سے قیامت تک کے لئے عذاب نہ اٹھالے' اللهم بحق محمد و آل محمد لا تعذب هذه الميت' الٰہی! ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک کے صدقے اسے عذاب میں مبتلاء نہ رکھ! نیز آپ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تمہارا کوئی فوت ہو جائے اور اسے دفن کرلو تو ایک شخص اس کی قبر پر کھڑا ہو کر اسے آواز دے اے فلاں بن فلانہ' تو وہ اس کی آواز کو سنے گا لیکن جواب نہیں دے پائے گا پھر آواز دو تو وہ بیٹھ جائے گا پھر پکارو گے تو کہے گا۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے میری رہبری فرما! لیکن تم اس کے جواب کو نہیں سن سکو گے پھر کہو' دنیا میں جس شہادت کے ساتھ گئے ہو' اسے یاد کرو یعنی اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله کہو' بے شک میں اللہ پر راضی

ہوں، وہ میرا رب ہے، اسلام میرا دین، ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے نبی، ہیں، قرآن کریم میرا پیشوا ہے یہ سنتے ہی منکر نکیر میں سے ایک پیچھے ہو جائے گا اور اپنے ساتھی سے کہے گا آیئے یہاں سے چلیں اب اس کے پاس بیٹھنے کے لئے ہمارا کام نہیں اسے حجت کی تلقین ہو چکی ہے! اور اللہ تعالیٰ ہی ان دونوں کی طرف سے معاملہ طے کرنے والا ہے۔

ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ علیہ وسلم اگر اس کی والدہ کا نام معلوم نہ ہو تو پھر کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا پھر حضرت حوا کی نسبت کرکے کہا جائے! قاضی حسین، متولی اور رافعی علیہم الرحمہ فرماتے ہیں۔ تلقین مستحب ہے۔ حضرت ابن الصلاح فرماتے ہیں یہی تلقین ہمیں مختار و پسندیدہ ہے اور ہمارا معمول بھی یہی ہے! البتہ بہتر یہ ہے کہ مٹی برابر کرنے سے پہلے تلقین کی جائے، روضہ میں ہے کہ یا عبداللہ ابن امۃ اللہ! شرح مذہب میں فلاں بن فلاں کہے لیکن بچے اور دیوانے کو تلقین نہ کریں۔:

حضرت مؤلف علیہ الرحمتہ کہتے ہیں کہ اکثر ان کلمات سے تلقین کرتے ہیں کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ لیکن میرے نزدیک تلقین کے لئے اس آیت کا پڑھنا زیادہ مناسب ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (الایتہ) بیشک وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے پھر اس پر استقامت اختیار کی، ان پر فرشتے اترے ہیں اور خوشخبری دیتے ہیں، تم نہ خوف کرو اور نہ حزن و ملال کا فکر کرو، خوش ہو جاؤ تمہارے لئے وہی جنت ہے جس کا تم سے وعدہ ہو چکا تھا!

مسئلہ:۔ حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں مسجد میں نماز جنازہ جائز ہے۔ حضرت امام مالک اور حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک مکروہ ہے۔ (تاہم بارش یا کوئی اہم

مشکل درپیش ہوتو تمام آئمہ کرام کے نزدیک بلاکراہت جائز ہے)

نماز جنازہ میں کم از کم تین صفیں بنالی جائیں تو یہ افضل ہے اگر بالفرض کوئی بھی مرد نہیں تو جتنی عورتیں موجود ہیں وہ ایک ایک کر کے نماز جنازہ پڑھے! اسے امام مالک نے فرمایا' شرح مذہب میں ایک شبہ وارد کیا گیا ہے کہ یہاں عورتوں کی نماز جماعت مسنون ہونی چاہئے تھی جیسے دوسری نمازوں میں ہے' اسی طرح امام احمد بن جنبل اور حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ (لیکن امام اعظم کا یہ مذہب نہیں یعنی عورتوں کے لئے نماز جنازہ تو کجا فرائض و نوافل کی جماعت بھی مناسب نہیں) قبرستان میں نمازجنازہ کی ادائیگی مکروہ ہے۔ البتہ بلا نماز جنازہ اگر کسی مسلمان کو دفن کر دیا گیا ہوتو اس کی نماز جنازہ قبرپر کھڑے ہوکر پڑھی جائے! حضرت امام اعظم فرماتے ہیں کم از کم تین دن تک تو پڑھی جاسکتی ہے لیکن امام مالک کا قول ہے کہ جس شخص کو بلا نماز جنازہ دفن کر دیا گیا ہو ایک ماہ کے اندر اندر اسکی قبرپر نماز جنازہ ادا کی جاسکے گی! (گویا کہ اس مدت کے بعد نہیں) واللہ تعالی وحبیبہٖ الاَّ عْلٰی اعلم'

امید یا طمع؟

فصل -:- اللہ تعالیٰ نے فرمایا:" ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ' نیز فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ' میرے حبیب! انہیں چھوڑو' کھائیں اور نفع اٹھائیں اور لالچ انہیں غفلت میں لئے رکھے' عنقریب انہیں پتہ چل جائے گا! اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان پر طویل مدت گزری' اس لئے وہ پتھردل بن گئے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کون جنت میں جانا چاہتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا سبھی! اس پر آپ نے فرمایا! طمع کم اور اپنے

سامنے ہر وقت موت کو یاد رکھو! اور اللہ تعالیٰ سے شرمانے کا حق پورا کرو۔ عرض کیا! اللہ تعالیٰ سے تو ہم ہر وقت شرماتے ہیں! آپ نے فرمایا ایسے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے شرمسار ہونے کا حق یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے دماغ اور سوچ و فکر میں بھی خواہش نفس ہے اس سے بچنے کی کوشش کرو اور موت کو کثرت سے یاد کرو! نیز قبر میں بوسیدہ ہونے کا بھی سوچو! کیونکہ جو آخرت میں کامیابی چاہتا ہے اسے زیب و زینت دنیا ترک کرنا ہوگی! جس نے یہ عمل اپنایا اس نے اللہ تعالیٰ سے شرمانے کا حق ادا کیا!

سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے! اللھم انی اعوذبک من ذنب یمنع خیرالاخرۃ واعوذبک من حیاۃ تمنع خیر الممات واعوذبک من امل یمنع خیرالعمل' الٰہی! ایسی خطاء سے مجھے محفوظ رکھئے جو آخرت کی بھلائی میں رکاوٹ کا باعث ہو اور ایسی زندگی سے میں پناہ چاہتا ہوں! جو وصال کی بھلائی سے روکے اور ایسے لالچ سے پناہ مانگتا ہوں جو نیک اعمال میں رکاوٹ بنے!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگو! سن لو! حرص دنیا آخرت کو بھلا دیتی ہے۔ حضرت داؤد طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس کی ہوس دراز ہوئی اس کے اعمال خراب ہوئے۔

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک ضعیف ترین آدمی کے پاس سے گزر ہوا جو زمین گوڈ رہا تھا آپ نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا الٰہی! اس سے حرص کو دور کر دے تو اس نے اسی وقت کام چھوڑ دیا اور تھوڑی دیر تک وہ بیٹھا رہا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا! الٰہی اس کی ہوس کو بیدار فرما دے یہ کہنا تھا کہ اس نے پھر زمین تیار کرنا شروع کر دی!

آپ نے اس بوڑھے آدمی سے سبب دریافت فرمایا تو کہنے لگا کام کرتے

کرتے میرے دل میں بات آئی کہ بڑی مدت سے کام کررہا ہوں چھوڑو! اب کیا کرنا ہے میں الگ ہوکر بیٹھ گیا اور پھر یہ سوچ کر کام کرنے لگا کہ زندگی تو کسی نہ کسی طرح بہرحال گزارنی ہے! میں نے کام شروع کر دیا!

کسی صالح نے اپنے بھائی کو لکھا' آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ دنیا ایک خواب ہے' آخرت بیداری! اور موت ان دونوں کے درمیان ہے۔

حکایت:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک پہاڑ سے گزرتے تو ایک بوڑھے شخص کو سخت گرمی اور سردی میں مصروف عبادت پاتے' آپ نے فرمایا تم کوئی گھر وغیرہ تیار کرلیتے؟ تاکہ گرمی اور سردی سے محفوظ رہتے وہ عرض کرنے لگا! یا روح اللہ! اخبرنی الانبیاء من قبلک انی لا اعیش اکثر من سبعمائۃ عام فلم یختر عقلی ان اشتغل بالعمارۃ عن طاعۃ ربی! اے روح اللہ علیہ السلام آپ سے پہلے کے انبیاء کرام علیہم السلام نے مجھے خبردی ہے کہ تم سات سو سال سے زیادہ زندہ نہیں رہو گے اس لئے میری عقل نے پسند نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کو چھوڑ کر عمارت بنانے لگوں! حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا! آخیر زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جن کی عمر سو سال سے زیادہ نہیں ہوگی لیکن پھر بھی وہ کوٹھیاں بنائیں گے! (روض الافکار)

فصل:۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ! اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ' اللہ تعالیٰ نے فرمایا صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر ملے گا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جب میرے بندوں میں سے کوئی بندہ' بدن' مال اور اولاد کی مصیبت میں مبتلا ہو صبر جمیل اختیار کرے تو روز قیامت ، اس کے اعمال تولنے اور نامۂ اعمال کھول کر دیکھنے پر مجھے شرم آئے گی!

فوائد جمیلہ:۔ نمبرا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ جو شخص فرائض الٰہی کی ادائیگی میں صبر واستقامت سے کام لیتا ہے۔ اسے تین سو درجے عطا کئے جائیں گے اور جو منہیات سے کنارا کشی پر صبر کرتا ہے اور ثابت قدم رہتا ہے' اسے چھ سو درجے ملیں گے! اور جو مصائب و آلام پر صبر اختیار کرتا ہے اسے نو صد درجے عنائت ہوں گے!

کسی عارف کا قول ہے صبر کے تین درجے ہیں! (نمبرا شکوہ' شکایت کو چھوڑنا' اس کا نام صبر جمیل ہے اور یہ توبہ کرنے والوں کا مقام ہے! نمبر۲' تقدیر پر راضی رہنا! اور زاہدین کا مقام ہے' نمبر۳ خدائی افعال کے ظہور سے محبت اختیار کرنا! یہ مقام صدیقین کا ہے!

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' روز قیامت صابرین کو پکارا جائے گا کہ وہ کھڑے ہو جائیں کچھ لوگ کھڑے ہوں گے تو انہیں ارشاد ہوگا جنت میں چلے جاؤ! ان سے فرشتے پوچھیں گے! کہاں جا رہے ہو! وہ کہیں گے جنت میں! فرشتے کہیں گے قبل از حساب؟ صابرین کہیں گے! ہاں! ہم نے اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رکھا' خواہشات نفسانیہ کو ٹھکرایا' اور مصائب و آلام پر صبر کیا! فرشتے کہیں گے چونکہ تم لوگوں نے صبرواستقامت کو قائم رکھا' تم پر سلام ہو! تمہارے لئے عقبیٰ کا گھر اچھا ہے!

کسی نے بیان کیا ہے کہ ایک فرشتے نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا! الٰہی! صابرین کی جزا کیا ہے! فرمایا: جنت اور حریر' عرض کیا ان کی بیٹھک کہاں ہوگی؟ فرمایا وہ مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھیں گے! وہ پھر کہنے لگا! یا اللہ! اگر وہ گرمی اور سردی برداشت کریں اور صبر اپنائیں تو انہیں کتنا ثواب عطا ہوگا! ارشاد ہوا' وہ جنت میں گرمی اور سردی کو بالکل محسوس نہیں کرپائیں گے' وہ کہنے لگا اگر لذات دنیا سے کنارہ کشی اختیار کریں تو کیا حاصل ہوگا! فرمایا جنت میں انہیں

جنتی درختوں کے پر لطف سائے سے نوازا جائے گا! اور ان پر انگوروں کے گچھے جھکے پڑیں گے! فرشتے نے عرض کیا! وہاں ان کے خدام کون ہوں گے؟ ارشاد ہوا ہمیشہ رہنے والے لڑکے! ان کے گرد طواف میں رہیں گے پھر ان غلمان کے اوصاف سے متعلق پوچھا گیا تو ارشاد ہوا جب تم انہیں دیکھو گے تو ایسے معلوم ہوں گے جیسے موتی بکھرے پڑے ہیں!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے' مسلمان مرد ہو یا عورت' جو اپنی جان' اولاد اور مال میں مشقت و کلفت برداشت کرتا ہے' یہاں تک کہ وہ خدا سے ایسے جاملتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ وغیرہ نہیں رہتا۔

بخاری شریف میں ہے "نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا" مایصیب المومن من نصب ولا وصب و لا هم ولا حزن ولا غم حتی الشوکة لشاکها الا کفر اللہ من الحظایا' ایماندار کو نہیں پہنچتی کوئی بھی تکلیف' مرض' غم و فکر' حزن وملال حتی کہ ایک کانٹے کا لگ جانا بھی' مگر اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے!

بعض علماء نے فرمایا' اللہ تعالیٰ ایماندار پر دو عذابوں کو جمع نہیں فرمائے گا' عذاب دنیا اور عذاب آخرت' کیونکہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ لا یلدغ مومن من جحر مرتین' یعنی ایک سوراخ سے ایماندار دو بار ڈنگ نہیں کھایا جاتا!

علامہ ابن عماد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مذکورہ حدیث کا باعث یہ واقعہ ہے کہ ایک کافر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تلوار چلائی' وار خالی گیا تو وہ کہنے لگا میں ہنسی کررہا تھا' اسی اثناء میں اس نے دوسرا وار کردیا جو خطا گیا اور پھر اسی طرح کہنے لگا میں تو ہنسی' مزاح کررہا تھا' اس جرم کی پاداش میں اسے قتل کردیا گیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لا یلدغ مومن من جحر مرتین:۔

فائدہ نمبر۲:۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا! الٰہی! اس حزن و ملال میں مبتلاء شخص کی کیا جزا ہے جو صرف تیری رضا کی طلب میں ان مصائب و آلام پر صبرواستقامت اختیار کئے ہوئے ہے! فرمایا میرے پاس اس کی یہ جزا ہے کہ میں اسے ایمان کے لباس سے ملبوس کروں گا اور اس سے کبھی بھی نہیں اتاروں گا!

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا! الٰہی تجھے جنت کی منازل میں سب سے بڑھ کر کون سی منزل پیاری ہے؟ ارشاد ہوا خطیرہ القدس' پھر پوچھا ان میں کون رہیں گے؟ ارشاد ہوا' مصیبت زدہ' عرض کیا مولیٰ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا وہ وہی ہیں جنہیں میں مصائب و آلام میں مبتلا، کرتا ہوں تو وہ صبرواستقامت کرتے ہیں' جب انہیں کوئی نعمت دیتا ہوں تو وہ شکر بجالاتے ہیں اور جب ان پر ابتلاءو آزمائش کا مرحلہ آجاتا ہے تو پکار اٹھتے ہیں' انا للہ وانا الیہ راجعون

حضور پر نور سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن چہرے سیاہ ہوں گے مصیبت زدگان کے چہرے صبر واستقامت کے باعث روشن اور تروتازہ ہوں گے۔

ترمذی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مامن مومن یعود مسلما! صباحا الاصلی علیہ سبعون الف ملک حتی یمسی وان عادہ عشیة صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یصبح وکان لہ مخرفة فی الجنة کوئی ایسا ایماندار نہیں جو کسی ایماندار کی عیادت کے لئے صبح کو جاتا ہے مگر اس کے لئے ستر ہزار فرشتے شام تک دعا رحمت کرتے رہتے ہیں اور جو شخص شام کو تیمار داری کرتا ہے اس کے لئے ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت میں مصروف رہتے ہیں حتی کہ صبح طلوع ہو جاتی ہے نیز اسے جنت میں خصوصی خلعت سے نوازا جائے گا!

ایک دوسری حدیث شریف میں ہے "من توضاء فاحسن الوضوء وعادا خاہ المسلم محتسبا بعد من جھنم سبعین خریفا (رواہ ابوداؤد)

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نہایت عمدہ وضو کیا اور پھر اپنے مسلمان بھائی کی بغرض ثواب عیادت کی تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے ستر سال کی راہ پر دور رکھے گا!

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا" من عاد مریضا لم یزل یخوض فی الرحمة حتی یجلس فاذا جلس غمسه فیھا (رواہ احمد)

جو شخص بیمار کی تیمارداری کے لئے چلتا ہے تو وہ رحمت الہٰی میں چلتا ہے یہاں تک کہ وہ مریض کے پاس آکر بیٹھ جائے جب وہ اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو اسے رحمت خداوندی ڈھانپ لیتی ہے۔

تعالیٰ کا فرمان ہے اَنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ اسی وقت دروازہ کھل جائے گا! اور وہ جنت میں داخل ہوں گے! اور پانچ صد سال تک جنت کے محلات میں بالاخانوں پر بیٹھے' لوگوں کا حساب دیکھ دیکھ کر دل بہلا رہے ہونگے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کا فیصلہ فرمائے گا!

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو شخص اپنے دروازے اور اپنے لباس کو سیاہ رکھے اس پر اس کی تمام زندگی کی سانسوں جتنا گناہ ہے! گویا کہ ہر سانس گناہ سے عبارت ہے!

حضرت سیدنا فاروق اعظم فرماتے ہیں اس پر اتنے گناہ ہوں گے جتنے دریائے نیل کے قطرے' حضرت سیدنا عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس کے گناہ دنیا کے تمام شب و روز کی گنتی کے برابر ہوں گے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اس پر اتنے گناہ ہوں گے جتنی تمام فرشتوں کی سانسیں! میں نے حضرت امام بونی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "موردِ العذاب" میں دیکھا ہے' روز قیامت اللہ تعالیٰ کی طرف سے منادی ندا کرے گا جس کا اللہ تعالیٰ جل وعلا پر قرض ہو وہ کھڑا ہو جائے اور وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق وصول پائے۔ سوچئے تو سہی اللہ تعالیٰ پر کس کا حق یا قرض ہوگا؟ وہ منادی کہے گا جو شخص مصیبت میں مبتلاء کیا گیا ہو' جس کا دل ہمیشہ پریشانی کے عالم میں رہا ہو اور اس کی دونوں آنکھیں روتی رہیں! اس پر کچھ لوگ کھڑے ہونگے! تو انہیں کہا جائے گا دعویٰ بلا دلیل قابل قبول نہیں ہے! البتہ جس کے نامہ اعمال میں صبر و رضا کے دو گواہ ہوں تو اس کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے! بعدہ صابرین کا ہاتھ پکڑے جنت میں لے جائیں گے! رضوان جنت کہے گا تمہارے لئے میں کیسے دروازہ کھولوں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ کی طرف سے نہ میزان عمل نصب ہوئی اور نہ ہی نامہ اعمال کھول کر دیکھے گئے؟ فرشتے کہیں گے! اے رضوان جنت' دروازہ کھول دو کیونکہ اللہ

فائدہ نمبر۳ تیمارداری:۔ سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان المسلم اذا خرج من بیتہ یعود اخاہ المسلم خاض فی الرحمة الی حقویہ فاذا جلس عند المریض غمرتہ الرحمة وعمت المریض وکان المریض فی ظل عرشہ والعائد ظل قدسہ جب کوئی مسلمان اپنے گھر سے مسلمان بھائی کی تیماری کے لئے نکلتا ہے تو اسے کمر تک رحمت باری گھیر لیتی ہے اور جب وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو اسے رحمت الٰہی پوری طرح ڈھانپ لیتی ہے اور مریض بھی اس رحمت میں چھپا ہوتا ہے' مریض پر عرش معلیٰ کا سایہ ہوتا جبکہ عیادت کرنے والے پر ذات قدسیہ سایہ کناں ہوتی ہے۔

فرشتے نے پھر عرض کیا' جو صابرین کو جنت میں نعمتیں ملیں گی وہ کیسی ہیں' ارشاد ہوا ان کے اوصاف بیان سے باہر ہیں جب تو دیکھے گا وہاں نعمتیں ہی نعمتیں اور وسیع ملک! عرض کیا اس وسیع ملک کی کیفیت کیسی ہے؟ فرمایا ایک ایک جنت میں اتنا وسیع و عریض محل ملے گا کہ آفتاب کی چالیس دن کی مسافت کے برابر ہوگا' اس میں چالیس ہزار دروازے ہوں گے ہر دروازے پر روزانہ ستر ہزار فرشتے انہیں سلام کرنے آئیں گے۔

فائدہ نمبر ۴ الخریف:۔ سال کے معنی میں مستعمل ہے حقیقی مفہوم خزان کو کہتے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ موسم خزاں کا ہر دن پہلے سے بدتر ہوتا ہے اسی طرح جہنم میں دوزخیوں کی حالت ہوگی ان پر ہر آنے والا دن پہلے سے بدتر ہوگا! لیکن جنت میں جنتیوں کے لئے ہر آنے والا دن پہلے سے نہایت بہترین ہوگا۔

رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ایماندار بھائی کی زیارت کے لئے گیا گویا کہ وہ جنت کے باغوں میں چلا گیا یہاں تک کہ وہ واپس پلٹے۔ (رواہ الطبرانی)

طبرانی ہی کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: من مشی فی حاجة المسلم اظل اللہ بخمسة وسبعین الف ملک یدعون له ولم یزل بخوض فی الرحمة حتی یفرغ کتب له حجة وعمرة جو شخص اپنے مسلمان کی حاجت روائی کے لئے جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر پچھتر ہزار فرشتے سایہ کئے ہوئے ہیں اور اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ فارغ ہو نیز اس کے نامہ اعمال میں حج و عمرہ کا ثواب لکھا جاتا ہے! نیز فرمایا بیماروں کی عیادت کے وقت ان سے اپنے لئے دعا کرائیں کیونکہ ان کی دعا قبول ہوتی ہے اور گناہوں سے نجات دلاتی ہے! کلمات حدیث یہ ہیں! عودو امرضاکم ومروھم ان یدعوا لکم فان دعوة المریض مستجابة وذنبه مغفور (رواہ الطبرانی) مزید عنقریب آئے گا!

بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اذا دخلت علی مریض فمرہ ان یدعولک فان دعاہ کدعا الملائکة (رواہ ابن ماجہ باسناد صحیح) جب تم مریض کے پاس جاؤ تو ان سے اپنے لئے دعا کرائیں' بیشک اس کی دعا ملائکہ کی دعا کی مانند ہے'

فائدہ نمبر۵:۔ شرح المھذب میں ہے، مریض کی عیادت سنت مؤکدہ ہے اور مستحب یہ ہے کہ اپنے، پرائے، یگانے، بیگانے کی تیمارداری کی جائے حتیٰ کہ مسلمانوں کو کافروں کی عیادت کرنا بھی جائز ہے! چنانچہ بیان کرتے ہیں ایک یہودی لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا جب وہ بیمار پڑ گیا تو رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفس نفیس اس کے گھر عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے بیٹھ کر اسکی دلجوئی کرتے ہوئے فرمانے لگے! بیٹا تم! مسلمان ہو جاؤ وہ اپنے باپ کی طرف دیکھنے لگا تو اس کے والد نے کہا بیٹا! ابوالقاسم کی اطاعت کرو! چنانچہ وہ مسلمان ہوگیا! اور یہ فرماتے ہوئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے "اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے دوزخ سے بچالیا! اس بچے کا نام عبدالقدوس ہے! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عبارت ملاحظہ ہو: فقد کان غلام یھودی یخدم النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فمرض فجاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقعد عند راسہ فقال لہ اسلم فنظر الی ابیہ فقال لہ اطع اباالقاسم فاسلم فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول "الحمد اللہ الذی انقذہ من النار، وکان اسم الغلام عبدالقدوس! حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک بار مجھے آنکھ میں تکلیف ہوئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری تیماری کے لئے (غریب خانہ پر) تشریف لائے! (رواہ ابوداؤد باسناد صحیح) "مریض اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوتا ہے نیز حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بیمار کے پاس فرشتے بھیجتا ہے ان میں سے ایک کھانے کی لذت، دوسرا پینے کا ذائقہ اور تیسرا نیند کی راحت کو اٹھالے جاتے ہیں اور جب بیمار صحت یاب ہوتا ہے تو ہر ایک فرشتہ جو جو کچھ لے گیا تھا واپس کر دیتا ہے، مگر گناہ کا فرشتہ! عرض کرتا ہے الٰہی میں اسے گناہ لوٹا دوں!

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہیں! بلکہ اس کے گناہوں کو دریا میں بہا دو! یہ بات تو تطہیر مسجد سے مماثلت رکھتی ہے وہ یہ کہ جب خطاکار بندہ مسجد میں آنے کا قصد کرتا ہے تو دروازہ مسجد پر مقررہ فرشتے اسے واپس لوٹانے کا ارادہ کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ کیسی عجیب بات ہے میرے بندے نے تو میرا قصد کیا اور تم اسے واپس لوٹاتے ہو۔ ایسا نہ کرو بلکہ اس سے گناہ اٹھا لو تاکہ پاک و صاف مسجد میں داخل ہو اور جب مسجد سے اس کی واپسی ہوتی ہے تو فرشتے عرض کرتے ہیں الٰہی اس کے گناہوں کو اب اسی پر ڈال دیں! ارشاد ہوتا ہے! یہ ایسی چیز ہے جسے ہم ایک مرتبہ اُس سے دور کر چکے تو مناسب نہیں کہ واپس ڈالیں!!

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیمار جب شفا پاتا ہے تو وہ ایسے پاکیزہ ہو چکا ہوتا ہے جیسے آسمان سے نہایت صاف سترے اولے گرتے ہیں!

فائدہ نمبر۶:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! اے ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کیا میں تجھے ایسی بات کی خبر نہ دوں؟ جو یقیناً حق ہے! جو شخص پہلی بار بیماری کے عالم میں اپنے بستر پر پڑے ہوئے ان کلمات کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے نجات عطا فرمائے گا اور اگر اس بیماری میں فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت اور رضا و خوشنودی پائے گا جو بھی اس سے گناہ سرزد ہوئے ہوں گے ان پر اس کی توبہ قبول کرے گا۔ وہ یہ کلمات طیبات ہیں "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت وھو علی کل شی قدیر حی لا یموت وسبحان اللہ رب العباد والبلاد والحمدللہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ علی کل حال اللہ اکبر کبیرا کبیریاء ربنا وجلالہ وقدرتہ بکل مکان' اللھم ان کنت مرضتنی لتقبض

روحی فی مرضی ھذا فاجعل روحی فی ارواح من سبقت لھم منک الحسنیٰ واعذنی من النار کما اعذت اولیاء ک الذین سبقت لھم منک الحسنیٰ (رواہ ابن ابی الدنیا)

اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں' اسی کے لائق حقیقی بادشاہی اور حمد وثنا ہے' وہی ہمیشہ زندگی وموت پر قابض ہے اور وہی ہر چاہت پر قادر ہے۔ ہمیشہ سے زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہیں! وہ سبحان ہے وہی تمام بندوں اور شہروں کا رب ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے تمام حمدیں' بکثرت حمدیں مبارک وطیب حمدیں ہر حال میں' اللہ اکبر کبیراً کبیریا' اللہ تعالیٰ ہی کو بڑائی' کبریائی اور جلالیت زیبا ہے۔ وہی ہمارا رب ہے' اور اس کی جلالیت وقدرت ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ الٰہی! اگر تو نے مجھے یہ بیماری اس لئے لاحق کی ہو کہ اس میں میری موت واقع ہو جائے تو میری روح کو ان پاکیزہ روحوں میں شامل فرما دے جن کے لئے پہلے ہی تیری طرف سے بھلائی مقدر ہو چکی ہے اور مجھے دوزخ سے محفوظ رکھ جیسے تو نے اپنے دوستوں کو بہتری کے ساتھ اس سے بچائے رکھا ہے!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مرتبہ حضرت علی المرتضیٰ کی تیمارداری کے لئے تشریف لے گئے تو آپ نے یہ دعا تعلیم فرمائی۔

اللھم انی اسلک تعجیل عافیتک اوصبر اعلی بلیتک اوخروجا من الدنیا الی سعۃ رحمتک فانک تعطی احداھن' الٰہی میں صحت کاملہ عاجلہ کا سوال کرتا ہوں یا مصیبت پر صبر عطا فرما' یا اس دنیا سے اپنی وسیع رحمت کی طرف پہنچا! بیشک تو ان میں سے کوئی ایک ضرور عطا فرمائے گا! سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کا کراہنا تسبیح ہے' چیخنا کلمہ ہے اور سانس لینا صدقہ ہے اس کا اپنے بستر پر سونا عبادت ہے' اور کروٹیں بدلنا ایسے ہے جیسے راہ خدا میں جہاد کر رہا ہو۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بھی

ایسا بیمار نہیں جو ان کلمات کو پڑھے اور پھر اس کو اللہ تعالیٰ شفا عطا نہ کرے:
سبحان الملک القدوس سبحان الرحمٰن الدیان لا الہ الا انت مسکن العروق الضاربة وفیھم العیون الساہرة الا شفاہ اللہ تعالیٰ (رواہ ابن ابی الدنیا)

اللہ تعالیٰ مالک و قدوس ہے' وہی رحمٰن' جزاء کا عنایت کرنے والا ہے الٰہی تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں جو تڑپنے والی رگوں و سکون دیتا ہے اور کھلی آنکھوں کو نیند سے راحت پہنچاتا ہے۔

سیدنا عالم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کے بارے میں فرمایا جو مسلمان اسے بیماری کے عالم میں چالیس مرتبہ پڑھے اور اسی بیماری میں فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے شہید کا اجر اعطا فرمائے گا اور اگر صحت یاب ہو تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (رواہ الحاکم)

نیز فرمایا جو کوئی شخص کہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر' کہے اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتا ہوا فرماتا ہے بیشک تو نے سچ کہا لا الہ الا انا وانا اکبر' میرے سوا کوئی قابل عبادت نہیں اور میں ہی سب سے بڑا ہوں اور جب آدمی کہتا لا الا الہ اللہ وحدہ' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے تو نے سچ کہا لا الہ الا انا وحدی بیشک کوئی معبود نہیں مگر میں ہی ہو جس کے لائق وحدانیت ہے اور جب بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا الہ الا انا وحدی لا شریک لی' میں ہی واحد ولاشریک ہوں اور جب آدمی کہتا ہے لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا الہ الا انا لی الملک ولی الحمد اور جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا الہ الا انا ولا حول ولا قوۃ الا بی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کلمات کو اپنی بیماری میں پڑھے اور فوت ہو جائے

وہ آگ کا طمعہ (لقمہ) نہیں بنے گا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔

فائدہ نمبر ۷:۔ بخاری و مسلم شریف میں ایک عورت سے متعلق ہے جس کا نام برماوی شرح بخاری میں ام مبشر ہے جبکہ امام احمد بن جنبل نے ام سلیم بتایا ہے اور انہی کی موافقت طبرانی نے کبیر میں کی ہے اگرچہ انہوں نے اپنی کتاب اوسط میں ام ایمن تحریر کیا ہے!

اس نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا' صحابہ کرام تو آپ سے احادیث حاصل کرتے رہتے ہیں' آپ کوئی سا دن ہمارے لئے (عورتوں) بھی مختص فرمادیں تاکہ ہم عورتیں بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر دین کی باتیں سیکھ لیا کریں' چنانچہ اس کے بعد آپ خواتین کے لئے بھی نشست فرماتے اور خداداد علم سے انہیں بھی تعلیم دیا کرتے۔

ایک بار آپ نے یہ فرمایا تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں جو اپنے تین بچے آگے بھیجے اور پھر بھی وہ دوزخ کے لئے حجاب نہ بنیں! عورتوں نے کہا اگر دو فوت ہو جائیں' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے وسیلے میں دوزخ سے آزادی عطا فرمادے گا' آپ کہتی ہیں' لیکن ہم کو ایک کی بابت دریافت کرنا یاد ہی نہیں رہا!

سید عالم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! میری امت میں جس کے دو لڑکے فوت ہوچکے ہوں اللہ تعالیٰ ان کی طفیل جنت عطا فرمائے گا۔

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا جس کا ایک بچہ فوت ہو جائے تو؟ آپ نے فرمایا وہ بھی اس کی مغفرت کا سبب ہوگا! نیز عرض کیا جس کے لئے کوئی بھی بچہ فرط نہ بنے۔ آپ نے فرمایا: اس کی بخشش کا میں خود ضامن ہوں اور جس کا میں وسیلہ بخشش ہوں گا اسے کسی بھی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

اس کی بخشش کے لئے میں مصطفیٰ:
بھیج دے گا اس کو جنت میں خدا:

فائدہ نمبر۸:۔ حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کے فرزند دلبند کا وصال ہوا تو آپ نہایت غمزدہ اور پریشان ہوئے اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی اور فرمایا! بتایئے تمہارے پاس اس فرزند کے مقابلہ میں کون سی چیز تھی! عرض کیا میرے نزدیک روئے زمین کا سونا!

ارشاد ہوا روز قیامت آپ کے لئے میری طرف سے روئے زمین کے سونے کی مقدار کے برابر ثواب عطا ہوگا! حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ جنت میں ہوں وہاں میں نے لڑکوں کو سیبوں سے کھیلتے پایا مگر ایک بچے کو نہایت غمزدہ دیکھا تو سبب معلوم کیا، کہنے لگا میرے گھر والوں کے رونے کے باعث میری یہ حالت ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جب کسی کا بچہ فوت ہوتو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے، تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی وہ کہتے ہیں ہاں، پھر پوچھا جاتا ہے میرے بندے نے اس وقت کیا کہا، کہتے ہیں "حمدک واسترجع فیقول! ابنوالعبدی بیتافی الجنۃ وسموہ بیت الحمد: الٰہی اس نے تیری حمد کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جنت میں میرے بندے کے لئے ایک محل تیار کرو جس کا نام بیت الحمد رکھا جائے! بعض علماء نے فرمایا اس سے حسن خاتمہ مراد ہے۔

حکایت:۔ انصار مدینہ سے ایک (صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنے فرزند کو بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں لایا۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس بچے سے محبت کرتے ہو! عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالیٰ آپ سے مجھے ایسی ہی محبت عطا فرمائے جیسے مجھے اپنے اس لخت جگر سے ہے! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے مجھے اس سے زیادہ محبت ہے جتنی تو اس سے

کرتا ہے۔ پھر تھوڑی ہی مدت گزری تھی کہ وہ بچہ فوت ہوگیا! غم والم کی حالت میں وہ انصاری نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ آپ نے اسے تسلی دیتے ہوئے فرمایا! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہارا لڑکا میرے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہے اور سایہ عرش میں ان کے ساتھ کھیلے! وہ عرض گزار ہوا' کیوں نہیں؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! "اس پر میں بے حد خوش ہوں" اولاد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تفصیلی ذکر عنقریب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مناقب میں آرہا ہے۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں "جب قیامت برپا ہوگی' تو منادی پکارے گا اے اسلامی بچو! اپنی قبروں سے نکلو! وہ اپنی اپنی قبروں سے باہر آئیں گے پھر انہیں کہا جائے گا! تم تمام جنت میں چلے جاؤ! وہ عرض گزار ہوں گے الٰہی ہمارے والدین کو بھی ہمارے ساتھ کریں! ایسے تین بار تکرار ہوگی! چوتھی مرتبہ اجازت ملے گی! جائیں، تمہارے والدین بھی تمہارے ساتھ چلتے ہیں! اس ندا پر بچے اچھلتے کودتے' اظہار مسرت کرتے ہوئے اپنے اپنے والدین کے پاس پہنچیں اور انہیں اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے! وہ بچے اس دن اپنے والدین کو ان بچوں کی نسبت زیادہ پہچانتے ہوں گے جو ان کے ساتھ گھروں میں رہتے تھے!

حکایت :۔ حضرت سیدنا ایوب صابر علیہ السلام پر جب بھی کوئی ابتلاؤ آزمائش کی گھڑی آتی تو کہتے! الٰہی تو نے وہی لیا جو عطا کیا تھا! جب تک میرے جسم میں جان باقی ہے میں تیری نازل کردہ مصیبت پر بھی حمد و شکر بجالاؤں گا۔

کتاب "عقائق" میں مرقوم ہے' اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تمہاری مصیبت پر صبر کرنے کا ثواب جب میں نے ستر نبیوں کو بتایا تو ان میں سے ہر ایک عرض گزار ہوا الٰہی! مصیبت یہ تحفہ

ہمیں بھی عنایت فرمایا! یہ مرتبہ انہیں میں نے نہیں دیا' بلکہ یہ تحفہ خصوصی طور پر تجھے تفویض کیا ہے تاکہ میرے بندے دنیا و آخرت میں تمہاری تعریف کرتے رہیں۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نسبت یوں اظہار فرمایا ہے " اِنَّا وَجَدْنَاہُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّہٗ اَوَّابٌ (الایۃ) بیشک ہم نے انہیں صابر پایا' وہ کتنے اچھے بندے ہیں بیشک وہ بے حد رجوع کرنے والے ہیں۔

حضرت ایوب علیہ السلام حضرت عیص بن حضرت اسحاق بن حضرت ابراہیم علیہم السلام کی اولاد میں سے ہیں' صاحبِ مال واولاد تھے' شیطان نے جب ان کی تعریف' فرشتوں کو کرتے پایا تو ان پر حسد کرنے لگا! اور کہتا رہا! اگر یہ فقیر ہوتے تو کبھی خدا کو یاد نہ کرتے اور اللہ تعالیٰ ، مجھے ان پر مسلط کردیتا! تو وہ ہرگز اطاعت گزار نہ ہوتے' اس پر اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو ان کے مال پر مسلط کردیا' اس نے سب جلا ڈالا' جب حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام کو یہ خبر پہنچی تو کہنے لگے اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے جس نے مجھے عطا کیا تھا اب لے لیا! اس پر ابلیس بولا الٰہی مجھے اس کی اولاد پر بھی تصرف کا موقع دے! چنانچہ اس نے اولاد پر بھی تسلط پایا اور ان کا محل بنیاد سے الٹا دیا اور سبھی اولاد فوت ہوگئی! کیونکہ وہ سبھی آپ کے بڑے لڑکے کی ضیافت میں شریک تھے۔ شیطان مبلغ کی شکل میں آیا اور ان کی ہلاکت کی خبردی آپ نے اسے کہا اگر تجھ میں کوئی بہتری ہوتی پھر تو بھی انہی کے ساتھ مرجاتا' البتہ بعض نے کہا آپ نے یہ وحشت ناک خبر سنتے ہی فرمایا کاش کہ میں بھی فوت ہو جاتا! یہ سنتے ہی ابلیس آسمان کی طرف بلند ہوا' کیا دیکھتا ہے کہ حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام کی توبہ اس سے پہلے ہی وہاں پہنچ چکی ہے (یعنی درجہ قبولیت حاصل کرچکی ہے)

اسی طرح جب بندے سے کوئی گناہ سرزد ہوجاتا ہے اور وہ توبہ کرلیتا ہے تو اس کی توبہ نیکی لکھنے والے فرشتوں کے پاس پہلے ہی پہنچ جاتی ہے' شیطان

پھر کہنے لگا! الٰہی مجھے ان کے بدن کا بھی امتحان لینے دے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی قبول فرمائی' وہ حضرت کے جسم سے چیچک کی طرح لپٹ گیا! بدن سے خون اور دیگر مواد بہنے لگا! لوگوں نے آپ کو شہر سے نکال باہر کیا! سوائے دل اور زبان کے تمام جسم جراثیم کی خوراک بن گیا! تب بھی آپ نے اف تک نہ کی! ابلیس آپ کے اس کمال صبر کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا۔ پھر آپ کی اہلیہ محترمہ بی بی رحمت کے پاس خوشنما صورت میں نمودار ہوا' اور کہنے لگا' حضرت ایوب پر کبھی آزمائش و ابتلاء کی گھڑی نہ آتی اگر وہ آسمانی خدا کی طرح زمینی خدا کو بھی سجدہ کرلیتے۔ آپ نے فرمایا زمینی خدا کون ہے؟ ابلیس بولا! میں ہوں! اگر اب بھی مجھے ایک سجدہ کرلیں تو مصائب و آلام سے دور ہو جائیں گے اور صحت لوٹ آئے گی۔ بی بی رحمت نے فرمایا یہ ممکن نہیں البتہ میں حضرت سے گزارش کرتی ہوں جب یہ بات حضرت ایوب علیہ السلام کے کانوں تک پہنچی تو آپ نے فرمایا میں تجھے سو کوڑے لگاؤں گا تو نے اس خبیث کو یہ کیوں نہ کہا کہ زمین و آسمان کا معبود تو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے!

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد " وَجَعَلُوْا اللّٰهَ شُرَكَاءَ الْجِنَّ' اور ان لوگوں نے جنات کو معبود ٹھہرا رکھا تھا' حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق رقم فرمایا ہے یہ آیت اس قوم کی بابت نازل ہوئی جو کہتے تھے بیشک انسان اور نباتات کا خالق تو اللہ تعالیٰ ہی ہے البتہ سانپ' بچھو' کیڑے' مکوڑوں اور درندوں کا خالق شیطان ہے: اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا " خلقھم' ہر ایک کا خالق وہی واحد و یکتا خدا ہی ہے۔ جب ہر شے کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے تو کیڑے مکوڑوں اور دیگر چیزوں کا خالق کسی اور کو کیسے ٹھہرایا جاسکتا ہے۔

القصہ جب حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام کو مصائب و آلام سے نجات دینا منظور ہوا تو حضرت جبریل علیہ السلام کو ایک انار اور ایک سیب دے کر

بھیجا، جب ان دونوں کو کھایا تو تمام جراثیم ختم ہو گئے اور حکم فرمایا اپنے پاؤں کو فلاں مقام پر ماریں! آپ نے زمین پر پاؤں مارا تو گرم و سرد پانی کے دو چشمے ابل پڑے گرم پانی سے غسل اور ٹھنڈے پانی کو نوش فرمایا، تو فوری طور پر آپ کو اللہ تعالیٰ نے صحت کاملہ سے سرفراز کیا! پھر آپ کو اپنی قسم پوری کرنے کا خیال آیا کہ سو کوڑے ماریں، تو اللہ تعالیٰ نے ازراہ کرم بی بی رحمت کی حفاظت کا یوں حیلہ سمجھایا! تم سنبل کی گھاس سے ایک سو تیلیاں لے لو اور مٹھا بنا کر ایک ہی بار بی بی رحمت کی پشت پر لگا دیں آپ قسم سے بری ہو جائیں گے (چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا)

ایماندار کو دوزخ سے بچانے کے لئے ایسی ہی کیفیت سے سابقہ پڑتا ہے یعنی اور کچھ نہیں تو بخار میں مبتلاء کر دیا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جسے دوزخ سے گزرنا نہ پڑے، ایک روایت میں ہے حضرت ایوب علیہ السلام سات سال سات دن اور سات گھنٹے بیماری میں مبتلا رہے۔ علامہ کلابازی علیہ الرحمتہ نے بیان کیا ہے جب حضرت ایوب علیہ اسلام صحت مند ہو گئے تو ان کے دل میں اپنے صبر کے بارے کچھ خیال پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے بادلوں کے دس ہزار ٹکڑے بھیجے جن میں سے دس ہزار آوازیں سنائی دیں اے ایوب علیہ السلام؟ آپ نے صبر اختیار کیا یا ہم نے تمہیں صبر کی دولت سے مرصع کیئے رکھا! عرض کیا! الٰہی تو نے ہی اپنے کرم سے مجھے صبر کی توفیق سے مالامال کیئے رکھا!

تفسیر قرطبی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب صابر علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی، اگر میں تیرے ہر بال کے نیچے صبر کو ودیعت نہ فرماتا تو تمہارے لئے صبر حاصل کرنا بعید از قیاس تھا پھر اللہ تعالیٰ نے بادل کا ایک ٹکڑا آپ کے مکان کی وسعت کے مطابق اس پر بھیجا جو تین دن تک سونے کے قطرے برساتا رہا، تب جبریل امین علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور دریافت

کیا، کیا آپ آسودہ حال ہوئے یا نہیں! آپ نے فرمایا کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے زیادہ آسودگی کا طالب نہ ہو!

علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ مزید فرماتے ہیں۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائشی مدت اٹھارہ سال تک محیط ہے۔ امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ انبیاء کی تفسیر میں رقم فرمود ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ایوب علیہ السلام اٹھارہ سال تک ابتلاء میں رہے، نیز فرمایا حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر سے ابلیس چیخ اٹھا اور اس کے پاس اس کی ساری ذریت جمع ہوئی، اور رونے کا سبب پوچھا! کہنے لگا! میں حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر سے تنگ آگیا ہوں۔ شیطان کی آل واولاد کہنے لگی تو نے تو پہلے لوگوں کو اپنے مکروفریب سے ہلاک کر ڈالا، وہ مکر کہاں گیا؟ بولا تمام تر ایوب کے پیچھے ختم ہوگیا! وہ بولی! حضرت آدم علیہ السلام کو تو نے جنت سے کیسے نکالا، بولا ان کی زوجہ حوا کے باعث، شیطانی لشکر نے کہا تو اب ان کی زوجہ محترمہ کے ذریعے مکروفریب میں ڈال لے! چنانچہ شیطان، آپ کی زوجہ محترمہ کے پاس آیا اور کہا حضرت ایوب سے کہو، گائے کا ایک بچھڑا بلا خدا کا نام لئے ذبح کردیں تو تندرست ہو جائیں گے شیطان نے تبلیغی بن کر ان سے کہا تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یہ بات کہی کہ ایک بچھڑا بلا خدا کا نام لئے ذبح کردیں!

آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا! ہم نے کتنا عرصہ آرام و آسائش میں بسر کیا ہے؟ کہنے لگی اسی سال آپ نے فرمایا پھر ہمیں کم از کم اسی سال تو صبر کرنا چاہئے اس وقت تیرے لئے یہ بات قرین انصاف نہیں ہے۔ اب سن لو! اگر مجھے اللہ تعالیٰ نے شفا سے نوازا تو تجھے ایک سو کوڑے سزا دوں گا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) (حضرت بی بی رحمت بنت یوسف علیہ السلام حضرت زلیخا کی حقیقی بیٹی تھیں)

حکایت:- حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لڑکے کا انتقال ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کی طرف تعزیت نامہ بھیجا! تجھے اللہ تعالیٰ کا سلام ہو جس کا کوئی شریک نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لاتا ہوں' بعدازیں' اللہ تعالیٰ تجھے اجر عظیم مرحمت فرمائے' ہمیں اور تمہیں صبر کی توفیق عنایت کرے اور تجھے شکر کی سعادت عطا کرے' پھر معلوم ہونا چاہئے کہ ہماری جان ومال' اہل وعیال سبھی اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ ہیں' جو ہمیں کچھ مدت تک دیئے گئے ہیں اور عاریہ ہیں جو کسی بھی وقت واپس لئے جاسکتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ ان سے ایک معینہ مدت تک ہی ہمیں اس سے ممتع ہونے کی توفیق عنایت کرتا ہے پھر مقررہ وقت پر واپس لے لے گا اور نعمتوں پر اس کا شکر کرنا تو ہم پر فرض ہے جب کہ ابتلاء و آزمائش پر صبر کرنا ضروری ہے!

آپ فرزند بھی انہی عنایات الٰہیہ میں سے تھا جو بطور امانت ودیعت فرمائی گئیں یا عاریتہ تمہارے پاس تھا اور اب اس نے واپس لے لیا! اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے اسے باعث سرور اور قابل رشک بنایا تھا اور جب اس نے اپنے قبضہ میں لے لیا ہے تو وہ تجھے اجر کثیر عنایت فرمائے گا بشرطیکہ صبرواستقامت کو ثواب کی خاطر اپنائیں۔

حکایت:- حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کے انتقال کا وقت آیا تو آپ بہت زیادہ غمگین ہوئے' آپ کے سامنے دو فرشتے اس انداز میں نمودار ہوئے جو آپ کے سامنے تکرار کررہے تھے! ایک نے کہا میں نے اپنی زمین میں فصل بوئی تھی' اس سے دوسرے کا گزر ہوا تو وہ ضائع ہوگئی' حضرت سلیمان علیہ اسلام نے برباد کرنے کا سبب دریافت کیا تو وہ کہنے لگا اس نے فصل تو لوگوں کے راستے میں بوئی تھی' راستے پر سے تو ہر ایک کا گزر ہونا ہی ہے۔ اس پر آپ نے مدعی سے فرمایا یہ تو صحیح بات ہے راستہ پر سے لوگوں کو تو گزرنا ہی ہے تو کیوں غم کھاتا

ہے، وہ کہنے لگا آپ اپنی وفات پر اتنا غم کیوں کھاتے ہیں، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ موت آخرت کے لئے ایک راستہ ہی تو ہے!

مسئلہ:۔ راستے میں مکان بنانا، درخت لگانا، تنگ راستے پر کنواں کھودنا، جس کے باعث گزرنے والوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے حرام ہے، ضرر و نقصان کا خطرہ نہیں تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں، اگر حاکم وقت نے اجازت دی ہو یا نہ! اسی طرح مصلحت عامہ یا خاصہ کے پیش نظر کنواں کھودا تو وہ ضامن ہے، جب کہ حاکم وقت سے اجازت نہ لی ہو:۔

راستے میں کوڑا کرکٹ، چارہ وغیرہ گھاس، ساگ پات، خربوزے کے چھلکے پھینکنے سے اس پر ضمان واجب ہے بشرطیکہ قصداً پھینکے! اسی طرح اگر کسی نے معمول سے زیادہ پانی بہا دیا، خواہ رفاہ عامہ کے لئے ہی کیوں نہ ہو کہ گردو غبار بیٹھ جائے، تب بھی اس پر ضمان واجب ہے! اگر دستور کے مطابق چھڑکا تو نہیں! سوا ایسی صورت کے جبکہ اس نے اپنا ہی مقصد سامنے رکھا ہو!

راستہ سے نفع اٹھانے میں ذمی (غیر مسلم رعایا) کے لئے کوئی ممانعت نہیں، اگر کسی نے راستہ میں جانور باندھے، گو راستہ کتنا ہی کشادہ کیوں نہ ہو، نقصان کی صورت میں اس پر جرمانہ واجب ہے، اگرچہ جانور کے گوبر یا پیشاب وغیرہ سے ہی نقصان کیوں نہ ہو! یہی مستند ہے! البتہ منہاج میں اس کے برعکس ہے۔:۔

حکایت:۔ مجمع الاحباب میں، میں نے دیکھا ہے جب حضرت مطرف تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لڑکے کا وصال ہوا، تو انہوں نے اظہار غم کی بجائے زیب و زینت اختیار کی، لوگ باتیں بنانے لگے! آپ نے انہیں کہا، واللہ! اگر دنیا اور اس میں جو کچھ بھی ہے میری ملکیت ہوتا اور اللہ تعالیٰ مجھ سے لے لیتا اور صرف جنت کے ایک گھونٹ عطا فرمانے کا وعدہ کرتا تو بھی میں ان تمام چیزوں کو اس کے مقابلہ میں حقیر سمجھتا! پھر بھلا ہدایت و صلوۃ اور رحمت کے

مقابلہ میں کسی شے کی میں کیسے قدر کر سکتا ہوں!!

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں صابرین کے لئے دونوں چیزیں ہونا اور نہ ہونا برابر ہیں۔ احیاء العلوم میں مرقوم ہے کہ دونوں برابر کی چیزوں سے نماز اور رحمت مراد ہے اور علاوہ سے ہدایت ہے۔:۔

حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں کلمہ "مصیبت" کو نکرہ ذکر فرمایا تاکہ ہر ایک تکلیف کو شامل ہو' چنانچہ بیان کرتے ہیں " ان سراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطفاء' فقال اِنَّا للہ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ' فقیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم' امصیبة ھی؟ قال نعم' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر کا چراغ بجھا تو آپ نے انا اللہ وانا الیہ راجعون فرمایا! عرض کیا گیا! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' کیا یہ بھی کوئی مصیبت ہے؟ فرمایا! ہاں کل شئی یوذی المؤمن فھومصیبة' ہر وہ چیز جو ایماندار کی تکلیف کا باعث ہو وہ مصیبت ہے!

"انا للہ" تقدیر الٰہی پر راضی رہنا اور "وانا الیہ راجعون" تقدیر الٰہی پر ایمان لانا مراد ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اس کلمہ کو پالیتے تو حضرت یوسف علیہ السلام کی فرقت و جدائی پر "یٰاَسَفَا عَلٰی یُوْسُفَ" کبھی نہ کہتے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے تعزیت کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اُسے خلعتِ کرامت سے نوازے گا! رواہ ابن ماجہ "کلمات حدیث یہ ہیں" مامن مؤمن یعزی اخاہ بمصیبة الاکساہ اللہ من حلل الکرامة یوم القیامة!!

مسئلہ:۔ تعزیت دفن سے قبل اور بعد دونوں طرح جائز ہے' اور تین دن تک افضل ہے' البتہ مصیبت زدہ کی عدم موجودگی کے باعث جب وہ آئے تو پھر بھی تین دن تک مستحب ہے! کافر کی تعزیت جائز ہے: بشرطیکہ کافر حربی نہ

ہو! اور اس کی تعزیت میں ان کلمات کو استعمال میں لائے اللہ تعالیٰ تجھے نعم البدل عطا فرمائے! اور تیرا عدد کم نہ ہو' کیونکہ ان کی کثرت سے دنیوی منافع ہیں! اور کچھ نہیں تو جزیہ ہی وصول ہوگا! (مگر افسوس کہ دنیائے اسلام کے موجودہ حکمران اب ان کے باجگزار بنے ہوئے ہیں بلکہ خود اپنے اور اسلام کے دشمن ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت سے نوازے آج دنیا میں ایک بھی ایسا حکمران نہیں جو عملاً خالد بن ولید' طارق بن زیاد' محمد بن قاسم' صلاح الدین ایوبی' ٹیپو سلطان رحمھم اللہ تعالیٰ کے کردار کا عکس جمیل ثابت ہو)
دعا ہے۔ الٰہی!

آج پھر روح محمد پر فدا کر دے ہمیں
اک صلاح الدین ایوبی عطا کردے ہمیں

اور آخرت میں مسلمانوں کی دوزخ سے رہائی کے لئے فدیہ بنیں گے! ان کے بچے جنت میں مسلمانوں کے خادم ہوں گے' لیکن شرح مہذب میں اس پر سوال وارد ہے "کافر سے یہ کہنا کہ تیرا عدد کم نہ ہو' یہ تو اس کے کفر کے لئے ہمیشگی کی دعا کرنا ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تعزیت میں یہ جملہ استعمال نہ کیا جائے (واللہ اعلم)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "جنت کی محبت' اور خوف الٰہی' دونوں چیزیں دنیا کی رغبت سے محفوظ رکھتی ہیں نیز صبر پر آمادہ کرتی ہیں' مجالسی کہتے ہیں ہر چیز کا ایک جوہر ہوتا ہے' عقل اور صبر انسان کا جوہر ہے!

حکایت:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے جب وصال فرمایا اور ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی عنہ کے پاس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تعزیت کے لئے آئے تو ان میں ایک اعرابی بھی آیا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر یہ شعر پڑھنے لگا۔

اصبر تکن بک صابرین فانما

صبر الرعیة بعد صبر الراس

خیر من العباس اجرک بعده

واللہ خیر لمنک للعباس

آپ صبر فرمایئے ہمیں بھی آپ کے باعث صبر آئے گا! کیونکہ سردار کے صبر سے رعیت کا صبر ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہاں کا اجر آپ کے لئے بہت اچھا ہے جو ان کے وصال پر آپ کو ملے گا اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے آپ سے بہتر' اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی ذات کریم ہے۔:۔

نصیحت:۔ اعلم ان النیاحة حرام باجماع المسلمین' قال النبی صلی اللہ علیه وسلم النیاحة امر الجاهلیة جان لو! نوحہ اور ماتم کرنا تمام مسلمانوں کے نزدیک حرام ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نوحہ یا ماتم جاہلیت کے کام ہیں! واما الناحة اذا ماتت قطع اللہ لها ثیابا من نارودرعا من لهب النار' نوحہ کرنے والی عورت جو مرے گی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے آگ کا لباس پہنایا جائے گا اور وہ آگ کے شعلوں میں لپٹتی ہوگی۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تخرج الناحة من قبرها شعثاء غبراء مسودة الوجه زرقاء العینین ثائرة الراس کالحة الوجه علیها جلباب من لعنة اللہ و درع من غضب اللہ احدی یدیها مغلولة عنقها والاخری قد وضعتها علی راسها وهی تنادی یاوویلاہ ویاثبوراہ یا حزناہ وملک وراها یقول آمین آمین نوحہ یا ماتم کرنے والی اپنی قبر سے برے حال' خاک آلود' روسیاہ' بھنگی آنکھیں' پراگندہ بال' جھلسا ہوا منہ' لئے باہر نکلے گی۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت کی چادر سر پر لئے چیختی چلاتی' ماتم کرتی' ہائے وائے' تباہی بربادی' ہائے غم ہائے الم' کی پکار کرتی ماری ماری پھرے گی اس کے پیچھے پیچھے ایک فرشتہ آمین آمین کہتا ہوگا اور پھر جہنم

میں اپنے اعمال کی سزا کے لئے ڈال دی جائے گی۔ (تاکہ ہمیشہ ہمیشہ ماتم کرنے کی لذت سے سرشار رہے)

حضرت وھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آسمان اول پر ایک لاکھ فرشتے ہیں جو ماتم کرنے اورنوحہ سننے والوں پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں' آسمان دوم پر دو لاکھ فرشتے ہیں جو ماتم کرنے اور نوحہ سننے والوں پر لعنتیں بھیجتے رہتے ہیں' اسی طرح تیسرے آسمان پر تین لاکھ' چوتھے پر چار لاکھ' پانچویں پر پانچ لاکھ' چھٹے پر چھ لاکھ اور ساتویں آسمان پر سات لاکھ فرشتے ماتم کرنے اورنوحہ سننے والوں پر لعنتیں بھیجتے رہتے ہیں (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

رضا!؟

فصل :- مراتب میں رضا' صبر سے بلند تر ہے! جو رضا پر راضی ہوا وہی صابر ہے! لیکن اس کے برعکس کوئی کلمہ نہیں ہے ارشاد الٰہی ہے۔ "وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ" اللہ تعالیٰ کی رضا ہر چیز سے بڑھ کر ہے' اور بندے کا اللہ تعالیٰ سے راضی رہنا تمام عبادات س افضل ہے! سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ سے ایک دن سوال کیا! تم کون ہو؟ عرض کیا ایماندار! فرمایا ایماندار کی نشانی کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے' مصیبت پر ہم صبر کرتے ہیں' راحت و انعام پر شکر! اور قضائے الٰہی سے جو کچھ سامنے آئے اس پر راضی رہتے ہیں آپ نے فرمایا رب کعبہ کی قسم تم پکے مومن ہو! قال النبی صلی اللہ علیہ و سلم "اذا احب اللہ عبدا ابتلاہ فان صبر اجتباہ فان رضی اصطفاہ' جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اسے ابتلاء آزمائش میں ڈال دیتا ہے پھر جب وہ صبر کرتا ہے تو اسے مجتبیٰ (برگزیدہ) بنا لیتا ہے اور اگر راضی بر ضا ہو تو اسے مصطفیٰ (مقبول) بنا لیتا ہے!

نصیحت:- اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے خیر و شر کی تخلیق فرمائی' پس اس شخص

کے لئے خوشخبری ہے' جسے میں نے خیر کے لئے پیدا فرمایا' اس کے ہاتھوں میں خیر کا اجراء کرتا ہوں'

اور اس کے لئے تباہی و بربادی ہے جسے میں شر کے لئے تخلیق فرمایا! اس کے ہاتھوں شر کا ظہور ہوا اور اس کے لئے خرابی و بربادی ہے جو میرے حکم سے سرمو بھی سرتابی کرے!

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنھما فرماتے ہیں مجھے اپنے منہ میں انگارہ پسند ہے اس بات کے کہنے سے کہ جو چیز واقع ہو اس کے لئے کہوں کاش کہ یہ نہ ہوتی اور جو نہ ہوئی ہو اس کے لئے کہوں کاش کہ یہ چیز ہو جاتی!

حکایت :- حضرت ابوالحسن علی عارف باللہ احمد رفاعی کے بھانجے نے فرمایا! ایک مرتبہ میں حضرت شیخ علیہ الرحمتہ کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا اور وہاں ان کے سوا کوئی شخص نہیں تھا! اسی اثنا میں' کیا دیکھتا ہوں ایک آدمی ان کی طرف بڑھ رہا ہے! جسے میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا' وہ کچھ دیر بیٹھا رہا پھر روشندان سے پرندہ کی طرح نکلا اور چلا گیا' میں نے حضرت شیخ علیہ الرحمتہ سے دریافت کیا' تو فرمانے لگے یہ وہی تھے جن کے سپرد اللہ تعالیٰ نے بحر محیط کی حفاظت کر رکھی ہے' اور یہ خواص اربعہ میں سے تھے لیکن یہ ان سے الگ کر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ ایک جزیرہ پر بارش ہوئی تو یہ اپنے دل ہی دل میں کہنے لگا اگر آبادی میں بارش ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا!

میں نے عرض کیا آپ نے انہیں اس امر سے آگاہ کیوں نہ کیا! فرمایا مجھے ان سے شرم آئی میں نے عرض کیا اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے آگاہ کروں! آپ نے فرمایا اپنا سر اپنے گریبان میں ڈالیں' میں نے ویسے ہی کیا! اس کے بعد مجھے آواز دی اور فرمایا! اے علی! میں نے سر اٹھایا کیا دیکھتا ہوں کہ بحر محیط کے درمیان ایک جزیرہ میں ہوں! اور اس شخص کو میں نے وہیں پایا!

میں نے اسے اس بات سے آگاہ کیا! تو اس نے مجھ پر قسم ڈالی کہ میں اس کا خرقہ اس کے گلے میں ڈال کر منہ کے بل گھسیٹوں! اور یہ اعلان کرتا چلا جاؤں کہ یہ اس شخص کی سزا ہے جو اللہ تعالیٰ کے معاملات میں اس ذات اقدس پر اعتراض کرے!

میں نے اسے گھسیٹنے کا پختہ ارادہ کیا ہی تھا کہ ہاتف غیبی پکار اٹھا! اسے چھوڑ دو آسمان پر فرشتے گریہ زاری کرتے ہوئے اس کی سفارش کرر ہے ہیں' اور ہم نے اسے معاف کر دیا ہے۔ یہ سنتے ہی میں بے ہوش ہوگیا! جب افاقہ ہوا' تو میں نے حضرت شیخ رفاعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنے آپ کو حاضر پایا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا! الٰہی مجھے ایسی چیز سے آگاہ فرمایئے جس سے تیری رضا حاصل ہوسکے! تاکہ میں اسے بروئے عمل لاؤں' اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی نازل فرمائی "میری رضا اسی میں ہے کہ تم میری قضا پر راضی رہو! رضائی فی رضاک قضائی

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رابعہ عدویہ رحمھا اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں کہا الٰہی! مجھ پر راضی ہو! وہ کہنے لگی اللہ تعالیٰ سے تجھے شرم نہیں آتی کہ آپ اس کی رضا کے طالب ہیں اور خود اس سے راضی نہیں ہوتے۔ کسی نے پوچھا بندہ' اللہ تعالیٰ سے کب راضی ہوتا ہے۔ فرمایا جب وہ مصائب و آلام میں اسی طرح راحت وخوشی محسوس کرے جیسے انعام ونعمت میں کرتا ہے۔

حکایت :۔ اسرائیلی واقعات میں سے ہے کہ ایک عابد عرصہ دراز تک عبادت الہیہ میں مصروف رہا بعدہ اس نے خواب میں دیکھا کہ حبشی کنیز جوفلاں مقام پر رہتی ہے وہ اسکی رفیقہ جنت ہے جب بیدار ہوا تو اس کنیز سے کیفیت معلوم کی! پتہ چلا کہ یہ کھاتی پیتی ہے جبکہ وہ روزہ رکھتا ہے۔ وہ بہت سوتی

ہے جبکہ یہ شب بیداری کرتا ہے! اس نے دریافت کیا اس کے علاوہ کوئی تیرا خصوصی عمل ہے؟ وہ بولی میری عادت ہے کہ جب میں کسی تکلیف میں مبتلا ہوتی ہوں تو آرام کی طالب نہیں ہوتی جب بیمار ہوتی ہوں تو صحت وتندرستی کی درخواست نہیں کرتی، اگر دھوپ میں ہوتی ہوں تو سائے کی چاہت نہیں کرتی، یہی ایک عادت ہے جس سے عابد وزاہد عاجز ہیں۔

حکایت:۔ حضرت بشر حافی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے شہر "عباد" میں ایک شخص دیکھا جسے جذام وجنون لاحق تھا۔ چیونٹیاں اس کا گوشت کھائے جارہی ہیں۔ میں نے اس کا سر اپنی گود میں رکھا اور اس کے لئے دعا کرنے لگا! وہ ہوش میں آیا تو کہنے لگا، یہ فضولی کون ہے؟ میرے اور میرے خدا کے درمیان مداخلت کررہا ہے اگر اللہ تعالیٰ میرے بدن کا قیمہ بنا کر اڑا دے تب بھی میں اسی کی محبت کا دم بھروں! اور اس حقیقت کو یوں موزون کیا گیا ہے۔

نفس المحب علی الالام صابرة

لعل متلفها یوما یدا ویها

عاشق کا دل مصائب و آلام پر صبر اختیار کرتا ہے اس امید پر کہ شاید کسی روز محبوب اپنی نگاہ التفات سے درد کا درمان بنے!

حکایت:۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ایک مرتبہ ایک لنگڑے نابینے کے پاس سے گزر ہوا، جو برص اور فالج سے بھی دوچار تھا! پھر بھی اللہ تعالیٰ کا اس طرح شکر ادا کررہا تھا! الٰہی تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے ان عوارض سے محفوظ رکھا جس میں بکثرت تیری مخلوق مبتلاء ہے! حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا! تجھے کس بلا سے اللہ تعالیٰ نے عافیت میں رکھا ہے! عرض کرنے لگا یا نبی اللہ! میں اس شخص سے بہتر ہوں جس کے دل میں اپنے رب کی معرفت نہیں۔

ایسی ہی ایک اور حکایت میری نظر سے گزری ہے، ایک عورت جس کے ہاتھ، پاؤں کٹے ہوئے تھے، اور مذکورہ بالا شخص کی طرح وہ بھی اللہ تعالیٰ کا شکر

بجا لارہی تھی! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح اس سے کسی اللہ والے نے دریافت کیا اور اس نے مذکور الصدر شخص کی طرح جواب دیا۔ پھر اس سے علامت دریافت کی گئی تو وہ اچانک پرواز کرتے ہوئے گویا ہوئی' جسے معرفت الٰہیہ حاصل ہو اس کی ادنیٰ سی یہ علامت ہے!

حکایت:۔ کتاب الفرج بعد الشدۃ میں' میں نے دیکھا کسی عورت کو جانور نے لات ماری جس سے اس کا پاؤں ٹوٹ گیا! چند عورتیں اس کی عیادت کے لئے آئیں! وہ ان سے کہنے لگی' اگر یہ مصائب و آلام اور مشکلات نہ ہوتیں تو قیامت میں ہمیں مفلسی کا سامنا کرنا پڑتا!

ایسے ہی ایک اور عورت کو ٹھوکر لگی جس سے اس کا ناخن اتر گیا! وہ ہنسنے لگی' جب ہنسی کا سبب پوچھا گیا تو کہنے لگی اس کے ثواب کی لذت نے میرے دل سے تمام دکھ درد' دور کردیا ہے۔

بہجۃ الانوار میں ہے ایک شخص نے کھیرا کھانا چاہا وہ کڑوا نکلا' اس نے اپنے غلام کو دیا تو وہ چٹ کر گیا! جب پوچھا گیا کہ تو نے کیسے کھالیا! کہنے لگا میں نے تیرے ہاتھوں بہت کچھ عمدہ عمدہ کھایا ہے! اب مجھے یہ بات بھلی نہ لگی کہ ایک بار اگر ان ہاتھوں سے کڑوی چیز ملی ہے تو نہ کھاؤں! اسی ایک بات پر مالک نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا!

فردوس العارفین میں عارف کی چار نشانیاں مرقوم ہیں (۱) شرح صدر کا حامل ہو اور اس کا جسم ٹوٹا پھوٹا محسوس ہوتا ہو اس کے قلب پر درد ہو' اور سخاوت کا دروزہ کھلا ہوا نیز یہ بھی اس کی نشانیاں ہیں! اس کا دل تعظیم و ہیبت کا مخزن' زبان حمد وثناء کا مخزن' روح انس و قرب کا مخزن اور باطن' عشق و محبت کا مخزن ہو! اور اس کا نفس' سلطان عقل سے مقہور و مغلوب ہو! بیمار کو دیکھ کر دعا پڑھنی چاہیئے انشاء اللہ العزیز عنقریب باب الدعا میں آئے گی۔

فائدہ:۔ حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص سے فرمایا بیماری'

دکھ، درد یا کسی بھی تکلیف میں تم مبتلاء ہو جاؤ تو مقام مرض پر اپنا ہاتھ رکھ کر تین یا پانچ بار یہ دعا پڑھیں اور ہر بار ہاتھ اٹھا کر دم کریں، (تکلیف دور ہو جائے گی)

بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد من وجعی ھذا اس لئے کہ سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طرح مروی ہیں۔ (رواہ الترمذی)

فردوس العارفین میں ہے، ایک عورت کی داڑھ میں درد ہوا وہ چیخنے چلانے لگی تو آواز سنائی دی جو ہماری تکلیف سے صبر نہ کر سکے اسے چاہئے کہ ہمارے قرب سے کنارہ کشی اختیار کر کے مر جائے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک مرتبہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالیٰ آپ کو سلام سے یاد فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہئے، اب تو آپ رو بصحت ہیں؟ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ بات سنی تو متعجب ہوئے! پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا تمہیں کوئی مرض لاحق تھا! عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم سات سال سے دانت میں تکلیف تھی! آپ نے فرمایا! کبھی مجھے تو اطلاع نہ دی! عرض کیا! دوست کی شکایت کرنا مناسب نہیں سمجھا!

فائدہ مند نسخہ :۔ ڈاڑھ کے درد میں یہ تدبیر کارگر ہوتی ہے! لہسن گرم کر کے ڈاڑھ میں ڈال دیا جائے تو درد جاتا رہے گا! یا سیار نگو کے ساتھ سداب ملا کر لگائیں تو فائدہ مند ہے! کتاب سلب الخیرات میں حضرت اصمعی علیہ الرحمتہ کا بیان ہے "کہ میں ایک مرتبہ جنگل میں گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بدصورت آدمی کے ساتھ نہایت حسین وجمیل عورت جا رہی ہے۔ میں نے اس سے کہا! تجھے اس کی رفاقت پسند ہے؟ وہ کہنے لگی تم نے بہت برا کیا جو یہ

پوچھا! ممکن ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھا ہو اور مجھے بھی اس کے باعث ثواب نصیب ہو جائے۔ اور یہ بھی ممکن ہے اگر میں اسے ناپسند کروں تو اللہ تعالیٰ کے ہاں خطاکار ٹھہروں! اور سزا پاؤں! لہٰذا جو بات اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اسی سے میں راضی ہوں۔

حکایت:۔ ایک شخص نے اپنی اہلیہ سے پانی طلب کیا' جب وہ پانی لائی تو اس کی آنکھ لگ چکی تھی' صبح تک اس کے سرہانے کھڑی رہی جب وہ بیدار ہوا تو اسے اپنے سرہانے پایا' اس کا یہ عمل خاوند کو نہایت پسند آیا' اس نے اس سے محبت کا سلوک کرنا چاہا! اور کہنے لگا مجھ سے کچھ طلب کرو! وہ بولی مجھے طلاق دے دو! خاوند کو یہ بات تکلیف دہ محسوس ہوئی' بعدہ دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے' راستے میں آدمی کو ٹھوکر لگی اور اس کا پاؤں ٹوٹ گیا! عورت نے کہا! بس اب کافی ہے! آیئے واپس چلیں ایسی صورت میں مجھے طلاق لینا مناسب نہیں' کیونکہ تو نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے ایک حدیث بیان کی تھی کہ اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے کسی نہ کسی تکلیف میں مبتلاء فرما دیتا ہے! میں تیرے پاس ایک مدت سے رہتے ہوئے دیکھ رہی ہوں کہ تجھے کبھی کوئی تکلیف وغیرہ نہیں پہنچی تھی! میں نے خیال کیا اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت نہیں فرماتا! لیکن اب جو یہ تکلیف تجھے پہنچی ہے تو معلوم ہوا' اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت فرماتا ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت سے نکاح کیا' وہ کبھی بیمار نہ ہوئی اس پر انہوں نے طلاق دے دی! (احیاء العلوم) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جمیلہ عورت سے نکاح کا ارادہ فرمایا' لوگوں سے پتہ چلا وہ کبھی بیمار نہیں ہوئی' اسی پر آپ نے اس کے ساتھ نکاح کرنے سے اعراض فرمالیا!

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے مستجاب الدعوات تھے، لوگ آپ سے دعائیں کراتے، حالانکہ آپ کی بینائی ختم ہو چکی تھی، کسی نے آپ سے عرض کیا! آپ اپنی بینائی کی بحالی کے لئے دعا کیوں نہیں کرتے، اس پر آپ نے فرمایا قضاء اللہ احب الی من بصری، قضائے الٰہی مجھے اپنی آنکھوں سے زیادہ محبوب ہے۔

حکایت:۔ گزشتہ زمانے میں ایک شخص بڑا صاحب مال و اولاد، لیکن وہ یاد الٰہی سے بھی بڑا غافل تھا اللہ تعالیٰ نے اسے ابتلا و آزمائش میں مبتلاء کر دیا، اور اس کی بینائی بھی جاتی رہی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی الٰہی مجھے عبادت کرنے کے لئے آنکھیں عطا فرما دے، اس دور کے نبی علیہ السلام کو اس کی بینوائی کی حالت پر رحم آیا اور بارگاہ الٰہی میں عرض گزار ہوئے الٰہی! اس کی آنکھوں کی روشنی بحال فرما دے! اللہ کے نبی علیہ السلام کی طرف وحی آئی اگر ہم نے اسے بینائی عطا فرما دی تو یہ کبھی بھی ہماری عبادت کے لئے ہمارے دروازے پر نہیں آئے گا صبح کے وقت اللہ تعالیٰ کے اس نبی علیہ السلام کی اس سے ملاقات ہوئی تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کر رہا تھا، انہوں نے دریافت فرمایا! کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے آنکھیں پھر سے عطا فرما دی ہیں، کہنے لگا نہیں البتہ مجھے رضا بالقضا کی سعادت حاصل ہو گئی ہے میں نے تو اللہ تعالیٰ سے آنکھوں کا نور طلب کیا لیکن اس کی عنایت و کرمنوازی سے مجھے نور قلب نصیب ہو گیا ہے حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اسے اسی بات پر آنکھوں کی روشنی بھی عطا فرما دی!

حکایت:۔ احیاء العلوم میں مرقوم ہے "کسی صالح کا فرزند گم گیا! کوئی شخص اسے کہنے لگا کیا ہی اچھا ہو کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اور وہ مل سکے اس پر صالح شخص نے کہا! اللہ تعالیٰ کی قضا اور حکم پر میرا اس رنگ میں اعتراض کرنا اپنے فرزند کے گم جانے سے بھی میرے نزدیک زیادہ تکلیف دہ بات

ہے۔

اسی طرح ایک اور صالح کا لڑکا بیمار ہوا تو وہ بہت ہی زیادہ پریشانی کا اظہار کرنے لگے یہاں تک کہ وہ لڑکا فوت ہو گیا! تو پھر اس نے کسی بھی طرح غم و الم کا اظہار نہ کیا! اس پر ایک شخص نے کہا! یہ کیا معاملہ ہے وہ کہنے لگا پہلے میرا گھبرانا از راہ شفقت پدری تھا' لیکن جب قضائے الٰہی وارد ہو چکی ہے تو میں اسی پر راضی ہوں اور میں نے امر ربی کے سامنے سر تسلیم خم کر لیا ہے!

حکایت :- بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بصرہ میں ظالم (دہشت گرد' ڈکیٹ) داخل ہوئے انہوں نے بہت سے آدمی قتل کر دیئے اور مال و اسباب لوٹ کر چلتے بنے' حضرت اسماعیل بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مصاحبین نے ان سے عرض کیا کیا ہی اچھا ہوتا اگر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تو یہ بلا نقصان و ضرر دفع ہو جاتے اس پر موصوف فرمانے لگے اس شہر میں بہت سے اللہ کے ولی موجود ہیں جن میں ایک حبشی غلام بھی ہے وہ اس مسجد میں سوتا ہے تو اس کے پاؤں کوہ قاف (چیچنیا) تک پھیل جاتے ہیں اگر ایسے لوگ ان ظالموں کے لئے بددعا کریں تو روئے زمین صبح تک ہی ان سے خالی ہو جائے لیکن جو کچھ اللہ تعالیٰ کرتا ہے اسی پر یہ لوگ راضی رہتے ہیں!

کتاب العقائق میں ہے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک بار حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے بخار کو صورتاً" دیکھتے ہی خواہش کا اظہار کیا! انہی دنوں آپ کا کسی درخت کے نیچے بیٹھنے کا اتفاق ہوا' کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سوار زروجواہر لئے آ رہا ہے! جب وہ اس درخت کے قریب پہنچا تو اس کے تمام پتے جھڑنے لگے! آپ نے پوچھا! جبریل یہ سوار کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا! یہ بخار ہے! آپ نے فرمایا' جب درخت کے ساتھ اس کا یہ معاملہ ہے تو انسان کے ساتھ کیا کچھ نہیں کرتا ہو گا!

آواز آئی! میرے حبیب! جیسے اس درخت کے پتے اس کے لاحق ہونے سے گر پڑے ہیں اسی طرح آپ کے امتیوں میں سے جسے یہ لاحق ہو گا! اور پسینہ پھوٹے گا تو پسینے کے قطروں کی طرح ان کے تمام گناہ گر جائیں، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن کا بخار سال بھر کے لئے کفارہ ہے!

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور ہر جوڑ کو بخار سے تکلیف پہنچتی ہے پس ہر روز کا بخار بندے کے گناہوں کے لئے ہر جوڑ کا کفارہ بنتا جاتا ہے، بعض حکماء بیان کرتے ہیں کہ "اطباء کی تحقیق کے مطابق" ایک دن کا بخار ایک سال کی قوت ضائع کر دیتا ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے جسے تین گھنٹے کے لئے بخار آ جائے اور وہ حمد و شکر بجا لائے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں میں اس کے لئے اظہار فخر فرماتا ہے! فرشتو! دیکھو میرے بندے کو، اس نے ابتلا و آزمائش میں کیسے صبر اختیار کیا! لہٰذا اس کے لئے دوزخ سے رہائی کی سند اس طرح تحریر کرو! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ اللہ تعالیٰ جو عزیز و حکیم ہے اس کی طرف سے فرمان ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے فلاں بندے کی رہائی اور نجات کا سرٹیفکیٹ ہے! کہ میں نے تجھے دوزخ سے نجات عطا فرمائی اور جنت کو تیرے لئے لازمی ٹھہرایا، اب سلامتی کے ساتھ اس میں داخل ہو جائیے!

طبرانی میں ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین دن تک کسی بھی بیماری میں مبتلاء ہوا وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی اپنی والدہ کی گود میں آیا ہے! حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیماری کے عالم میں فوت ہوا وہ شہید ہے! اور قبر کی سختی سے محفوظ رہے گا صبح و شام جنت سے اسے رزق عطا ہوتا رہے گا! (رواہ ابن ماجہ)

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! مریض بیماری کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا مہمان رہتا ہے! اللہ تعالیٰ جل و علا اسے یومیہ ستر شہداء کے اعمال کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے اور اس کے مدارج میں ترقی عنایت کرتا ہے اور جب اسے صحت و تندرستی سے نوازتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک و صاف ہوجاتا ہے جیسے ابھی والدہ کی گود میں آیا ہے۔

نیز فرمایا! بیماروں کو کھلانے' پلانے کے سلسلہ میں تکلیف نہ دو! کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کھلاتا پلاتا ہے (رواہ ابن ماجہ و ترمذی) احیاء العلوم میں ہے' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے حقوق کی معرفت اور اس کی عظمت و جلالت کو قائم رکھنے میں یہ عمل بھی شامل ہے کہ تم اپنے دکھ' درد اور غم و الم کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کرو!

فائدہ:۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ' بخار کے لئے یہ تعویذ بناتے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' بسم اللہ و باللہ و محمد رسول اللہ یا نار کونی برداً و سلاما" علی ابراھیم و ارادوبہ کیدا فجعلناھم الاخسرین اللھم رب جبریل و میکائیل و اسرافیل اشف صاحب ھذا الکتاب بحولک و قوتک و جبروتک الہ الحق آمین۔

حضرت امام ابوالقاسم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ کا فرزند بیمار ہوا تو ان کے والد صاحب مرحوم فرماتے میں نے خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کی اور اس بچے کی علالت کے بارے میں عرض گزار ہوا! ارشاد فرمایا آیات شفاء پڑھ کر دم کرو اور انہیں کسی برتن پر لکھ کر پلائیں' چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ان کے فرزند دلبند کو شفا نصیب ہو گئی'! آیات شفا یہ چھ آیتیں ہیں - و یشف صدور قوم مومنین' و شفاء لما فی الصدور' فیہ شفاء للناس' و ننزل من القرآن ما ھو شفاء و رحمہ للمومنین واذا مرضت فھو یشفین' قل ھو للذین آمنوا ھدی و شفاء

حکایت :- اخبار سابقہ میں وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں سے ایک نبی علیہ السلام فقر و جوع اور قمل کھٹمل وغیرہ کی دس سال تک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کرتے رہے مگر کوئی جواب نہ پایا' پھر اس کے پاس وحی بھیجی کہ آپ کب تک اس کی شکایت کرتے رہیں گے! جو کچھ تیرے لئے مقدر کر چکا ہوں اور مخلوق کی تخلیق سے پہلے تیرے لئے ودیعت کر چکا ہوں کیا تم اس کے برعکس چاہتے ہو اور تمہاری خواہش ہے کہ میں مخلوق کو از سر نو تخلیق کروں اور جو مقدر کر چکے ہیں اسے بدل دیں اگر یہ بات ہے تو گویا کہ تمہارا ارادہ ہمارے فیصلے پر غالب آئے گا! تو سن لیں! مجھے اپنے عزو جلال کی قسم اگر دوبارہ حرف شکایت زبان پر لائے تو یاد رکھیئے تمہارا نام دیوان نبوت سے خارج کر دیا جائے گا۔

حکایت :- ایک اسرائیلی اتنا عابد و زاہد تھا کہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اس سے ملنے تشریف لے گئے' اور اس سے دریافت فرمایا کیا اللہ تعالیٰ سے کوئی طلب رکھتا ہے ؟ اس نے عرض کیا! ہاں! اللہ تعالیٰ سے میرے لئے یہی کہیں کہ وہ مجھے بھی اپنی رضا سے نوازے! اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی نازل فرمائی! اسے فرما دیجئے! شب و روز جتنی چاہے عبادت کرے میرے نزدیک یہ دوزخی ہے جب یہ پیغام حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے پہنچایا! تو کہنے لگا میں اپنے اللہ کے امر پر خوش ہوں یا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام مجھے اس کے عزو جلال کی قسم میں اس کی بارگاہ سے کبھی بھی منہ نہیں پھیروں گا اگرچہ مجھے جلا ڈالے! اور نہ ہی اس کے دروازے سے ہٹوں گا! اگرچہ دھتکارے!

پھر حضرت موسی علیہ السلام کی طرف وحی آئی! آپ اسے فرما دیجئے! تو نے صبر و رضا کے ساتھ میرے حکم کو قبول کیا! اور دشوار ترین قضا پر بھی راضی رہا! اگر تیرے گناہوں کے باعث تمام زمین و آسمان کی خلاء و قضا بھر

جائے تب بھی میں تجھے بخشش سے نوازوں گا! جب یہ خبر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے پہنچائی تو وہ سجدے میں گر پڑا! اور اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی!

حکایت:۔ حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ علیہ عنہ کا بیان ہے کہ کسی جنگل میں ایک شخص رہتا تھا جس کے پاس ایک کتا، ایک گدھا اور ایک مرغ تھا! گدھے پر وہ لوگوں کا بوجھ لادا کرتا، کتا اس کی حفاظت کرتا، مرغ سے وہ نمازوں کے اوقات کا پتہ لگاتا! اتفاقاً" ایک روز لومڑی آئی اور اسے لے گئی ہے وہ کہنے لگا مجھے امید ہے کہ یہ میرے لئے بہتر ہو گا! پھر کتا بھی ہاتھوں سے گیا! تب بھی اس نے وہی کہا! یہاں تک کہ ایک دن بھیڑیا آیا اور اس نے گدھے کو شکار بنالیا! تب بھی وہ کہنے لگا اسی بات میں بھلا ہو گا! دیکھتے کیا ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت آپ کے پڑوسیوں پر دشمن نے حملہ کر دیا! اور شوروغل کی آوازیں آپ تک پہنچ رہی تھیں! ان کے پاس تو اب کچھ نہیں تھا کہ شور کرتا! کتا! گدھا، اور مرغ تو مر چکے تھے اس لئے اس شخص کے اہل و عیال اور خود اس کے نزدیک حضرت مسروق کا ہونا یا نہ ہونا برابر تھا!

العبد ذوصحر و الرب ذو قدر - و الدھر ذو دول و الرزق مقسوم
والخیر اجمع فیما احتار خالقنا - و فی اختیار سواہ الشوم واللؤم

انسان پریشان ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ مقدر فرماتا ہے۔ اور زمانہ تبدیلی دکھاتا ہے حالانکہ رزق مقدر ہو چکا ہوتا ہے۔ بہترین تو وہی چیز ہے جو ہمارا خالق ہمارے لئے مقدر فرمائے۔ اس کے علاوہ اپنی خواہش کے مطابق پسندیدگی بدبختی اور حرماں نصیبی کے سوا کچھ نہیں۔

فائدہ:۔ حضرت امام نووی علیہ الرحمتہ تہذیب الاسماء واللغات میں تحریر فرماتے ہیں حضرت مسروق بن (رضی اللہ تعالیٰ) اجزع سے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

آپ حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ سے فرما رہے تھے! سنا ہے اجزع شیطان کا نام ہے اور تم مسروق بن عبدالرحمٰن ہو۔ (یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے باپ کا نام اجزع سے بدل کر عبدالرحمٰن رکھا) حضرت سمعانی بیان کرتے ہیں کہ بچپن میں انہیں کوئی اغواء کر کے لے گیا تھا اسی سبب سے آپ کا نام مسروق پڑ گیا! تریسٹھ سال کی عمر میں واصل بحق ہوئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حکایت :۔ ایک اسرائیلی نہایت عابد و زاہد تھا! اس نے اپنی بیوی سے کہا اتنے سالوں سے میرا دل کباب کی طلب میں ہے! لیکن فقراء کے خیال سے میں نے اسے ترک کر رکھا ہے! وہ عرض گزار ہوئی میں دس بکریاں ذبح کراتی ہوں! ایک تیرے لئے اور نو فقراء کے لئے! جب وہ ذبح کر چکی تو اس کے بڑے بیٹے نے چھوٹے بیٹے سے کہا آؤ میں تمہیں دکھاؤں کہ والدہ نے بکریاں کس طرح ذبح کی ہیں! اور یہ کہتے ہی اسے ذبح کر دیا! جب ڈر کر بھاگا تو جلتے تنور میں گر پڑا! اور جل گیا!

وہ اپنے دونوں بچوں کی لاشوں کو کمرے میں رکھ کر بڑی خاموشی سے فقراء کی مہمانداری کے لئے کھانے پکانے میں مصروف رہی! جب عابد آیا تو اسے اطمینان سے کھلایا پلایا! یہاں تک کہ وہ خوب سیر ہوا پھر اسے کہنے لگی میرے پاس دو چیزیں بطور امانت تھیں! اب میں نے وہ اسے واپس کر دی ہیں مگر مجھے واپس کرنا بڑا تکلیف دہ محسوس ہو رہا ہے! وہ کہنے لگا! جس کی امانت تھی وہی حق دار تھا اسے واپس کرنے پر رنجیدہ نہیں ہونا چاہئے!

تب وہ کہنے لگی تیرے بیٹے نے اپنے چھوٹے بھائی کو ذبح کر ڈالا ' اس کے بعد وہ ڈر کر بھاگا تو وہ تنور میں گر پڑا' اور جل گیا! وہ کہنے لگا جب تو نے اس پر صبر کیا ہے تو میں تجھ سے زیادہ حق رکھتا ہوں کہ صبر اختیار کروں! لیکن میرا دل چاہتا ہے کہ میں انہیں ایک بار دیکھ لوں! جب وہ دونوں چراغ ہاتھوں

میں لئے کمرے میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں صبر کی برکت سے وہ دونوں بچے صحیح و سلامت آپس میں ہنس ہنس کر باتیں کر رہے ہیں اسے حضرت نسفی نے بیان کیا! حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں جن کے نزدیک مصائب و آلام شہد سے بھی زیادہ مرغوب ہیں اور غم و الم ان کے نزدیک تازہ کھجوریں!

حکایت:۔ غزوہ خندق میں جب خندوق کھودی جا رہی تھی تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس آئے اور کہا مجھے سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے چہرہ مقدس پر بھوک کے آثار محسوس ہو رہے ہیں !کیا تمہارے پاس کھانے پینے کے لئے کوئی چیز ہے۔ جواب دیا تھوڑے سے جو اور ایک بکری کا بچہ ہے۔ اس کے بعد اس خوش قسمت صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو پیس لئے، بکری کے بچے کو ذبح کرایا اور کھانا تیار کیا!

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام خندق پہنچے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم اس وقت از خود مٹی اٹھا رہے تھے۔ اور ادھر یہ حادثہ فاجعہ پیش آگیا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو لڑکے تھے ایک نے دوسرے سے کہا آؤ میں تجھے دکھاؤں والدہ نے بکری کیسے ذبح کرائی ! یہ کہا اور اپنے بھائی کو ذبح کر ڈالا، جب ان کی والدہ نے خون بہتے دیکھا تو چلا اٹھی ! لڑکا پریشانی کے عالم میں بھاگا اور تنور میں گر کر شہید ہو گیا، انہوں نے دونوں کو مکان کے اندر کمبل میں چھپا دیا ! اور خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے لئے کھانا تیار کرنے لگیں ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم تمام مہاجرین و انصار کو لئے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے آئے ! حالانکہ ان کا گھر چھوٹا سا تھا! آپ نے فرمایا ! یا جابر! کیا تم چاہتے ہو اللہ تعالیٰ تمہارے گھر کو کشادہ فرما دے ! عرض کیا! ہاں ! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ! آپ دو زانو ! بیٹھ کر دعا فرمانے لگے ! حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

میں دیکھ رہا تھا چھتیں بلند ہو رہی ہیں صحن کشادہ و فراخ ہوتا جا رہا ہے اور دیوار پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ (سبحان اللہ)

یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برتن سے از خود کھانا نکالنے لگے! آپ نے فرمایا دس دس آدمیوں کی جماعت کو بلاتے جاؤ! القصہ سبھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کھانا کھا چکے تو آپ نے اپنے لئے طلب فرمایا! نیز فرمایا! یا جابر! اپنے بچوں کو بھی بلاؤ! تاکہ وہ میرے ساتھ کھانا کھائیں بچوں کی والدہ نے عرض کیا! حضور! وہ آرام کر رہے ہیں! آپ نے فرمایا ہم تو ان کے ساتھ ہی کھائیں گے! وہ لوٹ کر اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس گئے وہ کہنے لگیں رہنے دو! لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کمرے میں داخل ہو کر خود ان بچوں کے پاس پہنچ گئے! کپڑا اٹھایا تو انہیں زندہ پایا گویا کہ وہ ایک دوسرے سے گلے مل رہے ہیں آپ کو دیکھتے ہی ایک آپ کے دائیں اور ایک آپ کے بائیں جانب بیٹھ گئے' پھر حضور کے ساتھ انہوں نے کھانا کھایا!

نبی کریم صلی علیہ وسلم مسکرائے اور فرمانے لگے! یا جابر! میں تمہیں ایک خبر دیتا ہوں جس کی جبریل نے مجھے اطلاع دی ہے! عرض کیا ارشاد! تو آپ نے حضرت جابر رضی اللہ علیہ وسلم کو تمام ماجرا کہہ سنایا جس طرح انہیں پیش آیا تھا! اس پر حضرت جابر اور ان کی اہلیہ محترمہ بے حد مسرور ہوئے اور انہیں بہت ہی زیادہ خوشی ہوئی!

اذا مار ماک الدھر یوما بنکبتہ۔ فھی لہ صبرا و اوسع لہ صدرا

فان تصاریف الزمان عجیبۃ۔ فیوما تری یسیرا او یوما عسرا

جب تجھے زمانے کی نیرنگیاں مصیبت میں ڈالیں تو ان کا مقابلہ صبر و استقامت سے کرو اور اپنے سینے کو ان کے استقبال کے لئے کشادہ کر لو! کیونکہ انقلابات زمانہ اپنی عجیب و غریب صورت میں ظہور پذیر ہوتے رہتے

ہیں۔ کبھی تو سکون و اطمینان اور آسانی دیکھے گا اور کبھی تکلیف دہ کیفیات سے دوچار ہونا پڑے گا۔

حکایت :- جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں ان کی خون آلود قمیض لائے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا۔ ما اشفق ھذا الذئب حتی اکل یوسف ولم یمزق قمیصه

یہ بھیڑیا کتنا شفیق ہے جس نے یوسف علیہ السلام کو تو کھالیا مگر ان کی قمیض کو ذرہ برابر گزند نہ پہنچایا؟ یہ کہتے ہی بے اختیار' رونے لگے! حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے! قال علیک بالصبر الجمیل عرض کیا آپ صبر جمیل اپنایئے!

صبر جمیل ایسے صبر کو کہتے ہیں جس میں کسی قسم کا شکوہ و شکایت نہ ہو! نہ ہی کسی قسم کے حزن و ملال کا اظہار ہونا پائے! حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ سنتے ہی اپنی آنکھیں بند کرلیں' اور غم فرقت' اپنے دل میں چھپالیا! اور فرمایا " فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ" اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ پر نیند غالب کردی' آپ آرام فرمانے لگے پھر اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا! حضرت یعقوب علیہ السلام نے از خود صبر جمیل اختیار کرنے کا عہد کیا ہے! اب حضرت یوسف علیہ السلام کی صورت بن کر آپ کی خدمت میں جائیں جب جبریل صورت یوسف' حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھنے سے آنکھیں ڈبڈبا گئیں اور فرمانے لگے ای قرۃ عینی اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! یہ کہنا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام نے انہیں بیدار کردیا اور فرمایا آپ کا وعدہ صبر جمیل کہاں گیا؟ اس پر آپ نے مٹی اٹھائی اور اپنے منہ میں رکھ لی! اور توبہ و استغفار کرنے لگے! یہ منظر فرشتوں سے دیکھا نہ گیا اور رونے لگے اس پر حکم الٰہی ہوا

! جبریل، حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہئے، مٹی تھوک دیں ! اس نے معاف فرمایا ! اور رونے کی بھی اجازت دی ! ہاں میرے سوا کسی سے شکوہ و شکایت نہ کریں۔

بعض عرفاء نے فرمایا ہے کہ صبر کے لئے ثناء کا دروازہ کھلا ہے، ثناء کے لئے عطاء کا اور عطاء کے لئے جزاء کا، جزا کے لئے بقا کا اور بقاء کے لئے لقا کا دروازہ کھلا ہے اور وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ وَّمَنْ نَّظَرَ اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ !اور اس دن کتنے ہی تر و تازہ چہرے ہوں گے جو اپنے رب کی زیارت سے مستفیض ہو رہے ہوں گے اور جسے اللہ تعالیٰ کے دیدار کی نعمت میسر ہوئی اسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوئی!

حکایت :۔ حضرت ابراہیم ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی خواب میں زیارت کی ! تو مجھے فرمایا تم کہو ! الٰہی مجھے اپنی رضا پر کار بند رکھو اور ابتلاء آزمائش میں صبر عطا فرما اور اپنی نعمت پر شکر کرنے کا عزم میرے دل میں ودیعت فرما ! چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بار حج کرنے جا رہا تھا دوران سفر ایک اونٹ سوار ملا جو کہنے لگا ابراہیم کہاں جا رہے ہو ! آپ نے جواب دیا حج کا ارادہ ہے ! وہ شخص کہنے لگا ! آپ کی سواری کہاں ہے ؟ کیونکہ راستہ طویل ترین ہے ! آپ نے فرمایا میری سواریاں تو بکثرت ہیں لیکن تو انہیں دیکھ نہیں سکتا ! وہ کہنے لگا بتایئے تو سہی وہ ہیں کہاں؟ آپ نے فرمایا مجھے جب کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو میں "مرکب صبر" پر سوار ہوتا ہوں اور جب مجھے کوئی نعمت حاصل ہوتی ہے تو "مرکب شکر" کو استعمال میں لاتا ہوں، اور جب تقدیرِ قضا کا حکم نافذ ہوتا ہے تو "مرکب رضا" کو ہاتھ میں لاتا ہوں جب میرا دل کسی چیز کی رغبت کرتا ہے تو میں اسے یہ سبق دیتا ہوں ! اکثر دن گزر چکے تھوڑے باقی ہیں پھر میری موت ہے!! اس پر وہ بولا ! بلاشبہ آپ تو یادالٰہی میں جا رہے ہیں در حقیقت آپ سوار ہیں اور میں

پیادہ پا!

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "رضا" اللہ تعالیٰ کے مقربین کا ایک مقام ہے! جو ان کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان صرف روح و ریحان ہی کا پردہ ہے اور کوئی چیز حائل نہیں! حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں روح سے اللہ تعالیٰ کی رحمت مراد ہے۔

قراء عشرہ میں سے حضرت قاری یعقوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا روح بضم را ہے یعنی ایمان دار کی روح ریحان میں نکلتی ہے اور باقی قراء حضرات نے روح بفتح را کہا ہے یعنی مومن کے لئے راحت و ریحان ہے اور بعض فرماتے ہیں ریحان سے مراد یہی ریحان ہے جو مشہور پھول ہے! جسے سونگھنے سے خوشبو میسر ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں "ریحان" قرآن کریم میں جہاں جہاں آیا ہے اس سے ہر جگہ رزق ہی مراد ہے! بعض فرماتے ہیں اس سے تقدیر الٰہی پر عمدہ رضا کا اظہار ہے، یعنی زبان پر ذرہ بھر بھی حرف شکایت نہ لائے اتنا بھی نہ کہے کہ آج تو گرمی سخت ہے! رہا حضرت ایوب علیہ السلام کا یہ کہنا کہ مجھ پر تباہی و بیماری نے گھر کر لیا ہے! اس قول میں محض نیاز مندی ہی کا اظہار تھا! کیونکہ بیماری اور تباہی و بربادی کے وقت ذرا بھی اظہار نہ کرنا گویا کہ امر مقدر میں قضائے الٰہی کا مقابلہ ہے!

فائدہ:۔ بیان کرتے ہیں کہ کسی حاکم نے ایک صالح شخص کو قید کر لیا اور اس کے قتل کرنے کی قسم اٹھا لی! اسے خواب آیا کوئی شخص کہہ رہا ہے ان کلمات سے حاکم وقت کے نام خط لکھو اور دریا میں ڈال دو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من العبد الذلیل الی الرب الجلیل انی مسنی الضر و انت ارحم الراحمین فبحق محمد و آل محمد اکشف همی و حزنی و فرج عنی ۔:

مسئلہ :- سوال پیدا ہوتا ہے جب ہر حکم الٰہی پر راضی رہنا واجب ہے اور ہر گناہ سے نفرت کرنا بھی لازمی ہے حالانکہ یہ بھی بلاشبہ قضائے الٰہی میں شامل ہے' لہٰذا اس سے کراہت من وجہ تقدیر و قضا و خداوندی سے کراہت کرنا ٹھہرے گی لہٰذا یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک ہی امر میں رضا مندی اور نفرت و ناگواری جمع ہوں ؟ سنئے ! اس کا جواب اس مثال سے اظہر من الشمس ہو جائے گا ! جیسے حضرت امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احیاء العلوم میں رقم فرماتے ہیں ! وہ اس طرح کہ فرض کریں تمہارے دو دشمن ہیں اور ان میں باہم بھی دشمنی ہے لیکن ان میں سے اگر ایک دشمن مرجائے تو تم اس کا مرنا برا سمجھو گے کیونکہ وہ تمہارے دوسرے دشمن کی ہلاکت میں کوشش کیا کرتا تھا ! لیکن اس وجہ سے اچھا بھی سمجھو گے کیونکہ وہ تمہارا بھی دشمن تھا ! اسی طرح گناہ میں بھی دو جہتیں ہیں ! ایک تو خدا سے تعلق ہے ! یعنی وہ قضائے الٰہی کے مطابق ہے لہٰذا اس اعتبار سے تو تقدیر الٰہی پر رضامندی کا اظہار کرنا چاہئے اور دوسری وجہ سے ! اس کا تعلق بندے سے ہے کیونکہ وہ اپنے ارادے اور اختیار سے اسے بروئے عمل لاتا ہے اور اس کا یہ گناہ اللہ تعالیٰ سے دوری کا باعث ہوتا ہے اس لئے اسے برا سمجھو گے!

فصل

ادب

قال اللہ تعالیٰ قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا (الایتہ) اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ سے بچاؤ قال الامام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ای اَدِبُوْهُمْ وَ عَلِّمُوْهُمْ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "انہیں علم و ادب سکھاؤ و قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکرموا اولادکم واحسنوا ادبھم (ابن ماجہ) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! اپنی اولاد پر شفقت سے پیش آؤ اور انہیں عمدہ آداب سے آراستہ کرو! وقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لان یؤدب احدکم انہ خیر "لہ من ان یتصدق بصاع طعام" فجعل تادیب الابن اعلیٰ من الصدقۃ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تمہارا اپنی اولاد کو ادب سکھانا ایک صاع کھانا کھلانے سے عمدہ ہے نیز فرمایا! صدقہ و خیرات سے اعلیٰ و افضل یہ عمل ہے کہ اپنی اولاد کو ادب سکھائیں شرح بخاری شریف میں حضرت ابن ابی جمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے حضرت امام رازی علیہ الرحمتہ "اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں چند سوال فرماتے ہیں" وَاِذْقَالَ اللّٰهُ يَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ (الایتہ) اے عیسیٰ ابن مریم کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری والدہ کو اپنا معبود ٹھہراؤ!؟

اول! انت؟ کیا تم نے؟ یہ استفھام انکاری ہے؟ اور اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے! وہ کیسے سوال کر سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ "اس انداز سوال سے نفس مضمون پر انکار مقصود ہے!

"ثانی" اللہ تعالیٰ جل و علا کو تو یہ بلاشبہ معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ

السلام نے ایسے بالکل نہیں کہا! پھر ان سے سوال کیوں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس رنگ میں عیسائیوں کو زجرو توبیخ اور عتاب و تہدید مقصود ہے کیونکہ ان کا عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ صلی علیہ السلام معجزات کے خالق ہیں۔ اور خالق معبود ہوتا ہے!

سوم:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے یہ کیسے جائز ہوا باوجودیکہ آپ جلیل القدر نبی ہیں اگر تو چاہے ان کی مغفرت فرما تو ہی عزیز و حکم ہے جب کہ عیسائیوں نے کھلم کھلا شرک کا ارتکاب کیا تھا! اور مشرک کے لئے مغفرت و بخشش بالکل نہیں!؟

اس کا یہی جواب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے معاملات کا خود مختار ہے چاہے اطاعت گزار کو سزا دے اور چاہے تو خطاکار کو بخشش سے نوازے! وہ مالک ہے اس سے کوئی کچھ پوچھنے والا نہیں! وہ جو چاہے کرے! سورۃ بقرہ کی ابتداء میں حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ تفسیر بیان کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے سراپردہ جلال سے ابلیس کی طرف وحی بھیجی "اے ابلیس تو نے مجھے پہچانا ہی نہیں اگر تو مجھے پہچان لیتا تو میرے کسی کام میں معترض نہ ہوتا' کیونکہ میری ذات اقدس کے سوا کوئی معبود نہیں' اور مجھ سے کسی کو سوال کی جرات نہیں ہے!

دوسرا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بعض کی توبہ کے بارے کہا ہو بناء علیہ ان کی مغفرت کے طالب ہوئے ہوں۔ نیز بعض یہ بھی کہتے ہیں یہ بات اللہ تعالیٰ نے انہیں اس وقت فرمائی جب آسمان پر اٹھایا۔ اس تقدیر پر یہ مفہوم ہو گا اگر انہیں حالت کفر پر موت دے اور انہیں عذاب میں مبتلاء کر دے تو وہ تیرے ہی بندے ہیں اور تو ہی غالب و حکمت والا' حاکم و مختار ہے' تو انہیں ضلالت کفر سے نکال کر نور ایمان کی دولت عطا فرما اور مغفرت و بخشش سے بہرہ مند کر دے! یہ تیری ذات کے

لئے چنداں مشکل نہیں!

نیز امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کے والد ماجد علیہ الرحمتہ سے منقول ہے "العزیز الحکیم" اس مقام پر "الغفور الرحیم" سے ابلغ ہے کیونکہ صفتِ رحمت و مغفرت اس حالت کے مشابہ ہے جس کا ہر ایک محتاج کے ساتھ رحمت و مغفرت سے پیش آنا ہے۔ اور عزت و حکمت کا تقاضا یہ نہیں بلکہ عزیز ہونے کا یہ مقتضی ہے کہ جو چاہے سو کرے اور تمام جہات استحقاق سے عالی ہو پھر باوجود اس کے اگر مغفرت کا حکم دے تو وصف مغفرت و رحمت سے بھی زیادہ کامل طور پر اس کے کرم کا اظہار ہو گا!

میں نے تفسیر تیسیری میں دیکھا ہے فانک انت العزیز الحکیم سے مراد المعز لھم المغفرۃ الٰہی بیشک تو ان کو مغفرت عطا فرما کر عزت سے نوازنے والا ہے مفہوم یہ ہے کہ الٰہی تو غالب و حکمت والا ہے' کفار' یہود و نصاریٰ کے کفر سے تجھے کوئی ضرر نہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ الٰہی تو عزیز و حاکم و حکیم اور غلبے و قہر پر قادر ہے۔ لیکن قدرت کے باوجود معاف فرمانا تیرے کرم کی نہایت عمدہ صفت ہے میں نے الوجودہ المسفرہ عن التاع المغفرہ میں دیکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو یہ کہا ہے انک انت العزیز الحکیم ' اس کا باعث یہ ہے کہ انہیں ایسے لوگوں کے لئے جو غیر اللہ کے پجاری تھے ان کی مغفرت کی سفارش کرتے ہوئے شرم آئی تھی۔

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ تَعۡلَمُ مَا فِیۡ نَفۡسِیۡ وَلَاۤ اَعۡلَمُ مَا فِیۡ نَفۡسِکَ سے متعلق بیان کرتے ہیں کہ اس کا مفہوم یہ ہے "جو کچھ میرے دل میں ہے تو جانتا ہے اور جو تیرا علم ہے اس سے ابھی تو نے مجھے آگاہ نہیں فرمایا! نیز یہ بھی مطلب لیتے ہیں جو کچھ میرے پاس ہے تو جانتا ہے اور جو تیرے پاس ہے مجھے اس سے ابھی تو نے خبر نہیں دی ' یہ بھی کہا گیا ہے جو کچھ ان لوگوں نے میری عدم موجودگی میں کیا وہ تو ہی جانتا ہے' اور جو تیرا ذاتی علم

غیب ہے اسے میں نہیں جانتا! (واللہ اعلم)

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کہا وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنَ میں جب بیمار ہوتا ہوں وہی شفا عطا فرماتا ہے ولم یعقل و اذا مر تضتنی ادباء مع ربه اور اللہ تعالیٰ کی ذات ذوالجلال کے ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ نہ کہا کہ جب تو مجھے بیمار کرتا ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قول ہے لما احسن ادبه مع ربه حیث قال ان اللّٰه معنا جنہیں اللہ تعالیٰ نے حسن ادب سے نوازا تو اس طرح کہا بیشک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے فقدم اسم اللّٰه علی اسمه پس اللہ تعالیٰ کا نام اپنے ذکر سے مقدم رکھا! اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کو شرک سے بچا لیا بخلاف قوم موسیٰ کے انہوں نے بچھڑے کی پوجا کر کے ارتداد کی راہ اختیار کر لی! کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے نام سے اپنا ذکر پہلے کیا ان معی ربی!

علامہ بونی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے "حضرت نوح علیہ السلام کا نام اس وجہ سے نوح ہوا کہ آپ نے ایک بار ایک مردہ کتے کو دیکھا تو اس سے کراہت کا اظہار کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نوح! تو میری مخلوق سے اظہار نفرت کرتا ہے ذرا ایسی پیدا تو کریں! پس آپ اسی سبب سے بہت روئے اور نوحہ کیا جس کے باعث آپ کا نام نوح مشہور ہو گیا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

عقائق میں ہے کہ آپ نے ایک کتا دیکھا جس کی چار آنکھیں تھیں آپ نے اسے برا محسوس فرمایا! تو وہ کتا بولا اور کہنے لگا یا نوح اتحبب الصنعة فلو کان الامر الیٰ لم اکن کلبا؟ اے اللہ کے نبی! نوح علیہ السلام! آپ اللہ تعالیٰ کی صنعت پر عیب کا اظہار فرماتے ہیں اگر میرے بس کی بات ہوتی تو میں کتا بنتا ہی کیوں؟ بنانے والا تو وہی ہے جو ہر عیب و نقص سے پاک ہے اسے کوئی کسی عیب کا الزام نہیں دے سکتا' اس پر آپ بہت ہی زیادہ

نوحہ ورازی کرنے لگے۔

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کوئی شخص غلاظت کے کیڑے کے متعلق ایک بار یہ کہنے لگا! اللہ تعالیٰ نے اس کیڑے کے پیدا کرنے میں کونسی مصلحت دیکھی کہ پیدا کر دیا! نہ اس کی صورت اچھی نہ ہی اس میں خوشبو ہے! اسی بات پر اللہ تعالیٰ کی گرفت نازل ہوئی اور اسے ایک ایسے مرض میں مبتلاء کر دیا جس کا علاج سوائے اس کیڑے کے نہیں تھا بہت سے اطباء سے علاج کرایا مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی آخر کار ایک ایسا طبیب آیا جس نے اس کی بیماری کا علاج وہی کیڑا بتایا' کیڑے کو لایا گیا اس نے اسے جلایا اور زخم پر رکھ دیا! آہستہ آہستہ زخم درست ہوتا چلا گیا! تب وہ شخص پکار اٹھا! اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بیماری میں اسی لئے مبتلاء کیا تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ دوسروں کے نزدیک جو کوئی چیز انتہائی بری ہے اس کی تخلیق میں بھی اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت پنہاں ہوتی ہے۔ "فعل الحکیم لا یخل عن الحکمۃ میرے نزدیک وہی نہایت قیمتی اور نایاب دوا ہے۔

فائدہ :۔ حضرت علامہ دمیری رحمہ اللہ تعالیٰ حیات الحیوان فرماتے ہیں غلاظت کے کیڑے میں ایسی رطوبت ہوتی ہے اگر اسے آنکھوں میں لگایا جائے تو آشوب و چشم سے آرام اور بینائی میں خاص تیزی آجاتی ہے۔ اگر بچھو کے کاٹے پر لگائی جائے تو فوری آرام ہو جاتا ہے! (واللہ تعالیٰ اعلم)

میں نے دیکھا ہے کہ ایک غلیظ کیڑا بچھو کو لئے جا رہا تھا! اور بچھو اس کے آگے آگے بھاگ رہا تھا! نزھتہ النفوس والافکار میں ہے کہ بچھو کو اس سے شدید نفرت ہے مدینہ منورہ کے لوگ اس غلیظ کیڑے کو جاریتہ العقرب کہتے' جسے' فالج ہو یا پرانا بخار' نیز کسی کو بچھو نے کاٹا تو غلیظ کیڑے کی رطوبت لگانے سے افاقہ ہو جاتا ہے! اگر سیاہ بچھو جلا کر اس کی راکھ میں سرکہ ملا کر زخموں پر لگائی جائے تو بفضلہ تعالیٰ زخم مندمل ہو جائیں گے اگر بستی کے

درختوں پر غلاظت کے کپڑے لٹکا دیئے جائیں تو ٹڈی دل اس کے قریب تک نہ پھٹکے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹڈی دل کے بچاؤ کے لئے یوں دعا فرمایا کرتے "الٰہی ان کے بڑوں کو ہلاک کر' اور چھوٹوں کو تباہ کر دے اور اس کے انڈوں کو ضائع فرما اور اس کے منہ سے ہماری روزی کو محفوظ فرما دے۔ بیشک تو ہی دعاؤں کو سننے والا ہے! (رواہ ابن ماجہ)

علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عزیر علیہ السلام کے فرزند ان سے پچاس سال بڑے تھے' وہ یوں کہ حضرت عزیر علیہ السلام بیت المقدس سے گزر رہے تھے وہاں کی تباہی و بربای کو دیکھ کر کہنے لگے بھلا ان چیزوں کو اللہ تعالیٰ تباہی و بربادی اور موت کے بعد کیسے بنائے اور زندہ کر لے گا اس وقت آپ کی عمر پچاس سال تھی! پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر موت کی کیفیت طاری کر دی! سو سال تک کسی حالت میں رہے! ان کی اہلیہ محترمہ کے ہاں اسی سال فرزند تولد ہوا۔

جب اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ حیات دینوی سے نوازنا چاہا تو ان کی روح مقدس کو سر میں نازل کیا' آنکھیں کھولیں تو دیکھا تمام اعضاء بکھرے پڑے ہیں! پھر وہ اعضاء دیکھتے ہی دیکھتے جمع ہوتے گئے اور ان پر گوشت پوست ظاہر ہوتا گیا! چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان " وانظر الی العظام کیف ننشزھا اور ہڈیوں کی طرف دیکھئے کیسے بکھری پڑی ہیں۔ اور ہم انہیں کیسے اصلی حالت میں لاتے ہیں یعنی زندہ فرماتے ہیں جب آپ کا بدن بالکل درست ہوا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں پہلی عمر پر ہی اٹھایا! یعنی پچاس سال ہی میں زندہ فرمایا اس وقت آپ کے فرزند دلبند کی عمر شریف یک صد سال ہو چکی تھی اور آپ پچاس سال ہی کے رہے! (اسی لئے جب آپ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (کَمْ لَبِثْتَ ؟ قَالَ یَوْماً اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ کتنی دیر اسی کیفیت میں رہے ؟ عرض کیا دن یا

دن کا بعض حصہ ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ بلکہ تم ایک سو سال تک اسی حالت میں رہے ہو اس کے بعد جب انہوں نے کھانے پینے کی اشیاء دیکھیں تو ان میں معمولی سا بھی تغیر و تبدیل واقع نہیں ہوا تھا ! جب کہ ان کے کھانے میں انجیر اور پینے کے لئے انگور کا شربت تھا۔

لطیفہ :- حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا ! الٰہی ! مجھے دکھا دیجئے تو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ مذکورہ طریقہ کی بجائے نئی طرز سے منظر دیکھایا ! حکم فرمایا خُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ چار پرندے پکڑ لو پھر کیا ہوا اس کی تفصیل باب الزہد و الامانتہ میں آ رہی ہے انشاء اللہ العزیز۔

حکایت :- حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادوگر' فرعون کے ہاں یوم الزینت (دس محرم الحرام) مں جمع ہوئے بعض نے کہا عید کا دن تھا اور بعض یوم السبت (ہفتہ) تعبیر کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ سیر و تفریح کا دن تھا بعض قربانی کا دن بھی بتاتے ہیں ! نیل میں غرق ہونے کا دن بھی بعض نے مراد لیا ہے!

القصہ :- اس وقت ایک اندھے جادوگر نے دوسرے جادوگروں سے کہا جو ان کا سردار تھا! مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے باوجودیکہ ہم بکثرت ہیں لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام ہم پر غالب آ رہے ہیں لیکن یہ ان کی ذاتی قوت نہیں بلکہ یہ کسی آسمانی امر سے غلبہ پائیں گے ! لہٰذا ہمیں ان کے ادب و احترام اور تعظیم و تکریم کو ملحوظ رکھنا چاہئے ! کیونکہ اگر ہم ان پر غالب آئیں تو ہمارا کوئی نقصان نہیں اور اگر مغلوب ہوئے تو سمجھ لو ہمارا ان کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آنا ہی صلح کا آغاز ہو گا ! اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہی ہمارے سفارشی ہوں گے!

جادوگروں نے اپنے سردار سے دریافت کیا ہم ان کی کیسے تعظیم بجا لائیں

؟ وہ کہنے لگا! ہمیں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اجازت لیکر کام کا آغاز کرنا چاہئے وہ اس طرح کہ ہم عرض کریں! کیا آپ پہلے عصا پھینکیں گے یا ہم رسیاں پھینکیں! چنانچہ ان کا اس طرح حسن ادب سے پیش آنا' ان کی سعادت کا سبب ٹھہرا! حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کی اس بات سے مسکرائے تو حضرت ہارون علیہ السلام' آپ سے دریافت کرنے لگے! باوجود یکہ وہ بکثرت ہیں مگر آپ پھر بھی ہنس رہے ہیں' بیان کرتے ہیں ان کی تعداد ستر ہزار تھی! بعض نے کہا ستر ماہر جادوگر تھے (باقی ان کے معتقدین ہوں گے) آپ نے فرمایا! مجھے ان سے ایمان کی خوشبو آ رہی ہے۔

"جب کمالات کے اظہار کا وقت آیا تو وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض گزار ہوئے! کیا آپ پہلے پھینکیں گے یا ہم! تو اس وقت غائب سے انہیں آواز سنائی دی! اے خدا کے دوستو! تم پھینکو! اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل پر خوف طاری ہوا لان اولیاء لا یغلبھم احد کیونکہ اولیاء کرام پر کوئی غالب نہیں آ سکتا لیکن جب حضرت موسیٰ علیہ السلام ان پر غالب آئے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فوراً سجدہ ریز ہو گئے! اور پکار اٹھے! قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام پر ایمان لائے۔

چنانچہ حالت سجدہ میں ہی انہیں ان کے جنت میں مکان دکھا دیئے گئے!

فائدہ:۔ انہوں نے حضرت ہارون علیہ السلام کا نام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے اس لئے لیا کہ حضرت ہارونؑ موسیٰ علیہ السلام سے عمر میں تین سال بڑے تھے اس لئے تعظیما" انہیں کا نام پہلے لیا! جیسے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادیوں نے اپنے والد ماجد کا نام ان کی زیادہ عمر اور نسبت پدری کے باعث پہلے لیا! چنانچہ وہ بولیں! وَ اَبُوْنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ اور ہمارے والد ماجد شیخ کبیر' "عمر رسیدہ" ہیں۔

حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حقیقی بھائی تھے! اور رہا موسیٰ علیہ السلام کا یہ فرمانا "یَا ابْنَ اُمَّ میری والدہ کے بیٹے" تو یہ بطور نرمی و تلطف کے تھا! اور یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تین سال قبل وصال فرما ہوئے اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہ نسبت زیادہ جسیم و طویل تھے! حسن صورت و صوت میں بھی بڑھے ہوئے تھے! اور خوش بیانی میں بھی کمال حاصل تھا!

لطیفہ :- جادوگروں کو ایک ہی سجدہ میں سکون و اطمینانِ قلب اور سیر چشمی نصیب ہو گئی پھر خود ہی سوچئے ان کی کیا حالت ہو گی جو بفضلہ تعالیٰ یومیہ پچاس پچاس سجدے کرتے ہیں حضرت امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ فرعونی جادوگروں کا سجدہ میں گر پڑنا فضیلت علم کی بہت بڑی دلیل ہے! اسی وجہ سے انہوں نے سمجھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ جادوگری کی حدود سے ماورٰی ہے! ورنہ کہہ دیتے یا موسیٰ! آپ کو ہم پر جادوگری میں فوقیت حاصل ہے! علم کے متعلق ایک الگ باب آ رہا ہے انشاء اللہ العزیز!

حضرت شیخ ابو علی روزباری علیہ الرحمتہ نے فرمایا ہے العبد یصل الحی ربہ بادبہ و بطاعتہ الی الجنۃ !بندہ ادب سے خدا تک پہنچ جاتا ہے اور اطاعت سے جنت تک!

حضرت شیخ سری سقطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! ایک رات میں نماز پڑھ رہا تھا' میں نے اپنے پاؤں محراب کی جانب پھیلا دیئے اچانک میرے سر سے آواز گونجی! بادشاہ! کے سامنے ترا اسی طرح بیٹھنا ہوتا ہے میں نے عرض کیا آپ کے عزّوجل کی قسم اب میں کبھی پاؤں نہیں پھیلاؤں گا!

کسی عارف کا فرمانا ہے' میں نے حرم کعبہ میں ایک مرتبہ پاؤں پھیلا دیئے ! ایک کنیز بولی! اس کی بارگاہ میں ادب سے بیٹھا کرو! ورنہ مقربین کے رجسٹر

سے تیرا نام خارج کر دیا جائے گا! اور بعض اولیاء کرام فرماتے ہیں ادب کا ترک ہی نکالے جانے کا سبب ہے! جو فرش پر بے ادبی کرتا ہے وہ دروازہ پر نکالا جاتا ہے اور جو دروازے پر بے ادبی کا مرتکب ہوتا ہے وہ مردود ہو جاتا ہے اور حیوانوں کی رکھوالی پر لگا دیا جاتا ہے!

حضرت ابراہیم بن الحزب رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں جس نے اولیاء و صالحین کے سے ادب سیکھے وہ مشاہدہ کی نعمت کے لائق ہوا!

مسئلہ :- جو شخص محفل میں بیٹھے اور بلاعذر بار بار پاؤں پھیلائے اس کی گواہی و شہادت جائز نہیں! اور نہ ہی وہ قاضی و جسٹس بننے کے لائق ہیں!

حکایت :- حضرت ابو یزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کسی نے مجھے کسی عابد کے اوصاف بیان فرمائے میں اس کی زیارت کے لئے گیا! کیا دیکھتا ہوں کہ اس نے قبلہ کی جانب تھوک دیا ہے اسی بناء پر میں واپس لوٹ آیا اور اس کی ملاقات گوارا نہ کی! کیونکہ شرعی آداب میں کسی ادب پر وہ مطمئن نہ تھا! تو پھر اسرار اولیاء' پر وہ کیسے مامور ہو گا!

نصیحت :- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص نے قبلہ کی طرف تھوکا "قیامت کے دن وہ اس طرح اٹھے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (ماتھے یا چہرے) پر تھوک ملا ہو گا! (رواہ ابو داؤد)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے قبلہ میں تھوکا اور اسے اس نے ڈھانپا نہیں تو اس کا تھوک نہایت گرم حالت میں قیامت کے دن اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان چپکا دیا جائے گا (رواہ الطبرانی) شرح مھذب میں ہے کہ عربی میں تین لفظ تھوکنے کے معنی میں استعمال ہوئے ہیں بزق' بسق' بصق جن میں بسق کا استعمال کم ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو امامت کرتے دیکھا

کہ اس نے قبلہ کی طرف تھوک دیا ہے آپ نے امامت سے روک دیا اور فرمایا لوگو اس کی اقتداء نہ کرو! جب وہ پھر نماز پڑھانے لگا تو لوگوں نے منع کر دیا! اور آپ کے فرمان عالی شان سے آگاہ کیا! وہ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور دریافت کیا! آپ نے فرمایا! ہاں میں نے منع فرمایا ہے! راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے یوں بھی خیال آتا ہے کہ آپ نے فرمایا تو نے قبلہ کی طرف تھوک کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچائی (رواہ ابوداؤد)

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! آدمی جب نماز ادا کرنے لگتا ہے تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان سے حجاب اٹھا لئے جاتے ہیں جنت کی حوریں استقبال کے لئے موجود رہتی ہیں جب تک وہ نہ کھانسے اور نہ ناک صاف کرے (رواہ الطبرانی)

احادیث ملاحظہ ہوں من تفل تجاہ القبلة جاءيوم القيامة و تفلته بين عينيه (رواه ابوداؤد) من بزق فی القبله ولم يوارها جاء ت يوم القيامة احمی مايوكن حتی تقع مابين عينيه (رواه الطبرانی)

رای النبی صلی اللّٰه عليه وسلم رجلا يصلی بقوم فبصق الی القبله فقال لا يصلی بكم فاراد الرجل ان يصلی بعد ذلک فمنعوه و اخبروه بقول النبی صلی اللّٰه عليه وسلم فذكره لرسول اللّٰه فقال نعم، قال الراوی انه قال "انک آذيت اللّٰه و رسوله (راوه ابوداؤد) عن ابی امامةرضی اللّٰه تعالٰی عنه عن النبی صلی اللّٰه تعالٰی عليه وسلم قال "ان العبد اذا قام فی الصلوة فتحت له ابواب الجنان' و كشفت له الحجاب بينه و بين ربه و استقبله الحور العين مالم يتمخط او يتنحنح (رواه الطبرانی)

فائدہ:- قال النبی صلی اللّٰه عليه وسلم ان لكل شئی زينة زينة

المجالس استقبال القلبه نبی مکرم، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کی زینت ہے اور مجالس کی زینت قبلہ رخ بیٹھنا ہے وقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لکل شئی شرفا و ان اشرف المجالس ما استقبل به القبله ہر چیز کا شرف ہے اور مجالس میں وہی اشرف و اعلیٰ ہے جس میں قبلہ رخ بیٹھا جائے!

وقال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ان لکل شئی سیداوان سید المجالس قبالہ القبلۃ ہر چیز کے لئے سردار ہے اور مجالس میں سردار وہی مجلس ہے جس میں قبلہ رخ بیٹھا جائے! بعض اکابر فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ولی پر اس وقت تک فراست کے دروازے نہیں کھلتے جب تک وہ قبلہ رخ کو اپنا معمول نہ بنا لے!

علامہ عبدالرحمٰن صفوری مؤلف کتاب ھذا اپنے والد ماجد علیہما الرحمہ سے مروی ہیں ایک معلم دو بچوں کو برابر قرآن پڑھاتا تھا! ان طالب علموں میں ایک قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھا کرتا تو وہ دوسرے سال ہی حافظ قرآن ہو گیا!!

حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خلیفہ وقت نے دریافت کیا کہ میں قبلہ رخ دعا مانگا کروں یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مواجھہ عالیہ کی طرف منہ کر کے!؟ آپ نے فرمایا تم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منہ کیسے پھیر سکتے ہو حالانکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو تمہارے اور تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے وسیلۂ جلیلہ ہیں؟ فقال کیف تصرف وجھک عنہ و ھو وسیلتک ووسیلۃ ابیک آدم لہٰذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی طرف منہ کریں اور آپ کے شفیع ہونے کا عقیدہ و ایمان رکھ کر دعا مانگا کریں اور اللہ تعالیٰ یقیناً آپ کی شفاعت تمہارے حق میں قبول فرمائے گا۔ بناء علیہ مسجد نبوی شریف میں قبلہ رخ ہونے سے افضل ہے کہ دعا مانگنے اور طلب حاجات کے وقت (نماز کے علاوہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی جانب منہ کریں بعض علماء کرام نے تصریح فرمائی ہے روضۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حاضری کعبۃ اللہ کی طرف جانے سے بھی افضل ہے!

و قد صرح بعض العلماء بان المشی الی قبرہ الشریف افضل من المشی الکعبۃ!

"حاجیو ! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
"کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

(امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

مسئلہ :- پیشاب یا پیخانے کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پشت کرنا حرام ہے سوائے اس وقت کے کہ اس کے سامنے یا پس پشت ایک ہاتھ کی دو تہائی کے برابر سترہ یا آڑ' اور قبلہ اور اس کے درمیان تین ہاتھ یا اس سے کم فاصلہ ہو' قبلہ رخ ہونے کے وقت اپنے آگے یا پیچھے کپڑے سے پردہ کرلیا جائے تو سترہ ہو جائے گا جیسے عام لوگوں کی عادت ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو آداب یعنی مستحبات میں سستی کرتا ہے وہ سنن سے محروم ہو جاتا ہے اور جو سنن میں سستی کرتا ہے اسے یہ سزا ملتی ہے کہ وہ فرائض سے محروم کر دیا جاتا ہے اور جو فرائض میں کاہلی کا شکار ہوتا ہے وہ معرفت الہیہ کی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

فائدہ :- اہل تصوف فرماتے ہیں جب محبت کامل ہو جاتی ہے تو مستحبات ساقط ہو جاتے ہیں اس کی دلیل یہ دیتے ہیں ایک بار نر ابابیل نے مادہ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تو وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے محل میں جا گھسی اس پر نر ابابیل کہنے لگا اگر تو نہیں نکلتی تو میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے محل کو الٹا دیتا ہوں ' حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے بلایا اور پوچھا' تو نے یہ بات

کیوں کہی! وہ عرض گزار ہوا یا نبی اللہ! کیا عشاق سے اس سلسلہ میں کوئی مواخذہ ہو سکتا ہے؟ ہاں البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ "ان الادب افضل من امتثال الامر" بیشک ادب حکم بجا لانے سے افضل ہے اور اس کی شہادت میں یہ حکایت پیش کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مصلیٰ امامت سے پیچھے ہٹ گئے تھے جبکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کے پڑھانے کا حکم فرمایا تھا (لیکن آپ کی تشریف آوری کے باعث عشق نے آگے کھڑا رہنے نہ دیا آپ پیچھے آئے اور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز مکمل کرائی جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے نئے سرے سے تکبیر تحریمہ نہیں کہی بلکہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکبیر تحریمہ پر نماز کامل ہوئی!" یہی سے پتہ چلا کہ امامت میں خلیفہ بنایا جائے یا بن جائے تو از سر نو تکبیر تحریمہ کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ جتنی رکعت بقایا ہوں انہیں اسی سے مکمل کیا جائے گا (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم (تابش قصوری)

مسئلہ:- حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا "آپ بڑے ہیں یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو آپ نے جوابا" کہا بڑے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن میری پیدائش پہلے سے ہے! اور اس طرح کہنا ادب کا معاملہ ہے۔

ما وهب الله لامرى من بينه
افضل من عقله و من ادبه
هما جمال الفتى فان فقدا
فان فقد الحياة اجمل به

انسان کے عنائیات الٰہیہ میں عقل و ادب سے افضل کوئی چیز نہیں اور جواں مرد کے لئے یہ دونوں نعمتیں باعث حسن و جمال ہیں اور اگر اس کے پاس یہ دونوں نعمتیں نہ رہیں تو اس کا زندہ رہنے سے مرجانا بہت ہی اچھا ہے!

فضائل دعا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ!

بیشک وہ لوگ جو میری عبادت (دعا) کرنے میں تکبر اختیار کرتے ہیں انہیں بہت جلد ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل کیا جائے گا اور فرمایا! قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْ لَا دُعَاؤُکُمْ" میرے حبیب! آپ انہیں فرما دیجئے! اللہ تعالیٰ کو تمہاری کوئی پروا نہیں تھی بیشک تم اس سے دعا نہ کرتے! یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری کوئی قدر وقیمت نہیں بیشک تم مصائب و آلام میں اس سے دعا نہ مانگو! اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے تمہارے پیدا کرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں تھی! مگر یہی کہ تم مجھ سے دعا مانگتے رہو! میں تمہاری دعائیں قبول کرونگا' مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں عطاء کروں گا! نیز فرماتا ہے "وَلِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی" اور اللہ تعالیٰ کے بہت ہی عمدہ اور احسن نام ہیں انہیں ناموں سے پکارو! اور فرمایا! وَاسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ' اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل وکرم کا سوال کرو! وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ' جب بھی میرے بندے میرے بارے! میرے حبیب! آپ سے سوال کریں اللہ تعالیٰ کہاں ہے تو فرما دیجئے بیشک میں قریب ہوں! اور فرمایا یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَھِلَّۃِ قُلْ ھِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ! میرے حبیب! لوگ آپ سے نئے چاند کے بارے دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیئے یہ لوگوں کے اوقات کی پہچان کا باعث ہے! اور فرمایا " وَیَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ

میرے حبیب آپ سے خرچ کرنے کے بارے دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجئے جو تمہاری ضروریات سے زائد ہو انہیں اللہ کے راستے میں خرچ کرو! ارشاد فرمایا! یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ هُوَ اَذًی حالت حیض کے بارے آپ سے پوچھتے ہیں فرما دیجئے وہ تکلیف دہ صورت ہے (جسے ناپاکی کے کلمہ سے تعبیر کرتے ہیں)

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ کَبِیْرٌ میرے حبیب! وہ حرمت والے مہینوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کیا ان میں قتال جائز ہے! آپ فرما دیجئے اس مہینوں میں قتال بہت ہی بری بات ہے!

اور اسی طرح جب انفال، روح، ذوالقرنین، قیامت اور یتیموں کی نسبت دریافت کیا گیا سب میں آپ نے انہی کلمات سے جواب دیا کہ آپ فرما دیجئے بخلاف دعا کی آیت مبارک کے کیونکہ دعا کی آیت مبارک میں قل کا کلمہ نہیں فرمایا، آپ کہہ دیجئے! بلکہ ایسے ہی کہا گیا "وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ" قل آپ فرما دیجئے کا کلمہ اس لئے نہیں بڑھایا گیا گویا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے میرے بندو! تمہیں دعا کے علاوہ دوسری چیزوں سے واسطہ کی ضرورت نہیں لیکن دعا میں میرے اور بندے کے درمیان کوئی واسطہ و ذریعہ نہیں اسے علامہ نیشاپوری نے اپنی تفسیر کبیر میں درج فرمایا ہے! اور حضرت ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سورہ طٰہٰ میں بیان کیا ہے، پھر اگر کوئی کہے یہ کیوں کہا "یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفًا" آپ سے پہاڑوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ فرما دیجئے میرا رب انہیں جڑوں سے اکھاڑ پھینکے گا! یہاں مندرجہ بالا جوابات کے برعکس جواب ہے، نیز یہاں حرف فا بھی زائد ہے، لہٰذا اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ ان لوگوں نے ایسی چیزوں کے متعلق سوال کئے تھے لیکن پہاڑوں کے بارے اس وقت تک سوال نہیں کیا تھا! بلکہ ان کی خواہش تھی کہ ان کے متعلق دریافت کریں، مگر اللہ

تعالیٰ نے ان کے سوال سے پہلے ہی جواب دے دیا! اور اس تقدیر پر جواب یہ ہوگا فان سالوک عن الجبال فقل ینسفھا ربی نسفا" یعنی اگر یہ آپ سے پہاڑوں کے بارے میں سوال کریں تو آپ فرما دیجئے میرا رب انہیں جڑوں سے اکھاڑ پھینکے گا' حضرت امام مجاہد فرماتے ہیں عوج کے معنی پستی' امت کا معنی بلندی کے ہیں!

فائدہ:- الوجوہ المفسرۃ عن اتساع المغفرۃ میں' میں نے دیکھا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا" ما اذن اللہ تعالیٰ لعبد فی الدعاء حتی اذ لہ فی الاجابۃ" اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اس وقت تک دعا کرنے کی توفیق عطا نہیں فرماتا حتیٰ کہ اس کے لئے قبولیت کی اجازت پہلے سے نہ ہوجائے (یعنی بندہ تب ہی دعا کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا کو قبول کرنا ہوتا ہے)

حضرت ابن ابی جمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرح بخاری میں روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا" من فتح لہ باب الدعاء فتحت لہ ابواب الخیرات" جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھلا' گویا کہ اس کے لئے نیکیوں اور بھلائیوں کے دروازے کھل گئے الترغیب والترھیب میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا!"من فتح لہ منکم باب الدعاء فقد فتحت لہ ابواب الاجابۃ" تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا' پس تحقیق اس کے لئے قبولیت کے دروازے کھل گئے!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا" لیس شی اکرم علی اللہ من الدعاء' اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے بڑھ کر کوئی عبادت عزیز و مکرم نہیں! انہی سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:"الدعا سلاح المؤمن وعماد الدین ونور السموت والارض' دعا ایمان دار کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون

نیز زمین و آسمانوں کا نور ہے!

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں "کہ آپ نے فرمایا" یدعوا اللہ بالمؤمن یوم القیامة حتی یوقفه بین یدیه' فقلت له فیقول له عبدی انی امرتک بالدعا ووعدتک ان اسجیب لک هل کنت تدعونی؟ فیقول نعم یا رب! روز قیامت اللہ تعالیٰ ایماندار کو اپنے سامنے بلائے گا اور فرمائے گا اے میرے بندے میں نے تجھے دعا کا حکم فرمایا! اور تجھ سے وعدہ کیا تھا! کہ میں تیری دعا قبول کروں گا' کیا تو مجھ سے دعا کرتا رہا؟ بندہ عرض گزار ہوگا ہاں یا الٰہی! اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا تو نے مجھ سے ایسی کوئی دعا نہیں کی ہوگی جو میں نے قبول نہ کی ہو! دیکھ فلاں دن جب تو غم و الم میں مبتلا ہوا تھا! اور اس سے بچاؤ کی تو نے مجھ سے دعا کی! لیکن تیری پریشانی دور نہیں ہوئی تھی! دیکھو فلاں فلاں چیزیں جنت میں اسی کے بدلے میں تجھے عطا کی گئی ہیں! یہ اسی وقت سے تیرے لئے ذخیرہ کرلی گئی تھیں!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ سے جب بھی دعا مانگی جائے وہ قبول فرماتا ہے البتہ کبھی اس کا ثمرہ جلدی عطا فرما دیتا ہے وہ اس طرح کہ یا تو بعینہٖ جو طلب کیا اس نے عنایت فرما دیا یا پھر دنیا میں نہیں تو وہ آخرت میں اس کے بدلے میں ذخیرہ بنا دیتا ہے! چنانچہ ایسے موقعہ پر ایماندار قیامت میں کہے گا کاش کہ دنیا میں میری کوئی بھی دعا قبول نہ کی جاتی!

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! "دعوة الرجل لاخیه بظهر الغیب تعدل سبعین دعوة مستجابة ویوکل اللہ به ملکا فیقول امین ولک مثل ما دعوتک" ایماندار بھائی کے لئے غائبانہ طور پر دعا کرنا ستر مقبول دعاؤں کے برابر ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی دعا پر آمین کہنے کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو امین

کہتا ہے اور کہتا ہے جو کچھ تو نے اپنے بھائی کے لئے طلب کیا اس کی مثل اللہ تعالیٰ تجھے بھی عطا فرمائے!

رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! اسرع الدعا اجابة دعوة غائب الغائب (رواہ ابوداؤد و الترمذی) دعا کی جلد قبولیت غائب کی غائب کے لئے دعا کرنا ہے!

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "ثلاث دعوت مستجابات لا شک فیھن دعوة المسافر' ودعوة المظلوم وعوة الوالد لولدہ (رواہ ابو داؤد و والترمذی)

تین آدمیوں کی دعائیں یقیناً قبول ہوئیں مسافر کی دعا' مظلوم کی دعا اور والد کی دعا اپنی اولاد کے لئے! اور بزاز کی روایت ہے "ثلاث دعوات حق علی اللہ ان لا یردھن دعوة الصائم حتی یفطر والمظلوم حتی ینتصر' والمسافر حتی یرجع' تین دعائیں ہیں جن کی قبولیت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ اپنی ذات اقدس پر لازم فرمائی ہے' روزے دار کی دعا یہاں تک کہ وہ افطار کرے' مظلوم کی دعا جب کوئی اس کی مدد فرمائے' اور مسافر کی دعا حتیٰ کہ وہ واپس گھر آئے!

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں " دعوة الوالد لولدہ مثل دعاالنبی لامتہ' والد کی اولاد کے حق میں دعا کرنا ایسے ہی ہے جیسے کوئی نبی اپنی امت کے لئے دعا فرمائے! (سبحان اللہ)

نیز فرمایا " دعوتان لیس بینھما وبین اللہ حجاب' دعوة المظلوم ودعوة المرء لاخیہ بظھر الغیب' دو دعائیں ایسی ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ اور ان میں کوئی پردہ حائل نہیں' مظلوم کی دعا اور ایماندار کی اپنے مسلمان بھائی کے لئے غائبانہ دعا! (یعنی ان دونوں کی دعائیں یقیناً قبول ہیں)

حضرت عبداللہ بن ابی بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رحمت عالم نبی

مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی شخص کو یہ کہتے سنا" اللھم انی اسئلک بانی اشھدانک انت اللّٰہ' لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلدولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد" تو آپ نے فرمایا بیشک تو نے اسم اعظم کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی! جب بھی کوئی اس کے وسیلے سے دعا مانگتا ہے تو اسے عطا کیا جاتا ہے اور دعا قبول کی جاتی ہے! (رواہ ابوداؤد وترمذی) ترغیب و ترھیب میں ہے کہ اس سے عمدہ سند' دعا کے سلسلہ میں اور کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی!

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو یہ کہتے سنا اللھم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذالجلال والاکرام آپ نے فرمایا اس نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا کی جب کوئی اس کے ذریعہ سے درخواست کرتا ہے تو وہ قبول ہو جاتی ہے (رواہ احمد وابوداؤد)

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا! یہ تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسم اعظم سے نوازا ہے جب بھی اس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول ہوتی ہے' آپ فرماتی ہیں! میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے بھی اسم اعظم تعلیم فرما دیجئے! آپ نے فرمایا اے عائشہ تمہارے لئے ابھی مناسب نہیں' آپ فرماتی ہیں بعدہ میں نے وضو کیا! نماز ادا کی اور پھر ان کلمات سے دعا کی" اللھم انی ادعوک اللّٰہ وادعوک الرحمٰن وادعوک الرحیم واسئلک باسمائک الحسنی کلھا ماعلمت منھا ومالم اعلم ان تغفرلی وترحمنی اس پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا اسم اعظم انہی کلمات میں سے ہے! جس کے وسیلے

سے تو نے دعا کی! (رواہ ابن ماجہ)

شرح اسماء الحسنی از علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ کا مجھے مکہ مکرمہ میں دیکھنے کا اتفاق ہوا' جس میں ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم "آپ مجھے اسم اعظم تعلیم فرما دیجئے" جس کے وسیلے سے دعائیں قبول کی جاتی ہیں' تو آپ نے فرمایا! پہلے وضو کریں! پھر دو رکعت نفل مسجد میں ادا کریں اور اس طرح دعا مانگیں! کہ میں سن سکوں! اس طریقہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے آپ دعا مانگنے لگیں! تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی انہیں توفیق عنایت فرما! اور پھر میرے منہ سے یہ کلمات نکلنے لگے "اللھم انی اسئلک بجمیع اسمائک الحسنی کلھا ماعلمت منھا ومالم اعلم واسئلک باسمک العظیم الاعظم الکبیر الاکبر الذی من دعاک بہ اجبتہ ومن سالک بہ اعطیتہ' اس پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمانے لگے اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' تم نے صواب کو پالیا! تم نے صواب کو پالیا!!

فوائد جلیلہ ---: نمبرا:- حضرت نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جس کا نام دردائیل ہے اس کا ایک بازو سبز زبرجد سے بنا ہوا ہے جو مشرق تک پھیلا ہوا ہے اور دوسرا سرخ یاقوت سے مغرب تک! جواہرات' یاقوت اور مرجان کا تاج سر پر سجائے عرش کے ساتھ متصل ہے اور اس کے پاؤں ساتویں زمین سے ملے ہوئے ہیں' ہر رات ندا کرتا ہے' ہے کوئی سوالی! جس کا مطالبہ پورا کیا جائے! ہے کوئی دعا مانگنے والا جس کی دعا کو شرف قبول سے نوازا جائے! ہے کوئی توبہ کرنے والا جس کی توبہ قبول کی جائے! ہے کوئی معافی کا طالب اسے معاف کر دیا جائے! وہ ساری رات اسی طرح لگاتار پکارتا رہتا ہے یہاں تک کہ سفیدہ سحر نمودار ہو جاتا ہے!

دعا اور سوال میں فرق کیا ہے؟ دعا یہ ہے کہ اس میں کسی چیز کو طلب کرنے کے لئے کلمہ ندا کو استعمال میں لایا جائے مثلاً! یا رحمٰن، یا رحیم، اور سوال یہ ہے کہ اس میں انداز طلب اختیار کیا جائے مثلاً اللھم ارزقنی اللھم ارحمنی، اللھم اعطنی وغیرہ الٰہی مجھے رزق عطا فرما، الٰہی مجھ پر رحم فرما، الٰہی مجھے فلاں چیز عنایت فرما؟

فائدہ نمبر۲:- یاقوت کے چار رنگ ہوتے ہیں، زرد، نیلگوں، سفید اور سرخ! سرخ یاقوت نہایت بیش قیمت ہے، جنت کے اوصاف میں یہی بات کافی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہیں! اور ان کا منبع جزیرہ سرانديپ کے متصل ایک طویل ترین پہاڑ میں ہے۔

حکمت، سرخ یاقوت کی انگوٹھی پہننے والا مرگی اور طاعون سے محفوظ رہے گا! اگر گلے میں بطور تعویز استعمال کرے تو بھی یہی فائدہ حاصل ہوگا!!

احتلام اور جریاں میں مبتلا یاقوت کی انگوٹھی پہنے تو اسے بہت فائدہ مند ہے!

سفید یاقوت کا تعویز گلے میں لٹکانے والے کے رزق میں برکت ہوتی ہے! اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مونگے سرخ دانے سے ہوتے ہیں اور اس کا مزید تذکرہ باب جنت میں آئے گا۔

فائدہ نمبر۳:- حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ آپ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ یا اس کے بندے سے کوئی حاجت ہو تو اسے چاہیے کہ نہایت عمدہ وضو بنالے پھر دو رکعت نفل ادا کرے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام پر درود و سلام پیش کرتا ہوا یہ دعا پڑھے، لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم، الحمد للہ رب العالمین،

اللھم انی اسئلک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمة من کل برٍ والسلامة من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرته ولا ھما الا فرجته ولا حاجة ھی لک رضا الا قضیتھا یا ارحم الراحمین (رواہ' ترمذی)

فائدہ نمبر۴ :۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۲ رکعت نفل دن یا رات کو پڑھیں اور جب آخری رکعت میں التحیات پڑھ لیں تو ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام پیش کریں پھر سجدہ کی حالت میں سات مرتبہ سورہ فاتحہ' سات مرتبہ آیتہ الکرسی اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں!

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت وھو علی کل شی قدیر پھر یہ دعا " اللھم انی اسئلک بمعا قد العز من عرشک ومنتھی الرحمة من کتابک واسمک الاعظم وجدک الاعلی وکلماتک التامة پھر اپنی حاجت طلب کریں اور سر اٹھاتے ہی دائیں بائیں سلام پھیر دیں ! ! (نوٹ) ولا تعلمو ھا السفھاء فانھم یدعون فیستجابون اور یہ طریقہ جہلاء کو نہ سکھائیں' کیونکہ وہ غیر مواقع پر بھی دعا کردیا کریں گے' جو قبولیت پائیگی (ممکن ہے نقصان کر بیٹھیں)

فائدہ نمبر۵ :۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا شخص سے فرمایا! جب وہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ میرے لئے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی بحال فرما دے' آپ نے فرمایا! جائیے اور عمدہ طریقے سے وضو بنائیے پھر دو رکعت نفل ادا کرنے کے بعد یہ دعا پڑھیں! اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم' نبی الرحمة یا محمد انی اتوجہ الی ربی بک ان

یکشف لی عن بصری اللھم شفعه فی وشفعنی فی نفسی الٰہی میں تیری بارگاہ اقدس میں تیرے پیارے حبیب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے جو نبی رحمت ہیں عرض کرتا ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں آپ کے عظمت پناہ دربا میں بھی عرض گزار ہوں اور آپ ہی کے دامن سے وابستہ ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں' کہ مولیٰ کریم میری بینائی بحال فرما دے' الٰہی میرے لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرما اور میری گزارش کو بھی میرے لئے بار آور فرما!!

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تعلیم فرمودہ مذکورہ کلمات کے مطابق اس نے دعا کی ہی تھی کہ اسکی آنکھیں پرنور ہوگئیں' بینائی بحال ہوئی اسے ابن ماجہ' حاکم' ترمذی' نسائی وغیرہ نے روایت کیا۔ امام ترمذی نے اسے حدیث حسن صحیح فرمایا (نوٹ) ایک مکتبہ فکر کے معروف عالم نے یا محمدانی اتوجه الی ربی بک کے کلمات مبارکہ کو حدیث پاک سے نکال دینے کا حکم نافذ کیا اور یہ کہا کہ اب اس کی اس لئے ضرورت نہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں ہیں' ممکن ہے اسی بنا پر اس نے اپنے صالح مرید کو اپنا کلمہ پڑھنے کی ترغیب ولائی ہو۔ تفصیل کے لئے دیکھئے "دعوت فکر" (از تابش قصوری)

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو بکثرت مصروف دعا پایا' مگر اس کی دعا کو شرف قبول میسر نہیں ہو رہا تھا! آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا! الٰہی تو اس کی دعا کو قبول فرمالے تو کتنا اچھا ہے! ارشاد ہوا! میرے کلیم! یہ بڑا بخیل ہے' صرف یہ اپنی ہی ذات کے لئے دعا مانگتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے مطلع فرمایا تو اس نے تمام بنی اسرائیل کے لئے دعا کی تو اس کی دعا مستجاب ہوئی۔

اسی طرح آپ نے ایک شخص کو گریہ زاری کرتے پایا! تو عرض کیا الٰہی!

اگر اس شخص کی ضرورت میرے قبضہ میں ہوتی تو ضرور پورا کرتا! ارشاد ہوا' میرے کلیم! میں اس پر تجھ سے زیادہ رحیم ہوں لیکن وہ مجھ سے دعا مانگے تو سہی! وہ دعا تو مانگتا ہے مگر اس کا دل بھیڑ بکریوں میں پھنسا ہوتا ہے اور میں ایسے شخص کی دعا قبول نہیں کرتا (جو حضوریٔ قلب سے طلب نہ کرے)

حضرت وھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں دعا بلا عمل ایسے ہے جیسے کمان بغیر چلّے کے' الدعا بلا عمل کالقوس بلا وتر"

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "ایسی باتیں جو اپنی ذات کے بارے کوئی جانتا ہو، جن کا اظہار بھی غیر مناسب ہے' ان کی وجہ سے دعا مانگنے سے نہ شرمائے! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو شیطان لعین کی دعا بھی سن لی تھی جب وہ پکارا تھا "اَنۡظِرۡنِیۡۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ' الٰہی مجھے روز قیامت تک زندگی عطا کردے' جب تمام لوگ اٹھائے جائیں گے!

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا! الٰہی جب تجھے' مجاہد' روزہ دار اور نمازی پکارتا ہے تو تو کیا جواب عنایت فرماتا ہے ! ارشاد ہوا میں لبیک کہتا ہوں ! پھر عرض کیا! جب تجھے خطاکار پکارتا ہے تو کس طرح جواب عطا کرتا ہے ! ارشاد ہوا ' میں کہتا ہوں' لبیک لبیک' لبیک' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا! الٰہی نمازی' روزہ دار اور مجاہد پکارے تو تیری طرف سے ایک بار لبیک اور جب گناہگار پکارے تو تین بار! اس میں کیا راز ہے ! فرمایا ! نمازی ' روزہ دار اور مجاہد کو اپنے عمل پر بھروسہ ہے اور خطاکار و گنہگار صرف اور صرف میرے فضل و کرم کا امیدوار ہوتا ہے!

حکایت :- کسی صالح کا بیان ہے ایک مرتبہ میرے پاؤں میں ہڈی گڑ گئی جس کے باعث میں نہایت بے چین ہوا تو ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر زار و قطار روتے ہوئے اسماء الحسنی کا وظیفہ شروع کر دیا! اسی اثناء میں مجھ پر نیند غالب آئی اور وہی سو گیا! خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک سانپ میرے پاؤں کو چوس

رہا ہے' خون اور پیپ اگل رہا ہے اور پھر میرے پاؤں سے اس نے ہڈی نکال باہر کی! جب بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہوں' خون' پیپ اور ہڈی ہر چیز زمین پر موجود ہے! (اور میں تکلیف سے آزاد ہوں)

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ اسماء الحسنیٰ کے وسیلہ سے دعا مانگنے میں کچھ شرطیں پائی جاتی ہیں " اور سب سے عمدہ یہی بات ہے کہ دعا کے وقت اللہ تعالیٰ کی جلالیت عزت و حرمت اور ربوبیت پھر اپنی ذلت و عبودیت کو پیش نظر رکھے' اور ان اسماء کے معانی و مطالب کو بھی جانتا ہو! چنانچہ یہاں چند معانی لکھے جاتے ہیں جن کی اکثر ضرورت رہتی ہے "اللہ" تمام صفات الوہیت کا جامع ہے! اور تمام اوصاف ربوبیت سے متصف نیز یہی اسم اعظم ہے الرحمٰن الرحیم ان دونوں کی معنوی کیفیت کی تفصیل بسم اللہ کے فضائل میں گزر چکی ہے!

القدوس :- ہر اس صفت سے منزّہ و مبرّا جس کا حواس سے ادراک ممکن ہو' یا وہم و گمان' تصور اور خیال کی جہاں تک رسائی ہو سکے! حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ تو اتنی احتیاط فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں تو یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ وہ ذات جو عیوب سے پاک ہے' ایسے کہنا بھی بے ادبی سے خالی نہیں کیونکہ بادشاہ کو اس طرح کہنا کہ وہ جولاہا نہیں' یہ بھی بے ادبی پر محمول ہو گا۔

السلام :- اس کی ذات اقدس ہر نازیبا چیز سے صحیح و سالم ہے اور اس کے فعال شر کی گرد سے محفوظ ہیں اور اس کے بندوں میں سے وہی "سلام" ہے جس کا دل حسد' بغض' کینہ' خیانت سے سالم ہو!

المؤمن :- جو اس ذات اقدس کی طرف برائی سے بچنے کے لئے التجا کرتا ہے اور امن و امان کا طالب ہے اس کے بندوں میں حقیقتاً وہی مومن ہے

جس سے لوگوں کو امن میسر ہو" کما قال النبی صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کامل ایماندار وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامتی پائیں۔ (تابش قصوری)

المھیمن :- وہ ذات اقدس جو اپنی مخلوق کے رزق، اور موت کو جانتی ہے اور یہ نام کتب قدیمہ میں بھی اسماء الہیہ میں شامل ہے۔

الخالق، الباری، المصور :- حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بعض اوقات یہی خیال آتا ہے کہ یہ تینوں نام ایک ہی معنی پر دلالت کرتے ہیں حالانکہ ایسی بات نہیں ہے نیز فرماتے ہیں کہ عمارت کے لئے معمار کی ضرورت ہے، پھر اسے ظاہری نقش و نگار سے آراستہ کرنے کی ضرورت پڑتی ہے، القصہ صنعت صرف ایک سے مکمل نہیں ہوتی چنانچہ احیاء العلوم میں رقم فرماتے ہیں روٹی دستر خوان پر رکھنے کی اس وقت تک نوبت نہیں آتی جب تک تین سو صنعت گروں کے ہاتھ سے گزر نہیں کرپاتی اور خالق کل اپنی صنعت گری میں یکتا اور غیر سے بے نیاز ہے، البتہ صنعت میں اگر کسی موجد کی ضرورت ہے تو اس بات میں خالق ہے اور اگر کسی اختراع اور صورت بنانے والے کی حاجت ہے تو اس اعتبار سے مصور ہے، اگر زیب و زینت کی حاجت کے اعتبار سے دیکھا جائے تو وہ نہایت، حسن و خوبی سے آراستہ فرمانے کی بناء پر صورت گر اور مصور ہے! اور پھر اسی کا ارشاد ہے هُوَ الَّذِىْ يُصَوِّرُ كُمْ فِى الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ (الآیۃ)

القابض، الباسط :- جو دلوں کو خوف سے باندھ دیتا ہے اور امید کی نعمت سے شاد کام فرما کر کھول دیتا ہے، جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر "صحابہ کرام کے دل خوف الٰہی سے بند ہو گئے جب آپ نے

فرمایا "حضرت آدم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا جہنم کا لشکر نکا لئے حضرت آدم عرض گزار ہوں گے کتنا ؟ ! ارشاد ہو گا ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے ! یہ سنتے ہی صحابہ کرام کے دل منقبض ہو گئے' جب رحمت عالم صلی اللہ تعالیہ علیہ وسلم نے ان کی یہ کیفیت دیکھی تو آپ نے کوئی ایسی بات ارشاد فرمائی جس کے باعث ان کے دل فرحت و انبساط سے لبریز ہو گئے' یعنی تمہاری مثال اور امتوں میں ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم میں سیفد بال کے بعض نے کہا ' قابض یہ کہ غرباء و فقراء کا رزق قبض کرتا ہے اور باسط اس لئے کہ اغنیا و امراء کا کشادہ و وسیع کرتا ہے نیز بعض نے کہا ارواح کو قبض کرنا مراد ہے!

الخافض :- بدبختوں کو ناکام بنانے والا' پست کرنے والا'

الرافع :- سعادت مندوں کو رفعت و منزلت عطا کرنے والا' حافض و رافع وہی ہے جو باطل اور اہل باطل کو سرنگوں کرے' حق اور اہل حق کو سر بلند کرے!

اللطیف :- دقیق مصلحتوں کا جاننے والا' اور جوان مصلحتوں کے اہل ہوں انہیں نہایت نرمی کے ساتھ فیضان سے بہرہ مند کرنے والا ' اس کے بندوں میں وہی لطیف کے منصب پر فائز ہوتا ہے جسے اس کی ذات اقدس تک پہنچنے کا ایسا راستہ معلوم ہو جس میں کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

الغفور :- بمعنی غفار' بہت زیادہ مغفرت بخشش سے نوازنے والا' البتہ غفار میں مبالغہ پایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی جتنی بھی کسی وصف میں تعریف کی جائے وہ مبالغہ آرائی سے مبرا و منزہ ہی سمجھی جائے گی کیونکہ مخلوق میں کوئی بھی حقیقتاً اس کی تعریف نہیں کر سکتا اگرچہ مبالغے کا ہر صیغہ ہی کیوں نہ بولا جائے (تابش قصوری) الوجود المسفرہ عن التساع المغفرہ میں' میں نے دیکھا ہے

کہ اسماء الٰہیہ میں غفار، غفور، غافر بھی ہیں، اور ایسے ہی تین وصفی نام بندے میں پائے جاتے ہیں۔

ظلام، ظلوم، ظالم، اس سے وہی شخص مراد ہو گا جو اپنے نفس پر حد سے زیادہ ظلم کرے گویا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ظالم کے لئے میں غافر ہوں، ظلوم کے لئے غفور ہوں ظلام کے لئے، غفار ہوں! بعض کہتے ہیں غافر وہ ہے جو نامہ اعمال سے گناہوں کو مٹائے، غفور، یہ کہ فرشتوں کو نامہ اعمال بھلا دے، غفار یہ کہ گناہگار کو گناہ ہی بھلا دے، نیز بعض نے کہا "غافر" دنیا میں بخشنے والا "غفور" قبر میں بخشنے والا "غفار" قیامت میں بخشنے والا!

الشکور:۔ معمولی عبادت پر بکثرت درجات عنایت فرمانے والا۔

الکبیر:۔ وہ ذات اقدس جو قدیم ہے جو مشہور ہے جو کہتے ہیں فلاں فلاں سے اکبر (بڑا) ہے یعنی اس کی نسبت اس کی عمر زیادہ ہے جو زمانہ تقدیم سے تعلق پر دال ہے۔

المقیت:۔ رزق پیدا فرمانے والا!

الحسیب:۔ کفایت فرمانے والا۔

فائدہ:۔ حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ" جب کچھ لوگوں نے ایمانداروں سے کہا کہ کفار نے تمہارے مقابلے میں بہت سے لاؤ لشکر کا سامنا کر رکھا ہے تم ان سے ڈرو! "تو یہ سنتے ہی ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور اعلانیہ فرمانے لگے ہیں ہمیں اللہ کافی اور وہ بہت ہی اچھا کارساز ہے۔"

نِعْمَ کفایت کے معنی میں آیا ہے اور یہ دو متناسب کلاموں کے مابین آتا ہے، چنانچہ کہتے ہیں اللہ رازقنا و نعم الرزاق، و خالقنا و نعم الخالق

اسی طرح یہاں بھی آیا ہے۔ یعنی یکفینا اللہ و نعم الکافی ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے یعنی کتنی اچھی طرح کفایت فرمانے والا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ابو سفیان نے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف واپس جانے کا ارادہ کیا تو اعلانیہ کہا! یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا وعدہ بدر صغریٰ کا ہے' اگر آپ اس پر قائم رہے تو پھر میں وہاں تیروں سے خبر لوں گا!

حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ' پھر جب وعدہ آپہنچا تو ابوسفیان نکلا لیکن اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ پر اس قدر رعب مسلط کر دیا تھا کہ اسے مدینہ طیبہ آنے کی ہمت نہ ہوئی اور بچتے بچاتے اپنے قافلہ کو واپس مکہ مکرمہ لے گیا!

اس کے بعد ابوسفیان! نعیم بن مسعود سے آکر ملا اور اس سے کہنے لگا میں نے "محمد" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بدر میں جنگ کا وعدہ کیا تھا' مگر قحط سالی کے باعث یہ نہیں ہو سکے گا لہٰذا تم ان کی خدمت میں جاؤ اور مقابلہ سے روکنے کی کوشش کرو! کیونکہ اگر وہ میدان میں نکل آئیں اور ہم نہ نکل سکیں تو ان جرات اور حوصلہ مزید بڑھے گا' اگر تم نے میرے کہنے پر عمل کیا تو تجھے دس اونٹ انعام دوں گا' چنانچہ نعیم مدینہ طیبہ واپس لوٹا تو کیا دیکھتا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سامان حرب و ضرب اکٹھا کرنے میں مصروف ہیں' نعیم آتے ہی کہنے لگا اگر بالفرض تم لوگ میدان جہاد میں نکلے تو ایک شخص بھی بچ نہیں سکے گا چنانچہ یہ بات بعض کے دل پر بیٹھ گئی! اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں ضرور ان کے مقابلہ کے لئے نکلوں گا اگرچہ مجھے تنہا ہی کیوں نہ نکلنا پڑے۔

اس ارشاد پر ستر جانثار آپ کے پیچھے پیچھے یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے

حسبنا اللہ و نعم الوکیل چنانچہ لشکر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مقام بدر میں کوئی کافر دکھائی نہ دیا! جو ان کے مقابل آتا! پھر وہ بدر کے میلے میں شامل ہوئے اور وہاں پر انہوں نے خرید و فروخت کی! تجارت میں دونا نفع پایا گویا کہ بلا مقابلہ مال غنیمت ہاتھ لگا! اور بخیر و عافیت مدینہ طیبہ واپس آئے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول میں انہی کا ذکر ہے "فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و نعمت کے ساتھ واپس پلٹے۔

مجاہد اور سدی نے کہا کہ یہاں نعمت سے مراد دینوی منافع اور فضل سے اخروی فوائد مراد ہیں نیز یہ بھی نعمت سے عافیت اور فضل سے مراد مال تجارت سے جو انہوں نے منافع حاصل کئے۔

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ" سے نعیم بن مسعود مراد ہے! اور اسے کفر کی بناء پر شیطان سے تعبیر فرمایا گیا!

اگر یہ کہا جائے کہ اس نے مسلمانوں کو محض خوف دلایا تھا لیکن اس کا دوست نہیں تھا اس کا جواب یہ ہے کہ یخوف اولیاء میں مفعول اول محذوف ہے، مفہوم یہ ہے کہ مسلمانو! یہ تمہیں اپنے دوستوں کے خوف سے خوف دلاتا ہے، اس لئے کہ یخوف دو مفعولوں کا تقاضا کرتا ہے۔

الجلیل :- جو جلالی صفت سے موصوف ہوا اور جلا، غنی، ملک، قدرت، علم سبھی صفات کمال میں سے ہیں

الجمیل :- وہ ذات جو اپنی مخلوق کی تخلیق میں حسن و خوبصورتی، رونق و خوبی ایسے کمالات سے موصوف ہو اور اس کے ذاتی انوار و تجلیات کے آثار اس کے اوصاف کے مظہر ہوں!

الواسع :- سعتہ سے مشتق ہے جس کے معانی وسعت و کشادگی اور فراخی و کشائش سے کئے جاتے ہیں اسے علم و رزق دونوں کی طرف مضاف کرتے

ہیں چنانچہ وسعت علم، وسعت رزق، تو ضرب المثل ہے، پھر اگر ہم علوم السیتہ کی طرف دیکھیں تو اس کے علوم و عرفان کے دریاؤں کا کوئی کنارا نہیں، اور اس کی ان گنت نعمتوں پر نظر کریں تو ان کی بھی کوئی انتہا نہیں!

الحکیم :۔ اس ذات اقدس کے لئے جو افضل ترین اشیاء اور علوم ہیں ان کا جاننے والا پس جو ان سے واقفیت رکھتا ہے وہ حکیم ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حکمت کی بنیاد خوف الٰہی ہے!

الودو :۔ وہ ذات اقدس جو تمام مخلوق کے لئے چیز کو پسند کرنے والی ہے۔

المجید :۔ وہ ذات اقدس جو حامل شرافت و حسن و جمال سے آراستہ، اور صاحب عطائے کثیر ہو۔

الشھید:۔ ہر وقت جاننے والا، حقیقی مشاہدات کا حامل!

الحق :۔ وہ ذات اقدس جس کی ہستی ازل سے ابد تک ایک ہی حالت پر برقرار ہے۔

الوکیل :۔ جملہ امور کا ضامن

المتین :۔ نہایت قوت کا مالک، جس کی ملکیت میں کسی بھی قسم کا ابہام نہ ہو۔

الولی :۔ اپنے دوستوں کا دوست اور ان کے دشمنوں پر قاہر و غالب

الحمید:۔ وہ ذات اقدس جو ازل میں خود اپنی حمد کرنے والا اور ابد تک اس کے بندے اس کی تحمید و تقدیس، تسبیح و ثناء میں مصروف رہیں، وہ تمام حمد کرنے والوں کی حمد سے پہلے بھی موجود و محمود تھا جس کی تفصیل سورہ فاتحہ کے فضائل مذکور ہوئی۔

المحصی :- وہ ذات اقدس جو ازل سے عالم ہے۔

المبدی :- جو حقیقت اشیاء کے ظہور سے قبل موجود ہو اور جملہ اشیاء کی تخلیق کا مالک ہو!

المعید :- اشیاء کی حقیقت تک کو مٹا کر دوبارہ اسی ہیئت و صورت پر ظاہر کرنے والا! یعنی عدم سے وجود اور وجود سے عدم بعدہ پھر وجود بخشنے والا۔

القیوم :- وہ ذات اقدس جو اپنی حقیقت ذاتیہ کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ سے قائم ہو اور تمام اشیاء کے قیام پر اسے ہی اختیار ہو

حضرت امام بیہقی کی طرف سے اسماء و صفات الہیہ کا بیان میری نظر سے گزرا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے آپ سے پوچھا کیا ہمارا پروردگار سوتا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر تم ایمان دار ہو تو اس سے ڈرو! اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی! دو بوتلیں پانی سے بھر کر ہاتھوں میں پکڑ لو! انہوں نے تعمیل ارشاد کرتے ہوئے ایسا ہی کیا! جب ان پر نیند کا غلبہ ہوا تو بوتلیں ہاتھ سے چھوٹ کر گریں اور ٹوٹ گئیں، پھر اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی، میں تو زمین و آسمان کو تباہی بربادی سے محفوظ رکھتا ہوں! اگر سوتا تو یہ دونوں زوال پذیر ہو جاتے۔

الواجد :- مجید کے ہم معنی ہے جس کا ذکر اوپر ہو!

الواحد :- وہ جس کا کسی بھی طرح جزو نہ بن سکے! اور وہ ناقابل تقسیم ہو!

الاحد :- بے مثال و یکتا ہو! علامہ لغوی فرماتے ہیں الواد اور الاحد دونوں ہم معنی ہیں ان میں کوئی فرق نہیں، علامہ قرطبی شرح اسماء میں فرماتے ہیں احد اسم "ذات" ہے اور واحد اس کی صفت ہے حضرت امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احد کو اسماء الٰہی میں شمار نہیں کرتے کیونکہ بعض روایات میں اس کا ذکر

نہیں ملتا!

الصمد:۔ محتاجی سے غنی و بے نیاز، اس کا ذکر سورہ اخلاص کے فضائل میں بیان ہو چکا ہے۔

المقتدر:۔ قادر کے معنی میں البتہ اس میں مبالغت پائی جاتی ہے!

المقدم المؤخر:۔ وہ ذات جو اپنے دوستوں کو مقدم کرتا ہے اور اپنے دشمنوں کو پیچھے ڈالتا ہے۔

الاول، الاخر:۔ وہ ذات جس سے پہلے کوئی نہ ہو اور وہ ذات جس کے بعد کوئی نہیں، یعنی جس کی نہ ابتدا ہے اور نہ ہی انتہا!

الظاہر:۔ صاحبان عقل و دانش کے نزدیک دلائل سے ظاہر ہے لہٰذا اس کی ہستی کا انکار ممکن نہیں۔

ففی کل شئی لہ آیتہ - تدل علی انہ واحد

الباطن:۔ وہ ذات اقدس جس کی حقیقت کی کنہ کسی پر ظاہر نہیں!

البر:۔ نیکوکار اور نیکوں کو جزاء سے نوازنے والا! المحسن

العفو:۔ غفور کے معانی میں مبالغہ کے اضافہ کے ساتھ، کیونکہ عفو کا معنی ہے گناہوں کو مٹا دینا اور غفور کا معنی کا ہے چھپانا! اور مٹانا چھپانے سے ابلغ ہے۔

الرؤف:۔ صاحب رافت یعنی بہت ہی زیادہ رحمت سے نوازنے والا!

ذوالجلال والاکرام:۔ وہ ذات اقدس جس کے لئے کوئی بھی کمال و جلال و اکرام ایسا نہیں جو اس کے لئے کماحقہ ثابت نہ ہو جو بزرگی ہو اسی کی طرف سے ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے! وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَ اِنْ

تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا جو بھی نعمت تمہارے پاس ہے اسی کی دی ہوئی ہے ! اور اگر تم میری نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو کبھی شمار نہیں کر سکتے!

الوالی! :۔ وہ ذات اقدس جو تمام مخلوق کے جملہ امور کی تدبیر فرمانے والی !

المتعال :۔ بمعنی علی یعنی بلند ترین ' اس جلال اور تسلط کی بلند و گرفت مراد ہے جہت اور مکان کی بلندی سے ماوری!

المقسط :۔ وہ ذات اقدس جو مظلوم کو ظالم سے انصاف دلائے۔

الجامع :۔ یعنی حیوانات (ہر جاندار چیز) میں حرارت و برودت' رطوبت و پیوست کو مجتمع کرنے والا ! نیز قیامت میں تمام لوگوں کو عرصہ حشر میں جمع کرنے والا جو ذاتی طور پر ظاہر ہو اور دوسروں کو ظاہر کرے۔

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا' اس نے فرشتوں کے دل روشن کئے جس کے باعث اس کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں رسولوں کے دل منور کئے جس کی وجہ سے انہیں اللہ تعالیٰ معرفت کلی حاصل ہے اور ایماندار کے دل منور کئے جس کی وجہ سے انہوں نے اسے وحد لا شریک سمجھا۔

البدیع :۔ وہ ذات اقدس جس سے پہلے کوئی نہ ہو اور وہی سب سے پہلے ہو!

الرشید :۔ وہ ذات اقدس جسے کسی صلاح کار کی ضرورت نہیں اور اس کے تمام امور نہایت عمدگی سے کامل و مکمل ہوں!

الصبور :۔ وہ ذات اقدس جو قبل از وقت کسی چیز کے ظہور میں تعجیل نہ فرمائے !

مسئلہ :۔ اسم مسمی کا غیر ہوتا ہے بعض کہتے ہیں دونوں ایک ہی ہیں' حالانکہ

یہ دو وجوہ سے باطل ہے' اول یہ کہ اسماء بکثرت ہیں اور مسمی واحد ہے اگر یہ دونوں ایک ہی ہوتے تو چاہے تھا کہ جب برف یا آگ کا نام لیا جائے تو گرمی یا سردی محسوس ہو' اور اگر کہا جائے کہ اسم مسمی کا غیر ہے تو "زینب طالق" کہنے سے زینب پر طلاق واقع نہ ہوتی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جس ذات کو اس لفظ سے تعبیر کرتے ہیں اس پر طلاق اس وجہ سے پڑ جاتی کہ اس وہی مراد ہوتی ہے جسے مسمی کہا گیا ہے اور اگر کہا جائے پھر اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا جواب ہے "تبارک اسم ربک' بابرکت ہے تیرے پروردگار کا نام' پس بیشک متبارک' متعالیٰ تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات اقدس ہے نہ حروف و صوت' اس کا جواب یہ ہے کہ جیسے اس ذات اقدس کا ہر عیب و نقص سے منزہ سمجھنا ہم پر واجب ہے اسی طرح الفاظ و کلمات سے بھی منزہ سمجھنا ضروری وہم پر واجب ہے اسی طرح ان الفاظ و کلمات سے بھی منزہ سمجھنا ضروری ہے جن سے ہم اس کی ذات کو بیان کرتے ہیں!

لطیفہ :۔ جب فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام پر اپنے فضل و کمال کا دعوی کیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام تعلیم فرمائے پھر انہیں فرشتوں کے سامنے رکھا اور فرمایا مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ' جب وہ بتانے سے عاجز آئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی زبان پر ان اسماء کا ذکر جاری کر دیا تو ثابت ہوا حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت مخلوقات کے نام جاننے کے باعث ظاہر ہوئی تو جب ایمان دار' اللہ تعالیٰ کے نام سمجھے گا تو کیونکر اسے فضیلت حاصل نہ ہو گی؟

علامہ نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو فضاء میں تمام پرندے اکٹھے ہو گئے بلبل نے اپنے آپ کو ان کے ساتھ آگ میں ڈال دیا' اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ارشاد فرمایا اسے روکو اور پوچھو کہ ایسا کام اس نے کیوں کیا؟ جب

پوچھا گیا تو عرض گزار ہوئی اللہ تعالیٰ کی محبت میں! اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا اس سے پوچھئے کیا تیری کوئی خواہش ہے؟ بلبل نے کہا ہاں! میری خواش ہے کہ مجھے اسماء الحسنی سکھا دیئے جائیں' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے اسماء الحسنی القا فرمائے جن کے ساتھ وہ قیامت تک نغمہ سرا رہے گی' "سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم)

مسئلہ :۔ روضہ میں مذکور ہے کہ بلبل کی آواز سے لطف اندوز ہونے کے لئے اسے کرایہ پر لینا جائز ہے اور جوہری نے کہا ہے کہ عندلیب ایک پرندہ ہے جسے ہزار (بلبل) کہا جاتا ہے اور وہ عصفور کی ایک قسم ہے عصفور (چڑیا) اس لئے کہتے ہیں کہ اس نے غلطی کی اور فرار ہو گئی !لانہ عصی وففر' عصفور (چڑیا) کا گوشت حار' یابس' گرم اور خشک ہے' قوت باہ کو بڑھاتا ہے خصوصاً" جو چڑیاں' گھروں میں گھونسلے بناتی ہیں انہیں فار طیار بھی کہا جاتا ہے اس لئے کہ یہ پرندوں کو زیادہ تنگ کرتی ہے اور یہ ان پرندوں میں شامل ہے جن کی دانے اور شکار پر گزران ہے' بیشک عصفور دانہ خورھے' مگر ٹڈی' کیڑے مکوڑے بھی اس کی خوراک ہیں کثرت جماع کے باعث اس کی عمر ایک سال سے زائد نہیں ہوتی قنبر کا گوشت قولنج (ہرنیاں' گیس ٹربل) حبس بطن (پیٹ بند' اپھارہ) اور فالج کے لئے مفید و نافع ہے گھریلو چڑیا کی بیٹ کا سرمہ بیاض چشم کے لئے فائدہ مند ہے۔:۔

فوائد جلیلہ :۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کے ایک ہزار سر ہیں اور ہر سر میں ایک ہزار چہرے اور ہر چہرے میں ایک ہزار منہ اور ہر منہ میں ایک ہزار زبان' اور تمام زبانوں سے وہ خدائے وحدہ لا شریک کی' تسبیح و تحمید میں مصروف رہتا ہے' ایک روز وہ فرشتہ بارگاہ خداوندی میں عرض گزار ہوا! الٰہی! کیا تو نے مجھ سے بھی زیادہ کسی کو ذکر کرنے والا بنایا ہے؟ ارشاد ہوا ہاں! میں نے ایک انسان پیدا کیا ہے! اس نے زیارت کی اجازت

طلب کی! اجازت عطا ہوئی تو وہ فرشتہ اس کے ہاں حاضر ہوا' کیا دیکھتا ہے کہ وہ فرائض کی ادائیگی کے علاوہ اور کوئی عبادت و ریاضت نہیں کرتا! فرشتے نے دریافت کیا اس کے علاوہ بھی کوئی ذکر وغیرہ کرتا ہے؟ وہ کہنے لگا اور تو کچھ نہیں البتہ نماز فجر کے بعد دس مرتبہ اسماء الحسنیٰ کا پڑھنا میرا معمول ہے۔:

علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں چونکہ ان اسماء میں تعظیم و تکریم اور ثواب ہے لہٰذا اسی بناء پر حسنیٰ کہلاتے ہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو انہیں یاد کر کے شمار کیا کرے گا یعنی پڑھتا رہے گا اس کے لئے جنت واجب ہے!

حسنی کہنے کا یہ سبب بھی ہے ان اسماء الہیہ کا سننا اچھا اور عمدہ محسوس ہوتا ہے! اور یہ بھی ہے کہ ہر ایک کی مناسبت سے جو شی ہو وہی نام لیکر دعا مانگنی چاہئے جیسے رحمان' ہے اس نام کی مناسبت سے رحم طلب کرنا چاہئے اور رزق کی طلب کے لئے رزاق کا وظیفہ مناسب ہے۔:

میں نے کشف الاسرار لابن عماد میں دیکھا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر پر اللہ تعالیٰ ننانوے اژدھا مسلط کرے گا اگر ان میں سے ایک اژدھا زمین پر پھنکارے تو سبزہ تک نمودار نہ ہو اور اس کے لئے ننانوے اژدھا ہونے میں حکمت یہ ہے کہ اس کافر نے اس ذات اقدس سے کفر کیا جس کے ننانوے نام ہیں تو ایک ایک نام کو پکار کر کہا جائے گا۔ اس سے تو منکر تھا یہ اژدھا اسی نام کے بدلہ میں مسلط ہے

۲:۔ حضرت ابو سعادات رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کے چار لاکھ سر ہیں' ہر سر پر چار لاکھ چہرے' ہر چہرے پر چار لاکھ منہ اور ہر منہ میں چار لاکھ زبانیں اور ہر زبان میں الگ الگ بولی' کوئی ایک دوسرے سے مشابہت نہیں رکھتی' اس فرشتے نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا! الٰہی کیا مجھ سے بھی زیادہ کوئی ہے جو

تیرے ذکر میں مصروف ہو ! ارشاد ہوا' ہاں وہ میرے محبوب بندے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام ہیں اس نے آپ کی زیارت کی اجازت چاہی بعد از اجازت وہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا آپ کونسا ذکر کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں صبح و شام صرف دس دس بار یہ کلمات پڑھا کرتا ہوں سبحان اللہ و بحمدہ عدد ما سبحہ بہ خلقہ و اضعاف ذلک کلہ حتی یرضی ربنا و کما ینبغی لکرم وجھہ و عزجلالہ و عظم ربوبیتہ و کما ھولہ اھل و اھلہ کذلک و احمدہ کذلک واشکرہ کذلک

حکایت :- بیان کرتے ہیں غیر اسلامی ملک میں ایک مسلمان قیدی دو راہبوں کی خدمت پر مجبور تھا اور دوران قید وہ تلاوت قرآن کریم میں مصروف رہتا! چنانچہ ان دونوں نے اس سے دو آیتیں یاد کر لیں ایک یہ "وَاسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ" اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو ! اور دوسری یہ آیت وَ قَالَ رَبُّکُمْ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اور فرمایا تم اپنے رب سے دعا کرو میں قبول کروں گا اس کے بعد ایک دن وہ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک راہب کے گلے میں لقمہ پھنس گیا! مسلمان قیدی نے شراب پلائی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا' وہ راہب دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے کہنے لگا! الٰہی تو نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو! نیز فرمایا ہے تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا! الٰہی ! اگر تیرا یہ کلام سچا اور حق ہے تو' تو مجھے اس مصیبت سے نجات عطا فرما' چنانچہ فوراً لقمہ حلق سے نیچے اتر گیا اور اس کی جان میں جان آئی ! چنانچہ یہی ایک واقعہ ان دونوں کے اسلام کا باعث ہوا' لیکن افسوس کہ وہ مسلمان قیدی مرتد ہو کر مرا!

حکایت :- سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ایک تاجر تجارت کرتا تھا اس کو ایک چور نے قتل کرنا چاہا! اس نے کہا مال لے لو اور قتل سے باز رہو! چور نے کہا تجھے قتل ہی کروں گا! تاجر نے کہا پھر

تو مجھے اتنی سی مہلت دے دے کہ میں دو رکعت نفل ادا کر سکوں چور نے مہلت دی' وہ نماز سے فارغ ہوا اور دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگنے لگا یا ودود یا ودود' یا ودود' یا ذالعرش المجید' یا فعال لما یرید اسئلک بنور وجهک الذی ملاء ارکان عرشک و لقدر تک التی قدرت بها علی خلقک و برحمتک التی وسعت کل شئی یا مغیث اغثنی یا مغیث اغثنی یا مغیث اغثنی! اسے اس نے تین بار پڑھا تھا کہ ایک فرشتہ نازل ہوا اور اس نے چور کو قتل کر دیا اور تاجر سے مخاطب ہوا سنئے! میں تیسرے آسمان کا فرشتہ ہوں! جب تو نے پہلی بار پڑھا یا مغیث اغثنی تو آسمان کے دروازے سے چڑ چڑاہ کی آواز سنائی دی' دوسری بار کہنے سے دروازے کھلے' اور آگ کی مانند اس سے شعلے بلند ہونے لگے! اور تیسری مرتبہ کہنے پر جرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا اس بے چین کی کون خبر گیری کرتا ہے! میں نے عرض کیا حاضر ہوں! اور اے بندہ خدا سنیئے! جو بھی کوئی اس دعا کے وسیلہ سے اپنی مشکل کشائی کے لئے بارگاہ الٰہی میں عرض گزار ہو گا اس کی ہر مصیبت دور کی جائے گی۔:۔

پھر وہ فرشتہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا! اور اس ماجرا سے مطلع کیا! اور عرض گزار ہوا' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسماء الحسنیٰ سے نوازا ہے! جب کوئی ان کے صدقے میں دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبولیت کا شرف عطا فرماتا ہے اور جب کوئی ان کے وسیلہ سے طلب کرتا ہے دیا جاتا ہے۔:۔

لطیفہ:۔ بعض علماء فرماتے ہیں مصائب و آلام کی شدت سے 'کشائش کے دروازے کھل جاتے ہیں حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے شیاطین کو تعمیر کا کام سپرد کیا! اور ان پر سختی فرمائی تو ابلیس کے سامنے رونے لگے! اس نے کہا کام

کرتے رہو جب فارغ ہو کر اپنی اپنی جگہ واپس لوٹو گے تو آرام کر لینا! یہی تمہارے لئے بہتر ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام اس پر مطلع ہوئے تو انہیں سارا دن کام کرنے پر پابند کر دیا گیا' شیطانوں نے پھر شکایت کی! تو ابلیس نے کہا! تمہارے لئے رات بھر آرام کرنا ہی کافی ہے! جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے رات بھر کام کرنے کی ذمہ داری بھی سونپ دی'! ابلیس سے پھر وہ شکایت کرنے لگے تو وہ بولا اب تمہاری رہائی کا وقت آ لگا! چنانچہ اس کے بعد زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام وصال فرما گئے! اسی بناء پر بعض فرماتے ہیں کرب و بلا کی شدت سے کشائش کا سورج طلوع ہوتا ہے۔:

حکایت :۔ میں نے تفسیر رازی میں دیکھا ہے صحابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ ایک منافق کے ساتھ کسی ویران جگہ پر گئے جب حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو گئے تو منافق نے آپ کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے! آپ نے اس سے سبب دریافت کیا! تو وہ کہنے لگا میں تجھے ذبح کرنا چاہتا ہوں کیونکہ تمہیں حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بے حد محبت ہے! تو حضرت زید کی زبان سے نکلا یا رحمٰن بروایت دیگر یہ کہا یا ارحم الراحمین اغثنی! منافق کو آواز سنائی دی اسے قتل نہ کر منافق نے وہاں سے ہٹ کر ادھر ادھر دیکھا تو آواز دینے والا کوئی بھی نظر نہ آیا! اس نے پھر قتل کا ارادہ کیا آپ پھر پکارے! یا رحمٰن اغثنی! تو اس نے پہلے کی بہ نسبت آواز کو قریب سے سنا! کہ اس کو قتل مت کر وہ پھر ادھر ادھر نکل کر تلاش کرنے لگا! مگر کوئی شخص دکھائی نہ دیا! تو وہ تیسری مرتبہ قتل کے لئے آمادہ ہوا! آپ پھر پکارے! یا رحمٰن اغثنی! اب اسے ان کھنڈرات میں سے آواز آئی! اسے قتل نہ کر' وہ پھر آگے بڑھ کر دیکھنے لگا ہی تھا کہ اچانک اس پر کسی نے خنجر کا وار کر کے اس کا کام تمام کر دیا! پھر وہ شخص حضرت زید کے پاس آیا' اور اس کے تمام بند کھولے! جب آپ آزاد ہوئے تو اس سے

پوچھنے لگے تم کون ہو ؟ جواب ملا میں جبرئیل ہوں ! تیری پہلی پکار پر میں سدرۃ المنتھی پر تھا! دوسری پکار پر آسمان دنیا پر اور تیسری پکار پر میں کھنڈرات میں داخل ہوا اور اس منافق کا کام تمام کر دیا۔:۔

فائدہ :۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفار کے ہاں گرفتار ہو گئے ! انہیں حکیم ابن حزام نے اپنی پھوپھی صاحبہ ام المومنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے خرید لیا! حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہدیتہً پیش کر دیا! آپ نے آزاد فرما کر اپنی کنیز ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرما دیا ! انہیں سے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تولد ہوئے ' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک سو اٹھائیں احادیث روایت کی ہیں جبکہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرف دو حدیثیں مروی ہیں۔:۔

حضرت ام ایمن کی اولاد میں حضرت ایمن اور اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دو بھائی ہیں اور دونوں کو صحابیت کا شرف نصیب ہے بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو یا ارحم الرحمٰن کہنے پر مقرر ہے اور جو شخص تین بار اس کلمہ کا ورد کرتا ہے وہ فرشتہ جواباً" کہتا ہے بیشک ارحم الراحمین تجھ پر توجہ فرما ہے طلب کر جو بھی تو مانگے گا پائے گا (رواہ الحاکم) نیز بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک شخص پر گزر ہوا جو یا ارحم الراحمین اغثنی کہہ رہا تھا! آپ نے اسے فرمایا ! مانگ لے ! جو بھی تیری خواہش ہے ! اللہ تعالیٰ کی نگاہ کرم تیری طرف مبذول ہے!

علامہ طبرانی نے کتاب الدعوات میں رقم کیا ہے کہ جو شخص تین مرتبہ یا رب یا رب کہتا ہے ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مانگ' تجھے دیا جائے گا!

نیز سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! بیشک دعا اس شئے سے نافع ہے جو نازل ہو چکی ہے! اور اس سے بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئی! اللہ کے بندو! اپنی ذات پر دعا کو لازم کر لو! (رواہ الترمذی) ان الدعا ینفع مما نزل و ممالم ینزل فعلیکم عباداللّٰہ بالدعاء قال الحاکم صحیح الاسناد

حکایت :- حجاج بن یوسف نے ایک بزرگ شخص کو طلب کیا اور اسے قید کا حکم سنایا جب اس کے پاؤں میں بیڑیاں ڈالنے لگے تو وہ آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے لگا! لا حول و لا قوۃ الا بک لک الخلق والامر! رات کے وقت داروغہ جیل نے تمام دروازے بند کر دیئے جب دن چڑھا تو بیڑیاں وہی پڑی تھیں مگر وہ آدمی مفقود الخبر تھا! حجاج کے خوف سے وہ گھر آیا اور اپنے وارثوں سے مل کر رخصت ہو گیا! حجاج کو اطلاع دی گئی! تو حجاج نے دریافت کیا، کیا اس شخص نے کوئی بات کہی تھی! ایک شخص بولا! ہاں جب میں اسے پاؤں میں بیڑیاں پہنا رہا تھا تو وہ یہ پڑھتا رہا لا حول ولا قوۃ الا بک لک الخلق والامر!

حجاج بولا جو کچھ اس نے تیرے سامنے پڑھا تھا! اسی نے تجھ سے غائبانہ طور پر رہائی دلا دی احیاء العلوم میں ہے "حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ' بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجاج کو خواب میں دکھا! کہ وہ جہنم کے کنارے پر بیٹھا ہوا ہے! میں نے اس سے پوچھا تو یہاں کیسے؟ اس نے کہا میں اس کا منتظر ہوں جن کا توحید پرست انتظار کرتے ہیں۔:

علامہ نووی فرماتے ہیں حجاج بن یوسف کے لئے لعنت کرنا جائز نہیں!

تہذیب الاسماء واللغات میں ہے کہ وہ بیس سال تک عراق کا گورنر رہا' اور اہل عراق کو اس نے کرچی کرچی کر ڈالا' ۹۵ ہجری کو واسط میں اس کا انتقال ہوا' بعدہ اس کی قبر کو مٹا دیا گیا اور اس پر پانی بہا دیا! (یعنی مٹی تک اٹھالی گئی)

فوائد:۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجاج کی گرفت سے بچ کر مدینہ طیبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حجرہ مبارکہ میں پناہ گزین ہو گئے انہیں نماز کے اوقات کا پتہ ایک قسم کی گونج سے چلتا تھا! جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ سے سنائی دیتی تھی! پھر چند دن بعد یہ آواز سنائی دی سعید ابن مسیب رضی اللہ عالی عنہ یہ کلمات پڑھو! اللھم انت الملک و انت علی کل شئی قدیر وما تشاء من امر یکون آپ فرماتے ہیں میں نے یہ دعا جب بھی کسی مصیبت و پریشانی کے عالم پڑھی تو فوری طور پر مشکل کشائی ہوئی اور مصیبت ٹل گئی! (نوٹ) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یہ واقعہ حجاج کے زمانہ میں پیش نہیں آیا بلکہ "یزید پلید کی سفاکی کا جب ظہور ہوا تو آپ مسجد نبوی شریف میں چھپ رہے مدینہ منورہ میں قتل عام ہوا' یزیدی ظالم آپ کو نہایت ضعیف سمجھ کر مسجد میں چھوڑ گئے' مسجد میں گھوڑے باندھے گئے' ظلم کی انتہاء ہو گئی' اذان اور نماز کے لئے بھی کوئی مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا تھا آسمان پر کئی دن تک سورج دکھائی نہ دیا اس دوران مجھے اوقات نماز کا پتہ تب چلتا جب روضہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اذان کی آواز سنائی دیتی' تفصیل کے لئے دیکھئے جذب القلوب شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ'(تابش قصوری)

فوائد جلیلہ نمبرا:۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ظالم کے ظلم سے بچنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حجرہ مبارکہ (روضہ مقدسہ) میں پناہ حاصل کر لی اور انہیں اوقاف نماز کے لئے اذان کی سی آواز سنائی دیتی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ سے آتی تھی پھر چند روز بعد آواز سنائی دی! اے ابن مسیب پڑھو! اللھم انت الملک وانت علی کل شئی قدیر وما تشاء من امر یکون آپ فرماتے

ہیں میں نے اس دعا کو جب بھی پڑھا تو مجھے سکون و آرام میسر ہوا۔:۔

نمبر ۲:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شہید کرنے کے لئے جب یہودی جمع ہوئے تو آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام یہ دعا لائے "اللھم انی باسماک الاحد الاعز و ادعوک اللھم باسمک الاحد الصمد و ادعوک اللھم باسمک العظیم الوتر وادعوک اللھم باسمک الکبیر المتعال الذی ملاء الارکان کلھا ان تکشف عنی ما اصبعت وما امسیت فیہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جیسے ہی اس دعا کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی ہاشم اور بنی عبد مناف کو مخاطب کر کے فرمایا تم ان کلمات سے دعا مانگو! آپ نے فرمایا قسم ہے مجھے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی ایماندار ان کلمات سے دعا نہیں کرتا مگر ساتوں زمینیں اور ساتوں آسمان لرز نہ جاتے ہوں! اس وقت اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے! تم گواہ رہو میں نے ان کلمات کے وسیلہ سے دعا کرنے والی کی دعا کو قبول فرمایا! اور دنیا میں ابھی اور آخرت بہت کچھ عنایت کیا جائے گا!

نمبر ۳:۔ حضرت قاضی ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اک بار خلیفہ نے غصے کے عالم میں حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب کیا! جب وہ دروازے پر پہنچے تو میں نے آپ کے لئے اجازت طلب کی حالانکہ میں آپ کے لئے خطرہ محسوس کر رہا تھا جب آپ تشریف لائے تو میں نے آپ کے لب مبارک متحرک دیکھے ' یہاں تک آپ خلیفہ کے پاس پہنچے تو وہ فوراً استقبال کے لئے کھڑا ہو گیا اور آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور بہت سا مال و متاع ہدیہ کیا! جب آپ وہاں سے گھر تشریف لائے تو سارا مال و دولت راستہ میں ہی تقسیم فرما چکے تھے۔ میں نے ان سے معلوم کیا جب آپ خلیفہ کے پاس آ رہے تھے تو دروازے میں داخل ہوتے وقت میں نے آپ کے لب

مبارک متحرک دیکھے تھے' آپ نے فرمایا مجھے حضرت مالک نے حضرت نافع سے انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث بیان فرمائی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم احزاب (غزوہ خندق) میں جب یہود و نصاری اور کفارہ مکہ نے آپ اور آپ کے جانثاروں پر چڑھائی کی تھی تو آپ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے ! شَہِدَ اللّٰہ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہَ ھُوَ (الایہ) پھر پڑھا ! انا اشھد بما شھد اللّٰہ بہ واستودع اللّٰہ ھذا الشھادۃ و ھو لی ودیعتہ عند اللّٰہ یودیھا الی یوم القیامۃ اللھم انی اعوذ بنور قدسک و عظیم رکنک' و عظمتہ و طھارتک' و برکتہ جلالک من کل آفۃ و عامۃ و طوارق الیل و النھار الا طارقا یطرق بخیر-:-

اللھم انت عیاذی فیک اعوذ و انت غیاثی' وانت ملاذی' فیک الوذ یا من ذلتلہ رقاب الجبابرۃ و خضعت اعناق الفراعنۃ اعوذبک من خر بک و کشف سترک و نسیان ذکرک والانصراف عن سکرک انا فی حرزک و کتفک لیلی و نھاری و نومی و قراری وظعنی و اقامتی و حیاتی و مماتی ذکرک شعاری و ثنائک دثاری لا الہ انت تعظیما لا سمک و تنزیھا تسبحات و جھک اخرنی من عذابک و شر عبادک و اخرت علی سر ادقات حفظک و ادخلنی فی حفظک و عنایتک یا ارحم الراحمین

جس بات کی اللہ تعالیٰ نے شہادت پسند کی میں اس کی شہادت دیتا ہوں اور اسے اسی ذات اقدس کے سپرد کرتا ہوں وہ اس کے ہاں محفوظ رہے ! تاکہ قیامت میں میرے کام آئے یا اللہ ! میں تیرے نور اقدس ' تیرے رکن عظیم تیری عظمت و طہارت تیری جاہ و جلالت اور برکت کے وسیلے میں ہر آفت و مصیبت سے پناہ طلب کرتا ہوں ! تو ہی میری فریاد سننے والا ہے شب و روز کے حوادث سے سوا ان جو ران کو خیر و برکت لے کر ظہور پذیر ہوں!

الٰہی ! تو ہی میرا ملجا و ماوی ہے اور میں تیری پناہ میں ہوں ! تو ہی میرا فریاد رس ہے تجھ سے ہی میری فریاد ہے تو ہی میری پناہ ہے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں ! اے وہ ذات اقدس جس کے سامنے متکبرین ذلیل و خوار ہیں سرکش' سرنگوں ہیں' تیری ذات نے انہیں رسوا کر دیا ان کے پردے فاش ہوئے تجھے نہ یاد کرنے کے باعث ' الٰہی میں ناشکری سے تیری پناہ چاہتا ہوں الٰہی ! میں رات اور دن میں بیداری اور خواب میں' سفر و حضر میں زندگی اور موت میں تیری محافظت اور پناہ کا طالب ہوں!

تیری یاد میرا شعار' تیری حمد وثنا میرا وقار' الٰہی! تیرے سوا میرا کوئی معبود نہیں! الٰہی تو اپنے نام کی عظمت و تزیہہ کے صدقے اپنے عذاب اور بندوں کے شر سے محفوظ فرما! اور اپنی محافظت کے دامن میں پناہ دے! نیز اپنی عنایات بے پایاں سے بہرہ مند فرما! یا ارحم الراحمین!!

نمبر۴ :- حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں آج تک کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا جو آپ سے بڑھ کر مجھے محبوب ہو! لہٰذا آج میں آپ کی خدمت میں ایک ایسی دعا (تحفتہً) پیش کرتا ہوں' جو میں نے پوشیدہ رکھی اور کسی کو نہیں بتائی! آپ اسے رغبت یا خوف وخطر کے مواقع پر پڑھا کریں! بے حد مفید ہے لہٰذا پڑھئے: یا نور السموات والارض' یا قیوم السموات والارض یا عماد السموات والارض یا ذی الجلال والاکرام یا غوث المستغیثین ومنتھی رغبة العابدین ومنفساعن المکروبین ومفرجا عن المغرمین وصریخ المستفرحین ومجیب دعوة المضطرین کاشف السوء اله العالمین

نمبر۵ :- ہارون الرشید نے حضرت امام موسیٰ بن جعفر کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بغداد میں قید کر دیا' پھر رہائی کا حکم صادر کیا! نیز تیس ہزار درہم پیش

کیئے جب سبب پوچھا گیا! تو اس نے بتایا مجھے ایک حبشی غلام خنجر لئے نظر آیا جو کہہ رہا تھا اگر تو نے حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رہا نہ کیا تو میں تجھے قتل کر دونگا! پھر حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا اسی دوران مجھے خواب میں سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی آپ مجھے فرما رہے ہیں تجھے مظلومانہ قید کیا گیا ہے لہٰذا ان کلمات کو پڑھئے! رات گزرنے نہ پائے گی کہ تم باعزت رہائی پالوگے آپ کے ارشاد فرمودہ کلمات طیبات یہ ہیں: یا سامع کل صوت یا سابق کل غوث یا کاسی العظلام ومنشرھا بعد الممات اسالک باسمائک العظام وباسمک الاعظم الاکبر المخزون المکنون الذی لم یطلع علیہ احد من المخلوقین یاحلیما بخلقه یا ذالمعروف الذی لا ینقطع علیه احد من المخلوقین یا حلیما بخلقه یا ذالمعروف الذی لا ینقطع معروفه ابدا ولا یحصی له عددو فرج عنی چنانچہ جیسے ہی میں نے ان کلمات کو پڑھا اللہ تعالیٰ نے رہا کر دیا!

حکایت:۔ ہرنوں کے ایک شکاری نے ایک مرتبہ پانی میں جال بچھا دیا' وہاں پر ایک ہرن کے پیچھے پیچھے تین اور ہرن آگئے' جب اس نے جال دیکھا تو واپس پلٹا' اس کے ساتھی تینوں ہرن بھی واپس لوٹے' دو تین مرتبہ یہی صورت پیش آئی' جب وہ پیاس سے نڈھال ہو کر پانی کے قریب پہنچے تو سب نے چیخ ماری اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے! اسی اثنا میں کیا دیکھتے ہیں کہ بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا' جس میں رعد و برق تھی' آسمان سے ایسے بارش شروع ہوئی جیسے مشک کا منہ کھول دیا گیا ہو! ہرنوں نے خوب جی بھر کر پانی پیا اور چل دیئے! شکاری کہنے لگا میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی دعا کا اثر تھا! پھر اس واقعہ کے دیکھتے ہی میں نے جال توڑ پھوڑ' کر شکار کرنا چھوڑ دیا!

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا

کہ اسے ہزار اشرفیوں کی تھیلی ملی! پھر اس نے آواز سنی کوئی اعلان کر رہا ہے جس کسی شخص نے ہزار اشرفیوں کی تھیلی پائی ہو وہ مجھے لوٹا دے تو اسے میں ایک سو اشرفیاں بطور انعام دوں گا! طواف کرنے والے نے کہا میرے پاس ہے! دوسرا شخص بولا! پچاس اشرفیاں لے لو! وہ کہنے لگا میں اسی پر راضی ہوں! وہ پھر بولا میں تو صرف ایک اشرفی دوں گا! طواف والا بولا مجھے ایک ہی منظور ہے! وہ پھر کہنے لگا میں اشرفی کی بجائے تیرے لئے دعا کر دوں گا! میں نے کہا مجھے یہ بات بھی کافی ہے! پھر وہ چپکے سے دعا کرنے لگا!

بعدہٗ وہ شخص بغداد میں اقامت پذیر ہوگیا' وہی مصروف عبادت رہا' زکوٰۃ وغیرہ لے کر گزر اوقات کرتا! ایک دن ایک عورت اس کے پاس آکر کہنے لگی میں اپنی بیٹی کا تیرے ساتھ عقد کرنا چاہتی ہوں' وہ کہنے لگا میں فقیر آدمی ہوں! وہ بولی فکر کی کوئی بات نہیں! پھر وہ اسے اپنے گھر لے آئی جہاں متعدد مساکین رہتے تھے! عورت نے گواہوں کو بلایا اور اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا! جمعہ کے دن اس نے اپنی بچی کی رخصتی کی' اس کو ایک خچر پر سوار کرایا' ایک تھیلی اشرفیوں کی اس کے سپرد کی اور کہنے لگی اس سے خیرات وغیرہ کر دیا کریں!

جب اس شخص کی نظر تھیلی پر پڑی تو وہ رونے لگا کیونکہ یہ وہی تھی جو طواف کعبہ کے دوران اسے ملی تھی! جب اس کی دلہن نے اسے اس حالت میں دیکھا تو کہنے لگی شاید تو ہی وہ شخص ہے جس نے مکہ مکرمہ میں اس تھیلی کو پایا تھا! وہ بولا ہاں! اس پر وہ لڑکی کہنے لگی میرے باپ نے مجھ سے تمام واقعہ بیان فرمایا تھا اور کہا تھا میں نے اس شخص کے لئے اپنے مال و اولاد کی دعا کی تھی چنانچہ (میرے سرتاج) یہ اسی کا مال و دولت ہے اور میں اس کی بیٹی ہوں!!

حکایت :- علامہ عبدالرحمٰن صفوری مؤلف کتاب ھذا' اپنے والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان فرماتے ہیں کہ کوئی شخص بہت سا مال واسباب لے کر مکہ

مکرمہ حاضر ہوا، بیت اللہ شریف کے طواف میں مصروف تھا کہ اس کی نظر ایک نہایت ہی حسین و جمیل عورت پر جاپڑی، اور بدنیتی سے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا! وہ پکار اٹھی! اللہ تعالیٰ تیرا ہاتھ اور مال و اسباب تباہ و برباد کرے، چنانچہ اسی لمحے اس کے ہاتھ پر خارش شروع ہوگئی، آبلے نکل آئے، اور مکہ مکرمہ میں ہی اس کا ہاتھ گل سڑ کر گر پڑا، اس کے اونٹ مر گئے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ سے ابھی باہر نہیں نکلا تھا کہ اس کا سب کچھ برباد ہوگیا! پھر ندامت کے باعث وہ اپنے شہر کی بجائے کسی اور شہر میں جابسا!

ایک دن کوئی شخص آیا اور کہنے لگا تجھے شہر کے قاضی نے طلب کیا ہے! جب وہ قاضی صاحب کے روبرو پیش ہوا تو قاضی صاحب اسے کہنے لگے یہاں ایک بہت بڑے آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دی ہے، لیکن وہ اسے جدا کرنا پسند نہیں کرتا (عدت گزر چکی ہے) لہٰذا تو اس کے ساتھ نکاح کرلے اور ایک رات اپنے پاس رکھنے کے بعد طلاق دے دینا تاکہ اس کے لئے حلال ہو سکے! چنانچہ نکاح ہوا، جب اس عورت نے اس کے سامنے کھانا رکھا تو یہ بائیں ہاتھ سے کھانے لگا اس نے کہا دائیاں ہاتھ نکالو! وہ کہنے لگا میرا دائیاں ہاتھ نہیں ہے! اس لئے معذور ہوں! اور مکہ مکرمہ میں جو واقعہ گزرا تھا سب کہہ سنایا! اس پر اس عورت نے اپنا داہنا ہاتھ اس کے ڈائیں بازو پر رکھا اور سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے لگی! پھر کہا اب تم اپنا دائیاں ہاتھ نکالو! جب اس نے بازو آگے بڑھایا تو ہاتھ صحیح و سالم نکلا جو پہلے سے بھی عمدہ تھا!

پھر وہ عورت کہنے لگی جب میں نے تجھے بددعا دی تھی تو مجھے قبولیت کا کامل یقین تھا! میں نے پھر دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرا مال اور میرا وجود تجھے عطا فرمائے! چنانچہ میری وہ دعا بھی قبول ہوئی لہٰذا تم مجھے طلاق دینے سے پرہیز کرو! چنانچہ جب صبح ہوئی تو قاضی صاحب کو تمام واقعہ سنایا گیا تو اس نے فیصلہ دیا تم طلاق نہ دو! چنانچہ پھر اس شخص نے اسے طلاق نہ دی!!

حکایت :۔ حضرت امام ابو جعفر نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بکثرت یہ کلمات پڑھتا رہتا تھا " یا قدیم الاحسان احسن الی باحسانک القدیم' اے قدیم احسان کے مالک اپنے احسان قدیم سے مجھ پر احسان فرما! لوگوں نے پوچھا! تو یہی کلمہ بکثرت کس وجہ سے پڑھتا رہتا ہے وہ کہنے لگا! مجھے عورتوں کے دیکھنے کا بڑا شوق تھا' چنانچہ میں عورتوں کا لباس پہن کر شادی وغیرہ کی تقریبات میں شامل ہو جاتا' ایک مرتبہ ایک امیر کی شادی تھی میں حسب معمول اس میں جاشامل ہوا۔ جب لوگ نکاح وغیرہ سے فارغ ہو چکے تو امیر کے خادم نے اعلان کیا کہ دروازے کی حفاظت کریں کوئی باہر نہ جانے پائے! کیونکہ جواہرات میں سے ایک نہایت قیمتی جواہر گم گیا ہے اس کے بعد تلاشی کا دور شروع ہوا' عورتوں کی بھی تلاشی شروع ہوئی! تو میں متفکر ہوا اور اللہ تعالیٰ سے دل ہی دل میں عہد کرلیا کہ آئندہ ایسی غلطی نہیں کروں گا' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری زبان پر یہ کلمات جاری کر دیئے' " یا قدیم الاحسان احسن الی باحسانک القدیم' جیسے تلاشی لینے والے میرے قریب پہنچے تو ایک شخص پکار اٹھا اس شریف عورت کو چھوڑ دو' قیمتی جواہر مل گیا ہے' وہ وقت مارے خوشی کے میرا دم نکلنے لگا! پھر وہاں سے میں یہی کلمہ پڑھتا ہوا باہر نکل آیا!

حضرت علامہ صفوری علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میں نے ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ میں دیکھا ہے کہ کسی خوش نصیب کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت عطا ہوئی! تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے کوئی دعا تعلیم فرمادیئے! جو میں سفرو حضر میں پڑھتا رہوں! آپ نے فرمایا تین دعائیں ہیں ہر شدت و تکلیف کے وقت اور ہر نماز کے بعد انہیں پڑھ کر دعا مانگا کریں! یا قدیم الاحسان یا من احسانہ فوق کل احسان یا ملک الدنیا والاخرۃ!

کسی اور کتاب میں ہے "کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا میرے ساتھ اپنے تعلق کو گہرا کر لے عرض کیا! یا اللہ جل جلالک! میں تیری رضا کے مطابق تیرے ساتھ کس طرح گہرا تعلق کر سکتا ہوں! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا! ان کلمات کو کہتے رہو! یا قدیم الاحسان یا دائم الخیر یا کثیر المعروف جو شخص ان کلمات کے وسیلہ سے میرے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط و مستحکم کرے! تو گویا کہ اس نے اہل شرق و غرب کے برابر عبادت کی!!

فوائد جلیلہ فائدہ نمبرا:۔ طبرانی' کبیرا و اوسط میں "باسناد حسن" نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص ان پانچ کلمات طیبات کے وسیلہ سے دعا کرے گا' اس کا کوئی بھی ایسا سوال نہیں ہوگا جسے رب پورا نہ کرے! لا الہ الا اللہ واللہ اکبر' لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ!

فائدہ نمبر۲:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک گائے کے پاس سے گزر ہوا' جو ولادت کی تکلیف میں مبتلا تھی اس نے پکارا! اے روح اللہ! اللہ تعالیٰ سے میری تکلیف دور کرنے کی دعا کریں! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہنے لگے! یا مخلص النفس من النفس خلصھا! اے جان کو جان سے خلاصی عطا فرمانے والے اسے بھی خلاصی عنایت فرما! یہ کہنا تھا کہ اسے بچہ پیدا ہوگیا!

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عورت درد زہ میں مبتلا ہو تو اسے یہ دعا مع سورہ فاتحہ' اخلاص اور معوذ تین کسی پلیٹ یا پیالی پر لکھ کر پلا دیں' تو اسے بچہ کی ولادت میں آسانی ہوگی۔:

اذا السماء انشقت سے القت مافیھا وتخلت تک اور اللھم خلص فلانۃ بنت فلانۃ مما فی بطنھا من ولدھا خلاصا فی عافیتہ انک

ارحم الرحمین، حضرت علامہ دمیریؒ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ عمل مجرب ہے۔

فائدہ نمبر۳:۔ سمندری سیپ اگر درد زہ والی عورت کے گلے میں لٹکادی جائے تو بچے کی ولادت کے لئے اسے فائدہ مند ہے نیز مرغی کے انڈے کے چھلکے باریک پیس کر اسے پلا دیئے جائیں تو ولادت میں آسانی ہوگی! اور قثاء الحمار اگر گائے کے پتے میں ملا کر استعمال کرایا جائے تو نفع مند ہے! اہل اندلس (اسپین) قثاء الحمار کو علقم کہتے ہیں نیز قثاء الادمین کا کھاصرا اور حرارت کو سکون بہم پہنچاتا ہے، لیکن سرد مزاج کے لئے نقصان دہ ہے، ہاں اگر وہ خشک یا تر کھجور، انگور یا شہد کے ساتھ کھائے تو جسم میں موٹاپا لاتا ہے!

حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم قثاء (ککڑی) کو نیچے کی طرف کھانا شروع کرو!

فائدہ نمبر۴:۔ درد زہ میں مبتلا اگر تیس دانے حب اللوف کے کھائے تو ولادت میں آسانی ہو! اور اسے خیرالقرود بھی کہتے ہیں اس کے پتے اروی کے پتوں کی مشابہت رکھتے ہیں، اس کی جڑ اور پتے خراب زخموں کے لئے بے حد فائدہ مند ہیں! کیونکہ یہ زخموں کو اچھی طرح صاف کر دیتے ہیں اور خبزالقرود کا کھانا "اخلاط روئیہ، درد جگر، اسحال (پیچس) میں فائدہ مند اس کے تخم (بیج) اگر کنٹھ مالے والا کھائے تو .بفضلہٖ تعالیٰ صحت پائے اور اگر حاملہ اس کے تخم کے تیس دانے سرکہ میں پانی کے ساتھ پیئے تو جلد اسقاط ہوا۔ اروی کے پتے کو اذن الفیل (ہاتھی کے کان) بھی کہتے ہیں!! اس کے فوائد میں یہ بھی ہے کہ اس کا استعمال قوت باہ کو بڑھاتا ہے، جسم فربہ کرتا ہے اور معدہ تقویت پکڑتا ہے، اگر ابال کر کوٹ لیں اور مرہم سی بنا کر لیپ کریں تو برص کے داغ دھبے .بفضلہٖ تعالیٰ ختم ہو جائیں گے!

فائدہ نمبر۵:۔ اگر درد زہ میں مبتلا عورت قدرے سذاب خمول استعمال

کرے! یا نصف درہم تخم سذاب پی لے' نیز کسی دوسری عورت کا دودھ پی لے! یا گدھے کے سم کی دھونی لے تو .بفضلہ تعالیٰ اسے ولادت کے وقت آسانی ہوگی! اگر چار روز تک عورت درد زہ میں مبتلا رہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ بچہ مرچکا ہے اسے فوراً ماء سذاب پلا دینا چاہئے اگر بچہ پیدا ہو بھی جائے' اول انول رہ جائے تو اس کا علاج چھینکیں دلوانے سے کریں! یعنی اس کے ناک پر ایسی چیز رکھیں جس سے بکثرت چھینکیں آئیں۔:۔

فائدہ نمبر۶:۔ ایک مرتبہ مسلمہ بن عبدالملک بن مروان کا کسی غیر مسلم شہر میں جانا ہوا! جہاں وہ درد سر میں مبتلا ہوگیا! ان لوگوں نے اسے ایک ٹوپی پہنا دی جس کے باعث درد فوری طور پر رفع ہوگیا! دیکھنے پر اسے معلوم ہوا!! ٹوپی میں ایک کاغذ پر یہ لکھا ہوا ہے۔ " بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم' دلک تخفیف من ربکم ورحمہ' بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم' الا ن خفف اللّٰہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم' کھیعص بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم' حمعسق بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم' واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الدا ع اذا دعان بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم' الم ترالی ربک کیف مدالظل ولو شاء لجعلہ ساکنا بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم' ولہ ما سکن فی الیل والنہار وھو السمیع العلیم

بعض علمائے کرام نے فرمایا! یہاں ساکن کی تخصیص اس لئے کی کہ متمسک کی نسبت زائد ہے' اور بعض نے کہا ماسکن کے معنی ماخلق ہیں' اور یہ عام ہے علامہ قرطبی نے اسے پسند کیا ہے پھر مسلمانوں نے اہل شہر سے دریافت کیا! یہ آیات تم نے کہاں سے حاصل کی ہیں! یہ تو ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہیں! وہ لوگ کہنے لگے تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے سات سو سال پہلے ایک گرجا گھر کے پتھر پر منقوش پائی گئی تھیں!

فائدہ نمبر۷ :۔ ایک صالح شخص بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے سردرد کی شدید تکلیف شروع ہوئی' تو مجھے سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی! آپ نے میری پیشانی پر دست اطہر رکھ کر یہ دعا پڑھی! بسم اللہ ربی اللہ توکلت علی اللہ اعصمت باللہ فوضت امری الی اللہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ پھر ارشاد فرمایا ان کلمات کو بکثرت پڑھتے رہو! کیونکہ ان میں ہر مرض کی شفا' ہر رنج والم کی دوا ہے نیز دشمنوں پر فتح کا جامع نسخہ ہے۔

فائدہ نمبر۸ :۔ خراسان میں ایک شخص نظر لگانے میں شہرت رکھتا تھا! چنانچہ ایک دن وہ ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے سامنے سے اونٹوں کی قطار گزری! وہ اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کیا تم اونٹ کھانا چاہتے ہو! انہوں نے ایک اونٹ کی طرف اشارہ کیا! جیسے ہی اس شخص نے بھرپور نظر سے دیکھا تو اونٹ گر پڑا! اونٹ کا مالک فوراً پڑھنے لگا! بسم اللہ عظیم الشان شدید البرھان ماشاء اللہ کان حبس حا بس من حجر یا بس وشھاب قابس اللھم انی اردت عین العاین علیہ وفی کبدہ وکلیتہ واجب الحلق الیہ' لحم رقیق وعظم' مما یلق فارجع البصر ھل تری من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاساء وھو حسیر ماشاء اللہ کان ولا قوۃ الا باللہ!" اس کے پڑھتے ہی اونٹ اچھلا اور کھڑا ہوگیا اور نظر لگانے والے کی آنکھ نکل پڑی!

"اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑی شان و عظمت والا ہے' جس کی برھانی شدید اور دلیل مضبوط ہے' جیسے اللہ نے چاہا ویسے ہوا' خشک پتھر اور روشن ستارے سے روکنے والے نہ روک دیا! الٰہی! میں نے نظر بد سے دیکھنے والے کی نظر کو اسی پر لوٹانے کے لئے عرض کرتا ہوں! (میں نے تجھ پر بھروسہ رکھتے ہوئے) اس کے جگر اور گردہ میں وہی لوٹا دیا! جسے مخلوق میں

اسے سب سے مرغوب نرم گوشت اور پر مغز ہڈی ہے! پس جو اس کے لائق ہو (اسے پہنچا)" نظر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھ تو سہی کوئی تجھے اس میں کوئی سوراخ نظر آتا ہے! بار بار نظر کر وہ تیری ہی طرف تھکی ماندی پلٹے گی! اللہ تعالیٰ کی چاہت کے مطابق ہی ہوتا ہے جو چاہتا ہے! اور ذات اقدس کی عطا کے بغیر کسی کو قوت نہیں! قوت کا سرچشمہ اسی کی ذات اقدس ہے۔":

فائدہ نمبر۹:- ہدہد کا پنجہ اگر کسی بچے کے گلے میں بطور تعویذ باندھا جائے تو وہ نظربد سے محفوظ رہے گا! نیز ہدہد کو ذبح کر کے دروازے پر لٹکا دیا جائے تو اہل خانہ، نظربد، آسیب اور جادو سے محفوظ رہیں گے اور اس کے خون کو آنکھوں میں سرمہ کی طرح لگایا جائے تو بیاض چشم (سفیدی آنکھ! کے لئے مفید تر ہے اور اگر کوئی مرد بیوی کے پاس جانے سے "الرجک" ہو تو تو ہدہد کے گوشت کی دھونی سے وہ تندرست و توانا ہو جائے گا۔:

فائدہ نمبر۱۰:- میں نے تحفتہ الحبیب فیمازاد علیٰ لترغیب والترھیب میں دیکھا ہے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! قرآن مجید میں آٹھ آیات نظربد سے بچنے کے لئے ہیں، انہیں جب کوئی آدمی اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو اس روز کسی انسان بلکہ جن کی نظربد بھی ان پر اثر انداز نہیں ہوگی! وہ سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی ہیں اکثر علماء فرماتے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے صاحبزادوں کو مصر میں داخلہ کے بارے میں جو ہدایت فرمائی تھی کہ علیحدہ علیحدہ داخل ہونا! اس کا سبب نظربد سے بچانا تھا!

صحیح مسلم شریف ہے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! "نظر حق" ہے اگر کوئی چیز تقدیر میں سبقت لے جانے والی ہوتی ہے تو آنکھ لے جاتی!

بخاری شریف میں ہے کہ نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ان کلمات سے دم فرمایا کرتے تھے! جیسے حضرت ابراہیم

علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو دم کیا کرتے تھے!

کلمات یہ ہیں۔ اعیذ بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ ۔

حضرت علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ سورہ یوسف میں فرماتے ہیں! ہر مسلمان پر جو کوئی عجیب و غریب چیز دیکھے تو اسے یہ کہنا واجب ہے۔ تبارک اللہ احسن الخالقین اللھم بارک فیہ

شرح مھذب میں ہے کہ جب کوئی خوبصورت' عجیب' دل پسند چیز نظر آئے تو اس کے لئے دعائے خیروبرکت مستحب ہے اور جب کوئی پریشان کن' ناگوار و ناپسند چیز نظر آئے تو یہ پڑھے اللھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یذھب بالسیات الا انت ولا حول ولا قوۃ

"اذکار" میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی عمدہ چیز ملاحظہ فرماتے تو پڑھتے۔ الحمد الذی بنعمتہ تتم الصالحات اور ناگوار چیز دیکھتے تو یہ پڑھتے۔ الحمد اللہ علی کل حال ۔

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کوئی شخص اپنی چچازاد ہمشیرہ سے نکاح کرنا چاہتا تھا! مگر اس کا چچا رضامند نہ ہوا اور اس نے اپنی لڑکی کا نکاح کسی دوسرے آدمی سے کردیا! لیکن اس کا خاوند شب زفاف (پہلی رات) میں ہی فوت ہوگیا' پھر کسی دوسرے شخص سے نکاح کر دیا گیا' وہ بھی اسی طرح شب زفاف میں ہی راہی بقا ہوگیا! پھر تیسرے شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہوا تو (عجیب بات ہے) وہ تیسرا خاوند بھی شب زفاف ہی میں چل بسا! تب چوتھے سے نکاح ہوا تو وہ بھی اسی طرح مر گیا! اس پر اس کے چچازاد نے نکاح کا پیغام دیا' چنانچہ اس نے لڑکی کا نکاح ہوگیا' رات ہوئی تو اس شخص کے پاس ایک جن نمودار ہوا اور کہنے لگا اگر تو میری باری مقرر نہیں کرے گا تو میں تجھے بھی پہلے آدمیوں

کی طرح ہلاک کر دوں گا۔ اس نے طوھا کرھا منظور کرلیا! البتہ اس نے کہا رات کو اس کے پاس میں رہا کروں گا اور دن کو تم رہو! اس پر جن بولا آج رات میں چاہتا ہوں آسمان کی طرف جاؤں اور وہاں سے کچھ باتیں سن آؤں۔ وہ آدمی بولا مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو جن نے کہا میرے بازوؤں کے ساتھ چمٹ جاؤ! وہ چمٹ گیا اور جب جن آسمان کے قریب پہنچا تو اس نے سنا فرشتے پڑھ رہے ہیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یہ سنتے ہی جنات بھاگ رہے ہیں۔ واپسی ہوئی تو اس آدمی نے یہی کلمات یاد کرلئے! جب وہ عورت کے قریب جانے لگا تو جن آدھمکا جلدی سے اس کے خاوند نے پڑھنا شروع کر دیا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم' جن یہ کلمات سنتے ہی آگ بگولا ہوگیا اور پھر کبھی ان کے پاس نہ پھٹکا! (ذکرہ السنفی فی زہرۃ الریاض)

فوائد جلیلہ فائدہ نمبرا:۔ حضرت نسفی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جب عرش معلیٰ کو پیدا فرمایا تو ایک نور سے ایسا فرشتہ تخلیق کیا جسے ساتوں آسمانوں جیسی طاقت عطا فرمائی' ایک فرشتہ ہوا سے بنایا' اس کو ہوا کی سی قوت بخشی' ایک فرشتہ پانی سے پیدا کر کے اسے پانی ایسی قوت ودیعت کی! پھر انہیں حکم فرمایا عرش کو اٹھائیں' وہ ستر ہزار سال تک زور لگاتے رہے مگر اٹھا نہ سکے یہاں تک کہ ان سے پسینہ بارش کی طرح بہ نکلا' پھر انہیں مزید طاقت عطا فرمائی لیکن آخر کار انہوں نے اپنی کمزوری پر معذرت کو ترجیح دی! تو اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا یہ پڑھو اور اٹھاؤ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم' جیسے ہی انہوں نے اس کا ورد کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اٹھانے پر قادر ہوگئے۔

فائدہ نمبر۲:۔ کرخ شہر پر کوئی حاکم ایک ہزار ہاتھیوں سے حملہ آور ہوا' شہری مقابل ہوئے مگر ہاتھیوں کے باعث مقابلہ نہ کرسکے' ان میں سے کسی اللہ کے ولی نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم' کا وظیفہ شروع کردیا! جس

کی برکت سے ہاتھی بھاگ کھڑے ہوئے! زنجیریں کٹ گئیں اور شہری حملہ آوروں پر غالب ہوئے۔:۔

لطیفہ :۔ ہاتھی بڑا عجیب جانور ہے' اس کے دونوں کان ہمیشہ متحرک رہتے ہیں تاکہ اس کے منہ میں مکھیاں وغیرہ داخل نہ ہوں کیونکہ اس کا منہ بھی ہمیشہ کھلا رہتا ہے! اور ہاتھی چار سو سال تک زندہ رہ سکتا ہے اور اس کی مادہ کے حمل کی مدت دو سال ہے اور مادہ جب بچہ جنتی ہے تو تین سال تک اس کے قریب نہیں جاتا' ہاتھی کا گوشت کھانا حرام ہے' لیکن اس کی خرید و فروخت جائز ہے (حرام جانور کے گوشت کی بیع و شراء اس بنا پر بھی جائز ہے کہ گوشت خور جانوروں کی خوراک بن سکتا ہے یعنی کتے بلّی وغیرہ کی خوراک "جو از خود بھی حرام ہیں" اور متعدد حرام جانوروں کو غیر مسلم بطور خوراک استعمال کرتے ہیں۔ سچ فرمایا' قرآن کریم میں " الخبیثات للخبیثین" "خبیث خبیثوں کے لئے ہیں" (تابش قصوری)

ہاتھی کی ہڈی کو عاج کہتے ہیں' اگر اولاد سے محروم عورت سات دن تک ہاتھی دانت کو پیس کر پانی میں ملائے اور پیتی رہے تو حاملہ ہو جائے گی! اگرچہ بانجھ ہی کیوں نہ ہو! (واللہ تعالیٰ اعلم)

فائدہ نمبر۳ :۔ حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ اس کے اس وظیفہ کی برکت سے ایک ایسا پرندہ پیدا فرماتا ہے جس کا سر یاقوت کا' دونوں پاؤں موتی کے اور بازو زعفران کے اور دم زمرد کے نیز اس کے سینے پر لکھا ہوتا ہے کہ یہ پرندہ فلاں شخص کے منہ سے نکلے ہوئے کلمات کی برکت سے پیدا کیا گیا ہے جو فرشتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہے گا اور اس شخص کے نامہ اعمال میں قیامت تک ثواب لکھا جاتا رہے گا! اور پھر وہ پرندہ عمدہ گھوڑے کی مثل ہو جائے گا! جس پر سوار ہو کر وہ شخص جنت میں جائے گا۔:۔

تنبیہ الغافلین میں ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" کو پڑھتا رہتا ہے وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے ابھی اپنی والدہ کے ہاں پیدا ہوا اور اس پر برائی کے ستر دروازے بند ہو گئے! نیز سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یومیہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو سو بار پڑھے گا کبھی غریب و محتاج نہیں ہو گا!

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا غراس جنت کی کوشش کرو! عرض کیا گیا! غراس جنت کیا ہے آپ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ! (رواہ الطبرانی)

فائدہ نمبر۴:- حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص نے آکر کہا تمہارا گھر جل گیا ہے آپ نے فرمایا نہیں! اللہ تعالیٰ نے ایسے نہیں کیا ہو گا! ان چند کلمات کی برکت کے باعث جنہیں میں نے رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے "آپ نے فرمایا جو ان کلمات کو دن کے آغاز میں پڑھ لے گا اس پر شام تک کوئی مصیبت نہیں آئے گی اور جو شام کو پڑھے وہ صبح تک محفوظ رہے گا! وہ کلمات دعائیہ یہ ہیں۔ اللھم انت ربی لا الہ الا انت علیک توکلت وانت رب العرش العظیم، ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، اعلم ان اللہ علی کل شیٔ قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیٔ علما اللھم انی اعوذبک من شرّ نفسی ومن شرّ دابۃ انت اخذ بناصیتھا ان ربی علی صراط مستقیم "اس کی تفصیل تذکار صبح و شام کے باب میں گزر چکی ہے۔"

فائدہ نمبر۵:- علماء سلف میں سے بعض فرماتے ہیں جو شخص صبح و شام ان کلمات کو پڑھ لیا کرے تو وہ سانپ، بچھو اور چوروں سے محفوظ رہے گا "عقدت لسان الحیۃ وبان العقرب وید السارق بقول اشھدان لا الہ الا

اللہ وان محمدا رسول اللہ' حضرت شیخ ابوالقاسم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں' سانپوں اور بچھوؤں نے حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کی خدمت میں گزارش کی تھی کہ ہمیں بھی کشتی میں سوار کرلیں' ہم عہد کرتے ہیں کہ تیرا ذکر کرنے والوں کو ہم کبھی ڈنگ نہیں ماریں گے!

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص صبح و شام سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ پڑھتا رہے گا اسے سانپ اور بچھو ضرر نہیں پہنچائیں گے۔ حضرت علامہ قزوینی علیہ الرحمتہ نے فرمایا ہے جسے بچھو کاٹے وہ زیتون کے پتے باندھ لے تو فوراً آرام حاصل کرے۔:

میں نے زاد المسافر میں دیکھا ہے کہ گندم کا بھوسہ پانی میں ابال کر بچھو کے کاٹنے کی جگہ پر باندھیں فوراً آرام ہوگا! بندق کو کھانا اور پیس کر بچھو کے زخموں پر لگانا بہت مفید ہے اسی طرح مولی باریک کرکے سانپ اور بچھو کے کاٹنے کی جگہ پر باندھیں فائدہ ہوگا!

لطیفہ :- مولی کا استعمال بلغم کے لئے مفید ہے! آنکھوں کی بینائی میں اضافہ' تاریکی کو دور کرتی ہے! اور اس کا سالس پرانی کھانسی کے لئے فائدہ مند ہے! اگر اس کے چھلکے اور پتے گھر میں پھیلا دیئے جائیں تو بچھو بھاگ کھڑے ہوں گے! مولی کو اگر دودھ میں جوش دے کر پی لیا جائے تو پٹھوں کی ریگ اور مثانہ کی پتھری کو خارج کرتا ہے! نہار منہ مولی کا عرق استعمال کرنے سے مثانہ کی پتھری ٹکڑے ٹکڑے ہوکر خارج ہو جاتی ہے! کھانے کے بعد مولی کا استعمال ہاضمہ کے لئے مفید ہے!

نسخہ مفیدہ :- مولی کو چھیل کر ٹکڑے بنائیں' اور نمک لگا کر چھ دن تک رکھ چھوڑیں! اس کے بعد انہیں اچھی طرح دھوئیں تاکہ نمک وغیرہ اتر جائے! پھر ان ٹکڑوں کو کپڑے وغیرہ سے خشک کرکے شہد کو جوش دلائیں' جھاگ صاف کریں' بعدہ زعفران کے ساتھ مولی کے ٹکڑوں کو شہد میں ملا کر

ہلکا سا جوش دلا کر اتار لیں، اور تھوڑا تھوڑا اسے کھاتے رہیں ریاح فاسدہ، پیچس اور معدے کی خرابی کو زائل کر دے گی!

مسئلہ :۔ حالت نماز میں اگر کسی کو سانپ نے کاٹ لیا! تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، مگر بچھو کے کاٹنے پر فاسد نہیں ہوئی، فرق یہ ہے کہ سانپ ظاہری جسم کو نوچ کھاتا ہے اور زہر سے وہ جگہ نجس ہو جاتی ہے اور بچھو جلد کے اندر اپنا ڈنگ داخل کرتا ہے اور باطن کو دھویا نہیں جاسکتا! (سانپ یا بچھو کے ڈنگ مارنے پر اگر جسم سے خون بہ نکلے گا تو وضو ٹوٹ جائے گا اور بلاشبہ نماز فاسد ہوگی! اگر خون نہ نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور نماز فاسد نہیں ہوگی (واللہ تعالیٰ اعلم) (تابش قصوری)

شرح مھذب میں ہے "نماز کی حالت میں سانپ اور بچھو کا مارنا بلا کراہت جائز ہے! بلکہ قاضی ابوالطیب وغیرہ کے قول میں یہ مستحب ہے! اور اس سے نماز باطل نہیں ہوگی! جبکہ فعل قلیل ہوگا فعل قلیل ایک یا دو ضرب ہے اگر تین ضربوں سے ہلاک کیا تو نماز فاسد ہوگی (بالاتفاق)

میں نے کتب حنفیہ میں سے فتاویٰ تاتار خانیہ میں پڑھا ہے کہ جسے حالت نماز میں بچھو کاٹے اور وہ کہے بسم اللہ! تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ ایسے ہی جب حالت نماز میں چاند دیکھ کر کہے میرا اور تیرا رب ایک ہے! تو نماز فاسد!

حکایت :۔ میں نے اپنے والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ ایک ایسا ظالم بادشاہ تھا جس شخص پر وہ ناراض ہوتا تو اس پر اینٹوں کی دیوار چنوا دیتا! اور سال بعد اینٹیں کھولی جاتیں! چنانچہ ایک مرتبہ کسی شخص پر غضب ناک ہوا اور اسے اینٹوں سے چنوا دیا! سال بعد جب اس سے اینٹیں ہٹا دی گئیں، دیکھا تو وہ شخص زندہ تھا! اس سے اس کی بابت پوچھا گیا تو وہ کہنے لگا تم نے جب مجھے بند کر دیا تھا تو میں اس وقت یہ دعا پڑھ رہا تھا " اللھم یا لطیف لطفت

باھل السموات والارض الطف بنافی قضائک وقدرتک کما لطفت بنافی ظلمۃ الاحشاء انک علی کل ماتشاء قدیر" یا اللہ' یا لطیف! تو نے آسمانوں اور زمین والوں پر لطف فرمایا! مجھ پر بھی اپنا لطف و کرم فرما اپنی قضا و قدر کے معاملہ میں جیسے تو نے شکم مادر کی تاریکی میں ہم پر اپنا لطف و کرم فرمایا! بیشک! تو اپنی چاہت پر قادر ہے۔:۔

فائدہ نمبر۶ :۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک صحابی نے بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! گزشتہ شب بچھو کے کاٹنے مجھے جتنی تکلیف ہوئی کبھی نہ دیکھی! آپ نے فرمایا! اگر تم نے بوقت شام یہ پڑھ لیا ہوتا تو تمہیں کوئی ضرر نہ پہنچتا! اعوذ بکلمات اللہ التامات من شرما خلق' (رواہ المسلم)

فائدہ نمبر۷ :۔ کتاب الداعوات للمستغفری وشرح المقامات للمسعودی میں حضرت ابوداؤد اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے' کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! اذا اذاک البرغوث فخذ قدحا من ماء اقرا علیہ سبع مرات وما لنا ان لا نتوکل علی اللہ (الایتہ)
ثم تقول: ان کنتم مومنین' فولوا شرکم عنا' ثم ترثہ حول فراشک فتنام آمنا من شرما!

جب تمہیں پسو (کھٹمل) ستائیں تو ایک پیالے پانی میں اس آیت کو" ومالنا ان لا نتوکل علی اللہ" پڑھ کر دم کرلیں یہ کہیں! اگر تم مومن ہوتو اپنے شر اور ایذا کو ہم سے دور رکھو! پھر اس پانی کو اپنے بستر کے چاروں طرف چھڑک دیں! آرام و سکون سے سوئیں گے بعض حکماء نے کہا ہے اگر سذاب کو پانی میں بھگو کر مکان میں چھڑکیں تو پسو بھاگ کھڑے ہوں گے اور ملٹھی کی دھونی سے مچھر بھاگ جاتے ہیں اسی طرح بھینس کے چمڑے اور تخم جوز کی

دھونی کا معاملہ ہے! تخم جوز سے مراد وہ چیز ہے جو پتیوں کے مشابہ پتیوں سے پہلے ظاہر ہوتی ہے اگر گھر میں زیتون یا کدو کے پتوں کو سلگایا جائے تو مکھیاں بھاگ جاتی ہیں۔:۔

مکھی کے دائیں پر میں شفا اور بائیں میں وباء ہوتی ہے! یہی کیفیت شہد کی مکھی اور اس جیسی دیگر چیزوں کا ہے! جب مکھی وغیرہ کھانے میں گر پڑے تو غوطہ دے کر مکھی کو پھینک دیں! مکھیاں، مچھر، کھالیتی ہیں! ورنہ مچھر بہت ہی زیادہ ہوں! اگر مکھی جلا کر شہد میں ملائیں اور جہاں سے بال جھڑ چکے ہیں لگاتے رہیں تو بال نکل آئیں گے! بالوں کو چقندر کے عرق سے دھونا! کھاری پانی سے نہانا! تخم قرطم کا تیل لگانا! میٹھے تیل میں سذاب کو جوش دلا کر ملانا، جوؤں کے خاتمہ کا سبب ہیں! اور اس آفت سے شاید ہی کوئی محفوظ رہا ہو! سوائے جذامی کے!

علامہ ابن جوزی کہتے ہیں یہ بھی لطف خداوندی سے خالی نہیں کیونکہ ناخن نہ ہونے کے باعث نہ وہ جوں کو مار سکتا ہے اور نہ جسم کھجلا سکتا ہے! اگر خدانخواستہ کوئی شخص مرض جذام میں مبتلا ہو رہا ہو تو فوری طور پر مرغی کو حب قرطم بارہ روز تک کھلائیں ذبح کر کے اس کی چربی سے جذامی کے بدن پر مالش کریں اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو وہ شفا پائے گا!

قرطم کا استعمال ریاح (ہوائی بادی) اور قولنج کے لئے نفع بخش ہے اور اس کے تیل لگانے سے جوؤں کے انڈے مرجاتے ہیں جس کا پیشاب بند ہو تو اس کے ذکر میں ایک جوں چھوڑی جائے، انشاء اللہ العزیز اس کے سبب اسے کھل کر پیشاب آئے گا! اگر حاملہ معلوم کرنا چاہئے کہ لڑکا ہے یا لڑکی! کسی پیالی میں اپنا دودھ نکال کر اس میں ایک جوں ڈال دے اگر دودھ سے باہر نکل پڑے تو لڑکی ورنہ لڑکا ہوگا! (واللہ تعالیٰ اعلم)

فائدہ نمبر۸:۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، سید عالم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص مریض کی تیمارداری کے لئے جائے تو یہ دعا سات مرتبہ پڑھے اگر اس کی موت قریب نہیں ہے تو وہ یقیناً اس دعا کی برکت سے صحت پائے گا! دعا یہ ہے! اسئل اللہ العظیم' رب العرش العظیم' ان یشفیک (حدیث صحیح)

فائدہ نمبر۹:- حضرت شیخ عبدالعزیز دیرینی حضرت خضر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں' اگر مریض کا آخری وقت نہ آپہنچا ہو تو وہ اس دعا کو صبح وشام سات سات بار پڑھتا رہے' اللہ تعالیٰ صحت وتندرستی سے نوازے گا! اللھم لا تشمت اعدائی بدائی واجعل القرآن العظیم شفائی ودوائی فانا اتعلیل وانت المداوی"

فائدہ نمبر۱۰:- حضرت سیدنا امام احمد بن جنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی شخص نے خواب میں دیکھا' اس نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک فرمایا! آپ نے فرمایا مجھے بخشش سے نوازا گیا! نیز مجھے سونے کی نعلین پہنائی اور ارشاد فرمایا! یا احمد! مجھ سے انہی کلمات میں طلب کریں جن سے تم دنیا میں طلب کیا کرتے تھے تو میں نے یہ دعا پڑھی! اللھم یا رب کل شئ بقدرتک علی کل شی اغفرلی کل شئ ولا تسالنی عن شئ' میرے خدا' میرے رب' ہر چیز کے رب' تجھے ہر شے پر قدرت حاصل ہے اسی کے وسیلے سے میری ہر خطا معاف فرما اور کسی بھی چیز کے بارے مجھ سے سوال نہ فرما! اس کے پڑھتے ہی مجھے فرمایا گیا! احمد اٹھئے اور جنت میں جایئے!

فائدہ نمبر۱۱:- حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی شخص نے ایسی دعا طلب کی جو کبھی رد نہ ہو تو آپ نے فرمایا! یہ پڑھا کریں اسئلک باسمک الاعلی الاعز الاجل الاکرم:-

حکایت :- بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجاج نے ایک دن سوال کیا! کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور میرے گھوڑوں کے درمیان کوئی فرق ہے؟ آپ نے فرمایا بہت زیادہ فرق ہے! کانت ابوالھا وارواثھا اجرا وخیلک ریاء وسمعۃ' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھوڑے تو کجا ان گھوڑوں کی لید اور پیشاب بھی باعث اجر اور تمہارے گھوڑے ریاکاری اور خودنمائی کے لئے ہیں (ریاکاری اور خودنمائی تو محض گناہ اور باعث عذاب) وہ کہنے لگا اگر امیر المومنین کا فرمان نہ ہوتا تو میں تجھے قتل کر ڈالتا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے تجھے اس پر قدرت نہیں! کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک دعا تعلیم فرمائی ہے جس کی برکت سے میں کسی بادشاہ وغیرہ سے نہیں ڈرتا! بلکہ شیطانوں اور درندوں سے بھی مجھے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا وہ کہنے لگا! میرے لڑکے کو سکھا دیجئے آپ نے فرمایا نہیں! اور وہ دعا یہ ہے!

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بسم اللہ علیٰ نفسی و دینی' بسم اللہ علی اھلی ومالی بسم اللہ علی کل شئ اعطاہ ربی بسم اللہ خیر الاسماء بِسْمِ اللّٰہِ الذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ بسم اللہ افتتح وعلی اللہ توکلت اللہ ربی الا اشرک بہ شیئا اللھم انی اسئلک من خیر الذی لا یعطیہ احد غیرک عزجارک وجل ثناؤک ولا الہ غیرک احفظنی من کل ذی شر خلقتہ واخترربک منہ واقدم بین یدی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قل ھو اللہ احد اللہ الصمدلم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد' ومن خلفی مثل ذلک وم فوقی ذلک -:-

فوائد جلیلہ فائدہ نمبر ا:- حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما بیان کرتے ہیں کہ حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہ السلام حج کے دن ہر

سال میدان عرفات میں ملاقات کرتے ہیں اور (منیٰ شریف میں دس ذوالحجۃ المبارک کو رمی جمار اور قربانی کرنے کے بعد) ایک دوسرے کے بال قصر یا حلق کی صورت میں اتارتے ہیں اور پھر یہ کلمات پڑھتے ہوئے ایک دوسرے کو الوداع کہتے ہیں۔ " بسم اللہ ماشاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ بسم اللہ ماشاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ' بسم اللہ ماشاء اللہ ماکان من نعمۃ من اللہ بسم اللہ ماشاء اللہ لا یاتی بالحسنات الا اللہ بسم اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ •

(نوٹ) احرام کی حالت میں ایک محرم کو دوسرے محرم کے بال کاٹنے قصر ہو یا حلق فقہ حنیفہ میں جائز نہیں' ممکن ہے فقہ شافعیہ میں جائز ہوں جیسا کہ حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہ السلام کی بابت مذکور ہوا! (واللہ تعالیٰ اعلم) (تابش قصوری)

مندرجہ بالا کلمات کو جو شخص پڑھتا رہے گا وہ ہر آفت' مصیبت' دشمن' ظالم' حاکم' شیطان' سانپ اور بچھو وغیرہ سے امن میں رہے گا! اور عرفہ کے دن یعنی نویں ذوالحجۃ المبارکہ کو جو شخص پڑھے گا (گھر ہو یا میدان عرفات میں) اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولیت کی ندا آتی ہے' میرے بندے بلاشبہ تو نے مجھے راضی کرلیا! اور میں تجھ پر راضی ہوا' مجھے اپنی عزت کی قسم اب مانگ جو کچھ مانگے گا عطا کروں گا۔:۔

فائدہ نمبر۲:۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں میں ڈالے گئے' انہیں وقتی طور پر وحشت محسوس ہوئی۔ حضرت جرائیل علیہ السلام ان کے پاس یہ دعا لائے! اللھم یاکاشف کل کربۃ و یا مجیب کل دعوۃ ویا جابر کل ویاسامع کل نجوی ویاحاضر کل بلوی ویامونس کل وحید ویا صاحب کل غریب لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین اسئلک ان تقذف فی قلبی حبک حتی لا یکون لی شغل ولا ھم سواک،

وان تجعل لی من امری فرجا و مخرجا فانت رحیمی یا ارحم الراحمین

یا اللہ! ہر قسم کی تکلیف و پریشانی کو کھولنے والے! ہر دعا کی قبولیت کا شرف بخشنے والے! اور ٹوٹے دل کو جوڑنے والے' اور ہر پوشیدہ و خفیہ بات کو سننے والے! اور ہر ابتلا میں موجودہ ذات! اور ہر قسم کی تنہائی کے مونس و ہمدم' ہر مسافر کے رفیق' تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں تیرے ہی لئے تسبیح و تمہید ہے! اور بیشک میں ہی اپنی ذات پر زیادتی کا ارتکاب کرنے والا ہوں!

تیری بارگاہ میں میری یہی التجاء ہے کہ تو اپنی محبت کو میرے دل میں مضبوط کردے! حتیٰ کہ تیرے ذکر کے سوا میرا کوئی بھی مشغلہ اور فکر نہ ہو! اور میری ذمہ داریوں کے لئے راستہ کشادہ فرما دے' الٰہی تو ہی مجھ پر رحم کرنے والا ہے' سب سے زیادہ رحم فرمانے والے رحیم و کریم مولیٰ!!

علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ نے اپنی تفسیر میں بھی اسے درج فرمایا ہے نیز انہوں نے کہا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام تین روز تک کنویں میں رہے جبکہ ان کی عمر بارہ سال تھی اور جب مصر میں قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہوئے اس وقت وہ تیس برس کے تھے' حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام سات برس تک قید رہے! بعض نے قید کی عمر میں کمی بیشی کا تذکرہ کیا ہے!

فائدہ نمبر۳ :۔ "الزہر الفائح" میں ایک شخص کا بیان پایا جاتا ہے کہ میں قسطنطنیہ میں قید ہوا! اور میں نے نذر مانی جب میں بفضلہ تعالیٰ رہائی پاؤں گا تو پیدل حج کروں گا اسی اثنا میں جیل کی دیوار پر ایک چڑیا آئی اور مجھے پکاری یہ دعا پڑھیئے! اللھم انی اسئلک یا من لا تراہ العیون ولا تخالطہ الظنون ولا تصفہ الواصفون ولا تغیرہ الحوادث والدھور یا من یعلم مثاقیل الجبال ومکابیل البحار وما اظلم علیہ الیل واشرق علیھاالنھارہیا من

يعلم عدد قطر الامطار وورق الاشجار ولا توارى عنه سماء سماء ولاارض ارضا ولا جبال مافى وعره ولا بحار مافى قعرها انت الذى نسجدلك سواء اليل وضوء النهار ونور القمر وشعاع الشمس و روى الماء دهفيف الشجر وانت الذى نحيت نوحامن الفراق وغفرت لداؤد دنبه وكشفت الضر عن ايوب وردت موسىٰ على امه وصرفت عن يوسف السوء والفحشا وانت الذى فلقت البحر موسىٰ حين ضربه لبنى اسرائيل بعصاء وكان كل فرق كا لطود العظيم حتى مشى عليه موسىٰ وشيعته وانت الذى جعلت النار على ابراهيم بردا وسلاما وانت الذى صرفت قلوب سحرة فرعون الى الايمان بنبوة موسى ياشفيق يا رفيق يا جالى الضيق يا ركنى الوثيق يا مولاى الحقيق خلصنى من كل كرب وضيق ولا تحملنى مالااطيق انت منقذالعزقى ومنجى الهلكى وجليس كل غريب وانيس كل وحيد ومغيث كل مستغيث فرج عنى الساعة فلا صبرلى على حلمك لا الهالا انت ليس كمثله شى وانت على كل شى قدير

الٰہی! میں تیری بارگاہ قدس میں عرض کرتا ہوں' اے وہ ذات کریم جسے کوئی آنکھ نہ دیکھ سکتی ہے اور نہ ہی کسی کے وہم و گمان میں سما سکتی ہے اور نہ ہی اوصاف بیان کرنے والے کوئی وصف بیان کرسکتے ہیں' نہ حوادثات زمانہ اس میں تغیر وتبدل پیدا کرسکتے ہیں' وہ ذات اقدس جو پہاڑوں اور دریاؤں کی مقدار و اندازہ کو جاننے والی ہے! اس کا بھی علم ہے جو رات کی تاریکی میں آتی ہے اور دن کی روشنی میں چمکتی ہے' اے وہ ذات علیم' جسے بارش کے قطروں اور درختوں کے پتوں تک کا علم ہے' وہ ذات جس کے علم کے سامنے نہ ایک آسمان دوسرے آسمان اور نہ زمین دوسری زمین کے درمیان حجاب بن سکتی ہے! نہ پہاڑ اپنی غاروں میں پوشیدہ چیزوں کو اور نہ سمندر اپنی اتھاہ

گہرائیوں میں پڑی ہوئی اشیاء کو اس سے چھپا سکتے ہیں۔

الٰہی! تیری ہی وہ ذات اقدس ہے جسے رات کی تاریکی' دن کی روشنی' چاند کی چاندنی' سورج کی کرنیں' پانی کی روانی' درختوں کی کھڑکھڑاہٹ' سجدہ کرتی ہیں' الٰہی! تیری ہی وہ ذات بابرکات ہے جس نے حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان سے نجات دی' حضرت داؤد علیہ السلام کو لغزش سے بخشش عطا فرمائی' حضرت ایوب علیہ السلام کو مصیبت میں صبر دیا' حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ان کی ماں کے ہاں واپسی ہوئی' حضرت یوسف علیہ السلام سے برائی اور بے حیائی کو دور رکھا!

الٰہی تیری ہی وہ ذات ہے جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصاء کی ضرب سے اسرائیلیوں کے لئے دریا میں راستے بنائے' اور ہر حصہ پانی کا پہاڑوں کی طرح بلند ہوتا گیا' حتیٰ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے امتی باآسانی دریا پار کر گئے' الٰہی! تیری ہی وہ ذات کریم ہے جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو سکون کا لباس بخشا' اور تو نے ہی فرعون کے جادوگروں کے دل نور ایمان سے منور کئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے وسیلہ سے!

شفقت و کرم اور رفاقت فرمانے والے' تنگی دور کرنے والے میرے مضبوط ترین رکن! میرے بہت ہی مہربان مالک! مجھے ہر بے چینی اور تنگی سے نجات مرحمت فرمایئے اور مجھ پر ایسی بات کا بوجھ نہ ڈالئے جو میں اٹھا نہ سکوں۔

الٰہی تیری ہی وہ ذات رحیم ہے جو ڈوبتوں کو کنارے لگانے والی اور ہلاکت میں پڑنے والوں کو بچانے والی ہے! مولا کریم! ہر مسافر کے مونس و ہمدم' تنہائی میں فریاد کرنے والے کے فریاد رس! اسی ساعت اسی لمحے ہی میں میرے غم و آلام کو دور فرما دیجئے کیونکہ مجھے آپ کے حلم پر صبر نہیں! اور نہ

ہی تیرے سوا میرا کوئی معبود ہے تیری ذات کی مثل ہے اور نہ کوئی مثال تو عدیم المثال ہے اور ہر چاہت پر قادر ہے!

دوسری رات اس نے اس دعا کا واسطہ پایا! تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ اس کے پاس بھیجا جس نے جیل سے اٹھایا اور اس کے گھر پہنچا دیا! چنانچہ نذر کے مطابق اس شخص نے اسی سال ہی پیدل حج کر کے منت پوری کی، بعدہ اس نے ایک دوسرے شخص سے اس دعا کا ذکر کیا وہ کہنے لگا تجھے یہ دعا کہاں سے حاصل ہوئی وہ کہنے لگا! روم کے دارالحکومت قسطنطنیہ کے قید خانہ میں مجھے ایک پرندے نے سکھائی تھی! پھر وہ شخص بولا! مجھے میرے والد ماجد نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا ہے کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! یہ دعا تفکرات کو دور اور کشادگی و کشائش مہیا کرنے والی ہے!

حضرت شیخ بونی علیہ الرحمتہ شمس المعارف میں تحریر فرماتے ہیں جو شخص محمد رسول اللہ، احمد رسول اللہ کے کلمات پینتیس مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے گا، اسے طاعت و عبادت کے لئے قوت حاصل ہوگی۔ یمن و برکات سے نوازا جائے گا! اور شیاطین کے شر سے محفوظ رہے گا!

فائدہ نمبر۴: حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ واقعہ افک کے بعد جب منافقین کا افتراء حد سے بڑھ گیا تو لوگوں کے علاوہ جانوروں نے بھی میرے ساتھ خاموشی اختیار کرلی! حتیٰ کہ بلی تک پریشان رہنے لگی! مجھے کھانا پینا بھول گیا! اور اسی حالت میں مجھے نیند آ گئی! خواب میں کوئی شخص مجھ سے میری پریشانی کے احوال دریافت کرنے لگا! میں نے وضاحت کی! تو انہوں نے مجھے یہ دعا پڑھنے کے لئے کہا! جو غم و حزن کو مٹانے اور خوشی و مسرت کے حصول کا باعث ہے!

اللهم يا سابغ النعم يا دافع النقم يا فارج الغم يا كاشف الظلم يا اعدل من حكم يا حسيب من ظلم بلا بداية و آخر بلا نهاية من له اسم

بلا کنیۃ! اول جعل لی امری فرجا۔:۔

یا اللہ! نعمتوں کے کامل فرمانے والے، غموں کو غلط کرنے والے، تاریکیوں کو روشنی سے بدلنے والے ہر حاکم سے زیادہ عدل و انصاف کے حاکم و مالک! مظلوم کی حمایت و کفایت کرنے والے! مغموم کے حامی و ناصر! اے وہ ذات اقدس جو ایسے اول ہے جس کی ابتداء نہیں اور ایسے آخر جس کی انتہا نہیں! اے وہ ذات اطہر جس کا نام نامی بلا کنیت ہے، میرے معاملہ میں کشائش مرحمت فرما!

آپ فرماتی ہیں جب میں بیدار ہوئی تو بھوک کا نام و نشان بھی نہیں تھا، خوب سیر تھی۔ پیاس کا دور دور تک تصور نہیں تھا! خوب سیراب تھی! اور ساتھ ہی آیات برات نازل ہوگئیں اور میری پارسائی کی شہادت ذات احد و واحد نے دی!!

لطیفہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صغر سنی می دولت اسلام و ایمان سے سرفراز ہوئیں تو اس وقت تک آپ سے قبل صرف اٹھارہ مرد اور عورتیں اسلام میں داخل ہوئی تھیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام زینب اور کنیت ام رومان ہے۔ جنہوں نے ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا اور ہجرت سے پہلے ہی مکہ مکرمہ میں وصال فرماگئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی قبر میں اترے اور دعائے مغفرت فرمائی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

فائدہ نمبر۵: شر شیطان اور دشمن سے بچاؤ کے لئے یہ دعا نہایت مجرب ہے! طلوع آفتاب کے وقت سات بار پڑھیں۔ اشرق نور اللہ وظهر كلام اللہ وثبت امر اللہ ونفذ حكم اللہ، استغيث باللہ توكلت على اللہ ماشاء اللہ لاحول ولا قوة الا باللہ تحصنت بخفى لطف اللہ ولطيف صنع اللہ وبجميل سترا اللہ وبعظيم ركن اللہ وبقوة سلطان اللہ وخلت فى كشف اللہ واتجرت برسول اللہ بريت من حولى، وقوتى، واستعنت

بحول اللہ وقوتہ اللھم استرنی فی نفسی ودینی واھلی ومالی بسترک الذی سترت بہ ذاتک فلا عین تراک ولا ید تصیل الیک فاحجبی من القوم الظلمین بقدرتک یا قوی یا متین اللھم صل علی محمد والہ وصحبہ وسلم۔

نور الٰہی چمکا' کلام الٰہی ظاہر ہوا' امر ربی پورا ہوا' حکم خدا نافذ ہوا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میرا استغاثہ ہے۔ اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ کی چاہت کے بغیر کوئی محفوظ نہیں اور کوئی مددگار نہیں! قوت کا سرچشمہ صرف اسی کی ذات اقدس ہے! اللہ تعالیٰ کی خفیہ لطافتیں' لطیف صنعت گری اور ستر جمیل اللہ کے رکن عظیم' اور اسی کی سلطنت و حفاظت میں آتا ہوں! میں اسی کی پناہ میں ہوں! اور مجھے تبدیلی و قوت کا اختیار نہیں' میں تو اللہ تعالیٰ ہی کی قوت و تبدیلی پر انحصار رکھتا ہوں۔ یا اللہ! میرے وجود' میرے دین' اہل و عیال کو اسی پردہ کے وسیلہ سے جس سے تو محجوب ہے' ڈھانپ لے! اور میری ہر عیب و خطا پر پردہ پوشی فرما! آپ کی وہ ذات اقدس ہے جہاں نہ کسی کی آنکھ پہنچ پائے اور نہ ہی کوئی ہاتھ! ظالموں سے اپنی قدرت کاملہ کی طفیل پوشیدہ رکھ! یا قوی یا متین الٰہی! درود و سلام نازل فرما اپنی شان علیٰ کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک اور آپ کے جانثار رفقاء صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر!!

فائدہ نمبر۶: حدیث شریف میں ہے' افضل ترین دعا الحمد للہ ہے! دعا کرنے والے کے لئے مناسب اور عمدہ یہی بات ہے کہ وہ الحمد سے ہی دعا کا آغاز کرے' اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی پانچ سورتوں کا آغاز الحمد سے ہی فرمایا ہے' سورۂ فاتحہ' سورۂ انعام' سورۂ کہف' سورۂ سبا' اور سورۂ فاطر' سورۂ انعام بیک وقت مکمل نازل ہوئی اور ساتھ ہی ستر ہزار فرشتوں کی فوج پوری شان و شوکت کے ساتھ اتری! لیکن اس سورت کی یہ آیت جب نازل ہوئی وعندہ

مفاتیح الغیب لا یعلمها الا ھو' اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں انہیں اس کی ذات کے علاوہ کوئی نہیں جانتا (وہ کنجیاں کہاں ہیں)

اگر یہ کہا جائے حمد کا تو ایک ہی سورت میں ہونا کافی تھا! بار بار ذکر کرنے کا کیا سبب ہے؟ اس کا یہی جواب ہے کہ ہر بار کلمہ حمد ایک نئے معنیٰ و مفہوم کا متقاضی ہے! حضرت قرطبی نے ایسے ہی کہا ہے لیکن معانی کی وضاحت نہیں فرمائی! البتہ امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' سورۂ انعام کے اول حمد میں تمام جہانوں پر دال ہے! جس طرح فاتحہ میں کہا گیا "الحمد للہ رب العالمین" دیگر اقسام حمد کے علاوہ ایک قسم یہ ہے! سورۂ کہف کے اول میں کتاب سے مراد قرآن کریم ہے' اور فاتحہ میں کلمہ رب سے تربیت عامہ مراد ہے! جو فرشتوں' انس و جن سبھی کو شامل ہے۔ سورۂ سبا کی ابتداء میں اس مفہوم پر دال ہے کہ جتنی بھی اشیاء زمین و آسمان میں ہیں سبھی اس ذات اقدس ہی کی ہیں۔ سورۂ انعام میں ہے زمین و آسمان کا وہی مالک ہے! سورۂ فاطر کے اول میں یہ بیان ہے کہ فاطر السموات والارض زمین و آسمان کا وہی خالق ہے! فطر اور خلق ان کا ذکر سورۂ انعام میں بھی ہے قدرے فرق ہے۔ اسے امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا! امام بغوی اور نسفی علیہما الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ فاطر' خالق کو کہتے ہیں!!

حکایت: بیان کرتے ہیں کہ کوئی صالح شخص اس دعا کو بکثرت پڑھا کرتا تھا۔ اللھم احفظ علیھا مالو حفظہ غیرک لضاع! الٰہی! میری حفاظت فرما اگر کوئی تیرے سوا حفاظت کرے تو ضرور نقصان ہوگا! اس کے بعد وہ سمندری سفر پر روانہ ہوا! راستہ میں' زاد راہ چوری ہوگیا! لیکن چور اس بزرگ کے گھر بطور امانت چھوڑ گیا۔ جب وہ نیک آدمی سفر سے گھر واپس پہنچے تو وہ چور بھی امانت کی واپسی کے لئے آدھمکا! جب اس بزرگ نے اپنی گم شدہ اشیاء کو اپنی بیوی کے ہاتھوں میں دیکھا تو فرمایا! دیکھو اللہ تعالیٰ نے ہماری اشیاء کو کیسے

محفوظ رکھا! پھر تم اس دعا کی برکات سے کیوں انکاری ہو! اور چور سے کہنے لگے! اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر سے نوازے تو نے میری اشیاء کو میرے گھر پہنچا دیا!

حضرت علامہ عبدالرحمٰن صفوری مؤلف کتاب ھذا فرماتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اس دعا کو بکثرت پڑھتے رہتے! نیز واستر علینا مالو ستر غیرک الٰہی! ہماری پردہ پوشی فرما اگر کوئی اور پردہ پوشی کرے تو ضرور نقصان واقع ہوگا! ممکن ہے یہ اضافی کلمات انہیں کسی روایت سے ملے ہوں، یوں بھی اتنا بڑھا کر پڑھنا مستحسن ہے!

علامہ نووی علیہ الرحمتہ کی بستان العارفین میں، میں نے دیکھا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے اس دعا کو آزمایا ہے کہ میری گم شدہ چیز اس کے پڑھنے سے دستیاب ہوئی!

اسلاف سے منقول ہے کہ جس کسی کی کوئی بھی چیز گم گئی ہو تو وہ جمعہ المبارک کے دن چاشت کی نماز ادا کر کے یہ کلمات پڑھے۔ یاراد یوسف علی یعقوب رد علی ضالتی۔ اے وہ ذات اقدس جس نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام ملا دیا۔ اسی طرح میری گم شدہ چیز کو بھی واپس لوٹا دے!

حضرت علامہ قرطبی رحمہ اللہ علیہ کی کتاب التذکار فی فضائل الاذکار، میں نے دیکھا ہے سورۂ یٰسین کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ ایک مربع کاغذ پر یٰسین سے فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ تک الگ الگ حروف لکھے جائیں اور درمیان میں بھاگنے والے کا نام لکھیں اور اس کے نام پر ایک (پن) سوئی لگا کر اس مکان میں لٹکا دیں۔ جہاں وہ رہتا تھا! بفضلہ تعالیٰ جلد گھر آئے گا۔ حضرت علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں یہ تعویذ نہایت نافع اور مجرب ہے

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں ہر صبح و شام اس دعا کو پڑھا کرتا تھا کہ ابلیس مجھے خواب میں دکھائی دیا اور کہنے لگا یہ دعا کسی اور کو نہ سکھانا میں نے جوابا" کہا میں اس دعا کو کسی مسلمان سے پوشیدہ نہیں رکھوں گا۔ دعا یہ ہے ! اللھم انک سلطت علینا عدوا بصیرا بعیوبنا مطلقا علی اعوداتنا یرانا ھو وقبیلہ من حیث لا یراھم فائسہ منا کما آئستہ من رحمتک وقنطہ منا کما قنطتہ من عفوک وباعد بیننا وبینہ کما باعدت بینہ وبین جنتک۔

الٰہی ! ہم پر ایسا دشمن مسلط کردیا گیا ہے جو ہمارے عیوب و نقائص دیکھتا ہے۔ ہماری غلطیوں پر آگاہ ہے ! اور اس کی ذریت دیکھتی رہتی ہے جہاں ہم نہیں دیکھ پاتے۔ پس اسے ہم سے مایوس کردے جیسے تو نے اپنی رحمت سے مایوس کر رکھا ہے اور ہم سے اس کی امید منقطع فرما ! جیسے تیری ذات سے معافی کو امید توڑ چکا ہے۔ ہمارے اور اس شیطان لعین کے درمیان ایسے فاصلہ کردے جیسے تیرے اور جنت کے مابین فاصلہ ہے !

فائدہ : حضرت علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ اِنَّہٗ یَرٰاکُمْ ھُوَ وَقَبِیْلُہٗ۔ ارشاد خداوندی کے متعلق فرماتے ہیں۔ اس سے شیطان اور اس کی ذریت مراد ہے' بعض کہتے ہیں "قبیل" سے اس کا خانداان مراد لیا گیا ہے۔ حضرت امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ حکمت الہیہ ہے کہ آجکل شیاطین نظر نہیں آتے' حالانکہ ان کے دیکھے جانے کے متعلق آثار و اخبار اور احادیث صحیحہ وارد ہیں' بخاری شریف میں ایک صحابی (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا بیان موجود ہے' جب انہیں صدقۃ الفطر کے غلہ کی حفاظت پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مامور فرمایا ! تو انہوں نے شیطان کو پکڑ لیا ! البتہ جو شخص جن کے پکڑنے کا مدعی ہو وہ قابل تعزیر ہے مشکوۃ شریف سے ابلیس لعین کے پکڑے جانے کی تفصیل درج کی جاتی ہے تاکہ حضرت مصنف علیہ

الرحمتہ کی روح مسرور ہو!!

شیطان پکڑا گیا: شیطان' انسان کا سب سے پہلا اور آخری بدترین دشمن ہے' اس کے داؤ پیچ سے محفوظ رہنا انتہائی مشکل ہے' اس کا اعلان ہے جب انسان غصے کی حالت میں ہو تو میں اسے گیند کی طرح لڑھکائے پھرتا ہوں' البتہ مخلص لوگوں پر اس کا بس نہیں چلتا۔ رب العزت کے حضور مخلصین کے معاملہ میں اپنی عاجزی اور شکست کا یوں اعتراف کرتا ہے کہ میں ہر ایک کو گمراہ کروں گا۔ اِلَّا عِبَادَکَ مِنھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ۔ مگر میرے پھندے میں تیرے مخلص بندے نہیں پھنسیں گے'

ان کے اخلاص کی قوت ایسی روحانی بجلیوں سے مملو ہو گی کہ ان کا مجھے پچھاڑنا' میرا پنجہ مروڑنا اور مجھے زیر کرنا ان کے لئے "قطعاً" مشکل نہیں ہو گا۔ چنانچہ شیطان اپنی عادت مستمرہ کے مطابق ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ سے پنجہ آزمائی کرنے لگا مگر اس نے منہ کی کھائی۔ آخر منت سماجت کرکے اور ایک سچا وظیفہ بتا کر اپنی جان کی امان پائی۔ حضرت ابوہریرہ کی روحانی قوت نے اسے اپنی گرفت میں لے کر بے بس کرکے رکھ دیا۔ جس کی تفصیل انہی کی زبانی سنئے۔

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں۔ "ماہ رمضان کے آخری دن تھے۔ لوگوں نے فطرانہ ادا کرنا شروع کردیا۔ مسجد میں اناج کے ڈھیر لگ گئے تو حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا "یہاں بیٹھ کر پہرہ دو۔" چنانچہ میں رات کو وہاں بیٹھ گیا جب ہر طرف سناٹا چھا گیا اور رات کافی بیت گئی تو میں نے اناج کے انبار کے پاس کچھ آہٹ محسوس کی' دیکھا کہ ایک شخص چادر پھیلا کر اس میں غلہ ڈال رہا ہے۔ اس کی یہ حرکت بہت بری لگی۔ میں نے فوری کارروائی کی اور اس کو گردن سے دبوچ لیا اور کہا۔

لارفعنک الی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں تجھے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے پیش کروں گا۔ اس نے منت سماجت شروع کردی اور اپنی مجبوری پیش کی کہ دعنی فانی محتاج وعلی عیال ولی حاجة شدیدة! میں محتاج اور اہل عیال ہوں، بہت ہی ضرورت مند، اس لئے مجھے چھوڑ دیجئے۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے ترس کھا کر اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور از خود ارشاد فرمایا: یا ابا هریرة ما فعل اسیرک البارحة. اے ابوہریرہ! اپنے رات والے قیدی کے بارے میں بتاؤ۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم، اس نے اپنی ضرورت اور مجبوری پیش کی تھی۔ اس لئے مجھے رحم آیا اور اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا ض انه قد کذبک وسیعود، اس نے جھوٹ بولا ہے وہ دوبارہ آئے گا۔ اب مجھے یقین تھا کہ وہ وعدہ شکن ہے اور ضرور آئے گا۔ کیونکہ حضور نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ اس لئے میں اس کا انتظار کرنے لگا۔ آدھی رات کو وہ واقعی آگیا اور اپنا کام شروع کردیا۔ میں نے پھر اسے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا اور کلائی تھام کر کہا! آج تجھے بالکل نہیں چھوڑوں گا۔ کیونکہ تو جھوٹا ہے۔ اس نے پھر اپنی خستہ حالی انتہائی غربت و افلاس کا نقشہ کچھ ایسے انداز میں کھینچا کہ دوبارہ دل پسیج گیا اور اس وعدہ پر چھوڑ دیا کہ آئندہ چوری نہیں کرے گا۔

دوسرے روز صبح نماز سے فراغت کے بعد حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اسی طرح دریافت فرمایا اور دوبارہ بتایا۔ وہ اس دفعہ بھی جھوٹ بول گیا ہے آج رات پھر آئے گا۔ مجھے بڑا اچنبھا ہوا کہ یہ کس قماش کا بے ضمیر اور ڈھیٹ چور ہے جس میں شرم و حیا کا مادہ ہی نہیں دو دفعہ گرفتاری کے باوجود اس کے پختہ عزم میں کوئی فرق نہیں آیا اور عہدوپیمان توڑ کر پھر آنا چاہتا ہے۔ بہرحال میں نے رات کو اس کا انتظار کرنا شروع کردیا۔

کیونکہ حضور نے اس کی آمد سے پہلے خبردار کردیا تھا۔ پھر وہ شوخ چشم بے حیا واقعی آگیا اور اس نے بلا کسی جھجک کے با اطمینان اناج اپنے تھیلے میں ڈالنا شروع کیا۔ میرے غصے کی انتہا نہ رہی' پکڑ لیا اور فیصلہ کن انداز میں کہا یہ تیسری بار ہے اب تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ تو بڑا پنچ ذات ہے' کمینہ اور پیشہ ور قسم کا چور معلوم ہوتا ہے' ضرورت مند نہیں' لالچی ہے تیرے جیسے پر ترس کھانا' کچھ دینا' رحم کرکے چھوڑنا اچھا نہیں۔ اب تو ایک قیدی کی حیثیت سے صبح دربار رسالت میں پیش ہوگا۔ جب اس نے دیکھا میری گرفت مضبوط ہے اور ارادہ پختہ ہے۔ نیز رہائی کی کوئی صورت نہیں تو مصالحانہ رویہ میں بولا۔ اے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم مجھے چھوڑ دو۔ میں تجھے ایک ایسا تحفہ دیتا ہوں کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ وہ تحفہ یہ ہے کہ "رات سوتے وقت ایک مرتبہ آیتہ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ فائدہ یہ ہوگا کہ اللہ کی طرف سے ایک نگہبان فرشتہ تجھ پر مقرر کردیا جائے گا جو صبح سے شام تک تمہاری حفاظت کرے گا۔ اس نے یہ وظیفہ بتایا تو میں نے چھوڑ دیا۔ :۔

صبح کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے ہی خبر دی۔ :۔

اما انه قد صدقک وهو کذوب. تعلم من یخاطب مذ ثلاث لیال ذالک شیطان.

اے ابوہریرہ! وہ خود پکا جھوٹا ہے' لیکن اس نے وظیفہ صحیح بتایا۔ جانتے ہو تین راتوں میں تمہارے پاس کون آتا رہا ہے؟ فرمایا' وہ شیطان تھا۔

(مشکوۃ شریف)

اب اس واقعہ میں جو معجزات پوشیدہ ہیں۔ وہ اہل علم و دانش پر عیاں ہیں۔ قبل از وقت ہونے والے واقعات سے آگاہی علوم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منہ بولتا معجزہ ہے۔ جن پر صحابہ کرام کو مکمل ایمان و ایقان تھا۔ معجزات کا انکار کفار کا شیوہ ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔ جب نبی اکرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معجزات سے مرصع ہو کر تشریف لائے تو کفار نے جادوگر کہہ کر انکار کیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بہت بڑا افتراء باندھنا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو ہدایت سے نوازتا ہی نہیں۔ (الآیۃ)

(محمدؐ نور از تابش قصوری)

حکایت: حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کسی عارف نے فرمایا مجھے شیطان ایک شخص کی شکل میں نظر پڑا جس کا بدن نہایت نحیف، آنکھیں اندر دھنسی ہوئیں، رونے، چلانے کے آثار نمایاں، پشت ٹیڑھی تھی، میں نے اسے پوچھا تیری اس گریہ و زاری کا باعث کیا ہے، کہنے لگا حجاج کا خروج، میں نے پوچھا تیرا جسم کیوں پگھل رہا ہے، اس نے کہا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہادی گھوڑوں کے ہنہنانے کی وجہ سے میں نے پھر سوال کیا تیری پشت کیوں ٹوٹی جارہی ہے! بولا اس دعا کے پڑھنے کے سبب سے اللھم انی خاتمۃ الخیر۔:۔

مجمع الاحباب میں حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو انہیں سخت وحشت ہونے لگی، حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا ان کلمات کو پڑھتے رہئے وحشت دور ہوگی اور بہت سے منافع حاصل ہوں گے۔ اللھم تمم النعمۃ حتی تھنینی المعیشۃ اللھم اختم لی بخیر حتی لا تضرنی ذنوبی اللھم اکفنی مونۃ الدنیا وکل ھول فی القیامۃ حتی تدخلنی الجنۃ فی عافیۃ۔

الٰہی! مجھ پر اپنی نعمتیں پوری فرما، تاکہ میری زندگی سکون و آرام سے بسر ہو! الٰہی! میرا خیر پر خاتمہ فرمانا! ایسے کہ میری لغزش مجھے ضرر نہ پہنچا سکے! الٰہی دنیا اور قیامت کے احوال میں مجھے امن و سلامتی سے بہرہ مند فرما کر بعافیت جنت میں داخل فرما! حضرت بشر حافی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی زندگی طلب کریں! اور یہ کلمات پڑھتے رہئے! اللھم انی اسئلک تھنیة العیش، الٰہی! میں تجھ سے خوشی و سکون کی زندگی کا طالب ہوں!

حکایت: رسالہ قشیریہ میں کسی بزرگ کی روایت ہے کہ وہ ہمیشہ "العافیہ العافیہ" ورد زبان رکھتا جب سبب پوچھا گیا تو کہنے لگا، میں مزدوری کرتا تھا یہاں تک کہ ایک دن آٹا اٹھایا اور ایک جگہ بیٹھ کر ستانے لگا! اور دعا کی، الٰہی! مجھے بلا مشقت دو روٹیاں مل جایا کریں تو کیا ہی اچھا ہو! اسی اثنا میں دو شخص جھگڑتے ہوئے نظر آئے میں نے انہیں ایک دوسرے سے الگ کرنے کی کوشش کررہا تھا کہ ایک شخص کی زوردار ضرب میرے چہرے پر پڑی، پولیس نے ہمیں گرفتار کرکے تینوں کو قید خانہ میں بند کردیا کیونکہ ان لوگوں نے یہی سمجھا یہ تینوں آپس میں جھگڑ رہے تھے!

پس میں ایک مدت تک جیل میں رہا۔ ہر روز مجھے دو روٹیاں مل جاتی تھیں! ایک روز میں نے خواب میں کسی کہنے والے سے سنا! تو نے بلا مشقت کے دو روٹیاں تو طلب کرلیں مگر عافیت کا طالب نہیں ہوا تھا، جب بیدار ہوا تو اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا! کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص نے آکر مجھے رہا کردیا!

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں علماء کرام اس بات پر متفق ہیں کہ العافیہ سے مراد بندے کا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردینا ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اذان اور اقامت کے درمیان دعا کبھی رد نہیں جاتی! صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! ہم کونسی دعا مانگا کریں! آپ نے فرمایا عافیت دارین (رواہ الترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن ہے،

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "ما سئل اللہ احب الیہ من العافیہ" اللہ تعالیٰ کے ہاں عافیت سے محبوب ترین سوال اور کوئی نہیں ہے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بیمار کو دیکھے تو یہ دعا پڑھے اسے اس قسم کی بیماری لاحق نہیں ہوگی! الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلی بہ کثیراً من خلقہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا

اسے ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عمر سے روایت کیا' طبرانی نے فقط ابو ہریرہ سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "تمام النعمۃ دخول الجنۃ" نعمت کی تکمیل دخول جنت سے ہے!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تمام النعمۃ" الوفاۃ علی الاسلام نعمت کی تکمیل یہ ہے کہ دین اسلام پر خاتمہ!

حکایت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک ویرانے سے گزر ہوا تو آپ نے دعا کی الٰہی! اس ویرانے کی کیفیت مجھ پر منکشف فرما! تو اس ویرانے سے آواز سنائی دی! جو آپ کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے گویائی کی طاقت سے نوازا تھا! وہ برباد شہر بولا! یا روح اللہ! آپ کیا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تو مجھے بتا تجھے برباد ہوئے کتنا عرصہ گزرا وہ کہنے لگا چار ہزار سال ہو چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا تجھ میں کتنے انسان آباد تھے' وہ بولا مجھے معلوم نہیں البتہ اس سے آپ اندازہ لگا لیجئے کہ میرے اندر ایک ایک نام رکھنے والے چالیس ہزار آباد تھے۔ آپ نے تباہ و بربادی اور ان کی ہلاکت کا سبب دریافت فرمایا! تو شہر بولا! ان لوگوں کے پاس سونے کا بت تھے۔ جس کی خدمت پر ایک ہزار آدمی دن کو خدمت انجام دیتے اور ایک ہزار عورتیں رات بھر اس کی دیکھ بھال کرتیں۔ ہر روز سات بار دن کے وقت اور سات مرتبہ رات کو ان کا بادشاہ سجدے کے لئے حاضری دیتا! اور وہ لوگ کہتے اس بت کے علاوہ ہمارا کوئی رب نہیں! چنانچہ

ایک رات سبھی اس بت کے پاس لہوولعب اور رنگ رلیوں میں مصروف تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام کو زمین میں دھنسا دیا!!

سید عالم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ الفاظ سنے الحمد للہ علی الاسلام آپ نے فرمایا بے شک وہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت پر حمد بجا لایا' ایک دوسرے صحابی نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کونسی دعا افضل ہے! فرمایا "سل ربک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عفو و عافیت طلب کرو! وہ دوسرے دن حاضر ہوئے تو یہی فرمایا پھر تیسرے دن سوال کرنے پر بھی یہی کلمات ارشاد فرمائے! اور فرمایا جب تجھے دنیا و آخرت میں عفو' عافیت میسر ہوگی تو یہی کامیابی و سرفرازی ہے!

نیز سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ بندہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا بھی افضل ترین ہے!! اللھم انا اسئلک فی الدنیا والاخرہ' الٰہی مجھے دنیا و آخرت میں عافیت سے بہرہ مند فرمایئے!

لطیفہ: بعض بزرگان دین فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس بندے کو میں نے تین چیزوں سے بے نیاز کردیا۔ اس پر میں نے اپنی نعمتیں تمام کردیں! بادشاہ سے جس کے ہاں اسے جانے کی محتاجی ہے! طبیب جس کے پاس علاج کے لئے جانا پڑتا ہے' اور اس چیز کی محتاجی سے جو اپنے بھائی سے طلب کرنا پڑے!

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عافیت یہ ہے کہ ایک گھر ہو جس میں رہائش ہو سکے اور ایسا رزق جو آدمی کو کفایت کرے' اور بادشاہ' جو اس کا شناسا نہ ہو! حتیٰ کہ اسے تکلیف پہنچا سکے اور بیوی ہو جو اس کی فرمانبرداری کرے!!

حکایت: میں نے اپنے شیخ و مرشد حضرت نجم الدین بن قاضی عجلون رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حکایت کو سنا! آپ بیان فرماتے ہیں ایک شخص اللھم اختم لی منک الخیر کا بہ کثرت سے وظیفہ رکھتا' ایک روز وہ صابن کی بھٹی میں گر پڑا اور مر گیا! حتیٰ کہ اس کی ایسی حالت ہوگئی کہ اسے غسل دینا مشکل تھا! بلکہ دفن کرنا بھی متعذر ہوا! بعدہ کسی نے خواب میں اسے دیکھا تو پوچھا تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک فرمایا وہ کہنے لگا جب میں اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا الٰہی! مجھ پر یہ کیسی موت مسلط کی گئی ارشاد ہوا' تو یہی دعا مانگا کرتا تھا الٰہی میرا خاتمہ بخیر ہو!! اور یہ کبھی نہیں کہا تھا میں عافیت کا طالب ہوں!

اللہ کرے ہمارا اور تمام مسلمانوں کا خاتمہ بلا کسی محنت و مشقت اور بغیر تکلیف!! خیرو عافیت' سلامتی اور امن کے ساتھ ہو۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص مسلمان کے بارے میں کہے اللہ تعالیٰ اس کا ایمان سلب کرلے یا کسی کافر کے متعلق کہے اللہ تعالیٰ اسے ایمان نصیب نہ کرے یا کوئی کافر اسلام لانا چاہئے اور وہ کلمہ شہادت کی تعلیم کی درخواست کرے اور مسلمان کہے میں فلاں فلاں کام سے فارغ ہو جاؤں تو کلمہ سکھادوں گا۔ وہ کافر ہو جائے گا! اسے روضہ میں بیان کیا گیا ہے! طبقات سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ میں ہے جسے ربیع بن سلیمان علیہ الرحمتہ نے بیان کیا کہ میں حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ کے پاس گیا وہ بیمار تھے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تمہاری کمزوری کو قوت سے بدل دے تو آپ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ میرے ضعف کو قوت دے گا تو وہ مجھے قتل کرا ڈالے گا! یوں کہنا چاہئے اللہ تعالیٰ قوت کو تقویت سے نوازے اور ضعف کو اور ضعف میں ڈالے!!

فضائل تقویٰ و برکات اعمال

قال اللہ تبارک وتعالی "وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ ھِیَ الْمَاوٰی"

وہ شخص جو اپنے اعمال کے باعث اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا، اور اپنے آپ کو خواہشات نفس سے بچایا، بیشک اس کی قیام گاہ جنت ہے۔

قال علی رضی اللہ تعالی عنہ، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم "من اتقی اللہ عاش قویا وسار فی بلا داللہ امنا"

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کرتے ہیں "جس شخص نے تقویٰ اختیار کیا اس نے ٹھوس زندگی بسر کی اور اللہ تعالیٰ کے شہروں میں خوب سکون و اطمینان سے رہا!

حضرت لقمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے بیٹے نے دریافت کیا، عمدہ عادات و خصائل کون سے ہیں، آپ نے فرمایا "دین" اس نے عرض کیا اگر دو خصلتیں ہوں تو دوسری کون سی ہے؟ فرمایا "دین اور مال" پھر اس نے عرض کیا کوئی تیسری سے بھی آگاہ فرمایئے آپ نے فرمایا "الدین و المال والحیاء" دین، مال اور حیاء، عرض کیا اگر چار ہوں تو! کون سی چوتھی ہوگی فرمایا! "فزاد حسن الخلق" ان تین پر حسن خلق کو زیادہ کرلو! عرض کیا پانچویں؟ فرمایا "سخاوت"؟؟ عرض کیا اگر چھ ہوں تو؟

تو فرمایا بیٹا! جس شخص میں یہ پانچوں خصائل موجود ہوں گے فھو تقی، تقی

ولله ولی ومن الشیطن بری' فرمایا وہی شخص متقی' پرہیز گار اور اللہ تعالیٰ کا ولی ہے اور شیطان کے شر سے بری ہے۔

حکمت :۔ حضرت لقمان بہت بڑے حکیم تھے' اور سب سے پہلی حکمت کی بات انہوں نے یہ فرمائی کہ طہارت خانے میں دیر تک بیٹھے رہنا' جگر میں فتور اور جسم میں ناسور پیدا کرتا ہے اور باپ کا اولاد کو مارنا ایسے ہے جیسے کھیتی کے لئے بارش' اس کی تفصیل عنقریب آرہی ہے۔ حضرت نسفی فرماتے ہیں حضرت لقمان کے بیٹے کا نام "ثاران" تھا' لیکن علامہ بیضاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ماثان بیان کیا ہے! اور بعض نے انعم اور اشکر لکھے ہیں لیکن علامہ بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ آخری دونوں پر اکتفا فرماتے ہیں۔:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "من ابتلی فصبر' واعطی فشکر' وظلم فغفر' وظلم فاستغفر"

جس شخص نے مصیبت پر صبر' نعمت پر شکر' ظالم کے ظلم پر عفوو درگزر اور گناہ پر استغفار کو اپنانا؟ عرض کیا! فماله یا رسوله اللہ! پھر اس کے لئے کیا ہے؟ قال اولئک لھم الامن وھم مھتدون فرمایا ان کے لئے امن و امان ہے اور وہی ہدایت پر سرفراز ہیں۔ حضرت شیخ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "اللہ تعالیٰ کے فرمان " یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ایمان والو' صبر واستقامت' اتفاق و اتحاد اور تقویٰ اپناؤ' تاکہ تمہیں کامیابی و کامرانی سے نوازا جائے' کے بارے میں فرماتے ہیں' سلامتی کی امید پر دنیا میں صابر' راہ جہاد میں ثابت قدم اور مستقیم اور خواہشات نفسانیہ سے اپنے آپ کو بچاؤ اور جس فعل سے اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمساری کا خطرہ ہو اس سے کلی طور پر پرہیز کرو تاکہ کل عالم آخرت میں عزت و کرامت کی بساط پر سعادت فلاح پائیں!

نیز میں نے تفسیر قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ میں دیکھا ہے اس سے مراد ہے

اپنی خواہشات نفسانیہ پر صبر اور اپنے دل کو قابو اور اپنے رازوں کی حفاظت کرنا ہے۔

حکایت:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دن بکریاں چراتے چراتے ایسی وادی میں جا پہنچے جہاں بھیڑیئے بکثرت رہتے تھے اور آپ پر تھکاوٹ اور نیند کا بھی غلبہ طاری تھا! اگر سوتے ہیں تو خطرہ ہے بھیڑیئے بکریوں پر حملہ آور ہوں اور انہیں ہلاک کر ڈالیں! اسی سوچ و بچار میں آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور یہ دعا پڑھ کر سو رہے۔ " احاطه علمک ونفزت الادتک وسبق تقدیرک جب بیدار ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں ایک بھیڑیا بکریوں کی رکھوالی کر رہا ہے، آپ حیران ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی اور فرمایا " یا موسیٰ کن لی کما ارید اکن لک کما ترید!" میرے کلیم! میرے لئے ایسے ہو جاؤ جیسے میری رضا ہے تو میں تمہارے لئے ایسے بن جاؤں گا جیسے تمہاری رضا ہوگی۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

حکایت:۔ حضرت مؤلف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں "میں نے اپنے والد ماجد سے سنا چند لوگ کشتی پر سوار جا رہے تھے کہ انہیں پانی کی تہہ پر ایک آدمی یہ کہتے ہوئے دکھائی دیا" "میرے پاس ایک ایسی دعا ہے جسے میں ہزار دینار میں فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے درمیان ایک شخص نے ہزار دینار اس کی طرف بڑھائے اور کہا وہ دعائیہ کلمات دیجئے! اس نے کہا ان دیناروں کو دریا میں پھینک دو چنانچہ اس نے ایک ہزار دینار دریا میں پھینک دیئے تو وہ شخص بولا! اچھا پڑھیے " ومن یتق اللہ یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب" جو شخص خوف الٰہی اپنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے آسانی کے راستے نکال دے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں اس کا وہم و

گمان بھی نہیں ہوگا۔

اس شخص نے کہا اسے اچھی طرح یاد کرلیں! اس کا یاد کرنا تھا کہ طوفانی لہروں نے کشتی کو نرغے میں لیا اور وہ ٹوٹ گئی! وہ شخص جس نے ایک ہزار دینار ایک آیت پر نثار کیے تھے وہ کشتی کے ایک تختے پر رہ گیا اور مذکورہ آیت کو مسلسل پڑھتا رہا' سمندر سے ایک لہر اٹھی اور اس تختے کو کسی جزیرہ کے ساحل پر جا پھینکا! جہاں اس کی ایک حسین و جمیل عورت سے ملاقات ہوگئی! احوال دریافت کرنے پر عورت نے اپنی سرگزشت کہہ سنائی کہ میں فلاں شہر میں رہتی ہوں' سمندر سے ایک جن نمودار ہوتا ہے اور وہ مجھ پر غلبہ حاصل کرنے کی انتھک کوشش کرتا ہے مگر میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محفوظ رہتی ہوں!

اس آدمی نے کہا "تم مجھے ایسی جگہ کی نشاندہی کردو جہاں سے میں اسے دیکھ سکوں! لیکن وہ مجھے نہ دیکھ پائے! چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا! جب جن سمندر سے باہر نکلا تو وہ شخص آیت پڑھنے لگا! جن آگ کے شعلے کی مانند بھڑکا اور ٹھنڈا ہوگیا! جن کی ہلاکت کے بعد اس حسینہ نے آدمی کا ہاتھ پکڑا اور ایک غار میں لے گئی! جہاں بکثرت لعل و جواہرات بکھرے پڑے تھے' انہوں نے نہ جانے کتنے اٹھائے' کہ اسی اثنا میں ایک اور جہاز سمندر کے ساحل پر آلگا اور وہ دونوں اس پر سوار ہوکر منزل مقصود پر روانہ ہوگئے!

حکایت :- میں نے کتاب الفرج بعد الشدۃ میں دیکھا ہے' مصر میں ایک راہب کے مکاشفہ کی بڑی شہرت تھی ایک مسلمان نے سوچا اسے قتل کر دینا چاہیے ایسا نہ ہو کہ لوگ فتنہ میں مبتلا ہو جائیں چنانچہ وہ ایک زہریلا ہتھیار لے کر اس کے دروازے پر جا پہنچا' جب اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ صاحب کشف راہب بولا! اے مسلم! اسے پھینک دو اور اندر آجاؤ! اس نے چھرا پھینکا اور اندر چلا گیا! اور دریافت کیا تجھے یہ مکاشفہ کا نور کہاں سے ملا! اس نے جواباً کہا

نفس کی مخالفت سے!

پھر پوچھا! کیا تجھے اسلام سے رغبت ہے وہ راہب کہنے لگا! ہاں "پھر کلمہ پڑھا اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا! اس سے پھر پوچھا! تجھے کس چیز نے اسلام پر آمادہ کیا! وہ راہب بولا میں نے اپنے نفس میں اسلام کو پیش کیا تو اس نے انکار کر دیا! پس میں نے خواہش نفسانی کی مخالفت میں اسلام قبول کرلیا! سبحان اللہ وبحمدہ

سید عالم نور مجسم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ایک قوم جہاد کی تیاری میں تھی کہ آپ نے فرمایا! قدمتم من الجہاد الاصغر الی جہاد الاکبر، تم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف آگے بڑھو! عرض کیا گیا جہاد اکبر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا " جہاد النفس" خواہشات نفسانیہ کی مخالفت بعض علمائے کرام فرماتے ہیں حضرت یحییٰ ابن زکریا علیہما السلام کا نام یحییٰ اسی بنا پر رکھا گیا کہ آپ نے خواہشات نفسانیہ کی اتنی شدت سے مخالفت کی کہ وہ بالکل مردہ ہوگئیں، پھر انہیں روحانی زندگی عطا کر کے اپنا مطیع و فرمنبردار بنالیا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " لَمْ نَجْعَلْ لَهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا" ہم نے اس سے پہلے اس نام والا پیدا ہی نہیں فرمایا! اس لئے کہ انہوں نے نفس کو ہلاک کر دیا تھا! آپ کے دل میں عورت کی قربت کا کبھی تصور پیدا نہ ہوا اسی لئے آپ کا نام اللہ تعالیٰ نے "حصور" بھی رکھا یعنی عورتوں سے دوری اختیار کرنے والے حالانکہ انہیں قدرت حاصل تھی! بعض نے کہا کہ معاصی سے کنارہ کشی کرنے والے کو حصور کہتے ہیں پس ایسا شخص اس قابل ہے کہ موت کو چھترے کی صورت میں ذبح کرڈالے، چنانچہ آپ نے جب ترک شہوت کے باعث، اپنے نفس کو روحانی اور پاکیزہ زندگی سے نوازا تو اسی بنا پر آپ دونوں جہاں میں زندگی کا سبب بنے، موت کو چھترے کی صورت میں لاکر ذبح کرنے کا معاملہ یہ ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حضرت

عزرائیل علیہ السلام بوقت وصال آئے تھے تو چھترے کی صورت میں نازل ہوئے تھے! لہٰذا جب یوم قیامت موت کو ذبح کیا جائے گا تو اس کی صورت چھترے جیسی ہوگی، جیسے کہ ہم نے اس کی تفصیل باب الارواح میں درج کی ہے۔

حضرت ابن عینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، تین دن ایسے ہیں جب انسان کو بہت زیادہ وحشت ہوتی ہے پیدائش، موت اور دوبارہ زندہ ہونے کا دن، چنانچہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے بارے فرمایا ان پر سلام جس دن پیدا ہوئے اور ان کے یوم وصال پر سلام نیز جس دن دوبارہ اٹھائے جائیں گے اس دن بھی ان پر سلام۔

لطیفہ :۔ میں نے عوارف المعارف میں دیکھا ہے کہ ایک عورت نے ایک عابد کو اپنی خواہش نفسانیہ کو پورا کرنے کے لئے دھوکہ سے اپنے گھر بلایا، جب عابد نے اپنے آپ کو دیکھا کہ اس کی نیت خراب ہے تو اس سے بچنے کے لئے طہارت کا بہانہ بنایا اور کہا مجھے پانی دو تاکہ میں قضائے حاجت سے فراغت پالوں، عورت نے پانی دیا اور یہ محل کی چھت پر گیا اور نیچے کود پڑا، اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو فرمایا جاؤ اور میرے بندے کو زمین پر گرنے سے پہلے پہلے تھام لو کیونکہ اس نے میرے خوف سے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کی کوشش کی ہے، چنانچہ جبرائیل علیہ السلام نے اسے بحفاظت زمین پر پہنچا دیا۔

ابلیس سے کسی نے پوچھا تو نے اس کو ترغیب کیوں دی، وہ بولا، جو انسان اپنی خواہش نفسانی کی مخالفت کرتا ہے اس پر میرا بس نہیں چلتا۔

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا میں نے ایک ایسی عورت دیکھی جو دنیا کی عورتوں کے مشابہ نہیں تھی، میں نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں حور ہوں! آدمی نے اس سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا! وہ کہنے

لگی بہت اچھا البتہ تم میرے آقا کے پاس اپنا پیغام بھیجو! اور میرا حق مہر ادا کرو! میں نے کہا تیرا حق مہر کیا ہے؟ کہنے لگی اپنے آپ کو نفسانی خواہشات سے بچانا! (احیاء العلوم)

حضرت مرعشی بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں جہاز پر سوار تھا کہ وہ تباہ ہوگیا' میں اور ایک عورت ایک تختے پر رہ گئے عورت کو پیاس محسوس ہوئی تو وہ اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوئی! الٰہی! مجھے پانی عنایت فرما! کیا دیکھتا ہوں کہ فضاء میں ایک زنجیر کے ساتھ ایک پیالہ نمودار ہوا جسے ایک آدمی نے پکڑ رکھا ہے! میں نے اس سے دریافت کیا تجھے ہوا میں معلق ہونے کی کیسے طاقت حاصل ہوئی! وہ بولا میں نے اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنی خواہشات کو جب سے ترک کر دیا ہے اس نے مجھے ایسی طاقت عطا فرما دی ہے!

حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے ایک روز درخت سے آواز آئی! شبلی! تم میری طرح بن جاؤ لوگ مجھے پتھر مارتے ہیں' لیکن میں انہیں جواباً پھل دیتا ہوں! میں نے اسے کہا! پھر تو دوزخ کا ایندھن کیوں بنے گا! وہ کہنے لگا میری خواہش لے جائے گی کیونکہ جب یہ غالب ہوتی ہے تو میں خوب جھومتا ہوں!

نون الھوان من الھوی مسروقۃ' فاذا ھویت فقد لقیت ھوانا

خواہشات نفسانی کے باعث میں نے کلمہ "ھوان" سے نون کو چرا لیا ہے' پس جب میں نفسانی خواہش کا شکار ہوتا ہوں تو مجھے ذلت و خواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

حکایت :۔ حضرت ابن جوزی علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں میں نے ایک ضعیف راہب کو دیکھا تو دریافت کیا' کیا تو بیمار ہے' وہ کہنے لگا ہاں! میں نے کہا کتنی مدت سے بیمار ہو! وہ کہنے لگا جب سے میں نے اپنے نفس کو پہچانا ہے! میں نے کہا پھر تم اپنا علاج کرو! وہ بولا' علاج کرتے کرتے عاجز ہو چکا ہوں! لیکن

اب میں نے داغ حاصل کرنے کا قصد کیا ہے! میں نے کہا داغ کیا ہے؟ وہ کہنے لگا! خواہشات نفس کی مخالفت!

بعض مفسرین فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ میں انفسہم کی بجائے قلوبھم نہیں کہا، کیونکہ نفس میں عیب ہیں، اور نفس کی خریداری اس لئے کی ہے کہ اس کی طہارت کی جائے! عوارف المعارف میں ہے کہ جب شیطان زمین پر آیا تو اس کے پاؤں کے نیچے جو مٹی تھی اس سے نفس کو تخلیق فرمایا گیا ہے! اور دل کو دونوں پاؤں کے درمیان جو مٹی تھی بنایا گیا!!

فائدہ :- حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "ایمان" عریانی (ننگا) ہے اور اس کا لباس تقویٰ ہے اور اس کی زینت حیاء اور اس کا راس المال عفت، بعض نے فرمایا جسے یہ چیز محبوب ہو کہ وہ ہمیشہ عافیت سے رہے اسے چاہئے کہ وہ ڈرتا رہے، حضرت سری سقطی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر عبادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قوت اور فرحت و انبساط کو بڑھا دیتا ہے۔

حضرت عمرو بن عطیہ چار لاکھ مرتبہ یومیہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرتے تھے! حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاشت کے وقت تین سو رکعت ادا فرمایا کرتے تھے، حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ تہذیب الاسماء واللغات میں درج فرمایا ہے حضرت محمد بن حریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احباب میں سے تھے وہ چالیس سال تک چالیس ورق یومیہ لکھا کرتے نیز تیس ہزار اوراق پر مشتمل انہوں نے قرآن پاک کی تفسیر قلمبند فرمائی! اور اپنے تلامذہ کو اس کے لکھنے کا حکم فرمایا! اور انہیں کہا! اس کی تکمیل کتابت سے پہلے عمر ختم ہو جائے گی پھر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے فرمانے لگے، لوگوں اب تو ہمتیں بالکل جواب دے گئیں

ہیں' بعدہ' انہوں نے اس تفسیر کا تین ہزار صفحات میں خلاصہ لکھا! انہوں نے ۳۱۰ھ میں وصال فرمایا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر کوئی شخص قلعے کے اندر سترویں مکان میں تقویٰ و پرہیزگاری میں مشغول ہو اور ان مکانوں کے دروازوں پر قفل پڑے ہوں اسے کوئی بھی دیکھنے والا نہ ہو' پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے اس کے اس مبارک عمل کی جزا ایسے عطا فرمائے گا! کہ لوگوں میں اس کی اچھی شہرت ہوگی!

حضرت علامہ دمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں شیر اسی کو کھاتا ہے جس سے کوئی حرام فعل سرزد ہوا ہو! حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں کہ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کی اتنی اطاعت و عبادت کرو حتیٰ کہ اس کی اطاعت کا حق ادا ہو جائے اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس طرح فرمانبرداری کرو حتیٰ کہ نافرمانی کا تصور بھی پیدا نہ ہو اور اس کی یاد کو اتنا پختہ کرلیا جائے کہ کبھی بھول بھی واقع نہ ہو اور ایسے شکر ادا کریں کہ کبھی ناشکری کا خیال تک نہ آنے پائے۔

بعض مفسرین فرماتے ہیں تقویٰ کے تین معانی ہیں " تقویٰ عن المعاصی' گناہوں سے بچنا' تقویٰ عن البدعۃ' خلاف شریعت باتوں سے بچنا' تقویٰ عن الشرک' شرک سے نفرت کرنا! چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ اَعْمِلُوْ الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِیْھَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَاٰمِنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَاَحْسَنُوْا!

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پہلی بات یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کرنا' پھر تقویٰ پر ہمیشگی کرنا' پھر ظلم سے پرہیز کرنا! اور مخلوق خدا کے

ساتھ عمدہ سلوک کرنا! یہ آیت کریمہ حرمت شراب کے متعلق نازل ہوئی' کہتے ہیں کہ بعض آدمیوں نے غزوہ احد میں شراب پی رکھی تھی پھر وہ شہید ہوگئے' اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان پر کوئی گناہ نہیں اس لئے کہ اس وقت تک حرمت شراب کا حکم ہی نازل نہیں ہوا تھا! طعام کا لفظ کھانے اور پینے والی اشیاء پر مشترکہ بولا جاتا ہے۔

مسئلہ :۔ اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں کچھ نہیں کھاؤں گا لیکن اس نے پانی یا کوئی اور مشروب پی لیا' یا اس نے قسم کھائی کہ کچھ بھی نہیں پیئے گا لیکن اس نے کھانا وغیرہ کھالیا وہ حانث نہیں ہوگا! یا کہے کہ میں انار یا انگور نہیں کھاؤں گا پھر دونوں کا عرق پی لیا یا دونوں چوس کر ان کا پھوک پھینک دیا تو وہ حانث نہیں ہوگا! ایسے ہی اگر قسم کھائے کہ برف نہیں کھاؤں گا لیکن برفیلا پانی پی لے تو وہ حانث نہیں ہوگا نیز وہ کہے کہ پانی نہیں پیوں گا لیکن اس نے برف چبالی تو اس پر کفارہ قسم نہیں پڑے گا۔

حکایت :۔ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں کوئی شخص مہمان ہوا' آپ اس کی ضیافت کے لئے باہر نکلے' آپ نے کچھ ہرن اور پرندے دیکھے اور انہیں اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا' وہ ہرن اور پرندے آپ کے پاس چلے آئے' مہمان یہ منظر دیکھ کر حیرانگی کے عالم میں کہنے لگا! سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے تو جانور بھی مسخر کر رکھے ہیں! حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اس کے سامنے کوئی چیز ایسی نہیں جو اطاعت نہ کرے!

مصطفیٰ کا آج تو بن جا غلام
سب جہاں بن جائیں گے تیرے غلام

حضرت سیدنا فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو سو پچاس سال تک زندہ رہے' ۳۶ھ میں وصال فرمایا آپ سے ساٹھ احادیث مروی ہیں جبکہ حضرت سلمان

بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرف ایک حدیث مروی ہے! اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ' میں آپ کی عمر بہت زیادہ بتائی گئی ہے اور وہاں آپ کے حالات بڑی تفصیل سے ملتے ہیں جو بڑی دلچسپی کا باعث ہیں (تابش قصوری)

حکایت:۔ بنی اسرائیل کے ایک عابد کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اور اس کی بیوی نیک خصلت تھے' اس زمانہ کے نبی کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اس نیک بخت سے کہو میں نے تیری تقدیر میں یہ درج فرمایا ہے کہ تیری نصف زندگی تونگری میں اور نصب محتاجی میں گزرے گی اگر وہ جوانی کے عالم میں تونگری چاہتا ہے ہم اسے تونگر بنا دیتے ہیں اور اگر بڑھاپے میں چاہے گا تو ہم اس وقت تونگر بنادیں گے! چنانچہ اس نے بڑھاپے کی تونگری طلب کی! تا کہ آخری عمر میں کام کاج کے باعث غافل نہ ہو جائے! اور اس کی بیوی نے جوانی کی تونگری طلب کی تا کہ خوب عبادت کرے' اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی میرے نبی علیہ السلام انہیں فرما دیجئے تم نے میری عبادت کی نیت پر تونگری طلب کی لہٰذا تمہیں تمام زندگی امارت میسر رہے گی اور تمہیں دنیا و آخرت میں کامیابی سے سرفراز کیا جائے گا!

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک نیک بخت خاتون کا خاوند سنار تھا! اس کے گھر ایک بہشتی تیس برس سے پانی بھرنے آیا کرتا تھا مگر اس نے ایک بار بھی نگاہ غلط اس پر نہ ڈالی! ایک دن خلاف معمول اس نے پوری طاقت سے عورت کا ہاتھ تھام لیا! جب اس عورت کا خاوند گھر آیا تو اس سے پوچھنے لگی آج تجھ سے کوئی گناہ سرزد ہوا ہے' وہ کہنے لگا ایسی بات تو نہیں البتہ ایک عورت نے مجھ سے کنگن لئے جب میں نے اس کے ہاتھوں کو دیکھا تو مجھے بہت پسند آئے' میں نے زور سے اس کی کلائی تھام لی وہ عورت کہنے لگی تم نے اپنے مسلمان بھائی کی بیوی سے جیسے کیا تھا ویسے ہی اس کے بدلہ میں خدا نے تیرے ساتھ کیا! دوسرے دن وہ بہشتی معذرت کرنے لگا! عورت بولی!

تمہارا کوئی قصور نہیں یہ ساری خرابی میرے خاوند کی طرف سے تھی! چنانچہ اس کی تائید نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے بھی ہو رہی ہے۔ "عفوا عن نساء الناس تعف الناس عن نساء کم لوگوں کی عورتوں کے ساتھ عفت اختیار کرو، لوگو تمہاری عورتوں کے ساتھ بھی عفت، عصمت کا معاملہ کریں گے۔

نصائح نصیحت نمبرا:۔ حضرت مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جہنمیوں پر ایک نہایت بدبو دار ہوا چلے گی کہ وہ پکار اٹھیں گے! الٰہی اتنی بدبو دار اور گندی ہوا تو آج تک نہیں دیکھی تھی، بتایا جائے گا یہ زانیوں کی بدبودار ہوا ہے!

حدیث شریف میں ہے جب کوئی شخص زنا کاری یا شراب نوشی میں مبتلا ہوتا ہے اس وقت اس کا ایمان اس سے ایسے کھینچ لیا جاتا ہے جیسے آدمی اپنے جسم سے کرتا اتارتا ہے۔

نصیحت نمبر۲:۔ حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان عورت کے ساتھ زنا کاری میں مبتلا رہا، جب وہ قبر میں جائے گا تو دوزخ کی جانب سے تین سو دروازے کھول دیئے جائیں گے جن سے سانپ، بچھو اور آگ کے شعلے اس پر برسیں گے! اور یہ سلسلہ قیامت تک برقرار رہے گا! (تحفتہ الحبیب)

حکمت:۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر زنا کی اجازت طلب کی، لوگوں نے یہ بات سنتے ہی ڈانٹنا شروع کر دیا، لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے فرمایا بیٹھئے، جب وہ آپ کے پاس بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا کیا تو اپنی ماں کی نسبت زنا

پسند کرے گا! کہنے لگا خدا کی قسم ہرگز نہیں! آپ نے فرمایا اپنی بہن کی نسبت زنا پسند کرے گا وہ بولا ہرگز نہیں! پھر آپ نے اس پر دست رحمت رکھا اور دعا فرمائی اللھم اغفر ذنبہ وطھر قلبہ وحصن فرجہ۔ الٰہی! اس کے گناہ معاف فرما' اس کے دل کو پاک اور اس کی شرمگاہ کو محفوظ کردے۔ بیان کرتے ہیں پھر کبھی اس شخص کا برائی کی طرف دھیان نہ گیا!

نصیحت نمبر۳ :۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبارین سے مقاتلہ کا ارادہ فرمایا تو بلعم بن باعوراء کی قوم اس کے پاس آئی اور کہنے لگی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لشکر بہت زیادہ ہے اور ہم کم ہیں' وہ کہنے لگا کچھ فکر نہ کرو! البتہ تم اپنی قوم سے حسین و جمیل عورتوں کو بناؤ سنگار کرکے ان کی طرف فروخت کے بہانے لے جاؤ اور عورتوں کو تاکید کردیں کہ اگر کوئی شخص ان سے رغبت رکھے تو وہ بلا روک ٹوک اس کی خواہش پوری کریں' اگر ایک شخص بھی زنا کا مرتکب ہوا تو تم پر فتح حاصل نہیں کرپائیں گے! چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا' تو اللہ تعالیٰ نے قوم موسیٰ کو طاعون میں مبتلا کردیا اور ایک ہی دن میں ستر ہزار لوگ ہلاک ہوئے!

جب کسی قوم میں بے حیائی گھر کرلیتی ہے تو وہ طاعون کا شکار ہو جاتی ہے' جب ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو ان پر قحط مسلط کر دیا جاتا ہے' جب زکوٰۃ کو روک لیتی ہے تو بارش سے محروم کردی جاتی ہے!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں زانی چھ قسم کے عذاب میں مبتلا ہوگا! تین دنیا میں اور تین آخرت میں ہوں گے! دنیوی عذاب یہ ہوں گے! عمر کم' محتاجی زیاد اور چہرے سے نور اڑ جائے گا! آخرت میں! اللہ تعالیٰ کی ناراضگی' حساب میں سختی اور مدت تک دوزخ میں پڑا رہے گا۔

عجیبہ :۔ حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں' میں نے ایک بار بندر کو بندریا سے زنا کرتے دیکھا' تو اسی وقت بہت سے بندر جمع

ہوئے اور اس پر پتھر پھینکنے لگے گویا کہ "رجم کررہے ہیں" میں بھی ان کے ساتھ رجم میں شامل ہوا۔ (بخاری شریف)

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت عمرو بن جموع نے صحابہ کرام صلی اللہ تعالیٰ عنہ کو پایا ہے' انہوں نے سو حج کیئے' ۷۵ ہجری میں ان کا وصال ہوا۔ گویا کہ آپ جلیل القدر تابعی ہیں! میں نے برماوی شرح بخاری میں دیکھا ہے کہ "ایک بندر اپنی بندریا کے سر کے نیچے ہاتھ رکھے سو رہا تھا دوسرا بندر آیا اور اس نے بندریا کو اشارہ سے اپنی طرف بلایا' وہ چپکے سے اس کے پاس چلی گئی وہ دونوں ہم جفت ہوئے' جب واپس اپنے بندر کے پاس آئی تو وہ جاگ رہا تھا! اس نے بندریا کو سونگھا اور چلانے لگا' بے شمار بندر اس کے پاس جمع ہوئے اور انہوں نے اسے رجم کر ڈالا!

مسئلہ نمبرا:۔ اگر بالفرض کوئی عورت بندر کو اپنے اوپر قادر کرلے تو اس پر تعزیر واجب ہے جیسے کوئی آدمی' کسی مادہ جانور سے غلطی کا مرتکب ہو تو اس پر تعزیر واجب ہے! بشرطیکہ چار آدمی شہادت دیں یا وہ خود اپنے جرم کا اعتراف کرے پھر اگر وہ حلال جانور تھا تو اسے ذبح کرنا ضروری ہے' نیز اس غلط کار شخص کو صحیح و سالم جانور کی قیمت کے برابر رقم ادا کرنی پڑے گی! اسی طرح اگر کسی نے یونہی کوئی جانور ذبح کردیا تو مالک کو زندہ جانور کی قیمت ادا کرنا ہوگی! مثلاً زندہ جانور سو روپے کا ہے جب ذبح کردیا تو پچاس روپے کا رہا تو اس کے مالک کو بہرحال سو روپے ہی ادا کریں گے!

مسئلہ نمبر۲:۔ بندر کی خرید و فروخت جائز ہے! حضرت ابن سلام فرماتے ہیں علمائے اسلام کے نزدیک اس کی حرمت پر اتفاق ہے یعنی اس کا کھانا حرام ہے۔

حکایت:۔ ایک صالح شخص خوانچہ لگایا کرتا تھا! وہ پھیری لگا رہا تھا کہ ایک عورت کا اس کی طرف میلان ہوگیا! اس نے اپنے گھر بلایا اور دروازہ بند کرکے

برائی کی خواہش کا اظہار کیا! نیک بخت نے بچاؤ کی یوں تدبیر کی! وہ کہنے لگا مجھے استنجا کی ضرورت ہے' عورت نے پانی دیا وہ پانی لئے چھت پر چڑھا اور اپنے آپ کو باہر گلی میں گرا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بچاؤ کے لئے فرشتہ بھیج دیا اس نے آرام سے پکڑ کر بحفاظت زمین پر اتار دیا! جب وہ اپنی زوجہ کے پاس گھر پہنچا تو اسے تمام کہانی کہہ سنائی وہ دونوں اس دن روزے سے تھے عورت بولی! آج تمام کام ترک کر کے ساری رات اللہ تعالیٰ کے لئے شکرانے کے نوافل میں گزاریں! جس نے تجھے گناہ سے محفوظ فرمایا! ان کے ہمسایہ کا معمول تھا کہ وہ ان کے گھر آگ لینے آیا کرتے تھے بناء علیہ انہوں نے اپنا تنور یونہی جلا رکھا! ہمسائی آگ لینے آئی تو تنور جل رہا تھا اس نے اس خیال کے پیش نظر تنور کی طرف نگاہ دوڑائی مبادا کہ روٹی جل نہ جائے' مگر جب تنور کو دیکھا تو وہ روٹیوں سے بھرپور تھا! الغرض میاں' بیوی دونوں کھانے سے خوب سیر ہو کر عبادت کرنے لگے! بعدہ انہوں نے دعا کی الٰہی! ہمیں بلامشقت روزی عطا کیجئے! اسی اثناء میں چھت سے ایک قیمتی موتی گرا' جسے پاکر وہ بے حد خوش ہوئے' جب سوئے تو عورت نے خواب میں جنت اور جنتیوں کے آرام و راحت کے لئے نہایت عمدہ اقسام کے منبر دیکھے' جب اس نے اپنے خاوند کے منبر کو دیکھا تو اس کا ایک موتی گرا ہوا پایا' جب بیدار ہوئی تو خاوند سے خواب بیان کیا اور کہنے لگی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں یہ قیمتی موتی اپنی جگہ واپس چلا جائے چنانچہ وہ موتی اسی لحہ نظروں سے اوجھل ہوگیا۔

حکایت :۔ حضرت ابوزرعہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن راستے میں مجھے ایک عورت ملی جو کہنے لگی کیا تمہیں اجر و ثواب کے حصول کی رغبت ہے؟ تو ایک بیمار کی عیادت کرتے جاؤ! میں نے کہا ہاں! بولی میرے گھر چلیں جب میں اندر داخل ہوا تو اس نے دروازہ بند کر لیا' تب مجھے اس کی مکاری سمجھ آئی' میں نے کہا اللہ تعالیٰ اس کا منہ کالا کرے! چنانچہ وہ فوراً سیاہ

ہوگیا! وہ حیران رہ گئی اور مارے خوف کے اس نے دروازے کھول دیئے' جب میں بحفاظت نکل آیا تو میں نے دعا کی الٰہی! اس کا چہرہ جیسے تھا ویسے ہی کردے اسی لمحہ وہ پہلی شکل میں منتقل ہوگئی!

حکایت :۔ بعض علمائے حنفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے مجھے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حاسدین نے منصوبہ مرتب کیا کہ آپ کی عزت و عظمت اور شہرت کو داغدار کریں! چنانچہ ان لوگوں نے منصوبہ بندی کے تحت ایک عورت کو آمادہ کیا! وہ آپ کو رات کے وقت اپنے گھر بلائے اور پھر شور مچادے کہ انہوں نے میری عزت سے کھیلنے کا ارادہ کیا ہے۔

چنانچہ جب آپ تہجد کے وقت جامع مسجد میں تشریف لے جارہے تھے وہ عورت آپ کے سامنے آموجود ہوئی اور کہنے لگی میرا خاوند بیمار ہے! اور وہ چاہتا ہے کہ آپ انہیں کوئی وصیت فرمایئے' مجھے خطرہ ہے کہ وہ وصیت سے قبل مر ہی نہ جائے! براہ کرم میرے ساتھ چلیں چنانچہ میں اس کے ساتھ ہولیا' جب مکان میں داخل ہوا تو اس نے دروازہ بند کرلیا اور چلانے لگی! حاسدین جو اسی انتظار میں تھے' پہنچ گئے' حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس عورت کو گرفتار کرکے خلیفہ کے پاس لے گئے' خلیفہ نے حکم دیا کہ صبح تک دونوں کو قید خانہ میں رکھا جائے۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ ساری رات نوافل پڑھنے میں گزار دی' اسی بنا پر عورت ندامت محسوس کرنے لگی' حاسدین نے جو باتیں اسے سکھائی تھیں تمام حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صاف صاف کہہ دیں' آپ نے کہا تو جیل کے محافظ سے کہہ مجھے حاجت درپیش ہے' اجازت دو ابھی لوٹ کر واپس آجاؤں گی! اور تم میری زوجہ ام حماد کے ہاں جاؤ اور انہیں حقیقت حال سے آگاہ کرو! وہ اسی وقت میرے پاس چلی آئے اور تو وہی سے اپنے گھر کا راستہ لے! اس نے

حسب الحکم عمل کیا اور آپ کی زوجہ محترمہ' آپ کے ہاں جیل آگئیں جب سورج طلوع ہوا تو خلیفہ نے امام صاحب اور عورت کو طلب کیا! پھر آپ سے مخاطب ہوا' کیا اجنبیہ کے ساتھ خلوت جائز ہے؟ آپ نے فرمایا فلاں شخص کو بلایئے' وہ شخص آپ کے خسر تھے' جب آئے تو ان کے سامنے اپنی زوجہ کا چہرہ کھول دیا! اور دریافت کیا! بتایئے! یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے اپنی بیٹی کو پہچان لیا تھا کہنے لگے یہ میری بیٹی ہے! میں نے اس کا امام صاحب سے نکاح کردیا تھا! پس اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کی عزت محفوظ فرمائی اور عظمت و رفعت کو بڑھا دیا! حاسدین خائب وخاسر ہوئے۔

حضرت امام سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' میں نے سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی دشمن کی بھی برائی کرتے نہیں پایا! حضرت علی ابن ابی عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں حضرت امام اعظم کی عقل کا روئے زمین کی نصف آبادی کی عقل سے موازنہ کیا جائے تو آپ اس صفت میں ان پر غالب رہیں گے! آپ فرماتے ہیں!

ان یحسد ونی فانی غیر لائمھم غیری
من الناس اھل الفضل قد حسدوا
فدام لی ولھم مالی وما بھم
ومات اکثر ناغیظا بما یجدوا

(امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اگر لوگ مجھ پر حسد کریں تب بھی میں انہیں ملامت نہیں کروں گا' کیونکہ میرے سوا دیگر اہل فضل وکمال پر بھی لوگ حسد لے گئے لیکن جو کچھ مجھ میں اور صاحبان فضل وکمال میں ہے وہ اسی طرح برقرار ہے حالانکہ ہمارے اکثر حاسد حسد میں مرگئے۔

حضرت جعفر بن ربیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں پانچ سال تک آپ

کی خدمت میں رہا میں نے آپ سے زیادہ کسی کو خاموش طبع نہیں پایا! لیکن جب کبھی فقہی امور پر بات ہوتی تو آپ وادی میں بارش کی طرح بہ نکلتے! حضرت سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ الناس عیال علی فقہ ابی حنیفۃ اہل علم امام ابو حنیفہ کی فقاہت کے سامنے بچے ہیں!

انشاء اللہ العزیز آخیر کتاب میں آپ کے فضائل ومناقب تفصیل سے آئیں گے۔

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ کسی زاہد نے شیطان کو بشکل انسان دیکھا کہ اس کی کمر میں بکثرت پھندے لٹک رہے ہیں' اس نے شیطان سے پوچھا! تو وہ بولا' میں زاہد ہوں! میرا کوئی خاص روزی کا ذریعہ نہیں' بس انہی پھندوں سے شکار پر میری گزربسر ہے!

زاہد بولا میرے لئے بھی ایک پھندا بنایا جائے چنانچہ دوسرے روز زاہد کا ایک عورت پر گزر ہوا وہ کہنے لگی! مجھے محسوس ہوتا ہے کہ تم اچھی طرح پڑھ سکتے ہو! میرے پاس میرے خاوند کا خط آیا ہے براہ کرم ذرا پڑھ دیجئے!

وہ کہنے لگا! پڑھ دیتا ہوں! آگے بڑھا اور اس کے ساتھ برآمدے میں کھڑا ہوگیا! عورت نے زنا کی دعوت دی! تو زاہد نے فوراً پاگل پن ہونے کا مظاہرہ کیا! عورت نے جلدی سے مکان کا دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا! لیکن وہاں ابلیس آدھمکا! زاہد نے ابلیس سے پوچھا تو نے ہی یہ جال بنا تھا! اس نے کہا ہاں! لیکن تمہارے پاگل پن نے تجھے بچالیا!

فائدہ :۔ اگر کہا جائے اس میں کیا حکمت ہے زانی غیر محض کو سو کوڑے مارنے کا حکم ہے! جواباً کہتے ہیں کہ سال میں چار فصلیں ہیں بارہ ماہ' ہر مہینہ تیس دن کا اور ہر دن کے ساتھ رات بھی ہے اس طرح کل چار + بارہ + تیس + تیس = چھہتر ہوئے! چونکہ رات اور دن میں چوبیس گھنٹے ہیں ان کو بھی جمع کرلیں تو کل سو کی تعداد ہوئی پھر ہر ہر کیفیت کی مقدار کے مطابق

ایک ایک کوڑا مارا جاتا ہے تاکہ ہر ایک لمحے کا کفارہ بن جائے!

میں نے کشف الاسرار' لابن عماد میں دیکھا ہے کہ زنا کی شہادت میں چار شخصوں کی اس لئے قید ہے کہ یہ فعل دو سے سرزد ہوتا ہے (زانی اور زانیہ) تو ہر ایک کے لئے دو دو گواہ ہوئے!

حکایت :- بنی اسرائیل کا قاضی حج پر جانے لگا تو اس نے اپنے بھائی کو اپنا قائم مقام مقرر کیا ایک روز وہ اپنی بھاوج کے پاس گیا اور اسے اپنی طرف رغبت دلانے لگا وہ بولی اتق اللہ ولا تخن اخاک' اللہ سے ڈر اور اپنے بھائی کی امانت میں خیانت نہ کر! اسی وقت ابلیس آموجود ہوا! اور اس سے کہنے لگا اگر یہ تیری بات نہ مانے تو اس پر حد قائم کرا دے اور رجم کرا دو! چنانچہ وہ عورت سے کہنے لگا میں تجھے رجم کرا دوں گا وہ کہنے لگی جو چاہے سزا دو لیکن تیرا کہنا نہیں مانوں گی' پس اس نے حد جاری کرا دی! اور وہ رجم کر دی گئی! عورت زخموں سے چور وہیں پڑی رہی۔ اتفاقاً ادھر سے ایک ساربان کا گزر ہوا' عورت کو کراہتے پایا' اس کا دل بھر آیا' اور وہ اسے اپنے گھر اٹھا لایا چند روز تک اس کے زخم مندمل ہوگئے' ساربان اس سے الفت کرنے لگا نیز اس کے خاندان کا ایک شخص بھی اس خاتون کو چاہنے لگا ایک روز موقع پاکر اپنی خواہش نفسانیہ کی خاطر اسے ورغلانے لگا لیکن اس نیک بخت نے ایک نہ سنی اور اپنے آپ کو محفوظ رکھا چنانچہ وہ شخص بدلہ لینے کی خاطر رات کو قتل کے ارادے سے آیا اور اس نے اپنے خیال میں عورت کو قتل کردیا لیکن وہ تو صاحب خانہ ساربان کا لڑکا تھا جو بے خبری کے عالم میں اس کے ہاتھوں قتل ہوگیا!

صاحب خانہ کی عورت اپنے خاوند کی چاہت کے مطابق کہنے لگی عورت قاتلہ ہے مگر تم محبت کے باعث اسے بچا رہے ہو۔ ساربان نے موقع پاکر عورت کو درہم دیئے اور چلتا کیا وہ عورت وہاں سے نکلی' ایک جگہ دین سے

محبت رکھنے کے باعث ایک شخص کو سولی چڑھایا جارہا تھا! خاتون نے رقم دے کر اس شخص کو سولی سے بچایا وہ خاتون سے کہنے لگا میں ہمیشہ ہمیشہ تیری غلامی میں رہوں گا! آخر کار وہ دونوں چلتے چلتے ایک دریا کے کنارے پہنچے' تو اس شخص کی نیت میں فتور پیدا ہوا' اور عورت پر ہاتھ اٹھانے لگا! لیکن خاتون نے کہا شرم کر! کیا میری نیکی اور جان بچانے کا یہی صلہ ہے! اسی اثنا میں دریا کنارے ایک جہاز آ لگا' جہاز کے تاجر سے وہ شخص ملا اور کہنے لگا میرے پاس ایک حسین جمیل لونڈی ہے جسے میں بیچنا چاہتا ہوں! چنانچہ تاجر نے عورت کو ایک نظر دیکھا اور تین سو اشرفیاں اس کے سپرد کیں! اور عورت کو اپنے قبضہ میں لینے لگا' خاتون نے ہزار ہا بار کہا میں لونڈی نہیں آزاد عورت ہوں لیکن تاجر نے زبردستی اپنے ساتھ جہاز میں بٹھالیا!

رات کو وہ خاتون سے دست درازی کرنے لگا وہ بولی اللہ سے ڈر! اس نے یہ سنتے ہی اس کے منہ پر مارنے کے لئے ابھی ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ جہاز کو طوفان نے گھیر لیا! یہاں تک کہ جہاز غرقاب ہوا' عورت کسی طرح محفوظ رہی اور ایک عادل بادشاہ کے ہاں جا پہنچی' اس نے بادشاہ سے اپنی تمام سرگزشت بیان کی' بادشاہ نے اس کے لئے ایک علیحدہ عبادت خانہ بنوایا جہاں وہ مصروف عبادت رہتی' اس کی نیکی' تقویٰ اور پرہیزکاری کی دور دور شہرت ہوئی مصائب و آلام کے مارے لوگ اس کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہونے لگے! اللہ تعالیٰ نے اس کی دعاؤں کو شرف قبول سے نوازا اور لوگوں کی مرادیں پوری ہونے لگیں!

جب اس کا خاوند حج سے واپس اپنے گھر لوٹا تو لوگوں سے اس کے متعلق دریافت کیا انہوں نے کہا وہ زنا کے باعث سنگسار کر دی گئی ہے! جب وہ اپنے بھائی کے پاس گیا تو دیکھا وہ اندھا ہو چکا ہے اور جو گواہ تھے ان کے مونہوں کو ناقابل بیان مرض لاحق ہے۔ لوگوں نے بتایا فلاں مقام پر ایک صالح

خاتون رہتی ہے تم اپنے بھائی کو اس کے ہاں لے جاؤ اور دعا کراؤ' چنانچہ وہ اپنے بھائی اور ان گواہوں کو ساتھ لے کر روانہ ہوا' تو راستے میں ساربان اور وہ شخص جسے سولی سے رہائی دلائی تھی نیز جہاز کا تاجر جسے سمندری موج نے کنارے پر پھینک دیا تھا سخت ترین مصیبت میں مبتلا ملا!

القصہ! سبھی مجرم! اس عورت کے پاس حاضر ہوئے! اور دعا کی درخواست کی! عورت نے کہا میں اسی کے لئے دعا کروں گی جو اپنے اپنے گناہ کا اقرار کرے گا' چنانچہ ہر ایک نے اپنے اپنے جرم کی کیفیت بیان کردی تو خاتون نے اپنے خاوند کو اپنے پاس بلا کر اپنا چہرہ کھول دیا! وہ پکار اٹھا!

اللہ تعالیٰ جل وعلا خوب جانتا ہے کہ تو پارسا ہے! پھر وہ ہر ایک سے مخاطب ہوئی' تم ایک دوسرے کے مجرم ہو چاہو تو ایک دوسرے سے قصاص لے لو یا معاف کردو البتہ میں نے تمہیں معاف کیا اور یوں دعا کرنے لگی!

اللھم اکشف عنھم ضرھم فعافاھم اللہ اجمعین! وذھبت مع زوجھا"

الٰہی ان تمام کو مصائب سے رہائی عطا فرما اور سبھی کو عافیت نصیب کیجئے!

پھر وہ اپنے خاوند کے ساتھ چلی گئی!

فائدہ:- لولا ان رای برھان ربہ کی تفسیر میں' میں نے دیکھا ہے "حضرت یوسف علیہ السلام اپنے رب کی برہان "دلیل" نہ دیکھ پاتے بعض برہان سے مراد یہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک شخص کو دیوار سے نکلتے پایا جس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ ساتھ دیوار پر یہ لکھ دیا " وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ کَانَ فَاحِشَةً (الایۃ) زنا کے قریب بھی نہ جاؤ یہ سراسر بے حیائی ہے' پھر دوسری دیوار پر یہ کلمات نظر پڑے جو قلم قدرت سے تحریر تھے " وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ" بیشک تم پر دو عزت و تکریم والے محرر مقرر ہیں! جب دوسری طرف نظر اٹھائی تو یہ لکھا ہوا پایا یعلم خائنۃ الاعین' اللہ تعالیٰ نگاہوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے جلدی

سے جب سامنے دیکھا تو یہ لکھا ہوا ہے۔ کل نفس بما کسبت رھینۃ' ہر ایک اپنے ہی عمل کا ذمہ دار ہے! جب زمین پر نگاہ پڑی تو یہ لکھا ہوا ہے" اننی معکما اسمع واری' چھت پر نظر گئی تو حضرت جبریل علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت میں پایا! جو پریشانی کے عالم میں اپنی انگلیاں چبا رہے ہیں' یہ دیکھتے ہی حضرت یوسف علیہ السلام شرمندگی کے باعث غش کھا کر گر پڑے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کو وہ کنواں یاد آگیا تھا جہاں پہلے ڈالے گئے تھے' آواز آئی یوسف علیہ السلام کیا تم وہ تکلیف بھول گئے ہو! اور کہتے ہیں کہ آپ نے جنت کی حور دیکھی جس کے حسن و جمال کو دیکھتے ہی حیرت زدہ رہ گئے' اس سے پوچھا تو کس کے لئے ہے اس نے کہا میں اسی کے لئے ہوں جو زنا سے محفوظ رہے۔:۔

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّا بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ' یہ ان آیات میں سے ہے جنہیں متشابہات کہا جاتا ہے ان پر بڑی تحقیق کی ضرورت ہے تاہم یہاں حضرت یوسف علیہ السلام کی شان و شوکت اور مناصب جلیلہ کے مطابق ہی معنی لینا چاہئے لہذا یوں سمجھنا چاہئے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اسے بچانے کا ارادہ کیا' جب زلیخا نے وصل کا قصد کیا! بعض کہتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام نے جلال کا قصد کیا جبکہ زلیخا کا ارادہ اسکے برعکس تھا نیز برہان سے مراد اس سے بھاگنا ہے' اور بھاگنے میں دو فائدے تھے۔

نمبرا:۔ قمیص کا پیچھے سے پھٹنا' دوسرا یہ کہ اگر ہٹاتے تو وہ آپ سے لپٹتی، ممکن تھا کہ سامنے سے قمیص پھٹ جاتی یا قتل کرڈالتی! ایک تاویل یہ بھی ہے کہ طرفین کو ایک دوسرے کی رغبت ہوئی کیونکہ دونوں حسن وجمال کے پیکر تھے! نیز سوء اور فحشاء میں بنیادی فرق یہ ہے کہ سوء چھونے اور مس کرنے کو کہتے ہیں جو زنا کی طرف راغب کرتا ہے! اور فحشاء زنا کو کہتے ہیں! یہ

بھی کہا گیا ہے کہ سوء بچپن اور نادانی کی حالت میں کسی غلط فعل کے سرزد ہونے کو کہتے ہیں اور فحشاء جوانی کے عالم میں ارتکاب معصیت کو کہا جاتا ہے۔

لہٰذا اس قاعدہ کے تحت تو حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بچپن اور جوانی کے عالم میں ہمیشہ باعصمت رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس پر شاہد و عادل ہے "شیطان کا بس اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں پر نہیں چلے گا! اور حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں تو اعلان خداوندی ہے! اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ بیشک وہ ہمارے مخلصین بندوں میں سے ہیں! اور شیطان تو اللہ تعالیٰ کے مخلصین ترین بندوں کے لئے خود استثنیٰ کررہا ہے۔ " اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ" پس جو شخص کریم ابن کریم' نبی ابن نبی ابن نبی علیہم السلام کی شان نبوت کے باوجود ایسا تصور بھی کرے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دشمن ہے' مخالف ہے' بے ایمان ہے۔:۔

دعا کا اثر:۔ ایک صالح شخص کا بیان ہے' میں نے ایک لوہار کو دیکھا وہ گرم گرم لوہا آگ سے بلاواسطہ پکڑتا ہے اور نکال لیتا ہے' میں نے اس سے دریافت کیا، تمہیں آگ کیوں نہیں جلاتی' اس کا سبب کیا ہے وہ کہنے لگا میرے ہمسائے میں ایک خوبصورت عورت رہتی تھی' مجھے اس سے محبت ہوئی! لیکن اس کی عفت و پارسائی کے باعث میں اس پر قابو نہ پاسکا' انہی دنوں قحط پڑ گیا وہ میرے پاس روٹی طلب کرنے آئی' میں نے اپنی بری خواہش کا اظہار کیا' اس نے بھوکا رہنا پسند کیا مگر برائی کی طرف مائل نہ ہوئی' وہ مسلسل چار پانچ روز تک کھانے کی آرزو لئے آتی رہی مگر میں نفس کی خواہش کا مطالبہ کرتا رہا تاہم ایک روز میں نے خوف خدا کرتے ہوئے اسے کھانا دیا! اس نے کہا اگر راہ للہ دیتے ہو تو درست ورنہ بھوکی مرجاؤں گی لیکن برائی کے قریب نہیں

پھٹکوں گی! میں نے کہا! میں اب تجھے کھانا صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے دے رہا ہوں! اس نے کھانا سامنے رکھا اور یوں دعا دی " اللھم ان کان صادقا فحرمه علی النار فی الدنیا والاخرہ' وقد اجاب اللہ دعاء ھا! الٰہی! اگر یہ سچا ہے تو اس پر دنیا اور آخرت میں آگ حرام فرما دے' پس اس کی دعا قبول ہوئی!

سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں " من قدر علی امراۃ اوجاریة حراما فترکھا مخافة من اللہ امنه اللہ من الفزع الاکبر وحرم علیه النار وادخله الجنة" جو شخص آزاد عورت یا کنیز کے ساتھ گناہ پر قادر ہو' لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت کے باعث اس کا ارتکاب نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے فزع اکبر میں نجات عطا فرمائے گا اور دوزخ اس پر حرام ہوگا' اور اسے جنت میں داخل کیا جائے گا۔

فائدہ نمبرا:۔ زاد المسافر جو طب کی ایک مفید ترین کتاب ہے' اس میں مرقوم ہے کہ جو کوئی آگ میں جل جائے تو اس کے زخموں پر ببول (کیکر) کی گوند' انڈے کی سفیدی میں ملا کر لگائیں صحت ہوگی! اسی طرح کوئلہ پیس کر موم اور روغن گلاب میں ملا کر لگانا بھی فائدہ مند ہے!

فائدہ نمبر۲:۔ زاد المسافر ہی میں ہے برگ آس سبز کا عصارہ سانپ ڈسے شخص کے لئے نافع ہے نیز اس کے لئے ٹھنڈا پانی پینا بھی مفید ہے کیونکہ زہر کو دور کرنے کی اس میں خاصیت ہے نیز لہسن اور گندنا' کھانا بھی فائدہ مند ہے!

فائدہ نمبر۳:۔ کتاب العقائق میں' اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد وغلقت الابواب' اس نے دروازے بند کر لئے' اس آیت میں ابواب اگرچہ جمع کا صیغہ آیا ہے' لیکن کہتے ہیں دروازہ صرف ایک ہی تھا' یہ صرف تعظیماً بولا گیا

ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان " وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ بِالْقِسْطِ میں موازین کا صیغہ جمع تعظیمی لایا گیا ہے اور بھی توجیہ ممکن ہے! جیسے کہا جائے چونکہ اشیاء بکثرت ہوں گی اسی لئے موازین کہا گیا! گو ایک ہی میزان دو پلوں اور ایک سٹینڈ پر ہوگی جس کا ہر پلہ اتنا بڑا ہوگا اگر اس میں تمام آسمان اور تمام زمینیں رکھ دی جائیں تو بآسانی سے سما جائیں۔:-

عرش کی دائیں جانب نیکوں کے لئے انوار و تجلیات کا' اور بائیں جانب برائیوں کی تاریکی و ظلمات کا پلّہ ہوگا! اس میں سبز زمرد کے اعمالنامے ہوں گے ہر اعمالنامہ ستر ہاتھ لمبا ہوگا!

حضرت داوٗد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دیدار کی تمنا کی تو انوار و تجلیات الٰہیہ سے بہرہ مند ہوتے ہی وجد کے عالم میں گر پڑے نیز میزان حشر کو بھی ملاحظہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ سے عرض گزار ہوئے الٰہی اتنی وسیع و عریض میزان کو کون سی نیکیاں بھریں گی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر میں چاہوں تو ایک کھجور سے ہی اسے بھر ڈالوں!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ پانچ کلمے جس کے نامہ اعمال میں ہوں گے وہ بہت باوزن ہوگا اور وہ یہ ہیں۔

(۱) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (۲) وقت پر پنج گانہ نماز ادا کرنا (۳) سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم () لا حول ولا قوۃ الا باللہ (۵) استغفار کرنا! میرے حبیب ان کلمات میں سے ہر ایک کا ایک ایک حرف احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی بنادوں گا!

ایک صحابی بارگاہ رحمتہ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک دن عرض گزار ہوئے' یا رسول اللہ صلی اللہ علیکَ وسلم' میں' نماز روزہ کے علاوہ اور کوئی نیکی کا عمل نہیں کرسکتا کیونکہ میرے پاس مال نہیں کہ صدقہ و خیرات کرسکوں' استطاعت نہیں کہ حج کی سعادت حاصل کروں! بعد از وفات میرا کیا

حشر ہوگا! آپ نے اسے جنت کی بشارت دی تو عرض گزار ہوئے کیا جنت میں آپ کے ساتھ ہوں گا! آپ مسکرائے اور فرمایا ہاں تم جنت میں میرے ساتھ ہوگے! بشرطیکہ دل کو حسد' زبان کو جھوٹ' آنکھ کو ممنوعات شرعیہ سے محفوظ اور کسی بھی مسلمان کی دل آزادی نہیں کروگے تو جنت میں ایسے ہی میرے سامنے رہوگے جیسے میری یہ ہتھیلیاں میرے سامنے ہیں۔:۔

سید عالم' محسن اعظم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' مریض کی عیادت کرنے' جنازہ کے ساتھ چلنے اور قبریں بنانے والوں کا قیامت میں انبیاء علیہم السلام کی جماعت کا ساتھ ہوگا وہ بلاحساب و کتاب جنت میں جائیں گے!

حضرت کلیم اللہ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا الٰہی تو نے خود مخلوق کو تخلیق فرمایا اور اپنی نعمتوں سے نوازا پھر کیا وجہ ہے قیامت کو بکثرت مخلوق دوزخ میں جائے گی! اللہ تعالیٰ نے فرمایا کلیم اللہ علیہ السلام تم نے کھیتی بوئی' تیار ہوئی تو کاٹ لیا! کیا کچھ چھوڑا بھی؟ عرض کیا الٰہی میں نے خیروبرکت والی اشیاء کو اٹھالیا اور جو خیر سے خالی تھیں انہیں چھوڑ دیا! ارشاد ہوا! میرے کلیم! میں بھی جو خیر سے خالی اور بے فائدہ ہیں انہیں ہی دوزخ میں ڈالوں گا!

مسئلہ :۔ بھوک سے پریشان عورت کسی مرد سے کھانے کو طلب کرے اور وہ کھانے کو صحبت سے مشروط کردے تو اس مجبور و مضطر کے لئے کیا حکم ہے! محب طبری نے شرح تنبیہہ میں تحریر فرمایا ہے مجھے اس سے متعلق کوئی وضاحت نہیں ملی تاہم یہ ناجائز ہے! اس سے بہتر ہے کہ وہ عورت مردار یا کوئی حرام چیز کھالے مگر زنا سے باز رہے کیونکہ ممکن ہے زانی بعد از بدفعلی کھانا دینے سے بھی انکار کرڈالے لیکن اضطراری حالت میں حرام اشیاء کا اتنی مقدار میں کھالینا جائز ہے جس سے جان بچ سکے اور اس سے بھوک کا ضرر دور ہو جائے گا لیکن زنا کا ضرر کبھی دور نہیں ہوسکتا!

حکایت :- ایک عابد کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت کو دوران طواف یہ پڑھتے سنا! یا لطیف یا کریم بلطفک القدیم فان قلبی علی العھد مقیم اے وہ ذات اقدس جو اپنے لطف و کرم سے نوازنے والی ہے میرا دل وعدہ پر مضبوط ہے! میں نے سبب دریافت کیا تو کہنے لگی دیکھو وہ لڑکا جو سو رہا ہے یہاں کا یہی باعث ہے! ییں گھر میں سفرحج کے لئے بحری جہاز کے ذریعے روانہ ہوئی' لیکن طوفان کے باعث جہاز ٹوٹ پھوٹ گیا ایک تختہ پر بیٹھی جارہی تھی کہ اسی اثنا میں یہ بچہ متولد ہوا' لڑکے کو گود میں لئے سمندری لہروں میں پھنسی ہوئی تھی کہ اچانک ایک تختہ میرے قریب آلگا جس پر ایک آدمی موجود پایا! ایسی حالت میں شیطان نما انسان نے اپنی خواہش کا مجھے نشانہ بنانا چاہا! انکار پر اس نے میرے بچے کو سمندر میں پھینک دیا' میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے فریاد رسی کی درخواست کی! کیا دیکھتی ہوں کہ سمندری جانور نے اسے تختے سے سمندر میں گرا دیا! اور تھوڑی ہی دیر بعد ایک جہاز میرے قریب آیا! انہوں نے مجھے تختے سے اٹھا کر جہاز میں بٹھا لیا! میں نے دیکھا میرا لخت جگر ان کے پاس ہے! جب ان سے لڑکے کی بابت پوچھا تو کہنے لگے۔ اسے ہم نے سمندری جانور کی پشت سے اٹھایا ہے جبکہ یہ اپنے انگوٹھے کو منہ میں دبائے ہوئے تھا جس سے ہم نے دودھ نکلتے دیکھا۔ عابد کہتا ہے میں نے اس خاتون کو کچھ رقم دینا چاہی تو وہ کہنے لگی! اے ناکارہ! میں تو تجھے اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور احسان سے آگاہ کررہی ہوں اور پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ میں اس کے غیر سے روزی حاصل کروں۔ یہ سنتے ہی میری زبان پر یہ اشعار جاری ہوگئے!

وکم للہ من لطف خفی

یدق خفاہ عن فھم الذکی

وکم یسر الی من بعد عسر

ومزج لوعة القلب الشجی

وکم ھم تساء بہ صباحا

وتعقبہ المسرة بالعشی

اذا ضاقت بک الاسباب یوما

فثق بالواحد الاحد العلی

ترجمہ:۔اللہ تعالیٰ کے الطاف و اکرام بہت ہی خفیہ ہیں اور اس کی باریکیوں تک عقیل و فہیم کی فہم و دانش بھی نہیں پہنچ سکتی۔ سختی کے بعد بے پناہ سہولتیں میسر ہوتی ہیں' جنہوں نے دل میں بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلے ٹھنڈے کر دیئے ہیں اور بہت سے ایسے فکر لاحق ہو جاتے ہیں جن کے باعث تمہاری صبح ہجوم افکار کے باعث مکدر ہوتی ہے لیکن شام ہوتے ہی خوشی و مسرت کا چاند طلوع ہو جاتا ہے اور جب تمہاری روزی کے سامان مفقود ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ واحد و یکتا ہی ذات اعلیٰ پر ہی بھروسہ کیجئے! اور لوگوں کی عیب جوئی کی طرف توجہ نہ دو! بلکہ جو برائی تمہیں دوسروں میں دکھائی دے تم اسے اپنی ذات میں تلاش کرو اور اسے باہر نکال دو! اسے ابن صبان نے اپنی صحیح میں بیان کیا اور امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے!

ابن ملقن نے کتاب الحدائق میں ایک اور شخص کی کیفیت بیان کرتے ہوئے درج کیا ہے کہ کسی بادشاہ نے ایک نہایت قیمتی جوہر اپنے کسی وزیر کے ہاں امانتاً" رکھا تھا! اس کے لڑکے نے اٹھایا اور پھینک دیا جس سے وہ جوہر چار ٹکڑے ہوگیا! وہ شخص نہایت پریشان اور فکر مند ہوا۔ اگر بادشاہ نے طلب کرلیا تو کیا بنے گا! کہتے ہیں اسے ایک آدمی ملا جس نے مذکورہ بالا اشعار کو بکثرت پڑھنے کی تاکید کی چنانچہ وزیر ان اشعار کو خوب پڑھنے لگا! کہ اسی اثناء میں بادشاہ کا قاصد آیا اور اس نے کہا بادشاہ ایسی مہلک بیماری میں مبتلا ہے جس کا علاج معالج نے یہ بتایا ہے کہ اس قیمتی جوہر کے چار ٹکڑے کرکے پانی میں رکھ کر پانی پلائیں صحت میسر ہوئی! وہ شخص بے حد خوش ہوا۔ یہ مصیبت ٹلی! اور پکار اٹھا! پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندوں کو نہایت خفیہ انداز میں لطف و کرم سے نوازتی ہے۔:۔

لطیفہ :۔ حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ انعام کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کسی شخص کے دشمنوں نے اسے افیون پلا دی' وہ بے ہوش ہوگیا! اور لوگوں کو اس کی ہلاکت قریب نظر آئی اور اسے ایک اندھیرے مکان میں ڈال دیا! وہاں پر سانپ نے اسے ڈس لیا! جس کے باعث افیون کا زہر ختم ہوگیا۔ افیون خشخاش کا دودھ ہے جو اپنی سرد مزاجی کے باعث قاتل ہے! اور سانپ کا زہر اپنی حرارت سے ہلاک کرتا ہے! یہاں پر حرارت پر برودت کے یکجا ہونے کے باعث ایک دوسرے کے ضرر و نقصان کو ختم کردیا جس کے سبب آدمی بچ رہا!

روضہ میں ہے کہ قلیل سی مقدار میں افیون فائدہ مند ہے یہی وجہ ہے کہ اس کی بیع جائز ہے! لیکن اگر ہلاکت کا خطرہ ہے تو ناجائز ہے!

حکایت :۔ حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بعد نماز عشاء کوئی شخص گھر سے نکلا اسے کسی عورت نے دیکھا اور اس کے پاس

آئی اور اپنی خواہش کا اظہار کیا! وہ آدمی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا یہاں تک کہ اس کے گھر تک گیا اور پھر یہ آیت پڑھ دی! اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا (الا یتہ) بیشک وہ لوگ جنہوں نے تقویٰ کی راہ اپنائی جب بھی ان پر شیطان ڈورے ڈالتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہو جاتے ہیں! یہ آیت پڑھتے ہی وہ بے ہوش ہوکر گر پڑا۔ عورت نے گلی میں ڈال دیا' اس کا باپ باہر نکلا تو اُسے اٹھایا جب ذرا اس نے ہوش سنبھالا تو اس کے باپ نے دریافت کرنا چاہا مگر اس نے وہی آیت پھر پڑھی اور گر کر جان جان آفرین کے سپرد کردی!

جب لوگوں نے اسے دفن کردیا تو اس واقعہ کی خبر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوئی آپ اس کی قبر پر آئے اور اسے مخاطب فرمایا! وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ! جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔:

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ چند لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ جہاد کے لئے نکلے' جب قلعہ کا محاصرہ کرلیا! تو ایک نہایت حسینہ و جمیلہ عورت قلعہ سے باہر آئی اس نے ہمارے لشکر پر نگاہ ڈالی اور اسے ایک نہایت خوبصورت مردِ مجاہد نظر آیا تو اسے اپنے پاس آنے کا پیغام دیا تو مرد مجاہد نے جواباً کہلا بھیجا تم ظاہری "قلعہ" ہمارے اور باطنی قلعہ' اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دو پھر دیکھا جائے گا۔ اس نے کہا ظاہری قلعہ تو میں جانتی ہوں مگر باطنی قلعہ کیا ہے؟ اس نے کہا اپنے دل کو اللہ کے سپرد کرنا! وہ کہنے لگی! لو میں نے اپنا دل اللہ تعالیٰ کے حوالے کیا اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا! تو کہنے لگی اب میں تیرے ہاتھ پر اسلام قبول کرتی ہوں! مرد مجاہد نے کہا میرے ہاتھ پر کیا ہمارے سپہ سالار کے ہاتھ پر اسلام کی سعادت حاصل کرو! جب وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حاضر ہوئی تو کہنے لگی میں ان سے

بڑے کے ہاتھوں اسلام قبول کروں گی۔ بیان کرتے ہیں ہم نے حضرت امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پہنچا دیا تو آپ سے عرض گزار ہوئی آپ سے بڑے کے ہاتھ پر اسلام لانے کا شرف پانا چاہتی ہوں فقالت ارید علی یداکبر منک فخلوھا الی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم' فلما رائت اسلمت وماتت فی الحال رضی اللہ تعالی عنھا پھر اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ پر پہنچایا گیا' وہ روضہ پاک دیکھتے ہی اسلام لے آئی اور اسی وقت اپنی پیاری جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنھا! میرا خیال ہے وہ قلعہ کی مالکہ تھی (تابش قصوری)

لطیفہ:۔ میں نے الزہر الفائح میں دیکھا ہے ایک یہودی نے ایک مسلان سے دریافت کیا! مالکم اذا نظر تم الی قبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تبکون؟ تمہیں کیا ہو جاتا ہے جب نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ کی زیارت کرتے ہوتو رو پڑتے ہو؟ فقال اما اذا وقعت عینک ولم تبک فلک مائۃ دینا روان بکیت الزمنک بالا سلام فلما راہ بکی واسلم! اس پر مسلمان نے کہا تم خود دیکھ لو تم زیارت کرو اگر تمہیں رونا نہ آئے تو میں تجھے ایک سو دینار انعام دوں گا اور اگر تم رو پڑے تو تم پر لازم ہے اسلام قبول کریں چنانچہ جیسے ہی اس نے روضہ پاک کو دیکھا بے اختیار رو پڑا اور اسلام کی دولت سے مشرف ہوگیا!

فوائد جلیلہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا ایک روٹی خیرات کرنا افضل ہے یا ایک سو رکعت نوافل پڑھنا! آپ نے فرمایا! ایک روٹی خیرات کرنا دو صد نوافل پڑھنے سے مجھے زیادہ پسند ہے! پھر عرض کیا ایک لقمہ حرام کا چھوڑنا اچھا ہے یا ہزار رکعت نوافل ادا کرنا؟ آپ نے فرمایا ایک لقمہ حرام سے بچنا میرے

نزدیک دو ہزار رکعت کی ادائیگی سے زیادہ محبوب ہے! پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم غیبت کا چھوڑنا اچھا ہے یا دو ہزار رکعت پڑھنا' آپ نے فرمایا غیبت کا چھوڑنا میرے نزدیک دس ہزار رکعت نوافل ادا کرنے سے زیادہ اچھا ہے! میں نے پھر عرض کیا بیوہ خاتون کی مالی ضرورت کو پورا کرنا بہتر ہے یا دس ہزار رکعت نوافل ادا کرنا! آپ نے فرمایا دس ہزار نوافل سے میرے نزدیک بیوہ کی پریشانی کو دور کرنا زیادہ پسندیدہ ہے۔ میں نے عرض کیا! اپنے اہل و عیال کے پاس بیٹھنا زیادہ اچھا ہے یا مسجد میں بیٹھنا آپ نے فرمایا۔اپنے اہل و عیال میں ایک ساعت بیٹھنا میری مسجد (مسجد نبوی) میں اعتکاف بیٹھنے سے بھی افضل ہے! پھر عرض کیا اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا افضل ہے یا فی سبیل اللہ دینا۔ آپ نے فرمایا ایک درہم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا میرے نزدیک راہ اللہ ایک اشرفی دینے سے بھی افضل ہے' میں پھر عرض گزار ہوا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اپنے والدین سے عمدہ سلوک کرنا آپ کے نزدیک افضل ہے یا ایک ہزار سال تک عبادت میں مصروف رہنا آپ نے فرمایا جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا' حق آگیا باطل ختم ہوا' کیونکہ باطل مٹ کر ہی رہتا ہے سنو! والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا میرے اور رب العالمین کے نزدیک دو ہزار سالہ عبادت سے بھی افضل ہے!

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے کوئی نصیحت فرمائیے! آپ نے فرمایا! تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی تاکید کرتا ہوں! کیونکہ خوف خدا تمام نیکیوں کی جڑ ہے! میں نے عرض کیا! حضور مزید ارشاد فرمائیے! آپ نے فرمایا تلاوت قرآن کریم اور ذکر الٰہی پر ہمیشگی اختیار کرو! کیونکہ زمین میں یہ تیرے لئے نور ہوگا اور آسمان میں تمہاری یاد کا باعث بنے گا! پھر عرض،

گزار ہوا سرکار! کچھ اور؟ آپ نے فرمایا زیادہ ہنسی سے پرہیز اختیار کرو! کیونکہ کثرۃ الضحک فانہ یمیت القلب ویذھب نور الوجہ! کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کرتا ہے اور چہرے کے نور کو ختم کردیا ہے! میں نے عرض کیا مزید! آپ نے فرمایا قل الحق ولو کان مرا! حق بات کہو اگرچہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو اور کسی ملامت کا فکر نہ کرو! اسی طرح میں عرض کرتا رہا اور آپ حکمت و معرفت کی باتیں بیان فرماتے رہے ہیں جن میں یہ بھی شامل ہیں "خاموشی اپناؤ کیونکہ خاموشی شیطان کو بھگاتی ہے' اور دین میں معاونت کرتی ہے! نیز فرمایا جہاد کریں! کیونکہ میری امت میں رہبانیت نہیں ہے یعنی خوف و خطرہ کے باعث وطن چھوڑ دینا یا الگ تھلگ جنگلوں و پہاڑوں میں زندگی بسر کرنا! یا سیرو سیاحت کو اختیار کرنا یہ سب دین اسلام میں عبث ہے!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بکثرت سیروسیاحت فرماتے رہے مگر ان کا مقصد رہبانیت نہیں تھا بلکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی روحانی و جسمانی مسیحائی کرنا تھی آپ جسے چھو لیتے وہ کیسا ہی بیمار ہوتا! فوراً تندرست ہو جاتا اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرلیتا آپ کو مسیح اسی لئے کہتے ہیں کہ یہ المسح سے مشتق ہے جس کا معنی چھونا' مس کرنا ٹچ کرنا ہے! دجال بھی روئے زمین کا چکر لگائے گا مگر اسے مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ دیکھنا نصیب نہیں ہوگا! دجال دجل سے مشتق ہے جس کا معنی مکاری کرنا ہے! یہ سب سے بڑا مکار ہوگا! جس کی شعبدہ بازی سے حق و باطل میں تمیز مشکل ہو جائے گی!

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مزید نصیحت فرماتے ہوا کہا! تم مساکین سے محبت رکھو ان کے پاس بیٹھا کرو! مزید تفصیل باب الزکوٰۃ میں آئے گی انشاء اللہ العزیز! آپ سے مزید باتوں کی خواہش تو آمین فرمایا تم اپنے سے کم تر آدمی کو دیکھا کرو' بلند تر سے پرہیز کرو! کیونکہ اس طرح تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شاکر رہو گے اور تمہیں جو نعمت میسر ہو اسے حقیر نہ سمجھو! اپنی

خواہشات نفسانیہ پر کنٹرول کرو۔

فائدہ نمبر۲:۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز گھر سے باہر تشریف لائے جبکہ ہم لوگ مسجد نبوی شریف میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے آتے ہی فرمایا، میں نے کل رات اپنی امت کے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے پاس ایک فرشتہ روح قبض کرنے آیا لیکن اس نے جو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا تو وہ نیکی آڑے آئی اور فرشتہ واپس پلٹ گیا! اسی طرح ایک اور شخص کو دیکھا جس پر عذاب نازل ہوا چاہتا ہے لیکن اسے اس کے وضو نے بچالیا! نیز فرمایا ایک شخص کو دیکھا جس کے پاس سے انبیاء کرام قطار اندر قطار تشریف لئے جارہے ہیں یہ ان کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہے مگر کوئی بھی اسے منہ نہیں لگاتا!اسی اثناء میں اس کے غسل جنابت کی نیکی آئی اور اس نے میری محافظت میں پہنچا دیا! پھر ایک اور شخص کو پایا جس پر جنت کے دروازے بند ہوگئے لیکن کلمہ شہادت کی نیکی آگے بڑھی اور اس نے جنت کے دروازے کھلوائے اور وہ دشمن، جنت میں جاپہنچا!

فائدہ نمبر۳:۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے چودہ احادیث مروی ہیں آپ کی والدہ ماجدہ بھی صحابیہ ہیں ان سے ایک سو بیس احادیث روایت کی گئی ہیں۔

لطیفہ:۔ ایک خوش نصیب انسان بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سو رہا تھا کہ خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زیارت سے مشرف ہوا! آپ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ جل وعلا کی بارگاہ میں خط لکھ

رہے ہیں جس کا مضمون کچھ اس طرح تھا "اس جلیل، مالک و خالق کی بارگاہ میں جو ہر چیز کو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے تحریر کرتا ہوں الٰہی میری امت نے تیرے قرآن کو پڑھا تیرے نام کا ذکر کیا اور میرے روضہ پر حاضری دی اس امید پر کہ تو انہیں بخش دے گا الٰہی ان کی مغفرت فرمایئے! پھر آپ نے مکتوب گرامی کو فضا میں اڑا دیا، ہم دیکھ رہے ہیں کہ ایک دوسرا خط مبارک آپ کے پاس پہنچ گیا جس پر مکتوب ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ مکتوب گرامی اس ذات اقدس کی طرف سے جو ہر مخلوق سے زیادہ علم والی ہے اپنے حبیب و محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف! میرے حبیب! بے شک آپ کی امت نے میری کتاب پڑھی میرے نام کا ورد کیا اور آپ کے روضہ اقدس کی زیارت کی اس امید پر کہ میں ان کی مغفرت فرماؤں گا! سنئے! اور اپنی امت کو بشارت دیجئے میں نے انہیں مغفرت سے نواز دیا!

شب و روز کی نمازوں کے فضائل

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ نے فرمایا اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ !! بیشک نماز برائی اور بے حیائی سے بچالیتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص پنج گانہ نماز بڑی ثابت قدمی سے ادا کیا کرتا تھا مگر ایسا کوئی گناہ نہیں تھا جس کا وہ مرتکب نہ ہوتا ہو! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس کی یہ کیفیت بیان کی گئی تو آپ نے فرمایا یقیناً ایک دن اسے نماز کی ادائیگی کے باعث توبہ نصیب ہوگی! چنانچہ ایسے ہی ہوا اور اس نے ہر قسم کی برائی اور بے حیائی چھوڑ دی' اس پر حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' الم اقل لکم ان صلاتہ تنہاہ یوما کیا میں نے تمہیں نہیں فرمایا تھا کہ ایک دن نماز اسے ہر برائی سے بچالے گی! اسے حضرت ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا!!

مسئلہ:۔ فرضت الصلوۃ بمکۃ لیلۃ المعراج' نماز شب معراج مکہ مکرمہ میں فرض ہوئی' اسے روضہ میں بیان کیا گیا ہے' فتاویٰ میں ہے کہ قبل از معراج فرض ہوئی لیکن صحیح ترین پہلا قول ہی ہے! شرح مذہب میں ہے جو شخص نماز اور روزوں میں کثرت کرنا چاہے تو نماز کی کثرت افضل ہے البتہ ایک دن کا روزہ دو رکعت نوافل سے فضیلت رکھتا ہے۔:۔

لطیفہ:۔ حضرت شیخ نجم الدین نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ انی تفسیر بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ام المومنین سید عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

آپ زیادہ حسین ہیں یا حضرت یوسف علیہ السّلام آپ نے فرمایا هواحسن خلقا وانا احسن منه خلقا، حسن صورت اور حسن خلق میں، میں احسن ہوا پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور بیان کیا! صلب آدم علیہ السلام میں آپ کا اور یوسف علیہ السلام کا نور جمع ہوئے نور حسن و جمال حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے اور نماز، زکوٰۃ، سیاوت و سعادت، زہد و قناعت، رفعت و شفاعت کے! انوار آپ کے لئے مختص کر دیئے گئے!

حکایت :۔ حضرت نیشا پوری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب ''نزہت'' میں بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص نے کسی عورت کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تو اس خاتون نے اپنے خاوند سے کیفیت بیان کر دی، خاوند نے کہا تم اسے کہو وہ میری اقتدا میں صبح کی چالیس نمازیں ادا کرے گا تو بات مان لوں گی! چنانچہ وہ شخص نمازیں ادا کرنے لگا! جب چالیس روز گزرے تو اس خاتون نے اس سے بات کی تو وہ کہنے لگا! اب میرے دل میں تیری رغبت نہیں رہی اللہ تعالیٰ نے مجھے توبہ کی توفیق سے نواز دیا ہے۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ بے شک نماز برائی اور بے حیائی سے بچا لیتی ہے!

لطیفہ:۔ حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سورہ عنکبوت کی تفسیر بیان کی ہے کہ نماز اللہ والوں کے لئے شادی کی مانند ہے کیونکہ اس میں رنگ برنگ کی عبادتیں جمع ہیں! جیسے تقریب شادی میں قسم قسم کے کھانے ہوتے ہیں، جب انسان دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے تو نے باوجود ضعف و کمزوری کے قیام و رکوع و سجود، قرات اور کلمہ، تمحید و تکبیر صلوٰۃ وسلام ایسی عبادتیں ادا کی ہیں، باوجود کہ میں صاحب جلال ہوں لیکن مجھے زیبا نہیں کہ میں تجھے جنت میں طرح طرح کی نعمتوں سے نہ نوازوں جیسے تو نے میری مختلف اقسام کی عبادتیں کیں میں تجھے مختلف نعمتوں سے سرفراز کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے دیدار سے بھی مشرف کروں گا جیسے تو نے میری

وحدانیت کا اعتراف کیا ایسے ہی میں اپنے لطف و کرم سے تجھے بہرہ مند کروں گا۔ میں تجھے اپنی رحمتوں سے تیری عبادت کو شرف قبولیت عطا کروں گا کیونکہ عذاب دینے کے لئے مجھے بکثرت کافر مل جائیں گے مگر تجھے میرے سوا کوئی مغفرت و بخشش سے نوازنے والا نہیں ملے گا! اے میرے بندے تجھے جنت میں محل اور حوریں دوں گا اور ہر ایک رکعت کے بدلے تجھے اپنے دیدار کی سعادت عنایت کروں گا۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اباؤ اجداد سے مروی ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے "نماز اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی، فرشتوں کی محبت، انبیائے کرام کی سنت، نور معرفت اور ایمان کی جان ہے، دعا، اعمال کی قبولیت، رزق کی برکت اور دشمنوں کے سامنے ڈھال، شیطان کی مذمت، ملک الموت کی سفارش، قلب کا نور، جگر کا سکون، منکر نکیر کا جواب اور قبر میں مونس وہمدم تا قیام قیامت ہے، پھر حشر میں نمازی کے سر پر سایہ فگن ہوکر سر کا تاج اور جسم کا لباس ثابت ہوگی! اور انوار و تجلیات سے مرصع اس کے آگے آگے چلے گی! نمازی اور دوزخ کے درمیان حجاب بنے گی! نماز، بارگاہ رب العالمین میں شاہد عادل، میزان میں بھاری اور پل صراط پر تیز رفتار سواری کا کام دے گی، نماز، جنت کی چابی، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید، تمجید و تعظیم، تقدیس، قرات اور دعا و التجاء ہوتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہ جملہ اعمال میں افضل ہے۔

فائدہ:۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً تو فرشتوں نے کہا کیا تو ایسے کو خلیفہ بنائے گا جو زمین میں فساد برپا کرے گا! اس پر اللہ تعالیٰ نے سرزنش فرمائی بعض ختم کردیئے اور بعض نے توبہ کی انہی میں منکر نکیر ہیں جن کے لئے حکم ہوا کہ یہ چشمہ عرش سے وضو

کریں، پھر جبرائیل علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھائی یہی وضو کی بنیاد اور نماز باجماعت کی اصل ہے ممکن ہے یہ نماز توبہ ہو۔:۔

امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ حدیث سننے کی سعادت پائی "آپ فرما رہے تھے لا یسبغ عبدالوضو الا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر رواہ البزار باسناد حسن کوئی ایسا بندہ نہیں جس کے وضو کرنے سے پہلے پہلے تمام گناہ نہ بخش دیئے جاتے ہوں! نیز فرمایا! مامن مسلم یمضمض فاہ الا غفر اللہ لہ کل خطیئۃ اصابھا بلسانہ ذلک ولا یغسل یدہ الا غفرلہ ما قدمت یداہ ذلک الیوم ولا یمسح براسہ الا کان کیوم ولدتہ امہ (رواہ الطبرانی)

جب مسلمان کلی کرتا ہے تو اس کے منہ کے گناہ، ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ، سر کا مسح کرتا ہے تو تمام بدن کے اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے! گویا کہ اُسے آج ہی اس کی ماں نے گود میں ڈالا ہے۔:۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضاء المسلم خرجت ذنوبہ من سمعہ وبصرہ ویدیہ ورجلیہ فان قعد قعد مغفور الہ "رواہ الامام احمد والطبرانی" نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی کوئی مسلمان وضو کرتا ہے تو اس کے کانوں، آنکھوں، ہاتھوں اور پاؤں کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔:۔

مسئلہ:۔ یستحب ان یصلی بعد الوضو رکعتین خفیفتین فی ای وقت کان وینویبھما سنۃ الوضو، مستحب یہ ہے کہ بعد از وضو دو مختصر سی رکعتیں پڑھے جب (مکروہ وقت نہیں) اور نیت تحیتہ الوضو کی کرے۔:۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم " من توضاء نحو وضوئی ھذا ثم رکع رکعتین لا یحدث نفسہ فیھما الا بخیر غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرے وضو کی طرح وضو کرے اور پھر دو رکعت نفل تحیتہ الوضو ادا کرے لیکن نیت خالص ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہ معاف فرما دیتا ہے!

ارکان وضو! امام شافعی کے نزدیک نیت وضو فرض ہے جبکہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نیت فرض یا شرط نہیں! حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں جس قسم کی عبادت کرنی ہو اسی کی نیت کرے مثلاً نماز عید' نماز جنازہ' تلاوت قرآن وغیرہ کے لئے نیت کریں ان کی تکمیل پر وضو ختم اب دیگر نمازوں کے لئے نیا وضو لیکن امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک بلا نیت ہر قسم کی عبادت کے لئے وضو کفایت کرے گا جب تک قائم رہے! ارکان وضو میں منہ دھونا' ہاتھوں کا کہنوں تک دھونا' چوتھائی سر کا مسح کرنا' امام احمد رضی اللہ تعالیٰ کے نزدیک پورے سر کا مسح کرنا امام مالک کے نزدیک 4-1 حصہ سر کا مسح شرط ہے! دونوں پاؤں کا ٹخنوں تک دھونا اور ان میں ترتیب شرط ہے لیکن امام اعظم کے نزدیک ترتیب شرط نہیں' سنت ہے!

نواقض وضو! آگے پیچھے سے مفاسد کا خروج' خون یا پیپ کا نکلنا' اجنبی عورت کو قصداً چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ امام احمد بن جنبل کے نزدیک اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ دیگر ائمہ کے نزدیک ایسی بات نہیں ہے۔ امام شافعی کے نزدیک تسمیہ پڑھنا واجب ہے اگر بسم اللہ شریف نہیں پڑھے گا تو وضو ہوگا ہی نہیں' جبکہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تسمیہ پڑھنا سنت ہے' کلی کرنا' ناک میں پانی ڈالنا بھی سنت ہے۔ وضو کرتے وقت قبلہ رو ہونا' بلا ضرورت بات نہ کرنا' مستحب ہے۔ وضو کرنے والا جب وضو کرتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے جب وہ باتیں کرتا ہے تو رحمت اٹھالی جاتی ہے!

ائمہ ثلاثہ نے بعض مستحبات میں فرمایا ہے بسم اللہ العظیم' الحمد

.لله علی دین الاسلام پڑھنا حنیفہ کے نزدیک مستحب ہے روضہ میں یہ ہے۔
" بسم اللہ الحمد للہ الذی جعل الماء طهورا" امام ابن سبکی حضرت ابومنصور بغدادی سے ذکر فرماتے ہیں جب ہاتھ دھوئیں تو بسم اللہ وباللہ وعلی ملة رسول اللہ پڑھنا مسنون ہے' احیاء العلوم میں تسمیہ اور شرح مھذب میں ہے اگر فقط بسم اللہ کہہ لیا جائے تو تسمیہ کی فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔:۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بوقت وضو پڑھے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ' اس دوران کوئی بات نہ کرے تو دوسرے وضو کرنے تک درمیانی وقفہ میں جو بھی کوئی غلطی سرزد ہوگی اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا۔ بعدہ یہ پڑھے قل ھو اللہ احدٌ' اس لئے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کے پڑھنے کا حکم فرمایا اور بشارت دی کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے منادی ندا کرے گا اے' اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے والو! آیئے جنت میں داخل ہو جایئے! نیز جو شخص بعد از وضو سورۃ القدر پڑھتا ہے "اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ' اس کی چالیس سال کی خطائیں بخش دیتا ہے "حدیث شریف ملاحظہ ہوں! من قرأ انا انزلناہ فی لیلة القدر عقب وضوئہ غفر لہ ذنوب اربعین سنة"

حکمت:۔ وضو میں چار اعضاء کے دھونے کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟ جواباً فرماتے ہیں شجر ممنوعہ کے پاس حضرت سیدنا علیہ السلام پاؤں سے چل کر گئے' آنکھوں سے دیکھا' دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور اس کے پتے آپ کے سر سے مس ہوئے بناءً علیہ ان کا دھونا فرض ہوا' نیز فرماتے ہیں وضو میں چہرہ دھونے کی یہ برکت ہوگی کہ ہر نمازی کا چہرہ وضو کی برکت سے روز قیامت "حسن یوسف علیہ السلام" کا آئینہ ہوگا! ہاتھوں میں نامہ اعمال لینا ہے اسی لئے یہاں دھوئے

ہوئے ہاتھ کام آئیں گے! اور یہ بھی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب دس صحائف حاصل کئے جو تختیوں پر لکھے ہوئے تھے اور ہر تختی کے دونوں رخ زمرد اور یاقوت سے تھے انہوں نے دائیں ہاتھ میں لئے امام قرطبی علیہ الرحمتہ رقم طراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ کتابت کی نسبت اللہ تعالیٰ! اپنی طرف تعظیماً فرمائی' کیونکہ تحریر تو بحکم خدا جبرائیل علیہ السلام نے قلم سے فرمائی تھی! سیاہی چشمہ نور سے حاصل کی! اور من کل شئی سے واضح کردیا کہ دین موسوی کی تمام ضروریات انہی میں مرقوم ہیں' نیز وَاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا میں اَحْسَنِهَا سے فرائض مراد ہیں جو نوافل میں ازروئے مراتب ارفع ہیں' اور بعض نے کہا ہے کہ سلسلہ تبلیغ میں اگر قوم کی طرف سے کوئی امر مکروہ سامنے آئے تو اس سے بدلہ لینے کی کوشش نہ فرمایئے بلکہ صبر اختیار کیجئے کیونکہ صبر بدلہ لینے سے بہتر ہے۔ سر پر مسح کا مفہوم یہ ہے کہ محشر میں اس کے سر پر تاج سجایا جائے گا۔ جیسے حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کے سر پر تاج سجایا گیا! پاؤں دھونے کی کیفیت یہ ہے کہ جنت میں جانے کے لئے سواریاں دی جائیں گی! جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بارگاہ حمدیت میں جانے کے لئے شب معراج براق سے اعزاز بخشا گیا۔

وضو اور تیمم:۔ اگر کہا جائے وضو میں چار اعضاء کا دھونا فرض ہوا جبکہ تیمم میں چہرے اور ہاتھوں کا صرف مسح کرنا فرض ہے اس میں کیا حکمت ہے؟ جواباً فرماتے ہیں! سر میں مٹی ڈالنا' مصیبت اور رنج کی علامت ہے جبکہ بندہ اپنے مالک کی اطاعت و فرمانبرداری سے راحت و مسرت محسوس کرتا ہے نہ کہ اسے مصیبت اور رنج سمجھے!!

حضرت بلقینی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ تیمم میں چہرہ اور ہاتھوں کو مٹی سے مسح کرنے میں خصوصیت کا یہ باعث ہے کہ پاؤں تو پہلے ہی زمین

سے ملے ہوئے ہیں اور سر چھپا ہوا ہے! لہٰذا' سر اور پاؤں کو مستثنیٰ کر دیا گیا تاکہ مزید گرد آلود نہ ہوں! بعض یہ کہتے ہیں کہ چہرہ اور ہاتھوں کو تیمم میں مخصوص کرنے کی یہ حکمت بھی ہوسکتی ہے کہ قیامت میں ان دونوں سے اظہار خوف نمایاں ہوگا! جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ اور بِكِتَابِهٖ بِشِمَالِهٖ!

حضرت امام عبدالرحمٰن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب کتاب ہذا فرماتے ہیں اگر کہا جائے کہ خوف تو پاؤں پر بھی مسلط ہوگا کہ کہیں پل صراط سے پھسل نہ جائیں! تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مرحلہ تو بہت بعد میں آئے گا حالانکہ اعمال نامے تو میدان حشر ہی میں اڑ اڑ کر ہر ایک کے پاس پہنچ چکے ہوں گے! اور جس کے دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال ہوگا اس کے پاؤں میں پل صراط پر جنبش تک نہ ہوگی! نیز فرماتے ہیں تیمم میں چہرے اور ہاتھوں کو مسح میں خاص اس لئے فرمایا کہ آسانی ملحوظ رہے کیونکہ وضو اصل ہے اور تیمم اس کا بدل ہے اور نحویوں کا قاعدہ ہے کہ بدل مبدل منہ سے آسان ہوتا ہے چنانچہ وضو سے تیمم آسان ہے جو صرف دو عضو پر محیط ہے جبکہ "غسل بھی واجب ہو تو تیمم کی کیفیت میں کچھ فرق نہیں کیونکہ وضو اور غسل میں ایک ہی طرح کا تیمم ہے! (تابش قصوری)

مسئلہ:- موزوں پر مسح پاؤں دھونے کے قائم مقام ہوتا ہے مقیم کے لئے ایک دن' رات اور مسافر کے لئے تین دن راتیں' بشرطیکہ سفر کی شرعی حد درست ہو! اور سفر معصیت نہ ہو! پاکیزہ حالت میں موزے پہنے پھر اسے مسح کرنے کی ضرورت درپیش ہو تو اس کے ہاں پینے کے لئے پانی موجود ہونے کی حالت میں بھی مسح کرنا چاہئے تاکہ اسے سنت سے اعراض کا تصور پیدا نہ ہو کیونکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں " من رغب عن سنتی فلیس منی" (مسلم شریف) جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ

ہم سے نہیں ہے! نیز فرمایا " من تمسک بسنتی عند فسادامتی فله اجر مائة شهيد(رواه البيهقی) جس نے میری سنت (عقائد و نظریات) کے فساد کے وقت حفاظت کی اسے سو شہدا کا اجر عطا ہوگا!

فائدہ:- وضو کا بچا ہوا پانی پینا مستحب ہے' روضہ میں ہے کہ بلا عذر کھڑے ہو کر پانی پینا خلاف اولیٰ ہے (بعض فرماتے ہیں آب زم زم شریف' وضو سے بچا پانی اور بزرگان دین کا چھوڑا ہوا پانی بطور تبرک قبلہ رو کھڑے ، جس نیت سے بھی دعا مانگ کر پیا جائے تو اس کی نیک خواہشات کو اللہ تعالیٰ پورا فرمائے گا واللہ تعالیٰ اعلم (تابش قصوری)

فتاوی میں عموماً کھڑے ہو کر پانی وغیرہ کھانا پینا مکروہ ہے۔:

وضو کی ہمیشگی کرنا مستحب ہے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جسے حدث لاحق ہو اور وہ وضو نہ کرے تو اس نے جفا کی! اور جسے حدث لاحق ہوا پھر اس نے وضو کیا' نماز پڑھی لیکن دعا نہ مانگی تو اس نے جفا کی نیز جس نے وضو کیا پھر نماز پڑھ کر دعا مانگے اور میں اس کی دعا قبول نہ کروں تو جفا کی نسبت میری طرف ہوگی حالانکہ میں رب ہوں' میں رب ہوتے ہوئے اس سے کیسے جفا کر سکتا ہوں؟ یعنی اس کی دعا یقیناً قبول کرتا ہوں!

حکایت:- بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سفیر ملک شام کی طرف بھیجا' سرراہ اس کا ایک راہب کے مکان پر جانا ہوا' دروازہ کھٹکھٹایا تو اس نے بہت دیر سے دروازہ کھولا' وجہ دریافت کی تو وہ آپ کے سفیر سے کہنے لگا! ہمیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے یہ عمل عطا ہو چکا ہے کہ جب تمہیں شیطان یا کسی بھی شئی سے خطرہ لاحق ہو تو تم تمام گھر والے وضو کر لیا کرو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے شر شیطان اور ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رکھے گا' بناء علیہ ہم وضو میں مصروف ہوئے اس لئے دیر سے دروازہ کھولا۔:

طبقات امام ابن سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ میں ہے' اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا ہمیشہ وضو سے رہو اگر عدم وضو کے باعث تمہیں کوئی مکروہ معاملہ پیش آجائے تو کسی سے ملامت نہ کیجئے گا!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت انس سے فرمایا " یاانس اذا استطعت ان تکون ابدا علی وضو فافعل فان ملک الموت اذا قبض روح عبد وھو علی وضو کتبت لہ شھادۃ اے انس جب تم استطاعت رکھو ہمیشہ وضو سے رہو کیونکہ جب موت کا فرشتہ حاضر ہوتا ہے تو جس آدمی کی وہ روح قبض کرتا ہے اگر وہ باوضو ہوگا تو اسے شہید لکھا جائے گا!

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! مامن مسلم یتوضا فیسبغ الوضو ثم یقوم فی صلاتہ فیعلم مایقول الا خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ' جو مسلمان اچھی طرح وضو کر کے نماز ادا کرتا ہے جو کچھ وہ پڑھ رہا ہے اسے سمجھتا بھی ہے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے آج ہی وہ اپنی والدہ کی گود میں آیا ہے! اسے امام حاکم نے صحیح اسناد سے روایت کیا۔

برکات وضو نمبرا:۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک صالحہ خاتون تنور میں روٹیاں لگا کر نماز پڑھنے لگی' شیطان ایک دوسری عورت کی صورت میں آموجود ہوا اور کہنے لگا تمہاری روٹیاں جل رہی ہیں۔ نمازی عورت نے کوئی توجہ نہ دی تو اس نے صالحہ کے فرزند کو پکڑا اور تنور میں ڈال دیا اسی اثنا میں اس کا خاوند آگیا اس نے تنور میں جھانکا تو عجیب منظر تھا بچہ انگاروں سے ایسے کھیل رہا تھا جیسے پھول ہیں! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس واقعہ کی طلاع ہوئی تو آپ نے اس نیک بخت خاتون کو اپنے ہاں بلایا اور دریافت فرمایا تیرا وہ کون سا محبوب عمل ہے جس کی برکت سے تیرے فرزند کو کوئی گزند نہیں پہنچا اور تو اطمینان قلب سے مصروف عبادت رہی!

وہ عرض گزار ہوئی یا نبی اللہ، یا روح اللہ علیہ السلام میں ہمیشہ باوضو رہتی ہوں جیسے وضو ناقص ہوا فوراً تازہ کرلیا اور دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھنا میرا معمول ہے! نیز میں اپنی ہر قسم کی ضروریات صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرتی ہوں، کسی کے سامنے دست طلب دراز نہیں کرتی، اور اللہ تعالیٰ مجھے ہر نعمت عطا فرما دیتا ہے، لوگوں کی ایذا صبر و استقامت سے برداشت کرتی ہوں کبھی بدلہ لینے کا خیال تک نہیں آنے دیتی! ایسے سمجھو کہ میں مردہ ہوں!

نمبر۲:۔ ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سونے کا وسیع و عریض تخت لائے جس کے پائے چاندی، یاقوت، موتی، زبرجد کے تھے، اس پر سندس، استبرق کا فرش بچھا ہوا تھا، مکہ مکرمہ کے پہاڑوں کے درمیان اسے سجایا گیا جس پر ستر ہزار فرشتے قطار اندر قطار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے حاضر تھے! جب آپ تخت پر جلوہ افروز ہوئے تو فرشتوں نے سلامی دی! پھر جبرائیل امین نے زمین پر اپنا ہاتھ مارا جس کی برکت سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا، جبرائیل علیہ السلام نے وضو کیا اور اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا! منہ اور ناک میں تین تین بار پانی ڈالا، پھر پڑھا اشھد ان الا الہ اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ انک محمد رسول اللّٰہ، بعثک بالحق! پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ بھی اسی طرح وضو فرمایئے! چنانچہ آپ نے وضو فرمایا تو جبرائیل علیہ السلام نے بشارت دی جو بھی آپ کا امتی اس طرح وضو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے جملہ گناہ معاف فرما دے گا! اور اس کا جسم دوزخ پر حرام کر دیا جائے گا!

نمبر۳:۔ بوقت وضو! مسواک کرنا مستحب ہے، بخاری شریف میں ہے آپ نے فرمایا: "لو لا ان اشق علی امتی لا مرتھم بالسواک عندکل وضو اگر میں اپنی امت کے لئے اسے دشوار محسوس نہ کرتا تو ہر وضو کے ساتھ

مسواک کرنے کا حکم دیتا! تاہم ہر نماز کے لئے مسواک کرنا سنت ہے! کیونکہ آپ نے فرمایا ہے مسواک کے ساتھ دو رکعت بلا مسواک چار صد رکعات کے برابر ہیں' نیز فرمایا جس شخص نے مسواک کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی گویا کہ اس نے حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام کو آزاد کیا اور گناہوں سے ایسے نکل آتا ہے جیسے آٹے سے بال!

تحفتہ الحبیب میں ہے کہ جب منہ میں ذائقہ بدل رہا ہو' تلاوت قرآن کریم کی نیت کریں! سونے سے بیدار ہونے پر اور گھر میں داخل ہونے سے قبل مسواک کرنا مستحب ہے' وضو کے ساتھ مسواک یا بلاوضو مسواک کرنا مسنون ہے' مسواک و وضو کی نیت مستحب ہے۔:۔

برکات مسواک :۔ ابن طرخان کی کتاب طب نبوی میں حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک کے دس فائدے ہیں منہ کا خوشبو دار ہونا' مسوڑھوں کا مضبوط ہونا' بلغم کا ختم ہونا' آنکھوں کا نور بڑھنا' فرشتوں کے لئے باعث فرحت و انبساط اور رحمان کی رضا و خوشنودی کا ذریعہ' نیکیوں میں اضافہ' دانتوں کی جڑیں ٹھوس ہونا' معدہ کی اصلاح' سنت کا حاصل ہونا!! احیاء العلوم میں ہے' کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "منہ قرآن کریم کا راستہ ہے اسے مسواک سے معطر کرو! حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثرت سے مسواک کرنے کی تاکید فرماتے ہم گمان کرتے کہ یہ ایک دن فرض ہو جائے گی! سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب نمازی نماز پڑھتا ہے تو فرشتہ اس کی قرأت اتنی نزدیکی سے سنتا ہے یہاں تک کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے اس لئے تم اپنے منہ کو مسواک سے خوشبودار بنائے رکھو (رواہ بزار) صاحب کتاب فرماتے ہیں جس شخص کے دانت نہ ہو اسے دانتوں کی جگہ پر نرمی سے مسواک پھیرنا چاہئے! جس طرح محرم کے سر

پر بال نہ بھی ہوں تو اسے استرہ سر پر پھیرالیناہی بہتر ہے!

فائدہ :- بوقت ضرورت کسی دوسرے سے وضو کرانے میں مدد لینا جائز ہے! بلکہ بعض اوقات تو واجب ہے! اگر خود وضو کرے تو انگلیوں کے سروں پر پانی ڈالے اور اگر دوسرے سے مدد لے تو کہنیوں کی طرف سے شروع کرے! روضہ میں ہے کہ انگلیوں سے شروع کرنے میں اختیار ہے! ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈال کر خلال کرے لیکن پاؤں کے لئے بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے دبائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کرے! اور بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کرے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بوقت وضو پانی سے انگلیوں کا خلال نہیں کرے گا بروز قیامت اللہ تعالیٰ آگ سے خلال کرائے گا! (رواہ الطبرانی)

محرم کے سوا اور شخص کو ڈاڑھی میں خلال کرنا مستحب ہے' شرح مہذب میں ہے کہ دونوں ہاتھوں کا ایک دوسرے میں داخل کرنا نماز' مسجد اور راستہ میں ڈاڑھی کا خلال کرنا منع ہے' حضرت قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب وضو کرنے مسجد میں جاؤ تو انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل نہ کرو کیونکہ تم نماز میں ہو! کہا گیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے' ائمہ حنفیہ فرماتے ہیں گردن کا مسح قیامت کے دن طوق گرفت سے محفوظ کرے گا!

نمبر۵:- حدیث شریف میں ہے وضو سے فراغت پر یہ دعا پڑھی جائے "اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین واغفرلی انک علی کل شئی قدیر' جو شخص اسے پڑھے گا اس پر جنت واجب ہے! اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جاگ کی مانند ہی کیوں نہ ہوں! اور جو یہ دعا پڑھے گا "اشھدان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان

محمدا عبده ورسوله، سبحانک اللھم وبحمدک لا الہ الا انت عملت سوء وظلمت نفسی واتوب الیک تب علی انک انت التواب الرحیم، اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المطھرین من عبادک الصالحین واجعلنی صبورا وشکورا واجعلنی اذکرک کثیرا واسبحک بکرۃ واصیلا اللہ تعالیٰ اس کے وضو پر قبولیت کی مہر ثبت فرما دیتا ہے اور اس کی رفعت عرش سے متصل ہو جاتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید و تقدیس میں مصروف رہتا ہے! اور قیامت تک اس کے نامہ اعمال میں ثواب لکھا جاتا رہے گا!

نمبر۶:- اگر وضو توڑنے پر کسی کو مجبور کیا جائے تو وہ تیمم کرلے اس پر قضا لازم نہیں (رواہ الروفانی عن والدہ)

نمبر۷:- بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک ایسا فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کے چار چہرے ہیں اور ہر چہرہ کی درمیانی مسافت ہزار سال ہے! پہلے وہ جنت کی طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے بشارت ہے اس خوش نصیب کے لئے جو تجھ میں داخل ہو دوسرے چہرے سے دوزخ پر نگاہ ڈالتا ہے، بربادی ہے اس کے لئے جو تجھ میں داخل ہو تیسرے سے جانب عرش دیکھ کر کہتا ہے۔ سبحانک مااعظم شانک اور چوتھے چہرے سے سجدہ کرتا ہے اور کہتا ہے سبحان ربی الاعلیٰ، دن رات میں وہ پنج گانہ نماز کے اوقات ہی حرکت کرتا ہے اسے کہا جاتا ہے ذرا ٹھہرو وہ کہتا ہے کیسے ٹھہروں حالانکہ امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء کے لئے فرائض کی ادائیگی کا وقت آپہنچا! اسے پھر کہا جاتا ہے ٹھہر جا اور سن لے! امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء میں جس جس نے بعد از وضو نماز ادا کی انہیں ہم نے بخش دیا!

ابن عطا رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں مسلمان جب نماز ادا کرتا ہے اور اس کی نماز شرف قبول حاصل کرلیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس نمازی کی صورت

میں ایک فرشتہ پیدا فرما دیتا ہے جو قیامت تک رکوع و سجود میں مصروف رہے گا اور اس کا سارا ثواب نمازی کے نامہ اعمال میں درج ہوتا رہے گا!

برکات نماز:۔ پنج گانہ نماز کے اوقات میں تخصیص کا سبب یہ ہے بوقت ظہر جہنم بھڑکائی جاتی ہے، پس جس نے ظہر ادا کی گویا کہ وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہوا جیسے وہ اسی وقت ہی اپنی والدہ کی گود میں ظاہر ہوا، بوقت عصر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام شجر ممنوعہ سے کچھ کھالیا تھا! پس جو نماز عصر ادا کرے گا اسے دوزخ سے رہائی حاصل ہوگی! بوقت مغرب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تھی پس جو نماز مغرب ادا کرکے جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کرے گا اسے عطا کیا جائے گا! عشاء اور فجر کا وقت قبر اور قیامت کے اندھیروں سے مشابہت رکھتا ہے پس جو شخص نماز عشاء ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قبر اور قیامت میں انوار و تجلیات سے نوازے گا! اور جس نے فجر کی نماز وقت پر ادا کی اللہ تعالیٰ اسے دوزخ اور نفاق سے محفوظ رکھے گا!

نمبر۸:۔ اگر کسی نے نذر مانی کہ وہ ایسے وقت میں نماز ادا کرے گا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین ہے تو اس پر زرکشی نے کہا اس کی نذر صحیح نہیں ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین اول وقت ہے لیکن نذر فرض پر مقدم نہیں ہوسکتی!

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سمندر کے کنارے پر گزر ہوا، تو انہوں نے نور کا ایک پرندہ دیکھا جو کیچڑ میں گھس گیا اور پھر وہاں سے نکلا اور سمندر میں نہایا، تو وہ پہلے کی طرح ہوگیا اسی طرح اس نے یہ عمل پانچ بار کیا، آپ اس سے متعجب ہوئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آگئے اور بتایا یہ امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء کی پنج گانہ نمازوں کی مثال ہے۔ کیچڑ گناہ اور سمندر میں غسل کرنا نماز کی مانند ہے!

سبق:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی نازل کردہ کتاب میں فرمایا ہے تارک نماز ملعون ہے اور اگر اس کا ہمسایہ بھی اس کے فعل پر راضی ہو تو وہ بھی ملعون ہے اور اگر مجھے عدل و انصاف کا لحاظ نہ ہوتا تو میں فرما دیتا اس کی پشت سے قیامت تک ہونے والے سبھی ملعون ہیں۔ٔ

حدیث مقدسہ میں ہے کہ حضرت جبرائیل و میکائیل فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو تارک نماز ہے وہ تورات' انجیل' زبور اور فرقان حمید میں ملعون ہے۔:

حاوی القلوب الطاہرہ میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی محافظت قیامت میں نور' نجات اور برہان ہوگی اور جو منکر نماز ہے اس کے لئے نور' نجات اور برہان نہیں ہوگی بلکہ اس منکر کا حشر فرعون' ہامان' قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمتہ سے مروی ہے کہ ان چاروں کا خصوصیت سے ذکر اس لئے کیا کہ یہ لوگ سرداران کفار و مشرکین تھے' پس جس نے اپنی تجارت کے باعث نماز چھوڑی وہ ابی ابن خلف کا ساتھی جس نے اپنے ملک کے سبب چھوڑی وہ فرعون کے ساتھ جس نے مال دولت کی محبت میں چھوڑی وہ قارون اور جس نے حکمرانی کے لئے چھوڑی وہ ہامان کے ساتھ ہوگا!

حضرت سمرقندی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کسی شخص نے شیطان سے کہا میں چاہتا ہوں تیری طرح ہو جاؤں اس نے کہا تو نماز پڑھنا چھوڑ دے اور کبھی سچی قسم نہ کھاؤ! فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے جس شخص کی عورت نماز نہ پڑھے اسے چاہئے کہ وہ طلاق دے دے اگرچہ اسے حق مہر ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو! کیونکہ حق مہر کا بوجھ لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے جانا اس سے اچھا ہے کہ بے نماز عورت کے پاس رہے! طبقات ابن سبکی میں ہے کہ ابن البارزی علیہ الرحمتہ کا فتویٰ ہے جو عورت نماز ادا نہیں کرتی اسے سزا دینا

واجب ہے! روضہ میں ہے کہ والدین پر لازم ہے وہ اپنی اولاد کو جب سات برس کی ہوتو طہارت، نماز اور شریعت کے مسائل کی تعلیم دیں اور دس برس کے ہوں تو سزا دینا بھی جائز ہے!

منحوس دن:- بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ اپنی عورت کے پاس منحوس دن کے سوا کبھی نہیں جائے گا۔ پھر علماء سے فتویٰ لیا تو انہوں نے فرمایا دن تو سارے ہی باعث برکت ہیں لہٰذا تمہاری عورت پر طلاق واقع ہوگئی لیکن وہ مطمئن نہ ہوا اور حضرت شیخ عبدالعزیز دیرینی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جاکر پوچھنے لگا تو انہوں نے کہا تو نے آج نماز ادا کی ہے؟ وہ کہنے لگا نہیں! فرمایا جا اپنی عورت کے ہاں کیونکہ تیرے لئے یہی منحوس دن ہے اس لئے کہ بندہ جس دن نماز نہیں پڑھتا وہی اس کے لئے منحوس ترین دن ہوتا ہے۔

ذمیہ سے نکاح:- ابن عماد توفیق الاحکام میں بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان ذمیہ سے بعض شرائط کے ساتھ نکاح کرنا چاہئے تو ایسی مسلمان عورت سے اچھا ہے جو تارک نماز ہے کیونکہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نماز کی تارکہ مرتدہ ہو جاتی ہے بہرحال آئمہ حنفیہ کے نزدیک بالاتفاق ذمیہ سے نکاح کرنا درست ہے۔

نکتہ:- بعض مفسرین یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں اصبروا سے مراد نماز فجر، صابروا سے نماز ظہر، رابطوا سے نماز عصر، اتقوا اللہ سے نماز مغرب اور لعلکم تفلحون سے نماز عشاء پر مداومت کرکے نجات وفلاح پانا ہے!

حدیث شریف میں ہے! فرشتے نماز فجر کے تارک کو فاجر و بدکار ظہر کے تارک کو خاسر نابکار، عصر کے چھوڑنے والے خاطی و گنہگار مغرب کے تارک

کو کافر و ناشکر گزار اور عشاء کے چھوڑنے والے کو مضیع و زیانکار کرکے پکارتے ہوئے کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تجھے برباد کرے!

فائدہ:۔ حضرت نیشا پوری کتاب التزہتہ میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام رات کے وقت زمین پر اتارے گئے طلوع فجر کے ساتھ تاریکی دور اور روشنی پھیلی تو بطور شکرانہ آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی' حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چار فکر لاحق ہوئے یعنی ذبح کا فکر' مزید کا فکر' حکم پر سر تسلیم خم کرنے کا فکر اور مسافرت کا فکر جب اللہ تعالیٰ آپ کے ان چار افکار کو دور فرما دیا تو شکرانہ میں آپ نے چار رکعت نماز ادا کی۔ حضرت یونس علیہ السلام کو چار تاریکیوں نے گھیرلیا! اپنی قوم پر ناراضگی کی تاریکی رات کی تاریکی' سمندر کی تاریکی اور مچھلی کے پیٹ کی تاریکی' بعض نے فرمایا آپ کو جس مچھلی نے اپنے پیٹ میں جگہ دی اسے ایک بڑی مچھلی نے اپنے پیٹ میں چھپا لیا! اللہ تعالیٰ نے جب مچھلی کے پیٹ سے نجات عطا فرمائی تو عصر کا وقت آپ نے بطور شکرانہ چار رکعت نماز ادا فرمائی' حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی ذات سے الوہیت کی نفی کی تو شکرانہ میں دو رکعت آپ نے اور ایک رکعت آپ کی والدہ ماجدہ نے مغرب کے وقت بطور شکرانہ ادا کیں! اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چار فکروں سے خلاصی پائی تو چار رکعت نماز شکرانہ ادا کی وہ چار فکر یہ تھے' راستہ گم جانے کی فکر! بکریوں کے بھاگ جانے کی فکر' سفر کی صعوبت اور اپنی زوجہ محترمہ کی فکر جب وہ دردزہ میں مبتلا تھیں! چنانچہ انبیاء کرام کی ان اداؤں کو امت محمدیہ کے لئے فرض قرار دیا گیا۔

مسئلہ:۔ اگر کسی نے نماز ادا کی لوگوں نے بتایا تو نے زائد رکعتیں پڑھی ہیں تو اعادہ واجب ہے مگر طواف میں اگر سات چکروں سے زائد بھی ہو جائیں تو طواف باطل نہیں ہوگا ہاں اگر کم ہوں تو لوگوں کے آگاہ کرنے پر سات چکر

پورے کرے! اسے حضرت رافعی نے کتاب الحج میں بیان فرمایا! ہاں اگر لوگ کہیں کہ تو نے نماز میں کم رکعت پڑھی ہیں تو اس پر اعادہ واجب نہیں! بعض نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب ذوالیدین نے خبر دی آپ نے نماز میں رکعتیں کم ادا فرمائی ہیں تو اس پر آپ نے بقایا رکعتیں ادا فرمائیں' اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ آپ کو یاد آگیا ہوگا!

عظمت:۔ حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب النزھت میں فرماتے ہیں اسلاف میں کسی نے سمندری سفر کیا دیکھا مچھلیاں ایک دوسری کو کھا رہی ہیں انہیں گمان ہوا کہ سمندر میں قحط پڑ چکا ہے اس پر ہاتف نے آواز دی یہاں سے گزرے ہوئے ایک بے نمازی نے پانی پیا مگر کڑوا ہونے کے باعث اس نے سمندر میں ہی پھینک دیا جس کی نحوست کے باعث یہ قحط سے دوچار ہیں!

حکایت:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک گاؤں میں جانا ہوا' جہاں بکثرت درخت تھے' نہریں جاری تھیں' لوگ بڑے خوشحال اور مہمان نواز تھے' آپ کا بڑا خیر مقدم کیا' خوب خدمت انجام دی' ان کی اس قدر فرمانبرداری اور کشادگی پر بڑے متعجب ہوئے' پھر آپ کا تین سال بعد وہی جانا ہوا تو دیکھا درخت خشک اور نہریں بند پڑی ہیں' گاؤں اجڑ چکا ہے! آپ حیران تھے کہ جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور بیان کیا! اے روح اللہ یہاں سے ایک بے نمازی کا گزر ہوا جس نے ان چشموں سے منہ دھویا تھا اس کی نحوست کا اثر ہے کہ درخت مرجھا گئے نہریں خشک ہوئیں اور گاؤں ویران ہو گیا! اے عیسیٰ علیہ السلام جب نماز کا چھوڑنا دین کی ویرانی کا باعث ہے تو وہ دنیا کی تباہی کا سبب بھی بن سکتی ہے!

عبرت:۔ اگر کافر حالت کفر میں کوئی واقعہ دیکھے اور اسلام لانے کے بعد وہ بیان کرے تو تسلیم کیا جاسکتا ہے لیکن بے نمازی دیکھے اور توبہ کرنے کے بعد

بیان کرے تب بھی قبول نہیں کیا جائے گا! اگر کسی شخص کو یہودی اور بے نمازی اضطراری حالت میں ملیں تو بے نمازی کو کھانا کھلانا جائز نہیں! ذمی کو دیا جائے کیونکہ ذمی کا قتل ناجائز ہے! کوئی شخص کہے میں نے فلاں مکان یہودی کے لئے وقف کیا اور کہے کہ بے نمازی کے لئے بھی وقف کیا تو بے نمازی کے لئے وقف درست نہیں ہوگا!

فوائد جلیلہ :- فائدہ نمبر۱: بیان کرتے ہیں کہ سیدنا آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے اسرافیل علیہ السلام نے سجدہ کیا! حضرت امام قرطبی علیہ الرحمتہ تذکرہ میں فرماتے ہیں۔ اسرافیل کا عربی میں معنی عبدالرحمٰن ہے! اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ عزت بخشی کہ ان کی پیشانی پر مکمل قرآن کریم لکھ دیا! دیکھئے جب انہیں ایک سجدہ کرنے پر اتنا بڑا انعام عطا ہوا تو جو اس ذات اقدس کے لئے زندگی بھر سجدے کرتا رہتا ہے اسے کتنا انعام عطا ہوگا؟ کوئی اندازہ ہی نہیں لگا سکتا! اس کے دل پر ایمان اور معرفت نقش کر دی جاتی ہے۔ کتب فی قلوبهم الایمان ایماندار جب اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرتا ہے تو شیطان کف افسوس ملتا ہوا کہتا ہے ابن آدم نے سجدہ کیا تو اسے جنت ملی افسوس میں سجدہ نہ کرنے کے باعث جہنمی ہوا!

فائدہ نمبر۲ :- اَسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ! میں اَنْتَ اس لئے بڑھا دیا گیا تاکہ زوجک کا عطف صحیح ہو کیونکہ ضمیر مستتر پر بلا تاکید ضمیر منفصل پر عطف درست نہیں! جیسے فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا' اس کی نظیر ہے!

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کرتے ہیں کہ ابلیس کے بارے علماء کرام میں اختلاف پایا جاتا ہے آیا وہ فرشتوں سے ہے یا جنات سے؟ جواباً" کہتے ہیں صحیح یہ ہے کہ وہ فرشتوں سے ہے کیونکہ یہ بات کہیں بھی منقول نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے علاوہ کسی دوسری مخلوق کو بھی حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہو!

مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ میں اصل یہ ہے کہ دونوں ہم جنس ہوں ! نیز شیطان کو قیامت تک مہلت دینے کا ایک سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے گناہ بکثرت ہو جائیں ! تاکہ زیادہ سے زیادہ عذاب دیا جاسکے ! اور کشاف میں ہے مہلت کا سبب اپنے بندوں سے امتحان مقصود ہے کہ وہ اس کی کہاں تک مخالفت میں کمربستہ رہے ہیں ! تاکہ انہیں زیادہ سے زیادہ اجروثواب سے نوازا جائے !

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کَانَ مِنَ الْجِنِّ کے ذیل میں رقم فرماتے ہیں جن بھی فرشتوں ہی کی ایک قسم ہے جو دیگر فرشتوں کی نگاہ سے چھپے رہتے ہیں ! بعض علماء کا بیان ہے کہ تمام فرشتوں پر جن کا اطلاق درست ہے کیونکہ وہ دیگر مخلوق سے پوشیدہ رہتے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درمیان رشتہ داری کا عقیدہ رکھا ! اس آیت میں الجنۃ سے فرشتے ہی مراد ہیں ! یہ بھی کہا گیا ہے کہ تمام فرشتوں کو سجدہ کا حکم ہوا، لیکن بعض نے کہا زمین کے فرشتوں کو امر فرمایا گیا تھا!

کشاف میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شجر ممنوعہ سے کچھ کھا لیا تو انہیں ستر ڈھانپنے کی ضرورت محسوس ہوئی حالانکہ اس سے پہلے ستر عورت کی ضرورت تک محسوس نہ ہوئی ! اور شجر ممنوعہ سے کھانے کے بعد بھی صرف ان دونوں کو ہی محسوس ہوا باقی تمام کی نگاہوں پر گویا کہ پردہ ہی تھا ! حضرت وھب فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے آپ کا اور حضرت حوا کا نوری لباس تھا ! حضرت جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ وہ لباس نہایت خوبصورت ناخنوں کی طرح چمکدار لباس تھا!

فائدہ نمبر ۳:۔ حضرت آدم علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کے لئے اپنے سر کو جھکا دیا تو ان کی برکت سے اولاد آدم "انسان" کا کھانا

سامنے سے منہ میں آتا ہے جبکہ دوسرے جانوروں کو نیچے منہ کر کے کھانا پڑتا ہے۔

فائدہ نمبر ۴ :۔ سجدے دو اور رکوع ایک ؟ اس کی حکمت بیان کرتے ہیں جب فرشتوں نے سجدہ کرنے کے بعد سر اٹھا کر دیکھا شیطان نے سجدہ نہیں کیا اور وہ راندۂ درگاہ ہو رہا ہے! تو فرشتوں نے دوسرے سجدے کو بطور شکرانہ ادا کیا! کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں چھوڑا نہیں بلکہ کرم فرمایا ہے' بعض کہتے ہیں کہ جرائیل علیہ السلام کے ساتھ آپ کی روح نے اقتداء کی خیال کیا کہ جرائیل علیہ السلام نے سجدہ سے سر اٹھا لیا ہے مگر جب اسے سجدے میں پایا تو آپ دوبارہ سجدے میں چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند آ گئی پھر دو سجدوں کا حکم دیا گیا!

مسئلہ :۔ اگر قصداً کوئی نمازی رکوع اور سجدے زیادہ کر لے تو نماز فاسد ہو جائے گی ! مقتدی امام سے پہلے رکوع و سجود سے سر اٹھا لے تو اسے مناسب یہی ہے کہ وہ رکوع یا سجدے میں دوبارہ چلا جائے' بعض کہتے ہیں کہ سجدہ چونکہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے اسی لئے دو سجدوں کا حکم فرمایا!

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نفلی عبادت مخفی طور پر اللہ تعالیٰ کو بہت ہی محبوب ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پوشیدہ سجدوں سے جلد نصیب ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہر سجدے پر اللہ تعالیٰ مسلمان کا درجہ بلند فرماتا ہے' اور گناہ مٹا دیتا ہے' بعض نے کہا رکوع کے بعد سجدے کے لئے جھکنا بھی ایک رکوع ہی ہے۔ لہٰذا دو سجدوں کی طرح دو رکوع بھی ہوئے' یوں اشکال و سوال اٹھ سکتا ہے' کہ رکوع دو کیوں نہیں ؟

فائدہ نمبر ۵ :۔ نمازی جب سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وانتم الاعلون تم بھی میری رفعت و بلندی کا اقرار کر کے

بلند ہوئے۔

فائدہ نمبر۶:۔ فضائل سجدہ میں یہ بھی ہے کہ ایک سجدہ ایک لاکھ بیس ہزار سالہ عبادت سے افضل ہے کیونکہ ابلیس نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تو اس سے پہلے اتنی عبادت کرچکا تھا' وہ یوں کہ جب خازن جنت تھا تو چالیس ہزار سال عبادت کی' چالیس ہزار سال فرشتوں کا معلم رہا' چالیس ہزار سال زمین پر مجاہدہ میں مصروف رہا' اس کی یہ ساری عبادت سجدہ کے انکار پر اس کے منہ پر مار دی گئی۔

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے سے
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ میرے لئے دعا فرمایئے کہ میں بھی انہیں لوگوں میں شامل رہوں جن کی قیامت میں آپ شفاعت فرمائیں گے نیز مجھے جنت میں بھی آپ کی رفاقت نصیب ہو' آپ نے فرمایا سجدوں کی کثرت سے اس سلسلہ میں میری معاونت کریں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو رکعت اس خلوص سے ادا کرے کہ اس کے دل میں دنیا کی طلب کا خیال پیدا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے جملہ گناہ معاف فرما دے گا! نیز اللہ تعالیٰ سے جو طلب کرے گا عطا ہوگا!

فائدہ نمبر۷:۔ قیامت کے دن لوگ قبروں سے جب باہر آئیں گے تو وہ مٹی صاف کریں گے! لیکن نمازیوں کی پیشانی سے مٹی صاف نہیں ہوگی فرشتے بھی صاف کرنے کی کوشش کریں گے تو آواز آئے گی۔ رہنے دو۔ یہ ان کے چہروں کا غازہ ہے جس سے دوسرے لوگوں میں ان کی امتیازی شان اجاگر ہوگی!

نمازی کو اپنی پیشانی سے مٹی صاف کرنا بحالت نماز مکروہ ہے' کہتے ہیں کہ

حضور کے سامنے ایک نوجوان نے نماز پڑھی اور سجدہ سے سر اٹھایا تو اس نے مٹی صاف کردی آپ نے اسے روک دیا! حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب نبی کریم نماز سے فارغ ہوتے تو اپنی پیشانی مبارک صاف فرما لیا کرتے' اور یہ کلمات ادا فرماتے! بسم اللہ الذی لا الہ الا ھو الرحمٰن الرحیم اللھم اذھب عنی الھم والحزن'

بشارت:- پل صراط پر کچھ لوگ پریشانی کے عالم میں کھڑے ہوں گے' جبریل امین تشریف لا کر دریافت کریں گے تم کیوں پریشان ہو وہ کہیں پل صراط سے کیسے گزریں' کہا جائے گا تم سمندر سے کیسے گزرا کرتے تھے وہ کہیں گے جہازوں کے ذریعے' پھر ان کے لئے وہ نمازیں جہاز کی صورت میں لائی جائیں گی جو نماز ادا کیا کرتے تھے وہ ان میں بیٹھ کر ایسے گزریں گے جیسے جہاز میں سوار ہوں!

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پل صراط پر جنتیوں کے لئے مساجد کی یہ کیفیت ہوگی! گویا کہ وہ سفید رنگ کی بختی اونٹنیاں ہیں جن کی گردنیں زعفران کی' سر' مشک و عنبر کے' مہار زبرجد کی اور مؤذن ان کی نکیل تھامے ہوں گے۔ ائمہ کرام ان پر سوار ہوں گے مقتدی ان کی محافظت کر رہے ہوں گے' میدان قیامت میں وہ اس شان سے گزر رہے ہوں گے کہ لوگ دیکھ دیکھ کر کہیں گے کیا یہ مقرب فرشتے ہیں یا انبیاء کرام کی جماعتیں ہیں آواز آئے گی لوگو یہ میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وہ امتی ہیں جو نمازوں کی حفاظت کرتے رہے ہیں!

موذن کی عظمت:- حدیث میں آیا ہے کہ مؤذن جب پل صراط پر آئیں گے تو انہیں سواری کے لئے ایسی اونٹنیاں دی جائیں گی! ایک ایک مؤذن کو چالیس چالیس ہزار گنہگاروں کی شفاعت کا اختیار دیا جائے گا اور مؤذن کے چہرہ سے انوار و تجلیات اس شان سے نمایاں ہوں گے کہ ایک ایک مرد' عورت

ان کے نور کی روشنی میں چلیں گے۔ مزید تفصیل باب فضائل ائمہ کرام میں آ رہی ہے! حدیث شریف میں ہے اگر اذان کی فضیلت سے لوگ آگاہ ہو جائیں تو اذان دینے کے لئے تلوار کھینچ لیں! ابن حجر فرماتے ہیں خبر اور حدیث مترادف ہیں! بعض نے کہا حدیث جو حضور نے بیان فرمایا خبر جو صحابہ کرام سے مروی ہوا!

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مؤذن جب قبر سے باہر نکلیں گے تو وہ اذان پڑھتے ہوئے باہر آئیں گے! قیامت میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خلعت خاص پہنائی جائے گی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پھر انبیاء کرام علیہم السلام کو لباس فاخرہ پہنیں گے۔ ان کے بعد مؤذنین کو خصوصی لباس سے نوازا جائے گا!

میدان حشر میں مؤذنین کا ستر ہزار فرشتے استقبال کریں گے' اور پل صراط پر ان کے لئے اعلیٰ قسم کی سواریاں ہوں گی! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مؤذن جب اللہ اکبر کہتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں جب اشھد ان لا الہ الا اللہ پکارتا ہے تو جنت کی حوریں بناؤ سنگھار سے اپنے آپ کو اس کے لئے آراستہ پیراستہ کرنا شروع کردیتی ہیں' اور اشھد ان محمداً رسول اللہ کی آواز بلند کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں تمہاری جو بھی حاجت ہو پیش کرو پوری کی جائے گی!

تعبیر:۔ ایام حج میں جو شخص خواب میں اذان کہتا ہے یا اذان سنتا ہے' اسے حج کی سعادت حاصل ہوگی! اور جو بے وقت اذان خواب میں کہتا یا سنتا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس کے دینی معاملات میں کمی' کاہلی واقع ہو رہی ہے۔ اگر عورت خواب میں اذان دیتی دیکھے تو اس کی بیماری سے تعبیر دی جاتی ہے' حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے خواب بیان کیا میں

مردوں کے منہ اور عورتوں کی شرم گاہ پر مہر لگا رہا ہوں تو آپ نے فرمایا تم ماہ رمضان المبارک میں قبل از طلوع فجر اذان پڑھتے ہو اس طرح لوگوں کو تم سحری کے کھانے اور جماع سے روکنے کے مرتکب ہوتے ہو جو شرعاً جائز نہیں'

چار مؤذن :- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چار مؤذن مشہور ہیں۔
(ا) حضرت سیدنا بلال بن رباح' آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حمامہ تھا! آپ کو اسلام میں سب سے پہلے مؤذن ہونے کی سعادت حاصل ہے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ملک شام کے مشہور شہر دمشق میں وصال فرمایا اور وہیں آپ کا مزار پرانوار مرجع خلائق ہے! آپ کے ہم نام صحابی رسول کریم (علیہ التحتہ والتسلیم) حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ۶۰ھ کو بصرہ میں انتقال ہوا'

(۲) حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ بعض نے آپ کا نام عمر بن مکتوم تحریر فرمایا ہے' انہوں نے مدینہ منورہ کو اپنی اذان سے پر بہار بنائے رکھا! آپ نابینے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) حضرت سعد بن عائذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ ہیں۔ انہیں سعد بن قرظ بھی کہا گیا! کیونکہ آپ تجارت میں بکثرت نقصان برداشت کرتے رہے بعد میں قرظ (ببول) کے پتوں کی تجارت کو اپنا لیا! آپ مسجد قبا شریف کے مؤذن رہے۔ (نمبر۴) حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا نام سلیمان ہے' بعض نے آپ کا نام جابر رقم فرمایا ہے۔ سمرہ بن عمیر بھی کہا گیا۔ واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم۔

مسائل' نمبر ا:- اگر کافر اذان دے تو اس کے اسلام کے بارے کیا حکم ہے؟ بشرطیکہ عیسوی نہ ہو کیونکہ عیسوی ایک ایسا یہودی فرقہ ہے جو اپنے آپ کو عیسیٰ بن یعقوب کی طرف منسوب کرتا ہے! ان کا عقیدہ تھا کہ حضرت محمد

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف عرب کے رسول ہیں، جب کہ آپ کی رسالت پر ایمان لانے کے لئے ہر انسان مکلف ہے! جب تک ہر مکلف واضح طور پر اسلام قبول نہیں کرے گا مسلمان نہیں ہوگا۔ ارشاد باری ہے۔
تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُونَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ○
(نمبر۲) نومولود کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہنا سنت ہے، جنون کے پھیلاؤ کو روکنے پر اذانیں دینا مستحب ہے، عورتوں کا اذان دینا غیر مناسب ہے! ہاں اگر کوئی عورت اذان (ازروئے تعلیم) دے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اتنی ہی بلند کہے کہ خود یا ان کے پاس بیٹھی عورتیں سن لیں، کیونکہ بہت بلند آواز سے پڑھنا ان کے لئے حرام ہے۔ بعض نے کہا حرام تو نہیں اس لئے کہ تلبیہ باآواز بلند کہہ سکتی ہیں۔ ہاں چلانا منع ہے اسی طرح خنثیٰ کو بھی چلانا جائز نہیں۔ البتہ عورت کو عورتوں کے ساتھ اقامت کہنا مستحب ہے۔ بہرحال اذان وقت پر دی جائے۔ بے وقت اذان مکروہ ہے، بے وضو اذان دینا جائز نہیں۔ ہاں اگر اذان کی حالت میں مؤذن کا وضو ٹوٹ گیا تو اسے چاہئے کہ اذان مکمل کرے۔ وضو کرکے دوبارہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں!

اذان اور اقامت کا جمع کرنا مستحب ہے یعنی جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے! البتہ ایک پر ہی اکتفاء کرنا چاہئے تو اذان افضل ہے، امام باآواز بلند تکبیر اس نیت سے کہے کہ مقتدی سن لیں تو کوئی حرج نہیں۔

فوائد جمیلہ :۔ فائدہ نمبر۱: ابتدائے اسلام میں جب تعلیم امت کے لئے مردوں اور عورتوں کی اکٹھی جماعت ہوا کرتی تھی تو ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مردوں اور عورتوں کی صف کے درمیان کھڑے ہو کر فرمانے لگے! اے عورتو! حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جب اذان اور اقامت سنا کرو تو ان کے ساتھ ساتھ تم بھی دہراتی رہو۔ کیونکہ تمہیں ہر ایک حرف کے

بدلے ایک ایک لاکھ درجہ عطا ہوگا! حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اگر مرد ساتھ ساتھ پڑھتے جائیں تو انہیں کتنا ثواب عطا ہوگا فرمایا عورتوں کے مقابلہ میں دوگنا ملا کرے گا! مستحب یہ ہے کہ اذان کے ہر کلمہ کو اسی طرح دہرائے البتہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کے جواب میں کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ (مسلم شریف)

فائدہ نمبر ۲:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز کی اذان کو سن کر کہے۔ مرحبا بالقائلین عدلا مرحبا بالصلوۃ اھلا وسھلا، اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں بیس لاکھ نیکیاں درج کراتا ہے۔ بیس لاکھ گناہ مٹاتا اور بیس لاکھ درجے بلند فرماتا ہے! حضرت محب طبری علیہ الرحمتہ نے فرمایا مرحبا" رحب سے ہے جس کے معنی فراخی ہے اور اہلا" سے مراد یہ ہے کہ اے مؤذن تیرے لئے کشادگی ہے لہٰذا تو پریشان نہ ہو!

فائدہ نمبر ۳:۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مؤذن کی اذان سننے کے بعد جو شخص اس دعا کو پڑھتا ہے۔ اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامہ والصلوۃ القائمہ صل علی محمد وعلی آل محمد وارض اللھم عنی رضالا سخط بعدہ، اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمالیتا ہے! حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو شخص اذان سننے پر اس دعا کو پڑھتا ہے اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ صل علی محمد وعلی آل محمد وزوجنی من الحور العین تو حوریں اس کے لئے اپنے آپ کو آراستہ پیراستہ کرلیتی ہیں اور اگر نہیں پڑھتا تو وہ آپس میں کہتی ہیں چھوڑو، اسے ہماری ضرورت نہیں!

فائدہ نمبر ۴:۔ روز محشر نمازیوں کی جماعتوں کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا!

ایک جماعت نکلے گی جن کے چہرے آفتاب کی طرح منور ہوں گے ان سے دریافت کیا جائے گا تمہیں یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا وہ کہیں گے۔ ہم اذان سے پہلے ہی نماز کے لئے مسجد میں آجاتے تھے' پھر ایک جماعت نکلے گی۔ مہتاب کی طرح ان کے چہرے منور ہوں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا تمہیں یہ مقام کیسے نصیب ہوا' وہ کہیں گے ہم اذان سے قبل وضو کرکے نماز کے لئے تیار ہو جاتے تھے پھر تیسری جماعت آئے گی جن کے چہرے ستاروں کی طرح روشن ہوں گے ان سے پوچھا جائے گا تمہیں یہ درجہ کیسے عطا ہوا وہ کہیں ہم اذان سنتے ہی نماز کے لئے وضو کرلیتے تھے'

فائدہ نمبر۵ :۔ اذان اور اقامت سنت ہے' بعض نے فرض کہا ہے حضرت امام اوزاعی' امام مجاہد اور امام عطاء رحمہم اللہ تعالیٰ اقامت کو واجب کہتے ہیں اور فرماتے ہیں جس نے اقامت چھوڑی اس کی نماز باطل ہوگی اور اعادہ لازم ہے' قرطبی سورۂ بقر کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ ائمہ شافعیہ میں سے احمد بن بشار نے کہا جمعہ کی اذان واجب ہے اسے ابن خیران اور اصطخری نے بیان کیا۔:

طبقات امام ابن سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ میں ہے جس نے کھلے میدان میں اذان پڑھ نماز ادا کی اور حلفیہ کہے میں نے نماز باجماعت ادا کی تو حانث نہیں ہوگا! کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے جماعت کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں اور ان کے والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی توثیق فرمائی!

فائدہ نمبر٦ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اندھیرے میں مساجد کی طرف آنے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہونے والے ہیں! فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ سے وہ شخص مراد ہیں جو جماعت میں شامل نہیں ہوتے' مقتصد وہ ہیں جو اذان کے بعد مسجد میں آجاتے ہیں۔ سابق بالخیرات سے وہ نمازی مراد ہیں جو قبل

از وقت ہی نماز کی تیاری کر کے جماعت کے لئے مسجد میں آ بیٹھتے ہیں'

اللہ تعالیٰ کے ارشاد اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ کے تحت حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو اوقات نماز کی حفاظت نہیں کرتے' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا اول وقت موجب رضائے خدا درمیانہ حصول رحمت الہیہ کا باعث اور آخری وقت معافی کا ذریعہ ہے!

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے یہود کو سلام نہ کہو! دریافت کیا گیا وہ کون ہیں تو فرمایا جو اذان سن کر نماز ادا نہیں کرتے ۔ یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ شرمائیں یہود !

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت نماز کے چھوڑنے والوں کے لئے نازل ہوئی وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ'

فائدہ نمبر ۷ :۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جو شخص مسجد یا نماز کی ادائیگی کے مقام میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں آگے رکھے اور یہ پڑھے بسم اللہ والصلوۃ والسلام علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والسلام علی ملائکۃ اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار ایسے نمازیوں کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے جن کی عمریں ہزار ہزار برس کی ہوئیں۔ حدیث شریف میں ہے جو کوئی حالت سجدہ میں یہ دعا پڑھے اعوذ باللہ العظیم و وجھہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم' تو شیطان پکار اٹھتا ہے آج کے دن یہ میری گرفت سے محفوظ ہوگیا۔:۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نمازی جب مسجد سے باہر آتے ہیں تو شیطانی لشکر انہیں ایسے گھیر لینے کی کوشش کرتا ہے جیسے شہد کی

مکھیاں اپنے سردار کے ہاں جمع ہوتی ہیں اس لئے جو شخص مسجد سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرے تو اسے کوئی شیطان نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اللھم انی اعوذ بک من ابلیس و جنودہ؛

اذکار میں ہے مسجد میں داخل اور خارج ہونے کے وقت یہ کلمات پڑھ لیا کریں۔ بسم اللہ اللھم صل علیٰ محمد!!

فائدہ نمبر ۸:۔ حضرت زبیر بن عوام کی والدہ ماجدہ حضرت صفیہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص سورج کے طلوع و غروب کے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دن اور رات، شیطان اور اس کے لشکر کی مکاریوں سے بچا رکھتا ہے، بسم اللہ ذی الشان، عظیم البرھان، شدید السلطان ماشاء اللہ کان اعوذ باللہ من الشیطان!

فائدہ نمبر ۹:۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصحاب عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، اسلام میں سب سے پہلے انہوں نے ہی تلوار اٹھائی، جب کہ ابھی آپ کی عمر پندرہ سال کی تھی۔ بعض تو آٹھ سال کا کہتے ہیں، آپ کے فرزند ارجمند کا اسم گرامی حضرت عروہ ہے جو مدینہ پاک کے فقہائے سبعہ میں سے ہیں، تابعین میں آپ کا بلند مقام ہے، علم کا ناپیدا کنار سمندر تھے فضائل علم کے باب میں مزید تذکرہ آئے گا ۹۹ ہجری میں وصال فرما ہوئے!

فائدہ نمبر ۱۰:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مسجد میں دایاں پائے اقدس رکھتے تو فرماتے وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا، اللھم انی عبدک وزائرک وعلیٰ کل مزور وانت خیر مزور اسالک برحمتک ان رقبتی من النار اور جب باہر تشریف لائے تو بایاں پاؤں نکالتے اور فرماتے اللھم

صبت علی الخیر صبا ولا تنزع عنی صالح ما اعطیتنی ولا تجعل الدنیا کدراً ○ اسے قرطبی میں سورہ جن کی تفسیر میں رقم فرمایا!

فائدہ نمبر ۱۱:- حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! اے ابوذر جب تک تو مسجد میں بیٹھا رہے گا جتنے بھی تو سانس لے گا تیرے لئے اتنی ہی نیکیاں لکھی جائیں گی اور تجھے اتنے درجے جنت میں عطا ہوں گے' ہر سانس کے بدلے دس دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے!

حضرت ابن بطال رحمہ اللہ تعالیٰ مسجد میں باتیں کرنا ایسی خطا ہے جس سے فرشتے بھی استغفار کرتے ہیں اور جس امید پر دعا کرتا ہے وہ رد کردی جاتی ہے! (رواہ شرح البخاری) مسجد میں باطہارت بیٹھے' اعتکاف کی نیت کرلے تو بہتر ہے!

فائدہ نمبر ۱۲:- تحیتہ المسجد سنت موکدہ ہے اگرچہ جمعہ کے وقت خطیب خطبہ میں ہی کیوں نہ ہو' کیونکہ حضرت سلیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار خطبہ جمعہ میں حاضر ہوئے تو بیٹھ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے سلیک کھڑے ہو کر دو رکعت ادا کرلیں لیکن اختصار ملحوظ رہے! پہلی رکعت میں قل یاایھا الکفرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص اور بوقت عصر جب مسجد میں داخل ہو تب بھی دو رکعت پڑھ لینا ہی بہتر ہے! البتہ اوقات مکروہ میں نہ پڑے!! حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اذان و خطبہ جمعہ کے وقت نماز نفل و سنت پڑھنا جائز نہیں!!

فائدہ نمبر ۱۳:- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! خیر البقاع المساجد' زمین میں سب سے بہترین قطعہ مساجد ہیں۔ وشر البقاع الاسواق اور بدترین قطعہ زمین بازار ہیں! (رواہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

فائدہ نمبر ۱۴:- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اہل و عیال کے لئے سودا سلف بازار سے خود لائے' آپ نے فرمایا ہے بازار اللہ تعالیٰ کے دسترخوان ہیں' ایک مرتبہ آپ بازار میں بوجھ اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک صحابی نے وہ بوجھ اٹھانے کی کوشش کی تو آپ نے فرمایا جس کا بوجھ ہے وہی اٹھانے کا زیادہ حق دار ہے' بازار میں جانے کی جلدی نہ کریں اور نہ ہی دیر سے نکلنے کا قصد ہو' آپ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جب بازار جانے لگو تو یہ پڑھ لیا کرو بسم اللہ وباللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ' جو یہ پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس نے میری یاد قائم رکھی جب کہ دوسرے لوگ غفلت کا شکار ہیں' میرے حبیب گواہ رہئے میں نے اسے بخش دیا' نیز فرمایا۔ بازار میں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اسے ہر ایک بال کے بدلے قیامت میں انوار و تجلیات کے ہار پہنائے جائیں گے! جیسے مذکور ہوا' حضور سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے فرمایا جب تم بازار جاؤ تو یہ پڑھ لیا کریں۔ اللھم انی اسئلک خیر ھذہ السوق وخیر ما فیھا واعوذ بک من شرھا و شرما فیھا' آپ نے فرمایا بازار مقام غفلت ہیں ان میں اگر کوئی ایک نیکی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک لاکھ نیکی عطا فرماتا ہے'

فائدہ نمبر ۱۵:- حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا! ان اللہ اذا احب عبدا جعلہ قیم مسجد واذا ابغض عبد اجعلہ قیم حمام' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ جس سے محبت فرماتا ہے۔ اسے مسجد کا ناظم و خادم بنا دیتا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اسے حمام میں خادم لگا دیتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! من احب اللہ فلیحبنی ومن احبنی فلیحب اصحابی ومن احب اصحابی فلیحب القرآن ومن یحب القرآن فلیحب المساجد فان المساجد افنیۃ اللہ تعالیٰ'

جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے مجھ سے محبت کی اس نے میرے صحابہ سے محبت کی جس نے میرے صحابہ سے محبت کی اس نے قرآن کریم سے محبت کی! جسے قرآن کریم سے محبت ہوگی وہ مسجدوں سے محبت رکھے گا! جو مساجد سے محبت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام کام پورے فرمادے گا!

فائدہ نمبر ١٦ :۔ سورۂ نور کی تفسیر میں امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں چراغ روشن کرتا ہے جب تک اس کی روشنی برقرار رہتی ہے حاملین عرش اور دیگر فرشتے اس لئے دعا کرتے رہتے ہیں' اور مسجدوں کا گردو غبار جنت میں حوروں کے ساتھ نکاح میں حق مہر ثابت ہوگا! ایک مرتبہ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد میں قندیل روشن کی تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اسلام کو منور کردیا' اللہ تعالیٰ تمہیں دین و دنیا اور آخرت میں منور فرمائے' نیز فرمایا اگر اس وقت میرے بیٹی ہوتی تو تمہارے ساتھ نکاح کردیتا' اس پر ایک دوسرے صحابی نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں اپنی بیٹی کا نکاح کردیتا ہوں! چنانچہ واقعتاً اس نے اپنی بیٹی کا نکاح کردیا! امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ یہ وہ پہلے مبلغین اسلام ہیں جنہوں نے حکایات سے وعظ کا آغاز فرمایا اور سب سے پہلے مسجد میں چراغ روشن کیا تو حضور نے فرمایا بل ھو سراج! یہ تو مجسمہ چراغ ہے' آپ سے اٹھارہ احادیث مروی ہیں۔:۔

فائدہ نمبر ١٧ :۔ جس شخص نے مسجد صاف کرتے ہوئے ایک مٹھی مٹی باہر پھینکی گویا کہ اس نے احد پہاڑ جتنا سونا راہ خدا میں دیا! حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ احیاء العلوم میں مرقوم ہیں مسجد میں باتیں نیکیوں کو ایسے کھا جاتی ہیں جیسے جانور گھاس کو چٹ کر جاتا ہے:

فائدہ نمبر ۱۸:- مسجد میں تبلیغ کرنا جائز ہے لیکن بیع و شرا ناجائز ہے! حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا ایک شخص مسجد میں کوئی چیز فروخت کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا یہاں سے دنیا کے بازار میں جائیے یہ تو آخرت کا بازار ہے (رواہ الامام الرازی فی تفسیر سورۃ البقرہ) مسجد میں بلا اعتکاف کھانا پینا جائز نہیں' پیاز اور بدبودار اشیاء کا لانا مسجد میں غیر مناسب ہے! گم شدہ اشیاء کا اعلان کرنا بھی خلاف مستحب ہے' حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نشہ میں مبتلا شخص کو مسجد میں نہ جانے دو! کافر و مشرک کو مسجد حرام میں بالکل داخل نہ ہونے دو! مسجد میں پیشاب وغیرہ کرنا حرام ہے اگرچہ کسی برتن میں ہی کیوں نہ کرے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر تیار کرواتا ہے' مساجد کی تعمیر میں جتنے لوگ شامل ہوتے ہیں ہر ایک کے لئے جنت میں محل تیار ہوگا! جیسے غلام کی آزادی میں جتنے افراد شامل ہوں گے سبھی بخشش و عنایاتِ خداوندی کے مستحق ہوں گے۔

حکایت:- بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی ایک صالحہ خاتون جو پابند صوم و صلوۃ تھی اور نماز کو بڑے اہتمام سے وقت پر ادا کرتی اس کے خاوند نے کفر کے باعث نماز سے روکا' عورت نے اس کا کہنا نہ مانا تو اس نے عورت کے ہاں ایک تھیلی رکھی اور پھر خود ہی چرا کر دریا میں پھینک آیا حسن اتفاق سے تھیلی کو مچھلی نے اپنے منہ میں ڈال لیا ادھر شکاری پہنچا اور وہی مچھلی اس کے جال میں پھنس گئی۔ بازار میں فروخت کے لئے رکھی ہوئی تھی کہ اسی عورت کے خاوند نے وہی مچھلی خرید کی اور گھر لے آیا! عورت مچھلی بنانے لگی تو پیٹ چاک کرتے ہی تھیلی ہاتھ لگی اور بحفاظت رکھ لی! جب خاوند نے مال طلب کیا تو اس نے تھیلی اٹھائی اور خاوند کو پیش کردی! وہ آگ بگولہ ہوگیا' اور غصے کے عالم نے اس نے عورت کو تنور میں پھینک دیا! عورت پکار اٹھی یا

واحد یا احد لیس علی النار جلد، اللہ تعالیٰ کی شان سے آگ فوراً سرد ہو گئی ---- اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی محافظت میں رکھا! سوال پیدا ہوتا ہے اگر مچھلی کے پیٹ میں سے کوئی چیز بر آمد ہو تو اس کا حق دار بائع ہو گا یا مشتری اس کی تفصیل باب برالوالدین میں آ رہی ہے۔ انشاء اللہ العزیز

حکایت :۔ حضرت سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ جب نماز کا حکم نازل ہوا تو ابلیس چلا اٹھا اور اس نے اپنی ذریت کو جمع کیا۔ عبادت گزاروں کو نماز سے دور رکھنے کی یہ اسکیم پاس کی کہ انہیں وقت پر نماز پڑھنے سے غافل رکھا جائے، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اسے ہر طرف سے گھیرا جائے، اور ہر طرف سے پکارا جائے ادھر دیکھ، ادھر دیکھ، اوپر دیکھ، نیچے دیکھ یعنی اسے کسی نہ کسی کام کی طرف لگا دیا جائے اگر وہ ایسا نہیں کرے گا اور وقت پر نماز پڑھ لے تو اس کے نامہ اعمال میں چار صد نمازوں کا ثواب لکھا جائے گا۔

مسئلہ :۔ قیام، رکوع اور سجود میں طوالت افضل ہے، اگر ریاکاری سے بھی کام لے گا۔ تب بھی وہ ثواب سے محروم نہیں ہو گا البتہ طوالت کا تو اسے ثواب نہیں ملے گا لیکن فرض ادا ہو جائے گا، بعض نے کہا ریاکاری سے نماز باطل ہو گی۔:۔

فوائد طوالت :۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا طویل قیام، پل صراط پر امان کا باعث، طویل سجدہ، عذاب قبر سے نجات کا ذریعہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! طویل قیام، قیامت میں امان کا ضامن، بعض نے فرمایا سکرات موت میں آسانی کا سبب! آپ نے مزید فرمایا، طویل سجدہ، اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کا وسیلہ! حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا لمبا سجدہ جنت میں ہیشگی کا سبب ہے جیسے بت کے سامنے سجدہ کرنے والے کا ہمیشہ

ہمیشہ کے لئے جہنم ٹھکانہ ہے۔:۔

مسئلہ :۔ رات کے وقت کوئی بھی نماز ادا کرے خواہ قضایا ادا تو قرأت میں جہر کرے نوافل میں بھی یہی بات اختیار کی گئی ہے۔ البتہ چلا چلا کر نہ پڑھے' آفتاب کے طلوع ہونے پر مطلقاً قرأت آہستہ ہے البتہ نماز جمعہ' عیدین اور نماز استسقاء میں قرأت جھری واجب ہے!

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ بصرہ میں ایک عابد لکڑیاں خریدنے گیا تو سر راہ اسے ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی ملی۔ عین اسی وقت اسے اقامت کی آواز سنائی دی اس نے تھیلی چھوڑ دی اور مسجد میں نماز با جماعت ادا کرنے کے لئے دوڑ پڑا' پھر لکڑیوں کا گٹھا خرید کر گھر پہنچا! کیا دیکھتا ہے وہی تھیلی لکڑیوں سے بر آمد ہوئی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اسی وقت یوں دعا کرنے لگا الٰہی جس طرح تو میرے رزق کو نہیں بھولا' مجھے اپنی عبادت میں بھولنے نہ دینا! (روض الریاحین)

بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا نماز کا بڑا پابند تھا' ایک دن گھر میں قدرے اس سے نقصان ہوگیا' بیوی نے غلط سلط کہا تو نابینا رات بھر پریشان رہا' نہ جانے اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور کس درد اور خلوص سے دعائیں کی' جب صبح اس نے نماز باجماعت ادا کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے بینائی عطا فرما دی!

حضرت عارف باللہ ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں بلا گناہ نماز با جماعت سے کوئی محروم نہیں رہتا! حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں مجھے بیس سال تک احتلام نہیں ہوا تھا لیکن بیت اللہ شریف میں حاضری کے وقت ایک دن عشاء کی جماعت نہ پا سکا تو اسی رات مجھے غسل کی ضرورت پڑ گئی! "بستان العارفین"

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک دن نماز با جماعت ادا نہ فرما سکے تو آپ نے ایک قطعہ زمین جو ایک لاکھ درہم کی قیمت کا تھا

خیرات کردیا! حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک جماعت فوت ہوگئی تو انہوں نے دن کو روزہ رکھا اور ساری رات نوافل پڑھے۔ اور ایک غلام آزاد کیا!

لطیفہ :۔ ابن جوزی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی نیک آدمی نماز عشاء با جماعت ادا نہ کرسکا تو اس نے اسے ستائیس بار پڑھا کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ نماز با جماعت ادا کرنے سے ستائیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے' پھر اس نے خواب میں گھوڑ سواروں کی ایک جماعت دیکھی اس نے چاہا کہ ان کے ساتھ چلے معاً" وہ بولے ہم نے تو نماز با جماعت ادا کی ہے تم ہمارے ساتھ کیسے رہ سکتے ہو!

اللہ تعالیٰ نے نماز پر مداومت اور محافظت کرنے والوں کی تعریف فرمائی ہے تو مداومت اور محافظت میں کیا فرق ہے۔ اس پر کہا گیا ہے مداومت یہ ہے کہ نماز کو ہمیشہ ادا کرتا رہے جبکہ محافظت یہ ہے کہ اسے تعدیل ارکان کے ساتھ فرائض' واجبات' سنن اور مستحبات تک کی رعایت کرتا ہوا ادا کرے! گویا کہ محافظت کا تعلق نماز کے احوال سے ہے اسے امام قرطبی علیہ الرحمتہ نے سورہ المعارج کی تفسیر میں بیان کیا!

فوائد جلیلہ فائدہ نمبر ۱:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کے لئے نہایت عمدہ وضو کیا پھر مسجد میں گیا' نمازیوں کو دیکھا جو جماعت سے نماز ادا کرچکے ہیں تو اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ انہیں جماعت سے ملا! کیونکہ اس نے اہتمام جماعت ہی میں وقت گزرا تھا! رواہ ابوداؤد' نسائی' حاکم' یہ حدیث مسلم کی شرط پر ہے!

فائدہ نمبر ۲:۔ حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

فرماتی ہیں داہنی جانب جماعت میں شامل ہونے والوں پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے صلوۃ پڑھتے ہیں! "رواہ ابوداوٗد' ابن ماجہ" نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ پہلی صف میں سستی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ آہستہ پیچھے کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ دوزخ میں جا پہنچیں گے! رواہ ابوداوٗد' نیز ارشاد فرمایا جو جماعت میں رہا وہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں رہا جس نے جماعت چھوڑی اسے اللہ تعالیٰ نے بھی چھوڑ دیا!

فائدہ نمبر ۳:۔ نمازی نے جماعت ہوتے دیکھی لیکن اس نے سمجھا اگر وہ پہلی صف میں پہنچے گا تو رکعت کو نہیں پا سکے گا۔ لہٰذا اس نے دوری پر ہی نماز کی نیت باندھ لی پھر اگر اس کے درمیان زیادہ خلاء نہیں تو شامل نماز سمجھا جائے گا! گویا کہ اس نے جماعت کو پالیا!

فائدہ نمبر ۴:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صحیحین میں روایت ہے کہ نماز با جماعت' تنہا پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے' نیز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پچیس گنا زیادہ بیان کیا گیا ہے' علامہ برمادی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح بخاری میں ان دونوں روایتوں کی یوں تطبیق دیتے ہیں' ستائیس درجہ اس طرح کہ شب و روز کے سترہ فرض اور دس سنت موکدہ ہیں۔ لہٰذا اسی اعتبار سے ثواب میں اضافہ بیان کیا گیا اور پچیس کی روایت کا یہ سبب ہو سکتا ہے کہ پانچ نمازوں کو پانچ گنا شمار کرلیا اس طرح پچیس درجہ ہو گئے۔ لہٰذا پانچ نمازوں کے برابر شمار کرلیا!

فائدہ نمبر ۵:۔ امام نسفی نے زہرۃ الریاض میں بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا خواب یوں بیان کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم خواب میں میرے ایک ہاتھ میں بیس اشرفیاں آئیں اور دوسرے میں چار پھر دونوں ہاتھوں سے وہ اچانک گر پڑیں'

آپ نے فرمایا کیا تم نے نماز عشاء با جماعت ادا کی اس نے عرض کیا نہیں' آپ نے فرمایا کہ تو نے اپنے ہاتھ سے بیس اشرفیاں گرا دیں اور جو چار رکعت گھر پر ادا کیں وہ قبولیت حاصل نہ کرسکیں گویا کہ وہ بھی ضائع گئیں!

حضرت احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس نے قصداً جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھی گو اکیلا پڑھے فرض ادا ہو جائیں گے مگر جماعت کے ساتھ باوجود قدرت رکھنے کے نہ پڑھنا' ایسے ہی جیسے اس نے حرام فعل کا ارتکاب کیا! ایک روایت میں تو ہے کہ وہ بالکل نہیں ہوگی!

فائدہ نمبر٦ :۔ اگر کسی شخص کی تین بیویاں ہوں اور وہ ان سے کہے اگر تم نے مجھے شب و روز کی رکعتوں کی تعداد نہ بتائی تو تمہیں طلاق' پھر ایک نے کہا سترہ' دوسری نے کہا پندرہ اور تیسری نے کہا گیارہ رکعت ہیں تو کسی پر طلاق واقع نہیں ہوگی!

حضرت برمادی نے ستائیس اور پچیس گنا کو یوں تطبیق دی ہے کہ مسجد کے قریب والے کو پچیس اور بعید والے کو ستائیس گنا زیادہ ثواب ہوگا! دوسری بات یہ ہے کہ جماعت کثیرہ میں ستائیس اور چھوٹی سی جماعت ہو تو پچیس درجہ کا ثواب ہوگا! کیونکہ کثیر کو زیادہ فضیلت حاصل ہے سوا چند مقام کے!

فائدہ نمبر۷ :۔ جماعت کے فوائد میں ایک یہ بھی ہے کہ جس طرح قلیل پانی جمع ہوتے ہوتے کثیر ہو جاتا ہے تو وہ نجس نہیں رہتا اسی طرح جب گناہ گار جماعت میں شامل ہو جاتا ہے تو اس کی نجاست ختم ہو جاتی ہے۔ نیز شیطان اکیلے شخص پر قابو پا سکتا ہے زیادہ پر نہیں تو اسی طرح جب اکیلا آدمی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے تو اس پر قابو نہیں پا سکتا کیونکہ جماعت اللہ تعالیٰ کی ناقابل شکست رسی ہے جیسے ارشاد ہے۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا' اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو' اسی لئے کہا گیا ہے کہ حق کا راستہ بڑا

دقیق ہے جس سے بکثرت گمراہ ہوئے لیکن جس نے اللہ تعالیٰ کی رسی کو تھام لیا وہ لغزشوں سے محفوظ ہو گیا۔:۔

فائدہ نمبر ۸:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک عظیم الشان شہر سجایا ہوا ہے جس کا نام مدینہ الخلد ہے! اس میں ایک محل قصر عظمت سے موسوم ہے جس میں ایک وسیع و عریض مکان ہے جسے بیت الرحمہ کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں ایک ہزار تخت سجائے گئے ہیں جن پر چار ہزار حوریں جلوہ افروز ہیں اور اس میں ایسی چیزیں بھی پائی جاتی ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا' نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں تصور و گمان گزرا' آپ سے عرض کیا گیا وہ کس خوش نصیب کے لئے ہے فرمایا جو نماز پنج گانہ باجماعت ادا کرتے ہیں۔۔:۔

فائدہ نمبر ۹:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے لوگوں سے آگاہ نہ کروں؟ جو مال غنیمت کے لحاظ سے افضل ہیں' لیکن بہت جلد وہ واپس لوٹ آتے ہیں! فرمایا یہی وہ لوگ ہیں جو نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک ذکر میں مصروف رہتے ہیں۔ گو یہ لوگ واپس جلد آ جاتے ہیں لیکن بہت ہی زیادہ وہ مال غنیمت سمیٹ لاتے ہیں

امُام نیشاپوری علیہ الرحمتہ؛ صبح کی تکبیر تحریمہ کو پانا' دنیا و مافیہا سے بہت ہی اعلیٰ ہے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کر کے مسجد میں نماز فجر کی ادائیگی کے لئے آیا اور وہ دو رکعت سنت پڑھ کر نماز باجماعت کے انتظار میں محو ذکر رہا تو اس کی نماز ابرار کی سی نماز ہو جائے گی' اور اس کا نام رحمانی قاصدوں میں لکھا جاتا ہے (رواہ الطبرانی) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ایسی نہر جاری فرمائی ہے جس کا نام افیح ہے اس کے کنارے لعل و جواہرات کے ہیں

ان پر ایسی حوریں جلوہ افروز ہیں جن کی خلقت زعفران سے ہے، وہ ستر ہزار زبانوں میں تسبیح و تقدیس الٰہی بیان کرتی ہیں اور اعلان کرتی ہیں ہم ان کی خدمت کے لئے ہیں جو نماز فجر با جماعت ادا کرتے ہیں۔:

فائدہ نمبر ۱۰ :۔ نماز فجر سب سے افضل، پھر نماز عشاء پھر عصر اسے روضہ میں بیان کیا گیا ہے! صبح اور عشاء کے بارے تو حدیث شریف میں یوں آیا ہے، جس نے نماز عشاء با جماعت ادا کی گویا کہ اس نے نصف شب عبادت میں گزاری اور جس نے صبح کی جماعت پائی گویا کہ اس نے تمام رات عبادت میں صرف کی! حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جس نے نماز عصر با جماعت ادا کی، گویا کہ اس نے حج کی سعادت حاصل کی اور جس نے نماز مغرب کی جماعت کو پالیا اس نے عمرہ ادا کیا!

فائدہ نمبر ۱۱ :۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر کی سنت پڑھنے کے بعد عموماً یہ دعا پڑھا کرتے "اللھم رب جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و محمد صلی اللہ علیہ وسلم اعوذ بک من النار، حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم تین بار نماز فجر کے بعد سبحان اللہ العظیم وبحمدہ پڑھ لیا کرو، جذام اور فالج سے عافیت رہے گی! (رواہ احمد)

فائدہ نمبر ۱۲ :۔ اگر گھر میں مسجد سے زیادہ بھی جماعت ہو سکے تب بھی مسجد میں نماز ادا کرنے میں فضیلت ہے! نماز با جماعت کا اکثر حصہ پڑھا جا چکا ہو تب بھی امام کی اقتداء عمدہ ہے! اگرچہ بعد میں دوسری جماعت ممکن ہو! تاہم پہلی جماعت کو فضیلت حاصل ہے۔:

حکایت :۔ سیدنا صدیق اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چار سو اونٹ اور چالیس غلام چرا لئے گئے، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے پاس

تشریف لائے، آپ کو مغموم پایا سبب دریافت فرمایا تو ماجرا بیان کیا! حضور نے فرمایا میرا خیال ہے تمہاری تکبیر تحریمہ رہ گئی ہے۔ عرض کیا حضور تکبیر تحریمہ کا رہ جانا میرے نزدیک روئے زمین کو اونٹوں سے بھر دینے سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہے! نیز روایت کرتے ہیں کہ جس کی تکبیر تحریمہ رہ گئی گویا کہ وہ جنت کی نو سو ننانوے بھیڑوں کو ہاتھ سے کھو بیٹھا! ایسی کہ جن کے سینگ سونے کے ہیں۔ (نیشاپوری)

نکات عجیبہ :۔ حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں اس عدد کی تخصیص یوں معلوم ہوتی ہے کہ اللہ اکبر کے حرف آٹھ ہیں اور کلمہ اکبر میں با کے نقطہ کو بھی ایک حرف شمار کیا گیا ہے اور اس میں بہت سے رموزواسرار ہیں وہ کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں "کل ما فی الکتاب فھو فی القرآن وکل ما فی القرآن فھو فی الفاتحة وکل فی الفاتحة فھو فی البسملة وکل فی البسملة فھو فی الباء وکل ما فی الباء فھو فی النقطة التی تحت الباء! تمام کتب کے علوم قرآن کریم میں اور تمام قرآن کریم کے اسرار سورۂ فاتحہ میں اور تمام فاتحہ کے رموز و نکات بسم اللہ میں اور تمام تسمیہ کے اسرار بسم اللہ کے ب میں اور جو کچھ "با" میں ہے وہ جملہ رموز اس کے نقطہ میں پوشیدہ ہیں۔:۔

حضرت نجم الدین نسفی بیان کرتے ہیں کہ تمام کتب کے اسرار و معانی قرآن کریم میں اور اس کے رموز و مطالب فاتحہ میں اور فاتحہ کے اسرار نہانی تسمیہ میں اور اس کی تمام خوبیاں بسم اللہ کی با میں اور ب کے تمام اسرار و مطالب اس کے نقطہ میں، اور اس کے مفہوم میں یہی بات کہی گئی ہے کہ جو کچھ ہوا وہی مجھ سے اور جو کچھ ہو گا وہ بھی مجھ سے ہی ہو گا پس اللہ اکبر کے تمام حرف نو ہوئے اور ہر حرف کے بدلے سو سو شمار کئے تو نو سو ہوئے پھر ہر حرف کے بدلے میں گیارہ گیارہ مزید حاصل کئے تو اس طرح وہ ۹۹ ہوئے

کیونکہ کلمہ اللہ کو اگر .سط کیا جائے تو گیارہ عدد بنتے ہیں-:.

مسئلہ :- حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک وہ کلمہ جو اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی پر دلالت کرتا ہو اس کی قرأت سے نماز ہو جاتی ہے!

حضرت عیسی علیہ السلام نے ایک بار ابلیس سے کہا تجھے حی و قیوم مالک کی قسم تو یہ بتا وہ کونسا عمل ہے جو تیری پشت کو توڑ ڈالے وہ یہ سنتے ہی گر پڑا اور کہنے لگا فرائض کے علاوہ گھر میں نماز پڑھنا!

حکایت :- بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی الٰہی جنت میں جو میرا رفیق ہے مجھے وہ دکھا دے چنانچہ ایک شب خواب میں کوئی کہہ رہا ہے فلاں مقام پر ایک سیاہی مائل خاتون بکریاں چرا رہی ہے وہ تیری رفیقہ جنت ہے اس کا نام سلامت ہے!

آپ وہاں پہنچے تو واقعی ایک سیاہ رنگت خاتون کو بکریوں کے ساتھ پایا! آپ نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، اس نے جواباً" کہا وعلیکم السلام یا ابراہیم! آپ نے پوچھا تجھے میرا نام کس نے بتایا! وہ کہنے لگی جس نے تجھے میرے بارے میں آگاہ کیا! پھر کہنے لگی جنت میں، میں تیری بیوی ہوں آپ نے فرمایا! سلامت! مجھے کوئی عمدہ سی بات کہو! اس نے کہا شب بیداری کیجئے کیونکہ یہ عمل بندے کو خالق تک پہنچا دیتا ہے! اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت کے دعویدار ہو تو تم پر سونا حرام ہے!

حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی جو شخص گھر سو رہے اور میری محبت کا دعویٰ بھی کرے وہ کاذب ہے! جب رات کی تاریکی چھا جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ جبریل امین سے فرماتا ہے اشجار محبت کو ذرا حرکت دو! جب وہ متحرک ہوتے ہیں تو اہل محبت کے دل کے دروازے پر قائم ہو جاتے ہیں۔

ببابک عبد من عبیدک مذنب

کثیر الخطایا جاء یسالک العفوا

فانزل علیه الصبر یامن بفضله

علیٰ قوم موسیٰ انزل المن والسلویٰ

الٰہی تیرے بندوں میں سے ایک بہت سے زیادہ خطاکار تیرے دروازے پر معافی کا طالب حاضر ہے! لہٰذا اسے صبرواستقامت سے نوازیئے' اے وہ ذات کریم جس نے اپنے کرم سے قوم موسیٰ کو من و سلویٰ سے نوازا!!

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اے انسان اگر تو شب بیداری اور دن کو روزہ کی نعمت سے محروم رہا تو سمجھ لے تیرے گناہ بڑھ گئے! حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب آدمی سے گناہ سرزد ہوتا ہے تو وہ شب بیداری سے محروم ہو جاتا ہے! حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں ایک غلطی کے باعث پانچ ماہ تک شب بیداری سے محروم رہا! جب پوچھا گیا وہ کونسی غلطی تھی! فرمایا ایک شخص کو میں نے روتے پایا تو کہا یہ ریاکاری کر رہا ہے۔

ارانی بعید الدار الاقرب الحمیٰ

قد نصیب للمساھرین خیام

علامۃ طردی طول لیلی نائم

وغیری یری ان المنام حرام

میں اپنے آپ کو گھر سے دور محسوس کرتا ہوں بلکہ حمی کے تو قریب بھی نہیں جاسکتا حالانکہ بیدار رہنے والوں کے لئے خیمے ایستادہ ہیں' بارگاہ حبیب سے میری محرومی کا یہی ایک سبب ہے کہ میں تمام رات غفلت میں پڑا سوتا رہتا ہوں! جب کہ عاشق سونے کو حرام جانتے ہیں!

حکایت :- حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں ایک رات عبادت میں مصروف تھا کہ معا" مجھے غافلین کی غفلت کا خیال دامن گیر ہوا'

لیکن کشف سے پتہ چلا کہ ان پر تو اللہ تعالیٰ کی ویسے ہی رحمت برس رہی ہے جیسے شب بیداری سے اس پر، مجھے تعجب ہوا تو ہاتف غیبی پکارا' اے بایزید! انہوں نے میرے عذاب کو یاد رکھا اور تہجد پڑھنے لگے اور وہ میری رحمت پر امید رکھتے ہوئے سو گئے!

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے زمانہ طالب علمی کے سلسلہ میں بیان کرتے ہیں کہ جب میں سورۂ مزمل پر پہنچا تو اپنے والد ماجد علیہ الرحمتہ سے پوچھا یہ تہجد گزار کون سی شخصیت ہے' فرمانے لگے نبی کریم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے! میں نے عرض کیا جب حضور سید عالم تہجد گزار رہے ہے تو انہیں شرف و بزرگی سے نوازا گیا! آپ ویسے کیوں نہیں کرتے پھر جب یہ آیت کریمہ پڑھی وَطَائِفَةٌ مِنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ تو پوچھا ابا جان یہ کون ہیں ؟ فرمایا! صحابہ کرام ہیں! عرض کیا آپ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے کیوں عمل نہیں کرتے کہا! بیٹا انہیں اللہ تعالیٰ شرف و سعادت سے نوازا تھا! آپ نے عرض کیا ابا جان! جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے طریقہ پر عمل پیرا نہیں ہوتا' اس میں کوئی بھلائی اور بہتری نہیں! چنانچہ آپ کے والد ماجد اسی گفتگو کی برکت سے تہجد گزار بن گئے ! اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمتہ نے عرض کیا ابا جان مجھے تہجد کی نماز تعلیم فرمایئے' انہوں نے کہا ابھی تم بچے ہو' آپ نے عرض کیا قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ تہجد گزاروں کو جنت میں جانے کا حکم فرمائے گا۔ میں عرض کروں گا الٰہی ! میرے والد ماجد نے مجھے تو طریقہ ہی نہیں سکھایا تھا چنانچہ اس بات کو سنتے ہی آپ کے والد ماجد نے نماز تہجد ادا کرنے کی تعلیم و اجازت عطا فرمائی!

حکایت :۔ حضرت عبدالواحد بن زید کہتے ہیں ایک بار ہم سمندری سفر کر رہے تھے کہ ہمارا جہاز باد مخالف کے باعث ایسے جزیرہ میں جا لگا جہاں ہم

نے ایک شخص کو بت کی پوجا کرتے دیکھا! ہم نے کہا یہ کیسا خدا ہے جس کی تو پوجا کررہا ہے ایسے تو ہم بیسیوں بنا ڈالیں وہ کہنے لگا تم کس کی عبادت کرتے ہو ہم نے کہا اس خدا کی جس کا عرش آسمان پر اور جس کی گرفت زمین پر وہ بولا تمہیں یہ تعلیم کس نے دی ہم نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول کے ذریعہ وہ کہنے لگا کوئی نشانی ہو تو دکھایئے۔ ہم نے قرآن کریم سے سورۃ الرحمٰن پڑھ کر سنائی تو اس پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ پکار اٹھا جس کا یہ کلام ہے اس کی نافرمانی قطعاً" جائز نہیں اور اسلام لے آیا۔ ہم نے شریعت محمدیہ کی تعلیم دی اور رات کو سونے لگے تو وہ پوچھنے لگا! جس خدا کی تم لوگوں نے مجھے تعلیم دی ہے کیا وہ بھی سوتا ہے ہم نے کہا وہ حی و قیوم ہے اسے نیند اور اونگھ نہیں آتی اس پر وہ بولا تم بڑے عجیب بندے ہو تمہارا مالک جاگ رہا ہے اور تم سوتے ہو! جب ہم وہاں سے چلنے لگے تو خیال آیا اس کی مالی مدد کی جائے وہ کہنے لگا لوگوا تم نے مجھے ایسا راستہ بتا دیا ہے جس پر تم خود نہیں چل رہے جب میں غیر کی عبادت کرتا تھا اس وقت بھی میں اسے نہیں بھولا اب جب میں اس مالک و خالق کی حقانیت پر یقین کرکے ایمان لے آیا ہوں وہ کیسے فراموش کرے گا! اب تو مجھے اس کی معرفت حاصل ہے!

حکایت :۔ حسن بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ کسی شخص نے کنیز خریدلی، جب رات ہوئی تو وہ نماز نماز پکارنے لگی لوگوں نے کہا صبح تو ہونے دے، وہ کہنے لگی تم لوگ کیسے ہو سوا فرائض کے کچھ اور پڑھتے ہی نہیں! لہٰذا میری بیع واپس کردو! چنانچہ اسے اس کے مالک کو واپس کردیا گیا!

حدیث شریف میں ہے! رات کو دو رکعت نفل ادا کرنا دنیا اور دنیا کی تمام نعمتوں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ نیز حدیث شریف میں آیا ہے جب بندہ شب بیداری کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا باوجودیکہ میں نے رات کو اپنے بندوں کے لئے لباس اور آرام بنایا ہے لیکن یہ پھر بھی میرے ذکر کے لئے

جاگ رہا ہے! یہ سمجھتا ہے کہ میرا کوئی رب ہے! فرشتو! دیکھو تو سہی میرا یہ بندہ کیا طلب کررہا ہے! وہ کہتے ہیں الٰہی! یہ تو تیری رضا و خوشنودی کا طالب ہے! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسے خوشخبری سنا دو! میں نے رضا و خوشنودی سے نوازتے ہوئے مغفرت و بخشش عطا فرما دی!

حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص شب بیداری کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے! سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ وامہ اکبر استغفر اللہ اللھم انی اسئلک من فضلک ورحمتک فانھما بیدک ولا یملکھما احد سوانک'! تو اللہ تعالیٰ حضرت جرائیل علیہ السلام کو فرماتا ہے! میرے اس بندے کی حاجت کو برلاؤ!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص شب بیداری کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے سانپ اپنی کیچلی اتارتے ہوئے نکلتا ہے!

موعظت :۔ حضرت رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سجدہ میں خیال آیا کہ آٹے میں خمیر ملایا ہے یا نہیں تو اس کے بعد خواب میں اپنا جنتی محل دیکھا کہ اس کا بالاخانہ گر پڑا ہے۔ احیاء العلوم میں ہے کہ ایک صحابی اپنے باغ میں نماز پڑھ رہا تھا اسے نماز ہی میں اس کے پھل بہت پسند لگے! اور نماز کا خیال نہ رہا کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں' چنانچہ فراغت کے بعد اس نے تمام باغ فی سبیل اللہ وقف کردیا جسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پچاس ہزار درہم میں فروخت کر کے رقم کو بیت المال میں جمع کرا دیا!

عوارف المعارف میں ہے جو شخص حضوری قلب سے نماز ادا نہیں کرتا وہ غافلین میں شمار ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو ایک صاحب نے یہ پڑھ دیا۔ اللہ اکبر کبیراً والحمد للہ کثیراً وسبحان اللہ

بکرۃ واصیلا ○

اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کس نے یہ کلمات پڑھے ہیں۔ صحابی نے عرض کیا۔ حضور میں نے آپ نے فرمایا مجھے ان کلمات سے بڑا تعجب ہوا کہ ان کے لئے ساتوں آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں۔ تین روز بعد ہمیں اطلاع ہوئی کہ اس پر نزع کا عالم طاری ہے یہ سن کر اس کے پاس گئے' ہم نے کہا کوئی حاجت ہو تو فرمائیے وہ کہنے لگا میری تمام حاجتیں بر آئیں! پھر مجھ پر غنودگی طاری ہوئی' دیکھا سرسبز و شاداب باغ میں ایک بلند ترین محل پر ایک خاتون منتظر بیٹھی کہہ رہی ہے لوگو اسے جلدی لے آؤ میں مدت سے اس کی مشتاق بیٹھی ہوں' یہ سنتے ہی میں بیدار ہوا تو وہ فوت ہو چکا تھا! ہم نے کفن و دفن کا اہتمام کیا بعدہ پھر خواب میں دیکھا اسی محل میں بیٹھا یہ آیت تلاوت کر رہا ہے وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ!

احیاء العلوم میں ہے نماز وتر ادا کرنے کے بعد یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

سبحان الملک القدوس' رب الملائکة والروح جلت السموت والارض بالعظمة والجبروت وتعزرت بالعزة والبقاء وقهرت العباد بالموت ـ ـ

مناقب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے! جو وتروں کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے سجدے سے سربلند کرنے سے پہلے پہلے مغفرت سے نواز دیتا ہے!

فردوس العارفین میں حضرت امام محمد ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر مجھے جنت اور دو رکعت نماز نفل کے بارے اختیار دیا جائے تو میں جنت کی بجائے دو رکعت نوافل کو ترجیح دوں گا! کیونکہ ان سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا حاصل ہوتی ہے! جبکہ جنت میں خواہش نفس کی رضا و

خوشنودی کی تکمیل ہے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ تحیتہ المسجد دو رکعت نفل نماز' فرض سے پہلے ادا کرنے والوں کا نام رحمانی جماعت میں درج کیا جاتا ہے اور اس کی وہ نماز ابرار کی نماز جیسی ہو جاتی ہے!

مسئلہ :۔ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تین وتر واجب ہیں' روضہ میں مذکور ہے کہ وتروں کی تین رکعت کو اس طرح ادا کرنا چاہئے۔ پہلی رکعت میں بعد از سورۂ فاتحہ سبح اسم ربک الاعلیٰ' دوسری میں قل یاایہا الکفرون اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد نیز معوذ تین پڑھے۔:۔

فائدہ :۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو عبادت کے لئے اٹھنا اپنے اوپر لازم کرلو! کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ چلا آ رہا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کی قربت کا سبب اور گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ شب بیداری جسمانی صحت کے لئے بھی بے حد مفید ہے!

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ اس شخص پر راضی ہو جاتا ہے جو اپنا بستر چھوڑ کر عمدہ وضو کرکے رات کو نماز میں کھڑا ہو جاتا ہے! اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے۔ گواہ رہو میرا بندہ میری رضا و خوشنودی کے لئے کھڑا ہوا ہے سو میں اس پر راضی ہوا اور اپنی طرف سے مغفرت و بخشش کی خلعت سے نواز دیا۔:۔

حکمت :۔ لونگ کھانا مسلسل بول اور رکاوٹ کو دور کرتا ہے اگر پونے دو ماشے لونگ دودھ کے ساتھ پیس کر پی لئے جائیں تو قلب کی تقویت کا سبب ہیں' تمام اعضائے باطنی کو مفید اور ہاضمے کے معاون ہیں۔ غذائی فضلات سے جو ریاح بنتی ہے اس کو دور کرتا ہے! اور سانس خوشبودار بناتا ہے' معدہ کی تقویت کا وسیلہ ہے! کیڑے مارتا ہے! اس کی خوشبو دماغ بارد کے لئے نافع

ہے! آنکھ کی بینائی کو بڑھاتا ہے! جالے اور لگرے کو صاف کرتے ہیں! اگر پیس کر بطور سرمہ استعمال کریں!

فائدہ:۔ نفلی نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز لیکن کھڑے ہو کر افضل ہے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بعد از فرائض پنج گانہ یہ دعا پڑھے روز قیامت میری شفاعت اس پر حلال ہوگئی۔ اللھم اعط محمد ن الوسیلة واجعل فی المصطفین محبته وفی علیین درجته وفی المقربین داره (رواہ الطبرانی)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسول کریم علیہ التحیتہ والتسلیم عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ایسی دعا تعلیم فرمایئے جو بعد از نماز پڑھا کروں تو آپ نے یہ دعا عطا فرمائی اللھم انی ظلمت نفسی ظلمًا کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم! نیز فرمایا جو شخص بعد از ہر نماز یہ دعا پڑھے گا وہ قبر سے بخشش کی بشارت لئے باہر آئے گا۔:۔

سبحان اللہ العظیم وبحمدہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

نیز فرمایا جو شخص ان کلمات کو بعد از ہر نماز پڑھنے والے کو میزان میں پورا پورا اجر مرحمت ہوگا‘

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون ۔:۔

نیز فرمایا جو شخص فرض ادا کرے دس بار استغفار کرتا ہے اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔:۔

فائدہ نمبر ا:۔ عوارف المعارف میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ اپنے کان اور آنکھ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگا دیتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل آتا ہے جیسے وہ آج ہی پیدا ہوا۔:۔

فائدہ نمبر ۲:۔ رکوع، سجود اور قیام میں امام سے سبقت کرنے سے بے حد

ڈرنا چاہئے کیونکہ اس سے خدشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی مانند کردے! (بخاری شریف) روضہ میں مرقوم ہے کہ سجدۂ سہو میں یہ کلمات پڑھے سبحان من لا ینام ولا یسھو!

فائدہ نمبر ۳:۔ قبل از وقت نماز پڑھنے سے ڈرنا چاہئے۔ اگر اس نے گمان کیا کہ وقت پر ادا کررہا ہے مگر وقت نہیں ہوا تھا تو وہ نماز نہیں ہوگی! اس پر قضا لازم ہے!

فائدہ نمبر ۴:۔ ہر شخص کو ستر عورت کا خیال رکھنا چاہئے۔ خواہ اندھیرا ہو یا روشنی! کیونکہ مرد کے لئے ناف سے گھٹنوں تک چھپانا فرض ہے۔ جبکہ عورت کو سر سے پاؤں تک ڈھانپنا لازمی ہے! لونڈی کا بھی یہی ستر ہے۔ سوا چہرہ اور ہتھیلیوں کے نمازی پر لازم ہے کہ نماز پڑھنے کے وقت صرف خدا کی رضا و خوشنودی کو پیش نظر رکھے!

مسئلہ!! :۔ امام رازی علیہ الرحمتہ تفسیر سورۂ آل عمران میں فرماتے ہیں اگر عورت کو مردوں یا عورتوں دونوں، کی جماعت حاصل ہوئی تو اسے مردوں کی جماعت میں شامل ہونا افضل ہے! کیونکہ ارشاد باری ہے وارکعوا مع الراکعین اور مع الراکعات نہیں ہے!

لطیفہ :۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا ہم آپ کی امت کے لئے روئے زمین مسجد بنا دیتے ہیں اور بن دیکھے تورایت سکھائے دیتے ہیں، اور ان کی انفرادی نماز قبول کرلیا کروں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کو خبر دی تو وہ کہنے لگے ہم بلا جماعت نماز اور بلا دیکھے تورایت نہیں پڑھیں گے۔ نیز ہم عبادت خانہ میں ہی عبادت کریں گے اور بلا وضو نماز ادا نہیں کریں گے! چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ تمام باتیں فرض کردیں اور فرمایا فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ (الایہ) مزید ذکر فضائل امت میں آئے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

فضائل و برکات جمعتہ المبارک

اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ نے فرمایا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ایمان والو! جب نماز جمعہ کی اذان ہو تو تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف پوری محبت سے آؤ اور خریدوفروخت ترک کردو! جمعتہ المبارک کے ذکر کا وقت فجر سے اختتام ظہر تک رہتا ہے اس کی تفصیل آ رہی ہے' روض الانف میں ہے جس شخص نے سب سے پہلے اجتماع کیا وہ کعب بن لوئی تھا' بعض نے کہا اسی نے جمعہ کا نام سب سے پہلے جمعہ رکھا وہ قریش کو اس دن جمع کر کے جلسہ کیا کرتا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت پر خطاب کرتا اور کہتا وہ میری ہی اولاد میں سے ہوں گے! اور لوگوں کو حکم کرتا جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائیں تم ان پر ایمان لے آنا!

فوائد جلیلہ :۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! شب جمعتہ المبارک سے غروب آفتاب تک چوبیس گھنٹے بنتے ہیں اور ہر گھنٹے میں اللہ تعالیٰ جمعتہ المبارک کی برکت سے چھ ہزار گناہگاروں کی مغفرت فرماتا ہے!

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں ہر دن کو کسی نہ کسی شکل میں اٹھایا جائے گا لیکن جمعتہ المبارک کو نہایت حسین و جمیل دلہن کی صورت میں آراستہ و پیراستہ ظاہر کیا جائے گا اس کی عزت و تعظیم کرنے والے اسے ایسے

گھیرے ہوں گے جیسے عورتیں دلہن کو گھیرے ہوتی ہیں' تاکہ اسے اس کے محبوب مالک تک پہنچا دیں' وہ لوگ جمعتہ المبارک کے انوار و تجلیات سے منور ہوں گے اور ان کے آگے نہایت عمدہ خوشبو' اور دلکش روشنی ہوگی۔ جیسے وہ کافور کے پہاڑ سے برآمد ہوئے ہیں۔ تمام جن و انس کی نگاہیں ان پر لگی ہوں گی' لوگ تعجب سے ان کے گرد گھومتے ہوں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوں!

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "یغفر اللہ لیلة الجمعة لاھل الاسلام اجمعین' جمعتہ المبارک کی شب اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی مغفرت فرماتا ہے! سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' علماء کرام کی ایک جماعت شب جمعہ کو شب قدر پر فضیلت دیتی ہے اس لئے کہ شب جمعہ بار بار آتی ہے جس کے باعث اس کا ثواب بڑھ جاتا ہے (غنیہ) ابن الملقن الحدائق میں رقم فرماتے ہیں "حضرت امام احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگو! کیا میں تمہیں تین بشارتیں نہ سنادوں؟ جنہیں جبریل امین لائے ہیں!

صحابہ کرام! عرض گزار ہوئے ضرور ارشاد فرمائیے! آپ نے فرمایا! مجھے بشارت دی گئی ہے کہ ہر شب جمعہ کو اللہ تعالیٰ ستر ہزار افراد کو جہنم کی آزادی سے نوازتا ہے' نیز فرمایا مجھے بشارت دی گئی کہ ہر شب جمعہ میری امت پر اللہ تعالیٰ ننانوے بار نظر رحمت فرماتا ہے۔ ظاہر ہے جسے نظر رحمت سے دیکھے گا اسے بخشش سے نوازے گا! حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے شب جمعہ کی آمد پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے "مرحبا بلیلة العتق والمغفرة! مرحبا اے آزادی اور مغفرت کی رات! خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو اس رات مصروف عبادت ہوتا ہے اور

خرابی ہے جو عمل خیر سے غفلت برتتا ہے! نیز فرمایا اللہ تعالیٰ ہر شب جمعہ ایک لاکھ ایسے آدمیوں کی مغفرت فرماتا ہے جو مستحق سزا ہوتے ہیں! (رواہ الطبرانی)

مزید فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذا سلمت الجمعة سلمت الایام جس کا جمعہ سالم ہوا اس کے تمام دن سلامتی والے ہوئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب دنوں کی تخلیق فرمائی تو میری امت کے لئے جمعتہ المبارک کو خاص فرما کر دوسری امتوں پر فضیلت دی! پھر ہر وہ نیک عمل جو مسلمان جمعتہ المبارک کو کرتا ہے اس کے عوض ستر ستر نیکیاں درج کی جاتی ہیں! اور جو مسلمان جمعہ یا شب جمعہ کو فوت ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور دنیا سے عالم آخرت میں مغفرت کے ساتھ جاتا ہے۔ طبرانی کی روایت ہے جو جمعہ کو فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے شہادت کا درجہ عنایت فرماتا ہے اور قیامت تک وہ قبر میں ہر قسم کے عذاب سے محفوظ کر دیا جاتا ہے!

لطیفہ :- حضرت رومانی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ جمعتہ المبارک کے دن فوت ہو جانے والے پر نماز جنازہ کی مزید تاکید آئی ہے۔ اسی طرح عیدین' یوم عرفہ اور عاشورہ میں فوت ہو جانے والے کی نماز میں شامل ہونے کو موکد کیا گیا ہے۔ اسے ابن ملقن نے عمدہ میں بیان کیا!

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "یا عمر علیم بلصلاۃ الجمعة فانها تهدم الخطایا کما یهدم احدکم التواب من داره! اے عمر! نماز جمعہ کو اپنی ذات پر لازم کر لو! کیونکہ یہ گناہوں کو اس طرح دور کر دیتی ہے جیسے تم اپنے گھر سے گرد و غبار کو دور کر دیتے ہو! یا عمر! ایسا کوئی بندہ نہیں جو احترام جمعہ کے لئے غسل کرے اور پھر وہ گناہوں سے ایسے پاک صاف نہ ہو جائے جیسے آج ہی

پیدا ہوا ہے! جو مسلمان نماز جمعہ کے لئے گھر سے نکلتا ہے اس کے لئے کنکر، پتھر یا مٹی یہاں تک کہ جہاں سجدہ کرتا ہے وہ جگہ بھی اس کے لئے شہادت دیتی ہے! جو شخص نہایا، صاف ستھرا لباس پہن کر نماز جمعہ کے لئے نکلا اللہ تعالیٰ اس پر اپنی خصوصی نگاہ کرم فرماتا ہے! اور اس کی دینی و دنیوی حاجات میں کفالت فرماتا ہے!

اللہ تعالیٰ جمعتہ المبارک کے دن فرشتوں کی جماعتیں اتارتا ہے جو اذان جمعہ تک ہر طرف گھومتے پھرتے ہیں اور اذان سنتے ہی مساجد کے دروازوں پر آ جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کون اذان سے قبل آیا اور ذکر و عبادت میں مصروف ہے جو موجود ہوں اور ان کے لئے مغفرت کی التجا کرتے ہیں۔ نیز مساجد میں داخل ہونے والوں کی گنتی کرتے ہیں اور ان سے مصافحہ کرتے ہیں، ان کے لئے استغفار کرتے ہیں، اور خطیب جب خطبہ پڑھنے لگتا ہے تو یہ بھی اپنے دفتر لپیٹ کر شامل ہو جاتے ہیں، تاکہ جمعتہ المبارک کی برکات حاصل کریں، جب امام بعد از سلام دعا کرتا ہے تو یہ امین کہتے ہیں، اور پھر ان کے وسیلہ سے تمام لوگوں کی مغفرت ہو جاتی ہے، جب لوگ واپس لوٹتے ہیں تو یہ بھی ان کے ذکرواذکار، تسبیح و استغفار لے کر آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں، یہاں تک کہ عرش کے نیچے پہنچ کر اللہ تعالیٰ سے عرض گزار ہوتے ہیں الٰہی! یہ فلاں شہر کے لوگوں کی نماز جمعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسے جبریل علیہ السلام کے سپرد کردو اور کہو کہ اس نماز کو فلاں خزانہ میں لے جاؤ۔ جہاں ان لوگوں کے اعمال نامے ہیں۔ چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام ان کی نمازوں کو اس خزانے میں رکھ دیتے ہیں جو قیامت تک وہی محفوظ رہیں گی!

فائدہ:۔ جو شخص جمعتہ المبارک کے دن سورۂ کہف پڑھتا ہے اس کے لئے آئندہ جمعہ تک انوار و تجلیات کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ (رواہ الحاکم)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جو شخص جمعتہ

المبارک کو سورۂ آل عمران کی تلاوت کرے گا تو سورج کے غروب ہونے تک اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فرشتوں کی دعائیں اس کے لئے جاری رہتی ہیں!

بعض اکابر نے فرمایا ہے جو شخص سورۂ آل عمران کی جمعتہ المبارک کے روز تلاوت کرتا ہے۔ سورج کے غروب ہونے سے پہلے پہلے اس کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں گویا کہ آفتاب اس کے گناہوں کو مٹا کر غروب ہوتا ہے!

سورۂ بقرہ اور آل عمران کی جمعتہ المبارک کے دن تلاوت کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ اتنا وسیع نور عطا فرماتا ہے جس سے تمام زمین و آسمان منور ہو جاتے ہیں۔:

حضرت علائی علیہ الرحمتہ سورۂ کہف کی تفسیر میں رقم فرماتے ہیں کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر تنگ منہ بوتل میں بند کر کے اپنے مکان میں رکھے گا وہ بمع اہل خانہ فقر و قرض اور لوگوں کی تکالیف سے محفوظ رہیں گے اور محتاجی کا منہ تک نہیں دیکھیں گے!

برکات نماز جمعہ :۔ حضرت سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں، کسی شخص نے مجھے بیان کیا کہ میں اپنے کھیت کو پانی دینے سے اکثر غافل رہتا ہوں اس کا باعث یہ ہے کہ ایک مرتبہ جمعتہ المبارک کا وقت ہوگیا ادھر میرا گدھا بھاگ اٹھا ! ادھر مجھے اپنے باغ کو پانی دینے کی اشد ضرورت تھی۔ نیز میرا پڑوسی کہنے لگا اگر اس وقت پانی نہیں لگاؤ گے تو تمہاری باری بڑی مدت بعد آئے گی اور اسی وقت چکی میں آٹا پیسنے کے لئے دانے بھی ڈالے جا چکے تھے، باوجودیکہ ان تمام ضروری امور کے میں جمعتہ المبارک کے لئے حاضر ہوگیا! کیونکہ نماز ہر چیز سے اقدم ہے! جمعتہ المبارک کی ادائیگی کے بعد جب واپس پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں! کہ میرا باغ سیراب ہو چکا ہے اور گدھے کے پیچھے بھیڑیئے پڑے تو وہ بھاگا اور گھر آ کھڑا ہوا، رہا آٹا تو کوئی اور صاحب چکی پر دانے لایا اس نے اپنے آٹے کی بجائے میری بوری اٹھا لی اور چلتا بنا! میرے

گھر کے پاس سے اس کا گزر ہوا تو میری بیوی نے بوری پہچان کر اس سے پکڑ لی! القصہ ان تمام برکات کا ظہور فقط یقین کامل کے ساتھ جمعتہ المبارک کی ادائیگی کے سوا اور کچھ نہیں !!

حکایت :- حضرت مطرف تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جمعتہ المبارک کی رات اپنے گھوڑے پر سوار جامع مسجد جایا کرتے تھے کہ ان کا عصا روشن ہوگیا' ایک دن تو یوں ہوا کہ اپنی اپنی قبروں میں مردے نظر آنے لگے! اور کہہ رہے ہیں یہ "مطرف" ہے جو جامع مسجد میں جمعتہ المبارک کے لئے جا رہے۔ میں نے ان سے دریافت کیا' کیا تمہیں جمعتہ المبارک کا علم ہے! بولے ہاں! ہم خوب پہچانتے ہیں پھر سوال کیا کیسے؟ جواباً" کہا سلام بسلام من یوم صالح۔:۔

عظمت جمعتہ المبارک :- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے بعض افراد کو بیت المقدس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف دیکھا' ان کے بدن پر صبر کا لباس' شکر کی دستار' توکل کا عصاء' خشیت الٰہی کی نعلین تھی' حضرت کلیم اللہ علیہ السلام یہ منظر دیکھ کر بہت مسرور ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی اور فرمایا! میرے کلیم میں نے امت محمدی علیہ السلام والصلوۃ کے لئے ایک دن ایسا بنایا ہے جب اس میں دو رکعت امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء پڑھے گی تو ان کی دو رکعت قوم موسیٰ علیہ السلام کی عبادت سے افضل ہوں گی! حضرت کلیم اللہ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ وہ کونسا دن ہے فرمایا جمعتہ المبارک! نیز فرمایا شنبہ آپ کا یک شنبہ عیسیٰ علیہ السلام کے لئے' دو شنبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے سہ شنبہ حضرت زکریا علیہ السلام کے لئے' چہار شنبہ حضرت یحیٰ علیہ السلام' پنج شنبہ حضرت آدم علیہ السلام اور جمعتہ المبارک سید عالم نبی مکرم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کے لئے مختص فرمایا۔:۔

فرشتوں کا جمعہ :- حدیث شریف میں ہے کہ جب جمعہ آتا ہے تو فرشتے بحکم الٰہی چوتھے آسمان پر بیت المعمور میں جمع ہوتے ہیں' اس کے چار مینار جو یاقوت سرخ' زبر جد سبز' طلائے احمر اور نقرۂ سفید (چاندنی) سے بنے ہوئے ہیں' حضرت جبریل علیہ السلام منارۂ نقرہ سفید پر چڑھ کر اذان پڑھتے ہیں' حضرت میکائیل علیہ السلام زبرسبز کے منبر پر جلوہ افروز ہوکر خطبہ جمعہ پڑھتے ہیں' حضرت اسرافیل علیہ السلام امامت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں الٰہی! میری اذان کا ثواب جو تو نے مجھے عطا فرمایا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امت میں جو موذن ہیں انہیں عنایت فرما دے' حضرت میکائیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں الٰہی خطبہ جمعہ پر جو ثواب تو نے مجھے عطا فرمایا اسے امت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کے خطباء کو عنایت فرما دے۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں۔ الٰہی میری امامت پر جو ثواب مجھے دیا ہے میری طرف سے امت محمدیہ کے ائمہ کرام کو عنایت فرما دے اور پھر تمام فرشتے عرض کرتے ہیں الٰہی ہمیں جمعتہ المبارک ادا کرنے پر جتنا بھی ثواب عطا کیا گیا ہم تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو تحفہ" پیش کرتے ہیں' انہیں عنایت فرما دے اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تم مجھے اپنا کرم دکھاتے ہو! میرے فرشتو گواہ رہو میں نے امت محمدیہ کو مغفرت و بخشش سے نواز دیا۔ بیان کرتے ہیں اذان دینے کی سعادت سب سے پہلے جبریل علیہ السلام ہی کو حاصل ہوئی! نیز ارشاد فرماتے ہیں کہ جمعتہ المبارک کی رات فرشتوں کو حکم دیا جاتا ہے آسمان کے دروازے کھول دو! اللہ تعالیٰ جیسے اس کی شان کے لائق ہے پھر اپنے بندوں پر نگاہ کرم ڈالا ہے جو رات قیام و رکوع و سجود میں مصروف ہوتے ہیں ان کے لئے فرماتا ہے میں انہیں قیام کی جزا دوں گا اور جو سو رہے ہیں وہ اپنے عمل کا بدلہ پائیں گے! پھر رات کے آخری حصہ میں ندا کرتا ہے میں نے قیام کرنے

والوں کی برکت سے سونے والوں کو بھی اپنی مغفرت سے نواز دیا کیونکہ بخیلی میری شان کے مناسب نہیں۔:۔

دعوت خاص :۔ جب جنتی جنت میں پہنچیں گے تو شنبہ کے روز تمام جنتیوں کی جنت الخلد میں حضرت آدم علیہ السلام، سہ شنبہ کو جنت الماویٰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام چہار شنبہ کو جنت عدن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پنج شنبہ کو شجر طوبیٰ کے نیچے سید الانبیاء جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ضیافت ہوگی شجر طوبیٰ کی وسعت و کشادگی کا اندازہ اسی بات سے لگا لیجئے کہ وہ کتنا بڑا ہوگا کہتے ہیں۔ اگر اس کا ایک پتہ گرے تو تمام روئے زمین کو چھپا لے، اس کا مرکز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جنتی محل کے صحن میں ہے اس کے پھل جنت کے تمام پھلوں پھولوں کی طرح ہوں گے۔ دلکش رنگ سکون بخش مزے، سیاہی کا نام تک نہ ہوگا اور اسی سے ہر قسم سے زیورات اور لباس بھی نکلیں گے!

حضرت کعب الاحبار فرماتے ہیں مجھے قسم ہے اس ذات اقدس کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن نازل فرمایا اگر کوئی شخص تیز رفتار اونٹ پر سوار ہو کر اس کی جڑ کا چکر لگائے تو طے نہیں کر سکے گا حتی کہ بوڑھا ہو کر ختم بھی ہو جائے حضرت نسفی علیہ السلام فرماتے شجر طوبیٰ کے نیچے اگر کوئی پرندہ پرواز کرے تو وہ پرواز کرتے کرتے زندگی ہار جائے گا مگر اس کے نیچے سے باہر نہیں نکل پائے گا! پھر جمعتہ المبارک کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام جنتیوں کی ضیافت و دعوت ہوگی اور وہ اپنے کرم سے اپنی رضا و خوشنودی کا اظہار فرمائے گا۔ بعض مفسر "رضوان من اللہ اکبر" سے اسی ضیافت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ مزید تفصیل کتاب کے آخر میں درج کی جائے گی! انشاء اللہ العزیز،

نکاح حضرت آدم و حوا علیہما السلام :- اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جمعۃ المبارک کے دن ظاہر فرمایا' جمعہ کے روز ہی نکاح فرمایا! جنت کو آراستہ کیا! شجرطوبیٰ کے نیچے فرشتوں کی برات سجائی اور ارشاد فرمایا! الحمد ثنائی والعظمة ازاری' والکبریاء' ردائی' والخلق کلھم عبیدی وامائی خلقت الاشیاء کلھا زوجین علٰی انھم یوحدونی اشھدکم انی قد زوجت آدم بحواء علی ان یصدقھا عشر صلوت علی نبیی محمد صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ! حمد میری تعریف عظمت میری چادر' بزرگی میری رداء' مخلوق میری مطیع' میں نے ہر ایک کو جوڑا جوڑا پیدا فرمایا تاکہ میری توحید کا اقرار کریں ! فرشتو! گواہ رہو میں نے حضرت آدم علیہ السلام کا نکاح حضرت حوا سے اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر دس بار درود شریف کے بدلے کیا جو ان کا حق مہر قرار دیا ہے-:-

غسل جمعہ :- بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شہر پیدا فرمایا ہے جس کی دیواریں انڈے کی طرح سفید اس کے ستر ہزار دروازے ہیں اور اس میں بے شمار فرشتوں کا بسیرا ہے' وہ جمعۃ المبارک کے دن امت محمدیہ کے ان خوش نصیب افراد کے لئے بخشش کی دعائیں کرتے رہتے ہیں جو جمعۃ المبارک کے احترام کے لئے غسل کرتے ہیں-:-

ہرنی کی فریاد :- بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک ہرنی پر گزر ہوا جسے شکاری نے جال میں جکڑ رکھا تھا- ہرنی نے آپ سے عرض کیا اے روح اللہ ! مجھے اس سے اتنی دیر کے لئے اجازت دلا دیجئے کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا آؤں- آپ نے شکاری کو چھوڑنے کا حکم دیا تو وہ کہنے لگا یہ نہیں آئے گی! ہرنی نے پکار کر کہا! اے روح اللہ! اگر میں وعدہ کے مطابق

واپس نہ آؤ تو میرا حال اس شخص سے بھی بدتر ہو جسے جمعۃ المبارک کو پانی بھی میسر ہو اور پھر وہ غسل نہ کرے، شکاری نے آپ کے کہنے پر ہرنی کو چھوڑ دیا! اور وہ بچوں کو دودھ پلا کر واپس لوٹ آئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شکاری کو سونے کی ڈلی دے کر اسے آزاد کرنے کی خواہش کا اظہار کیا مگر وہ ذبح کر چکا تھا! آپ نے یہ منظر دیکھ کر اسے بد دعا دی کہ تجھے برکت نصیب نہ ہو، چنانچہ ان کی دعا کا نتیجہ ہے آج تک شکاریوں کے لئے برکت نہیں ہوتی!

معجزۂ مصطفیٰ ﷺ:- اسی طرح حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ بہت مشہور معجزہ ہے کہ آپ ایک مرتبہ جنگل میں تشریف لے گئے، ایک ہرنی کو جال میں پھنسا ہوا دیکھا، قریب ہی ایک یہودی شکاری سو رہا تھا! ہرنی نے آپ سے رہائی کی فریاد کی! اور عرض کیا میں بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جاؤں گی آپ نے فرمایا اگر تو واپس نہ آئے تو پھر تمہارا کیا معاملہ ہو! اس نے عرض کیا پھر قیامت کے دن میرا حشر ان بدنصیبوں کے ساتھ ہو جو آپ کی ذات اقدس پر درود و سلام نہیں پڑھتے، چنانچہ آپ نے ہرنی کو رہا کر دیا اور اسی مقام پر واپسی کے منتظر رہے، یہودی بیدار ہوا شکار کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا میں نے اسے اس وعدہ پر چھوڑا دیا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جائے گی۔ یہودی کہنے لگا یہ کیسے ممکن ہے جو شکار، جال سے بچ نکلا پھر کیسے پھنسے گا ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ہرنی اپنے بچوں سمیت حاضر ہو کر قدم بوس ہوئی، آپ کا یہ معجزہ دیکھ کر یہودی بھی پاؤں میں گر پڑا۔ نبی کریم رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ یہودی اور دوسرا ہاتھ ہرنی کے سر پر رکھ دیا۔ شاعر نے اس کی یوں منظر کشی کی ہے۔

جھک گئے سر ہرنی، اور کافر کے دونوں ساتھ ساتھ
رکھ دیا دونوں کے سر پر رحمتِ عالم نے ہاتھ
پھر بشارت اِس کو اور اُس کی ملی سرکار سے

جاں سے آزاد تو اور تو عذاب نار سے
(شفاء القلوب)(تابش قصوری)

غسل جمعہ :۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس شخص کے لئے مغفرت و بخشش کی دعائیں کرتے ہیں جو نماز جمعہ کی ادائیگی کی نیت سے غسل کرتا ہے' آپ کا ارشاد ہے بے شک جمعہ کا غسل بالوں کی جڑوں سے بھی خطاؤں کو نکال باہر کرتا ہے'

طبرانی نے کبیر کی روایت بیان کی ہے کہ غسل جمعہ گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ ہے! جو مسلمان غسل جمعہ کے لئے جاتا ہے اسے ہر ایک قدم پر بیس بیس نیکیاں ملتی ہیں اور جب نماز جمعہ ادا کرکے واپس لوٹتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں دو صد سال کے نیک اعمال کرنے کا ثواب ملتا ہے۔:۔

جمعہ کے دن ناخن کٹانے کی برکت سے مسلمان ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پریشانیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ جمعہ کے دن بال کٹانا' خوشبو لگانا' نئے یا صاف ستھرے کپڑے پہن کر سکون و اطمینان سے جمعہ ادا کرنے والے کے لئے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان جو کوئی خطا و لغزش ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔:۔

خطبہ جمعہ کے دوران خود خاموش رہے اوروں کو خاموش نہ کرائے ورنہ ثواب سے محروم رہ جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ فضیلت جمعہ کو ہاتھوں سے دھو ڈالتا ہے ۔:۔

جمعۃ المبارک کے لئے ایسی خوشبو لگائے جس کا رنگ ظاہر نہ ہو صرف خوشبو ہو تو یہ بہت ہی بہتر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! مجھے دنیا میں تین چیزیں محبوب ہیں' خوشبو' پاکیزہ' حیادار عورت اور پھر نماز تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے! تاہم آپ کا خوشبو کو پسند کرنا ذاتی طور پر نہیں تھا بلکہ فرشتوں کے حقوق کو ملحوظ رکھنا تھا! کیونکہ آپ کو تو خوشبو لگانے کی

چنداں ضرورت نہیں تھی، آپ کا جسم اطہر ہمیشہ معطر رہتا جہاں جہاں سے گزر فرماتے وہ گلی اور بازار مہک اٹھتے بلکہ آپ کا پسینہ بھی مشکبار تھا کسی نے اس سلسلہ میں کیا خوب کہا ہے۔

عطر جنت میں بھی اتنی خوشبو نہیں
جنتی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عمدہ ترین خوشبو مشک ہے۔ لہٰذا جمعتہ المبارک کو مشک کا استعمال بہتر ہے، کیونکہ اس سے خوشبو مہکتی ہے اور کپڑوں پر رنگ وغیرہ ظاہر نہیں ہوتا، ہاں خوشبو لگانا صرف جمعتہ المبارک سے ہی خاص نہیں بلکہ جب چاہیں خوشبو استعمال کریں۔ جہاں اجتماع ہو وہاں پر شمولیت کے لئے خوشبو کا لگانا بہت اچھا ہے! البتہ جمعہ کے لئے زیادہ تاکید ہے! ہاں جتنے بھی غسل مسنون ہیں ان میں افضل جمعتہ المبارک کا غسل ہے۔

عید مبارک! حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الجمعۃ عید للمسلمین، جمعتہ المبارک مسلمانوں کے لئے عید ہے!

(نوٹ) سال میں باون جمعے آتے ہیں گویا کہ سال میں مسلمانوں کے لئے باون عیدیں تو یہ ہیں اور دو عیدیں "عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے نام سے معروف ہیں، پھر عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یار لوگ شور مچاتے ہیں کہ عیدیں تو صرف دو ہی ہیں، یہ کہہ کر من وجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان "جمعتہ المبارک کو عید قرار دینے کا انکار کرتے ہیں حالانکہ مسلمانوں کے لئے تو سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے سالانہ پچپن عیدیں بنتی ہیں (تابش قصوری)

لباس جمعہ:۔ جمعتہ المبارک کے لئے سفید لباس پہننا افضل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ سفید لباس پہنا کرو کیونکہ وہ نہایت

پاکیزہ اور صاف ہے اور سفید لباس ہی میں مردوں کو کفن دیا کرو!

ترمذی شریف میں سیاہ لباس پہننا خلاف سنت ٹھہرایا گیا ہے! بلکہ بعض اکابر نے تو سیاہ لباس کا دیکھنا بھی مکروہ قرار دیا ہے' شرح مھذب میں ہے سفید' سرخ زرد' اور سبز لباس پہننا جائز ہے! شرح مہذب میں ہے کہ سب سے پہلے خلفاء بنی عباس نے سیاہ لباس اختیار کیا کیونکہ حضرت عباس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم سیاہ تھا! اور انصار کا زرد تھا!

عمامہ شریف :- نماز جمعہ کے لئے عمامہ باندھنا مستحب ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ نماز جمعہ کے لئے عمامہ باندھ کر آنے والوں پر اللہ تعالیٰ خصوصی رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے اس کے لئے دعائیں مانگتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا لباس تیار کراتے تو اسے جمعۃ المبارک کے روز پہننے کا آغاز فرماتے! آپ نے فرمایا نیا لباس پہن کر اس دعا کو پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ اس کی زندگی اور موت کی حالت میں پردہ پوشی فرمائے گا' الحمد للہ الذی کسانی ما اواری به عورتی واتجمل به فی حیاتی' اپنے پرانے کپڑے صدقہ کردے' ابوداؤد شریف میں ہے کہ نبی کریم نیا لباس پہن کر یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے۔

اللھم لک الحمد انت کسوتنیه اسالک خیر وخیر ما صنع له واعو ذبک من شره وشر ما صنع له'

دعائیں قبول :- دعا کی قبولیت کے اوقات میں غروب آفتاب کا وقت بھی ہے' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' عصر کے بعد آخر ساعت تک قبولیت کو تلاش کرو' رواہ' ابوداؤد' نسائی' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے خطیب کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کی تکمیل تک دعا کی قبولیت کا وقت ہے!

جمعہ اور صلوۃ و سلام :- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر جمعتہ المبارک کے دن ۸۰ بار درود شریف پڑھتا ہے اس کے اسی سالہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عرض گزار ہوئے ہم آپ پر درود شریف کیسے پڑھیں آپ نے فرمایا پڑھئے، اللھم صل علٰی محمد عبد ونبیک ورسولک النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم!

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم فرماتے ہیں جمعتہ المبارک کے دن جو شخص مجھ پر سات بار درود شریف پڑھے گا میری شفاعت اس کے لئے لازمی ہوگی!

نیز سورۂ یٰسین کو جمعہ کی شب پڑھنے والے کو مغفرت کی بشارت دی گئی ہے اور سورۂ حم، الدخان جمعہ کے دن یا رات کو پڑھنے والا دارِدنیا میں ہی جنت میں اپنا محل دیکھ لیتا ہے!

جمعہ اور سفر:- طلوع فجر پر ہی جمعہ فرض ہو جاتا ہے اس کے بعد سفر کرنا جائز نہیں، سوائے ایسی صورت کے جہاں وقت ہوا وہیں جمعہ ادا کرلے گا تو سفر اختیار کرسکتا ہے۔ جمعہ کے مستحبات میں یہ بھی ہے کہ مسلمان کو جمعہ پڑھنے کی ایک روز قبل ہی تیاری کرلینی چاہئے۔ شرح مہذب میں ہے کہ جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو مسجد میں جتنے لوگ ہوں انہیں نوافل، سنن وغیرہ کوئی نماز ادا نہیں کرنی چاہئے۔

جمعہ کا قصداً چھوڑنا :- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بلا عذر تین جمعے چھوڑے گویا کہ اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا، حضرت ماوردی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں جس کا جمعہ رہ جائے اسے چاہئے کہ کم از کم نصف دینار صدقہ کرے بشرطیکہ کہ بلا عذر ایسا ہو!

فضائل زکوٰۃ

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ نے فرمایا انما الصدقات للفقراء والمساکین بیشک صدقات (زکوٰۃ) کے مستحق فقراء اور مساکین ہیں۔:۔

فقیر اور مسکین میں کیافرق ہے اس کی کیفیت باب صدقہ میں آ رہی ہے' تاہم ان کی فضیلت میں جو فرق ہے اس کا اختصاراً بیان کر دیا جاتا ہے' سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو اکثر فقراء نظر پڑے اور دوزخ میں عورتوں کی کثرت دیکھی' (بخاری و مسلم) حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اس میں بکثرت مالدار دیکھے!

سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم فرماتے ہیں۔ (دروازہ جنت پر ایک امیر اور غریب مسلمان کی ملاقات ہوئی غریب کو تو جنت میں جانے کی اسی وقت اجازت عطا ہوئی لیکن امیر عرصہ دراز تک باب جنت پر ہی رکا رہا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا! پھر اسے بھی اجازت عطا ہوئی! غریب سے جب اس امیر کی جنت میں ملاقات ہوی تو اس نے دریافت کیا تجھے کس چیز کے باعث وہی رکنے کا حکم ہوا اور تمہاری وہاں کیا کیفیت رہی' امیر کہنے لگا اور باتیں تو چھوڑ دیئے' یہ سنئے جب مجھے باب جنت پر روک دیا گیا تو میرا مارے خوف کے اتنا پسینہ چھوٹا' اگر ایک ہزار پیاسے اونٹ بھی ہوتے تو وہ سیراب ہو جاتے! (رواہ احمد باسناد قوی) باب المناقب میں اس کی مزید تفصیل آئے گی!

جناب رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم عموماً" دعا فرمایا کرتے' الٰہی مجھے مسکینی کے عالم میں رکھ اور مسکینی ہی کی حالت میں دار بقا کیطرف روانہ فرما! اور قیامت میں مساکین کی جماعت میں اٹھانا!

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و سلم یہ کیوں ؟ فرمایا! اس لئے کہ مساکین اُمراء سے

چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے (ظاہر ہے ان کے گوشواروں کو دیکھنے میں اتنا وقت صرف ہو جائے گا اور فقراء خالی ہاتھ ہوں گے اس لئے بلا حساب و کتاب جنت میں پہنچ جائیں گے۔ (تابش قصوری)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! کسی بھی مسکین کو دروازے سے خالی نہ لوٹانا! اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ دینا پڑے اور مساکین سے محبت کرو ان کو قرب دو' کیونکہ قیامت میں اللہ تعالیٰ انہیں کے سبب اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے گا۔ (ترمذی)

حضرت امام قرطبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں مساکین سے متواضع مراد ہیں!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اغنیاء فقراء کے حقوق کی عدم ادائیگی کے باعث ظلم کے مرتکب ٹھہریں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر لازم فرمائے' اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنے عزو جلال کی قسم فقراء کو اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں دور رکھو گا!

مسئلہ! زکوٰۃ کا مستحق اگر زکوٰۃ لینے سے انکار کرے تو خطا کار ہو گا! بخلاف نذر کے! کیونکہ نذر ماننے میں انسان از خود کسی کو اختیار کرتا ہے لیکن مالدار پر تو شارع علیہ السلام کی طرف سے زکوٰۃ کی ادائیگی کا فرض ہے! اور اس سے رکنے میں اسلام کے اہم رکن کو معطل کرنے کے مترادف ہے اسے یوں سمجھنا چاہئے کہ ماہ رمضان میں مسافر کو افطار جائز ہے اور نذر کے روزے کو حالت سفر میں بھی چھوڑنا جائز نہیں۔:۔

مسئلہ! امام نووی فتاویٰ میں فرماتے ہیں بے نماز کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں! کیونکہ یہ بیوقوف اور کمینہ ہے اس کا مال زکوٰۃ پر تصرف مناسب نہیں! ہاں اگر نمازی بن جائے تو جائز ہے!

فائدہ:۔ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (الآیۃ) "وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع کر رکھتے ہیں اور راہ خدا میں

صرف نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے! جس دن جہنم کی آگ میں ڈالے جائیں گے! تو ان کی پشانیاں پہلو اور پیٹھ داغی جائے گی!

اس سلسلہ میں مفسرین فرماتے ہیں دیگر اعضاء کو چھوڑ کر پیشانی، پہلو اور پیٹھ ہی کا ذکر کیوں کیا گیا؟ اس کے جواب میں کہتے ہیں سوالی جب مالدار کے پاس آتا ہے تو اسے دیکھتے ہی امیر کے چہرے کا رنگ بدل جاتا ہے جب سوال کرتا ہے تو وہ پہلو پھیرتا ہے جب وہ پھر مانگتا ہے تو وہ پیٹھ دکھا کر چل دیتا ہے۔ بناء علیہ ان اعضاء ذکر کیا گیا! امام فخرالدین رازی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں ان کے لئے ان کا تمام مال وبال جان ہو گا صرف مال زکوٰۃ ہی نہیں کیونکہ زکوٰۃ تو کل مال پر فرض ہے!

حکایت :۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں! ایک شخص بہت مالدار تھا جب مرا اور اس کی قبر کھودی گئی تو وہاں بہت بڑا سانپ پایا گیا، لوگوں نے آپ کو اطلاع دی تو آپ نے فرمایا دوسری قبر کھود لو جب کھودی گئی تو وہاں بھی اژدہا نمودار ہوا، یہاں تک کے سات قبریں نکالی گئیں تو ہر جگہ سانپ کو موجود پایا! پھر ان کے ورثاء سے دریافت کیا گیا تو وہ کہنے لگے یہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کیا کرتا تھا! چنانچہ مجبوراً اسی اژدہے کے ساتھ ہی دفن کیا گیا۔:۔

حکایت :۔ حضرت امام عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں مجھے ایک با وثوق آدمی نے یہ حکایت بیان کی ایک شخص نے دوسرے آدمی کے پاس دو سو دینار اماناً" رکھے تھے کہ وہ فوت ہو گیا! اس کے لڑکے نے جب امانت طلب کی تو امین نے لوٹا دی لیکن لڑکے نے زیادہ کا دعویٰ کر دیا! قاضی نے فیصلہ سنایا اس کے باپ کی قبر کھولی جائے، جب قبر کھولی گئی تو اس کے جسم پر دو سو داغ نظر پڑے قاضی نے فرمایا یہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تھا اس لئے جتنی رقم دی تھی اتنے ہی داغ دیکھنے میں آئے اگر یہ رقم دو صد دینار سے زیادہ ہوتی تو اس پر داغ بھی زیادہ ہوتے!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب صاحب مال کے لئے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو جنت کے خازن فرشتوں میں سے ایک فرشتہ آ کر اس کی پشت پر ہاتھ پھیرتا ہے جس کے باعث اس کا دل زکوٰۃ کی ادائیگی پر آمادہ ہو جاتا ہے۔:۔

حکایت :۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ثعلبہ نامی ایک شخص اپنی غربت کی شکایت لئے حاضر ہوا' آپ نے فرمایا تیرے لئے یہی حالت بہتر ہے لیکن وہ بضد ا ہوا اور غربت سے دوری کی دعا کرائی! تو اس کا مال کثرت سے بڑھا! جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے لئے عامل بھیجے تو اس نے کہا یہ تو یہود و نصاریٰ کی طرح ٹیکس ہے جو ان سے لیا جاتا ہے قریش سے تو ایسا مطالبہ کبھی نہ ہوا! آپ نے دوبارہ عامل بھیجے تو وہ پھر منکر ہوا البتہ کمزور سی بکریاں آپ کے ہاں بھیج دیں۔ اسی اثناء میں حضرت جبریل امین حاضر خدمت ہوئے اور فرمایا اس کے گستاخانہ کلام اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں باتیں بنانے کے باعث اس کا ایمان سلب کر لیا ہے اور یہ آیت پڑھ کر سنا دی
وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتَانَا مِنْ فَضْلِهٖ!
پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے مال سے زکوٰۃ کبھی وصول نہ فرمائی حتیٰ کہ مرتد ہو کر مر گیا!

لطیفہ :۔ کافر سے جزیہ لینے کے باعث اس کی جان' مال' آبرو کی حفاظت ضروری ہو جاتی ہے ایسے ہی جو مسلمان صاحب نصاب بخوشی و مسرت زکوٰۃ ادا کرے گا آخرت میں اس کا خون' گوشت دوزخ پر حرام کر دیا جائے گا۔:۔

گذارش :۔ مسائل زکوٰۃ کی تفصیل کے لئے بہار شریعت از صدر الشریعتہ مولانا امجد علی اعظمی فتاویٰ رضویہ امام احمد رضا بریلوی' فتاویٰ نوریہ فقیہ اعظم مولانا الحاج ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی اشرفی رحمھم اللہ تعالیٰ' ملاحظہ کریں۔۔

(تابش قصوری)

''جسمانی زکوٰۃ'' روحانی پہلو!

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا بلاشبہ کان، آنکھ اور دل سبھی سے پوچھا جائے گا۔:

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں غلط کلام کے سننے کا اثر جو کان پر پڑتا ہے کھانے کے ضرر سے جو پیٹ میں پڑتا ہے، زیادہ نقصان دہ ہے، کیونکہ غذا تو فضلہ بن کر خارج ہو جاتی ہے لیکن غلط بات عمر بھر باقی رہتی ہے سننے والا بھی کہنے والے کے برابر ہوتا ہے۔:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص کسی قوم کی بات سنے حالانکہ وہ ناپسند کرتے ہوں تو روز قیامت اس کے کانوں میں سیسہ پلایا جائے گا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت ہر آنکھ روتی ہو گی سوا اس شخص کے جس کے دل میں مکھی کے سر کے برابر خوف نہ ہو گا! نیز فرمایا ہر آنکھ خوف خدا سے روز قیامت روتی ہو گی سوا اس کے جو محارم سے بچی رہی! اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے ندا کرتے ہیں مردو! عورتوں سے بچوں اور عورتو! مردوں سے بچو! ورنہ تباہی و بربادی کے سوا کچھ نہیں!

حکایت :۔ حضرت حبیب عجمی رضی اللہ تعالیٰ کو بعد انتقال کسی نے خواب میں دیکھا ان کا چہرہ چاند کی مانند روشن ہے لیکن اس میں ایک سیاہ داغ نمایاں ہے دریافت کرنے پر انہوں نے فرمایا ایک بار میری نظر ایک لڑکے پر پڑ گئی، پس

اسی کے باعث آگ لائی گئی اور اس کا اثر قائم ہو گیا اور مجھے کہا گیا اے حبیب ابھی تو تو نے ایک نگاہ ڈالی تھی اگر اس سے بڑھ جاتے تو تمہارے داغوں کو بھی بڑھا دیا جاتا!

حکایت :- بیان کرتے ہیں کہ کوئی شخص طواف میں یہ پڑھ رہا تھا اللھم اعوذبک من سھم عائر جب سبب دریافت کیا گیا تو وہ کہنے لگا میری آنکھ ایک خوبصورت لڑکے پر اچانک پڑ گئی! کیا دیکھتا ہوں کہ اسی ساعت ہوا سے ایک تیر آ لگا! میں نے آنکھ سے نکالا اس پر لکھا ہوا تھا تو نے اسے بنظر عبرت دیکھا تو ہم نے ادب کا تیر تجھ پر پھینکا اگر تو بنظر شہوت دیکھتا تو تیرے دل پر تیر فراق چلا دیتے یہاں تک کہ تو ہماری معرفت سے ہاتھ دھو بیٹھتا!

مسئلہ :- خوبصورت اَمرَدْ لڑکے کی طرف بنظر شہوت دیکھنا ایسے حرام ہے جیسے اپنی ماں، بہن پھوپھی کو بنظر شہوت دیکھنا حرام ہے یہاں تک کہ اپنی لونڈی کی طرف بھی قبل از استبراء دیکھنا حرام ہے، یعنی وہ جو نابالغہ قیدی ہو کر آئی ہو۔:۔

حکمت :- حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی نگاہ کو محفوظ رکھا تو بلا سے بچ رہے! حضرت زلیخا نے نظر ڈالی تو مصیبت میں مبتلا ہوئی، حضرت آدم علیہ السلام نے شجرہ پر نظر ڈالی تو جنت سے نکلنا پڑا، قابیل نے ہابیل کی ہمشیرہ کو دیکھا تو عذاب میں مبتلا ہوا حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اپنے فرزند دلبند حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بنظر شفقت دیکھا تو اسے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا! انہی کیفیات کے باعث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا گیا وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ اور ان کی طرف اپنی نگاہ نہ لے جائیے جنہیں ہم نے جوڑا جوڑا بنا کر متمتع ہونے کا موقعہ فراہم کیا!

نگاہ فراست :- حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمھا اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں ایک شخص مسجد میں نماز پڑھنے آیا، جب وہ نماز ادا کر رہا

تھا امام شافعی نے فرمایا معلوم ہوتا ہے یہ شخص بڑھئی ہے امام احمد نے کہا مجھے تو لوہار، لگتا ہے، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس سے دریافت کیا گیا وہ کہنے لگا گزشتہ سال بڑھئی تھا اور امسال لوہاری کا پیشہ اپنالیا ہے!

حضرت مولف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں امام شافعی کی فراست بڑھ کر ہے کہ گزشتہ ایک سال کی کیفیت سے مطلع فرمایا حضرت سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں، اگر کلام چاندی ہو تو خاموشی سونا ہے۔

و کم ساکت نال المنی بسکوته

و کم ناطق یجنی علیه لسانه

کتنے ہی وہ خوش بخت ہیں جو خاموشی کے باعث مراد حاصل کر لیتے ہیں اور کتنے ہی ایسے شخص ہیں جو بکثرت بولنے کے باوجود نامراد رہتے ہیں !!

جھوٹ کی مذمت :۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں جھوٹ بولنے والے کا حسن ختم ہو جاتا ہے جب حسن ختم ہوتا ہے تو وہ بد خلق ہو جاتا ہے جو بد خلق ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لیتا ہے!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کے نزدیک سب سے خطاکار چیز جھوٹ بولنے والی زبان ہے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو اس کے جھوٹ کی بدبو سے فرشتہ ایک میل کی مسافت تک دور ہو جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کا ہر جھوٹ لکھا جاتا ہے سوا ایسی بات کے جو مسلمانوں کے درمیان صلح کا سبب بنے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں میں صلح کراتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو درست کراتا ہے اور اسے ہر کلمہ کے بدلے ایک ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کیا جاتا ہے! اور اس کے گذشتہ گناہ معاف

ہو جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کیا تمہیں ایسے صدقہ سے آگاہ نہ کروں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو بہت پسند ہے! عرض کیا فرمایئے! آپ نے فرمایا لوگوں میں صلح کرانا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ سے روزی تنگ ہو جاتی ہے!

حضرت یعقوب سوسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان کے ظاہری اعضاء میں سے پسندیدہ تر زبان ہے' اسی لئے اسے اقرار توحید سے مزین فرمایا' لہٰذا ہر انسان پر لازم ہے کہ اپنی زبان کو جھوٹ سے پاک رکھے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا! شیطان کے پاس ایک سرمہ ہے' ایک قسم کا سفوف ہے نیز ایک قسم کی چٹنی بھی ہے' چٹنی' جھوٹ' سفوف' غصہ اور سرمہ غفلت کی نیند ہے۔

سچائی کی عظمت:۔ رسالہ قشیریہ میں ہے کہ سچائی دین کا ستون ہے' اسی سے کمال اور اسی سے انتظام و انصرام ہے' سچائی نبوت کا اعلیٰ درجہ ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سچائی کو لازم پکڑو کیونکہ وہ نیکوکار کی ہمدم ہے اور یہ دونوں جنتی ہیں! جھوٹ سے بچو' کیونکہ وہ بدکاری کا ہمدم اور وہ دونوں دوزخی ہیں!

نیز فرمایا سچائی کو لازم پکڑو کیونکہ یہی راہ صواب اور جنت کی رہنما ہے! جنتی آدمی ہمیشہ صداقت شعار ہوتا ہے اور سچائی کی حفاظت میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں صدیق بنا دیتا ہے۔ اور جو شخص ہمیشہ دوروغ گوئی سے کام لیتا ہے' اسی کی فکر میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کذاب لکھ دیتا ہے! حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں راستی ایسی تلوار

ہے وہ جس پر بھی رکھی جائے گی اپنا اثر دکھائے گی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ راست گو زیادہ سچے خواب دیکھا ہے (قرطبی)

حکایت :- حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ توبہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ایک شخص نے بارگاہ رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم میں حاضر ہو کر کہا میں مختلف برائیوں میں ملوث رہتا ہوں وہ میں چھوڑ نہیں سکتا آپ صرف مجھے ایک بات کا حکم دیں اسی پر میں عمل کروں گا اگر آپ پسند کرتے ہیں تو میں اسلام قبول کرلیتا ہوں آپ نے فرمایا تم جھوٹ کے قریب تک نہ جاؤ اور اسی ایک بات پر اسلام قبول کرلو! چنانچہ جب وہ اسلام میں داخل ہوا تو جن افعال مکروہ کا ارتکاب کیا کرتا تھا جب ایک ایک فعل کرنے پر آمادہ ہوا تو یہ سوچ کر وہ غلط فعل سے رک جاتا اگر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور آپ نے دریافت فرمالیا تو وہ جھوٹ تو بول نہیں سکوں گا اور اگر سچ بولوں تو شرم و ندامت محسوس ہو گی چنانچہ وہ اسی ایک بات کی برکت سے ہر برے فعل کے ارتکاب سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بچ گیا۔ :-

حکایت :- حضرت امام بخاری علیہ الرحمتہ ایک شخص کے ہاں دور دراز کا سفر کر کے حدیث حاصل کرنے گئے دیکھا کہ وہ اپنے دامن کو پھیلائے گھوڑے کو پچکار کر پکڑنے کی کوشش میں ہے، اور وہ گھوڑے کو یوں محسوس کر رہا ہے کہ اس کی جھولی میں جو ہیں، جب آپ اس کے پاس پہنچے اور دریافت کیا، کیا تمہارے پاس جو تھے جو گھوڑے کو بلا رہے تھے کہنے لگا نہیں بس یوں ہی، اس پر آپ نے فرمایا جو جانور کے ساتھ جھوٹ بولنے سے باز نہیں آیا ایسے شخص سے حدیث لینا جائز نہیں ہے۔ :-

حکایت :- بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمتہ کسی صاحب علم کے ہاں علم نحو پڑھنے لگے اس نے جملہ فعلیہ کی مثال دیتے ہوئے فرمایا

پڑھئے ضرب زید عمروا زید نے عمرو کو مارا' حضرت شبلی بولے کیا واقعی زید نے عمرو کو مارا تھا! استاد صاحب بولے ! نہیں یہ تو صرف مثال ہے آپ نے فرمایا جس علم کی ابتداء ہی جھوٹ پر ہو وہ میں سیکھتا ہی نہیں !

لطیفہ :۔ حضرت امام رازی اپنی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں گناہ سات اعضاء سے ہی سرزد ہوتا ہے وہ یہ ہیں دو کان' دو ' آنکھیں' دو ہاتھ' پیٹ' شرمگاہ' دو پاؤں' اور زبان' اور دوزخ کے دروازے بھی سات ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ' میں کلمے بھی سات ہیں پس ہر کلمہ ایک ایک عضو کے گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوزخ کا ایک ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

قاضی ابوالطیب سے کہا گیا تمہاری عمر بہت زیادہ ہو چکی ہے لیکن تمہارے اعضاء میں ابھی تک کو تغیر واقع نہیں ہوا ؟ فرمانے لگے میں نے ان کی جوانی میں حفاظت کی اب بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرما رہا ہے۔

حکایت :۔ حضرت سیدنا غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے کام کی بنیاد سچائی پر رکھی ہے یہی وجہ ہے کہ میں حصول علم کے لئے اپنی والدہ ماجدہ سے اجازت لیکر روانہ ہوا تو راستہ میں ڈاکوؤں نے میرے سچ بولنے کی برکت سے توبہ کرلی ! اور قافلے کا لوٹا ہوا تمام سامان واپس کر دیا!!

تکبر کی مذمت

ارشاد باری تعالیٰ ہے تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ہم آخرت تو انہیں لوگوں کے لئے نفع مند بنائیں گے جو دنیا میں فتنہ و فساد اور تکبر کا قصد نہیں کرتے!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس کے دل میں ذرہ بھر تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا! یعنی میدان حشر ہی میں اس کے تکبر کا سارا نشہ ہرن ہو جائے گا! اور صاف پاک ہو کر ہی جنت میں جائے گا! لیکن متکبرین کا انجام جہنم ہے۔:۔

متکبر ایسا شخص ہے جس میں وہ صفت نہ پائی جائے لیکن اپنے اندر اس صفت کے موجود ہونے کا اظہار کرنے کی کوشش کرے۔ جنتی وہ ہیں جو اوصاف جمیلہ کے اہل ہونے کے باوجود عاجزی' انکساری اور تواضع کو زیادہ پسند فرماتے ہیں! اور اپنی نیکیوں کی بجائے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو حرز جان بناتے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوتے ہی تھر تھر کانپنے لگا! آپ نے فرمایا حوصلہ رکھو میں تو ایسی والدہ کا فرزند ہوں جو سادہ سا گوشت استعمال فرماتی تھیں! حضرت ماوردی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں اس طرح سے اظہار محض عاجزی و انکساری کا درس دینا مقصود تھا تاکہ خودبینی اور خودنمائی کا شائبہ باقی نہ رہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! خودبینی و خودنمائی نیکیوں کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو!

حضرت سلیمان علیہ السلام ایک مرتبہ اپنے تخت پر پرواز کر رہے تھے کہ اپنی بڑائی کا ذرہ سا خیال پیدا ہوا اور تخت ڈھولنے لگا تو آپ نے فرمایا اے تخت سیدھا ہو جا! اس سے آواز آئی آپ استقامت پر رہیں! بیان کرتے ہیں کہ آپ کا تخت لمبائی میں تین کلومیٹر تھا! جسے جنوں نے بنایا! اس پر تین ہزار سونے اور چاندی کی کرسیاں تھیں سونے کی کرسیوں پر اس دور کے نبی اور چاندی کی کرسیوں پر علماء کرام بیٹھا کرتے تھے!

حکایت :- کسی نیک مرد کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کو طواف کعبہ کرتے دیکھا اس کے ساتھ خادم تھے جو دوسروں کو طواف سے روکتے تھے پھر ایک دن میں نے اسے بغداد کے پل پر لوگوں سے سوال کرتے پایا' میں نے غربت کا سبب معلوم کیا تو پکارا اٹھا' میں نے ایسے مقام پر تکبر اختیار کیا جہاں لوگ عاجزی' انکساری اور تواضع کرتے ہیں' اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ذلت مسلط فرما دی۔:۔

حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ جسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے اس کی عزت بڑھا دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ اسے اعلیٰ علیین کی رفاقت مل جاتی ہے اور جو تکبر کرتا ہے اس کا درجہ گھٹا کر اسفل السافلین میں پہنچا دیتا ہے۔:۔

حکایت :- حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک دن سرخ رنگ کی اونی دستار باندھے ہوئے ایک مدرسے گزر رہے تھے کہ طلباء نے انہیں پکڑ لیا اور پکارنے لگے تم یہودی ہو اسلام قبول کرو' میں نے باآواز بلند پڑھنا شروع کر دیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ طالب علم ایک لنگڑا گدھا لائے اور مجھے اس پر بیٹھا کر جلوس نکالنے لگے۔ بسطام کی گلیوں پھرا رہے تھے کہ کسی نے میری اس حالت کو دیکھ کر پوچھا ! یہ کیا ہے؟ میں نے جواباً" کہا میں ذکر الٰہی سے غافل ہو گیا تھا طلباء نے میری غفلت دور کر دی' میں تھکا ہوا تھا' انہوں نے

مجھے سواری مہیا کر دی!!

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاجزادے نے ایک ہزار درہم کی انگوٹھی بنوالی' آپ کو اطلاع ہوئی تو بیٹے سے فرمایا' مجھے اطلاع ہوئی ہے کہ تم نے ایک ہزار درہم کی انگوٹھی خرید کی ہے! میں حکم دیتا ہوں اسے تم فروخت کر کے ایک ہزار بھوکوں کو کھانا کھلا دو اور ایک دو درہم کی انگوٹھی پہن لو! اور اس پر نقش کراؤ! اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے اپنی معرفت حاصل کر لی!

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شیطان حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی سے لٹک گیا آپ نے فرمایا تو کون ہے کہنے لگا! ابلیس ہوں! آپ نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے! بولا میرے لئے اپنے رب سے معافی طلب فرمایئے! جب حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی سفارش کی تو حکم ہوا اسے کہو تو حضرت آدم علیہ السلام کے مزار شریف پر جا کر سجدہ کر لے! معاف کر دوں گا! شیطان بولا! جب میں نے ان کی ظاہری زندگی میں سجدہ نہیں کیا تو اب کیوں کروں!

حضرت یوسف علیہ السلام ایک دن آئینہ میں اپنے حسن و جمال کو دیکھ کر دل ہی دل میں کہنے لگے اگر میں غلام ہوتا تو میری بڑی قیمت ہوتی! پھر وقت آیا کہ آپ کے بھائیوں نے صرف بائیس درہم میں فروخت کر کے آپس میں دو دو درہم تقسیم کر لئے! البتہ ان کے بھائی یہودا نے کچھ نہ لیا!

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آئینہ دیکھ کر یہ پڑھا کرتے " الحمد للہ رب العلمین الذی احسن خلقی و سوّٰی خلقی و جعلنی بشرا سویا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم آپ فرماتے ہیں جب سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے میں آئینہ دیکھتے وقت ہمیشہ اس دعا کو پڑھتا ہوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ فرماتے ہیں، رات کو آئینہ دیکھنا، بھینگے پن کا خطرہ ہے!

حکایت :- بیان کرتے ہیں کہ کسی فرشتے نے اللہ تعالیٰ سے عرش کے طول و عرض کو دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نہیں دیکھ سکتا اس نے عرض کیا میری مدد فرمائے اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے قوت پرواز عطا کی اور بیس ہزار سال محو پرواز رہا لیکن جہاں سے چلا تھا وہی پڑا ہوا ہے! اس نے عرض کیا الٰہی! مجھے قوت بازو مزید عنایت فرما! چنانچہ پھر ستر ہزار برس تک پرواز کرتا رہا لیکن عرش کو سر نہ کر سکا! پوچھنے لگا ابھی کتنی مسافت باقی ہے ارشاد ہوا ابھی تو نصف بھی طے نہیں پایا! حکم ہوا تو واپس لوٹ جا! وہ اپنی جگہ واپس پلٹا تو ہیبت و جلال کے باعث اس کے بازو جل گئے، شب معراج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سفارش پر دوبارہ اسے بازو عطا ہوئے اور وہ پکارنے لگا! سبحان ربی الاعلیٰ

حکایت :- حضرت امام قرطبی شرح اسماء الحسنی میں درج فرماتے ہیں میں نے شاہ حبشہ نجاشی کو ایک دن سر پر تاج سجائے زمین پر بیٹھے دیکھا! جب پوچھا گیا تو کہنے لگا، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس شخص کو میں نعمت دوں اور وہ میرا شکر اور عاجزی اختیار کرے تو میں اپنی نعمتوں کو اس پر کامل کر دیتا ہوں! اور آج رات مجھے اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے اس لئے میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانے کے لئے عاجزی و تواضع اختیار کی ہے!

امام نووی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں جب حضرت عمرو بن امیہ ضمری اپنے رفقاء کے ساتھ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گرامی نامہ لے کر حاضر ہوئے تو اس نے حضور کا مکتوب عظمت نشان چوما، آنکھوں پر لگایا اور اپنے تخت سے اتر کر زمین پر بیٹھ گیا پھر دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا اس نے اعلان کیا! حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا جب بندہ اللہ تعالیٰ کی نعمت پر الحمدللہ کہتا ہے تو گویا وہ شکر بجالایا! پھر کہتا ہے الحمدللہ تو ثواب پاتا ہے تیسری بار کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نعمت پر شکر کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ شکر نعمت سے افضل ہے اگرچہ وہ نعمت کتنی ہی عظیم ہو! نیز فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت پائے اور چاہے کہ باقی رہے تو اسے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی کثرت کرنی چاہئے (طبرانی)

غیبت کی مذمت

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کا ارشاد ہے وَیلٌ لِکُلِّ ھُمَزَۃٍ تباہی و بربادی ہے ہر ایسے شخص کے لئے جو طعنہ باز اور غیبت کا شکار ہے' حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو کسی کی عدم موجودگی میں اس کی برائی کرتے ہیں ہمسفر آمنے سامنے برائی کرنے کو کہتے ہیں اور لمز عدم موجودگی میں کسی کے بارے غلط باتیں بنانا ہمزہ سے ہماز بھی آیا ہے جس سے ولید بن مغیرہ اور لمزہ سے ابی ابن خلف ہے' حضرت مقاتل فرماتے اول الذکر بکثرت قسمیں کھانے والا' ذلیل' کمینہ' حقیر' بدکار' سنگدل' بدخلق ان اوصاف قبیحہ کے ساتھ ساتھ وہ حرام زادہ بھی تھا۔

تفسیر خزائن العرفان میں حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ رقم فرماتے ہیں کہ ایک بار ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے کہا یہ تمام باتیں مجھ میں پائی جاتی ہیں البتہ ولد الزنا ہونے کی تو تجھے ہی خبر ہے اب تو سچ بتا میں کس کا نطفہ ہوں کیونکہ جن کی زبان سے یہ کلام نکلا ہے اس سے بڑھ کر کوئی سچا نہیں! ابن مغیرہ کی ماں بولی واقعی تو حرام زادہ ہے کیونکہ میرا صحیح خاوند مردانگی کے جوہر سے محروم تھا' لیکن گھر میں مال و دولت کی بہتات دیکھ کر میں نے وارث بنانے کے لئے فلاں چرواہے سے زنا کا ارتکاب کیا ہے تو اسی کا نطفہ ہے لیکن مؤلف کتاب ہٰذا نے یہ بات ابوجہل کی طرف قدرے تفاوت سے تحریر کی ہے ممکن ہے ابوجہل کی ماں بھی ایسے ہی فعل کی مرتکب ہوئی ہوا۔ (تابش قصوری)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وَامْرَاَتُہٗ حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے ابولہب کی بیوی بکثرت چغلی کھایا کرتی تھی، بعض نے کہا ہے وہ اتنی بدبخت تھی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راستہ میں رات کو کانٹے ڈال دیا کرتی تھی، لیکن آپ کے پائے اقدس کے نیچے وہ ریشم کی طرح نرم ہو جاتے تھے۔

فائدہ:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص مسلمانوں کے راستہ سے تکلیف دہ اشیاء کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیوں کا اضافہ فرما دیتا ہے، نیز اگر کسی مسافر کو گھر یا راستہ بتا دیتا ہے اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔:۔

موعظمت:۔ چغل خور جادوگر سے بھی بدترین ہے کیونکہ وہ ایک دن میں وہ کام کر گزرتا ہے جو جادوگر سے ایک ماہ میں بھی نہیں ہو پاتا، کتاب الرھن میں چغل خوری کو کبیرہ اور جادوگری کو صغیرہ گناہوں میں لکھا گیا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، چغل خور جنت میں نہیں جائے گا، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی جو شخص غیبت کا شکار ہوا اور پھر اس نے توبہ کر لی تب بھی وہ جنت میں سب سے آخر میں داخل ہو گا! اور جو شخص غیبت پر مصر ہوا وہ جہنم میں سب سے پہلے ڈالا جائے گا۔:۔

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے غلام خریدنا چاہا تو بائع نے کہا اس میں تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں البتہ چغلخوری کرتا ہے مشتری نے خرید لیا! چند دن گزرے تھے کہ اس نے اپنے مالک کی بیوی سے کہا تمہارا شوہر تم سے کوئی محبت نہیں کرتا وہ تو ایک کنیز لانا چاہتا اگر تو چاہتی ہے کہ وہ تیری طرف زیادہ راغب ہو تو تجھے یہ عمل کرنا چاہئے کہ اس کی داڑھی کے نیچے

سے استرہ کے ساتھ بال اتار لو! بعدہ وہ اپنے مالک کے پاس پہنچا اور کہنے لگا تمہاری زوجہ کسی اجنبی مرد سے ملوث ہے' اور اس کی باری میں تجھے قتل کرنا چاہتی ہے آج رات وہ اپنی کارروائی کرے گی تم اپنے آپ کو سویا ہوا ظاہر کرنا تجھے معلوم ہو جائے گا! چنانچہ وہ شخص مکر کی نیند سو رہا یہاں تک کہ وہ استرہ لئے آ موجود ہوئی خاوند نے اسے حقیقت سمجھا کہ واقعی مجھے قتل کرنا چاہتی ہے اس نے جلدی سے استرہ چھینا اور اس کا کام تمام کر دیا' عورت کے وارث آئے اور انہوں نے قصاص میں اسے قتل کر دیا!

حکایت:۔ حضرت داؤد طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مقام سے گزر رہے تھے کہ اچانک بے ہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش میں آئے تو لوگوں نے سبب معلوم کیا! کہا اس جگہ پر میں نے ایک شخص کی غیبت کی تھی' مجھے وہ خطا یاد آئی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کے بارے جواب دہی نے مجھے بھی بے ہوش کر دیا

حکایت:۔ حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ فلاں شخص تمہاری غیبت کرتا ہے آپ نے اس کے پاس تازہ کھجوروں کا ٹوکرہ بھر کر بھیج دیا اور فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تم نے اپنی نیکیاں ہدیہ دی ہیں لہٰذا میں نے اس کا دنیا ہی میں بدلہ دینا پسند کیا۔

حضرت حاتم اصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں غیبت کرنے والا' اور چغلخور دونوں دوزخ کے بندر' کذاب کتا اور حاسد کو خنزیر بنا دیا جائے گا۔

یتیم پر احسان!

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ نے فرمایا فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ بہرحال یتیم پر شفقت کریں اور کسی بھی سائل کو اپنے در سے محروم نہ لوٹائیں نیز فرمایا فَذَالِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنَ پس وہ شخص یتیم کو دور کرتا ہے اور مسکین کو کھلانے کی رغبت نہیں دلاتا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے فرمایا مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس نے مجھے نبی بنا کر مبعوث کیا ہے روز قیامت اس شخص کو وہ قطعاً" عذاب نہیں دے گا جس نے یتیم پر رحم کیا! اور اس سے نرم نرم باتیں کیں' نیز اس کی غریبی اور یتیمی کو محسوس کیا! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے فرمایا جس گھر میں یتیم کی پرورش کی جاتی ہے وہ گھر اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے آپ مزید فرماتے ہیں مسلمانوں کے گھروں میں وہ بہترین ہیں جن میں تیموں کی دیکھ بھال عمدہ طریقہ سے کی جاتی ہے۔-:-

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار میں نے اپنی سنگدلی کے بارے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کی بارگاہ میں شکایت کی ! آپ نے فرمایا یتیم پر رحم کرو' اس کے سر پر دست شفقت رکھو اور اپنے ساتھ کھانے میں اسے شریک بنا لو تمہارا دل نرم ہو جائے گا' تمہاری حاجتیں پوری ہونگی' سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم فرماتے ہیں جو یتیم کے سر پر رضائے الٰہی کے لئے دست شفقت رکھتا ہے اس کے ہر بال کے بدلے دس دس نیکیاں ملتی ہیں! نیز فرمایا جو شخص یتیم بچے یا بچی پر احسان و رواداری سے پیش آتا ہے وہ جنت میں ایسے ہو گا جیسے میری یہ انگلیاں قربت رکھتی ہیں۔

حکایت:۔ ایک نہایت گنہگار آدمی نے ایک بار یتیم کو کپڑا پہنا دیا' رات ہوئی تو خواب دیکھا قیامت قائم ہے اور اسے اپنے برے عملوں کے باعث فرشتوں کو جہنم میں لے جانے کا حکم ملتا ہے جب وہ دوزخ کے قریب پہنچا تو کیا دیکھا وہ یتیم کہہ رہا! فرشتو! اسے چھوڑ دو! یہ وہی شخص ہے جس نے مجھے کپڑا دیا تھا اسے فرشتے کہیں گے ہم تو حکم کے بندے ہیں! معا اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ ندا کرے گا! فرشتو اس یتیم کی خاصر اسے رہا کر دو!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب یتیم روتا ہے تو عرش الہی میں زلزلہ آ جاتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا فرشتو! اس یتیم کو کس نے ستایا ہے' اس کے باپ کو تو میں نے خاک میں چھپا دیا فرشتے عرض کرتے ہیں! الہٰی تو ہی جاننے والا ہے! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فرشتو! گواہ رہو جو اسے چپ کرائے گا اس کی حوصلہ افزائی کرے گا روز قیامت میں اسے راضی کروں گا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم کو رلانے سے بچو! نیز فرمایا قیامت کے دن یتیم کا مال کھانے والے کے جسم کے ہر سوراخ سے آگ نکلے گی!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بعض لوگ اپنی قبروں سے نکلیں گے تو ان کے موہنوں سے آگ کے انگارے نکل رہے ہوں گے اور اس آیت کو آپ نے تلاوت فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا' وہ لوگ جو ظلماً" یتیموں کا مال ہڑپ کر جاتے ہیں ان کے پیٹ آگ اگلتے ہوں گے!

حکایت :۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کسی نے بات نقل کی' انہوں نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اس آیت کا مصداق ہے ان جاء کم فاسق .بنباء اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے اور تو سچا ہے تو وہ ان کلمات کا مصداق ٹھہرتا ہے ھماز مشاء بنمیم طعنہ باز' چغل خور' کمینہ' وہ شخص کہنے لگا! یا امیرالمومنین میں اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتا ہوں!

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو عرش کے سایہ میں آرام کرتے دیکھا تو عرض کیا الٰہی اسے یہ شان کس عمل سے عطا ہوئی ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ! یہ حسد نہیں کرتا تھا' اپنے والدین کو کبھی نہ ستاتا اور نہ ہی اس نے کبھی غیبت اور چغلی کھائی !

چغل خور شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے نزدیک نہایت برا ہے!

حکایت :۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے لئے بارش طلب کی تو حکم ہوا جب تک ان میں چغل خور شخص موجود رہے گا بارش نہیں اتاروں گا! عرض کیا الٰہی مجھے اس پر مطلع فرما دے تاکہ باہر نکال دو! اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ستار ہوں سب لوگوں کے سامنے اسے شرمسار کرنا نہیں چاہتا لہٰذا سبھی کو حکم دو توبہ کریں چنانچہ تمام نے توبہ کی پھر بارش ہوئی لیکن فصل بار آور نہ ہو سکی' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یہ کیا معاملہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان لوگوں نے محض بارش طلب کی تھی ساتھ رزق نہیں مانگا تھا سو ہم نے بارش عطا کی !!

پھر فرمایا اے میرے کلیم' تنور جلا کر اس میں بیج ڈالو' آپ نے عمل کیا کیا دیکھتے ہیں کہ آگ کے اندر فصل تیار ہے ارشاد ہوا میرے کلیم دیکھئے مجھے یہ قدرت حاصل ہے کہ آگ کے اندر رزق اگاؤ لیکن پانی کے باوجود رزق پیدا نہ کروں!

باب

روزوں کے فضائل

ماہ رجب کے روزے!

حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ غنیہ میں بیان کرتے ہیں کہ رجب المرجب کی پہلی رات کو یہ دعا پڑھا کریں۔ الٰہی تعرض الیک فی ھذہ الیلة المتعرضون وقصدک القاصدون وامل معروفک وفضلک الطالبون ولک فی ھذہ الیلة نفحات ومواھب وعطایا تمن بھا علی من یشاء من عبادک وتمنعھما عمن لم تسبق له منک عنایة وھا انا عبدک الفقیر الیک اومل فضلک و معروفک فجد علی بفضلک ومعروفک یا رب العالمین۔

الٰہی! آج رات تیری خدمت میں سعادت مند پیش ہوں گے اور تیری ہی ذات کا قصد کرنے والے حاضری کا قصد کریں گے۔ تیرے فضل و احسان کے طالب امیدوار ہوں گے' آج رات تیری خصوصی عنایات' انعامات اور رحمتیں عطا ہوں گی ان بندوں پر جنہیں تو چاہے گا! جب کہ ان پر یہ عنایات پہلی بار ہو رہی ہوں گی۔

الٰہی میں تیرا محتاج بندہ تیری ہی عطاؤ بخشش کا امیدوار ہوں تو مجھ پر اپنے فضل' احسان و کرم سے بخشش فرما! روضہ میں مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ جن اوقات میں دعائیں قبول فرماتا ہے ان میں رجب شریف کی پہلی رات بھی

شامل ہے ! کتاب البرکہ میں ایک روایت اس طرح درج ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رجب المرجب کی پہلی جمعرات روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا فرمائے گا!

فوائد جمیلہ :- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو رجب شریف کے پہلے دس دن روزانہ سبحان الحی القیوم سو بار دوسرے دس دنوں میں سبحان اللہ الاحد الصمد سو بار اور تیسرے دس دنوں میں سبحان الروف کا وظیفہ کرتا رہے گا اسے بے حدوعد ثواب عطا ہوگا جس کا بیان کسی سے ممکن نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' رجب' اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے شعبان میرا اور ماہ رمضان میری امت کا۔ لہٰذا اس ماہ میں اگر کوئی ثواب کی نیت سے ایک روزہ رکھے تو اسے رضوان اکبر کی نعمت میسر ہوگی! فردوس بریں میں اس کا مقام ہوگا ! اور جو اس میں دو روزے رکھے اسے اس سے دوگنا ثواب عطا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان خندق حائل کردے گا! جس کا طول ایک سال بھر کی مسافت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رجب کا روزہ نہ رکھ سکے اسے چاہئے کہ وہ یومیہ ایک روٹی خیرات کرے اگر اسے اس کی بھی گنجائش نہ ہو تو ان کلمات کا وظیفہ کیا کرے۔ سبحان اللّٰہ من لا یبقی التسبیح الا لہ سبحان الانحر الاکرم من لیس العزۃ وھو لہ اھل'

○ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ماہ رجب کے تین روزے رکھے اور تین راتوں کو عبادت میں مصروف رہے تو اللہ تعالیٰ اسے تیں ہزار سال کے روزوں اور ان کی شب بیداری کا ثواب عنایت فرماتا ہے۔

○ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سنئے ! رجب بھی ماہ حرمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی ماہ میں حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی پر بیٹھنے کا حکم فرمایا تو انہوں نے خود اور تمام کشتی میں سوار ہونے والوں کو روزہ رکھنے کی ترغیب دی۔ چنانچہ سبھی لوگوں نے ماہ رجب کا روزہ رکھا جن کی برکت سے کشتی محفوظ رہی اور اس میں ہر سوار کو کفر و طغیان سے محفوظ رکھا!

○ حضرت آدم علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا الٰہی مجھے وہ وقت بتا دیجئے جو آپ کی ذات اقدس کو محبوب تر ہو۔ ارشاد ہوا سب سے زیادہ محبوب مجھے نصف رجب کے روزے ہیں ان دنوں میں جو روزہ، نماز، زکوٰۃ و صدقات وغیرہ ادا کر کے میرا قرب تلاش کرتا ہے تو میں اسے وہی عطا کروں گا جس کا وہ طالب ہے۔ اگر مغفرت مانگے تو میں بخشش عطا کروں۔ عیون المجالس میں ہے شب نصف رجب وہی شب ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا پہلی بار شرف حاصل ہوا، اسی شب حضرت ادریس علیہ السلام آسمانوں پر اٹھائے گئے، اسی شب اللہ تعالیٰ فرشتوں کو اپنے بندوں کے اعمال ناموں پر مامور فرماتا ہے کہ اس شب مصروف عبادت رہنے والوں کے گناہوں کا مٹا دو!

حضرت مقاتل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کوہ قاف چیچنیا کے پیچھے سفید رنگ کی زمین پیدا کی ہے جہاں فرشتے رہتے ہیں ہر فرشتے کے پاس ایک جھنڈا ہے جس پر درج ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، وہاں رجب کی ہر شب دو فرشتے اپنے خاص مقام پر پہنچ کر امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء کے لئے مغفرت دعا کرتے ہیں عیون المجالس میں ہے کہ رجب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کا مہینہ، شعبان سبحان اللہ کہنے کا مہینہ اور رمضان الحمد للہ پکارنے کا مہینہ ہے۔

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک پہاڑ پر سے گزر

ہوا، جو انوار و تجلیات سے چمک رہا تھا آپ نے عرض کیا الٰہی ! اس پہاڑ کو بولنے کی طاقت عطا فرما، معا" پہاڑ بولنے لگا، اے روح اللہ! آپ کیا چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا تو اپنی کیفیت بتا! وہ بولا اے روح اللہ میرے اندر ایک بڑا نیک آدمی ہے!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی، اس آدمی کو ظاہر فرمایئے، چنانچہ پہاڑ شق ہو اور ایک خوبصورت بزرگ باہر نکلے اور اپنا یوں تعارف کرایا! اے روح اللہ ! میں قوم موسیٰ سے ہوں اور میں نے سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس زمانے تک زندہ رہنے کی درخواست کی ہے، تاکہ میں ان کے امتی ہونے کا شرف حاصل کر سکوں! نیز مجھے اس پہاڑ کے اندر چھ سو سال ہوئے عبادت کر رہا ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا! الٰہی ! کیا روئے زمین پر اس سے بڑھ کر بھی کوئی معزز و مکرم ہے ! ارشاد ہوا ہاں ! میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ امتی جو ماہ رجب المرجب میں ایک روزہ رکھے گا وہ اس سے بھی زیادہ مجھے محبوب و مکرم ہو گا!

حکایت :- بیان کرتے ہیں کہ بصرہ (عراق) میں ایک عابدہ خاتون نے بوقت وصال اپنے فرزند کو وصیت کی، مجھے ان کپڑوں میں کفن دینا جنہیں پہن کر میں ماہ رجب میں عبادت کیا کرتی تھی، جب وہ فوت ہوئی تو اسے دوسرے کپڑوں میں کفن دے کر دفن کر دیا گیا! لیکن وہ اپنے گھر پہنچے تو وہی کفن موجود پایا لیکن رجب شریف میں جو کپڑے پہنا کرتی تھی وہ مفقود تھے، انہیں بڑا تعجب ہوا، ہاتف غیبی نے آواز دی تم اپنا دیا ہوا کفن سنبھال لو ہم نے اسے انہی کپڑوں میں کفنایا ہے جو انہیں محبوب تھے کیونکہ جو ماہ رجب شریف کے روزے رکھتا ہے اسے ہم قبر میں پریشان نہیں رہنے دیتے!

لطائف :- ○ رجب میں تین حرف تین ر۔ ج۔ ب، ر، سے رحمت

الٰہی، ج سے اس کا جود و کرم اور ب سے بر و احسان مراد ہے

○ رجب کا نام احسب بھی آیا ہے جو حسب سے مشتق ہے جس کا معنی ٹپکنا ہے چونکہ ماہ رجب میں اللہ تعالیٰ کی رحمت ٹپکتی رہتی ہے اس لئے اسے رجب کہتے ہیں۔

○ نیز اصم نام بھی بتاتے ہیں، جس کا معنی ٹھوس اور بھرپور ہونے کے ہیں، کیونکہ لوگ ماہ رجب کی حرمت کے پیش نظر جنگ و جدل سے باز رہتے تھے یہاں تک کہ ہتھیاروں کی آواز تک سنائی نہیں دیتی تھی، اس لئے اسے اصم کہا گیا ہے، اصم کا معنی بہرا بھی ہے کہتے ہیں جب یہ مہینہ ختم ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ تین بار دریافت فرماتا ہے تیری موجودگی میں کس نے عبادت کی اور کس نے گناہ کئے تو وہ عرض گزار ہوتا ہے الٰہی میں نے تو صرف تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتیوں کی عبادت ہی دیکھی، گناہ نہیں سنے کیونکہ تیرے محبوب نے میرا نام اصم یعنی بہرا رکھا!

○ رجب کا معنی صاحب تعظیم کے بھی ہے! چنانچہ جب کوئی کسی چیز کی تعظیم کرتا ہے تو کہتے ہیں رجبت الشئ!

○ رجب زمین میں بیج ڈالنے کا مہینہ ہے اور شعبان کھیتی کے لئے آب پاشی کا اور ماہ رمضان فصل کاٹنے کا پس جو شخص رجب میں فرمانبرداری کا بیج نہیں ڈالتا اور شعبان میں آنکھوں سے پانی نہیں بہاتا وہ ماہ رمضان میں فصل رحمت کیسے کاٹے گا!

○ رجب، بدن کو پاک کرتا ہے، شعبان دل کو، اور ماہ رمضان روح کی پاکیزگی کا کام انجام دیتا ہے!

○ رجب، گناہ سے استغفار کے لئے، شعبان، عیب چھپانے کے لئے اور ماہ رمضان دل روشن کرنے کے لئے۔

○ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سال مثل شجر ہے، رجب اس کے پتے نکلنے کا موسم ہے شعبان، پھل بننے کا اور ماہ رمضان پھل توڑنے کا زمانہ ہے!

○ رجب، مغفرت الٰہی سے مخصوص ہے، شعبان، شفاعت سے اور ماہ رمضان نیکیوں میں ترقی دینے کے لئے خاص ہے!

○ رجب، توبہ کا، شعبان محبت کا، اور رمضان قربت الٰہی کا مہینہ ہے!

○ حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں " رجب کی کیفیت ہوا کی سی ہے، شعبان، بادل سے مشابہت رکھتا ہے اور ماہ رمضان بارش کی طرح ہے،

تمام مہینوں میں نیک عمل کا دس گنا ثواب ہے رجب میں ستر گنا شعبان میں سات سو اور ماہ رمضان میں ہزار گنا ثواب عطا ہوتا ہے۔

فضائل ماہ شعبان اور صلوۃ التسبیح

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا! شعبان کفارہ ادا کرنے والا ہے اور ماہ رمضان پاک و صاف کرنے والا!

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ ماہ شعبان میں اس کثرت سے روزے رکھتے ہیں ہم سوائے ماہ رمضان کے کسی مہینہ میں نہیں رکھتے! آپ نے فرمایا شعبان رجب اور ماہ رمضان کے درمیان ہے لوگ اس میں غفلت اختیار کر لیتے ہیں حالانکہ اس میں لوگوں کے عمل اللہ تعالیٰ حضور پیش کئے جاتے ہیں اس لئے میں پسند کرتا ہوں جب میرے عمل اللہ تعالیٰ کے

حضور جائیں تو روزہ ان کے ساتھ ہو!

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا سب سے افضل نفلی روزے کون سے ماہ میں ہیں فرمایا شعبان میں! ماہ رمضان کی تعظیم کے لئے! نیز انہی سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا روزہ ماہ شعبان تمہارے بدن کی طہارت ہے' نیز فرمایا جو شخص ماہ شعبان کے تین روزے رکھتا ہے اور پھر وہ مجھ پر صلوۃ و سلام پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گذشتہ گناہ معاف فرماتا ہے اور اس کے رزق میں برکت عطا کرتا ہے! حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے جبریل علیہ السلام نے خبر دی ماہ شعبان میں اللہ تعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ رمضان کے بعد شعبان کے روزے افضل ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ رجب کی دوسرے مہینوں پر ایسے فضیلت ہے جیسے قرآن کریم تمام کتابوں سے افضل ہے ماہ شعبان کی دوسرے مہینوں پر ایسے فضیلت ہے جیسے میری تمام انبیاء و رسل پر اور ماہ رمضان کی اتنی فضیل ہے جیسے خدا کی تمام مخلوق پر!

حضرت انس فرماتے ہیں جو ماہ شعبان میں ایک روزہ رکھتا ہے وہ جنت میں حضرت یوسف علیہ السلام کا ہمسایہ ہو گا! اور اسے حضرت ایوب اور حضرت داؤد علیہما السلام جیسی عبادت کا ثواب عطا ہو گا! جو ماہ شعبان کے مکمل روزے رکھتا ہے اللہ تعالیٰ سکرات موت سے اسے نجات عطا فرماتا ہے قبر کی تاریکی اور منکر و نکیر کی دہشت و ہیبت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

شب برات :۔ رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نصف شعبان کی شب حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور عرض

کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنا سر اقدس آسمان کی طرف اٹھایئے اور اس شب کی عظمت کا نظارہ کیجئے' میں نے دیکھا اور دریافت کیا یہ کیسی رات ہے ؟ انہوں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ اس رات کو اپنی رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے اور اپنے تمام بندوں کی مغفرت کا اعلان فرماتا ہے البتہ' مشرک' جادوگر' کاہن' زانی' شرابی' صلہ رحمی منقطع کرنے والا اور والدین کا نا فرمان' نہیں بخشا جاتا ہاں اگر یہ بھی سچی توبہ کر لیں تو اللہ کی مغفرت کے مستحق بن جاتے ہیں۔ اور مسلمانوں سے کینہ رکھنے والا بھی نہیں بخشا جاتا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب برات اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر اپنی شان کے مطابق جلوہ افروز ہو کر اعلان فرماتا ہے کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا' میں اسے بخشش دوں ہے کوئی رزق کا طالب میں اسے رزق عطا کروں ہے کوئی اپنی حاجات و مشکلات کا حل کا چاہنے والا میں اس کی مشکلات کو دور کر دوں ہے فلاں' ہے فلاں حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شب برات' عبادت میں گزارتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے اس کا دل اس دن زندہ ہو گا جب کہ دوسروں کے دل مردہ ہو چکے ہوں گے یعنی اس کا دل روز قیامت مطمئن رہے گا!

حکایت :- روض الافکار میں مرقوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک پہاڑ پر گذر ہوا' اس پر انہیں ایک سفید رنگ گنبد نظر آیا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسے چاروں طرف بغور دیکھا' اور بڑے متعجب ہوئے' اسی اثناء میں ان پر وحی نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے روح اللہ ! اگر تم اس گنبد کے راز سے مطلع ہونا چاہئے ہو تو ہم اسے کھول دیتے ہیں آپ نے ہاں میں جواب دیا تو اچانک اس گنبد سے ایک دروازہ نمودار ہوا' اور اس سے

ایک شخص سبز رنگ کا عصا ہاتھ میں لئے باہر نکلا' اس مزار شریف کے اندر ایک انگور کی بیل انگوروں سے بھرپور دیکھی' اور اندر ہی ایک چشمہ بہتا دیکھا' آپ نے فرمایا تو کب سے یہاں اسی طرح مصروف عبادت ہے' اس نے عرض کیا چار سو سال سے! بھوک لگتی ہے تو انگور کھالیتا ہوں پیاس لگتی ہے تو اس چشمہ سے سیراب ہو جاتا ہوں! حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا میرا گمان ہے الٰہی اس سے افضل تو کوئی تیرے نزدیک نہیں ہو گا؟

ارشاد ہوا کیوں نہیں ؟ جو شخص امت محمدیہ میں سے نصف شعبان کی شب دو رکعت نفل ادا کرے گا وہ اس شخص کی چار صد سالہ عبادت سے افضل شمار ہو گی! امت محمدیہ کی اس شان و شوکت کی خبر سن کر آپ پکار اٹھے کاش کہ میں بھی امت محمدیہ میں ہوتا!

صلوۃ التسبیح :۔ حضرت شیخ عبدالعزیز دیرینی فرماتے ہیں صالحین جن امور مستحسنہ کی حفاظت پر مستعد رہے ان میں صلوۃ التسبیح بھی ہے!

روض الافکار میں ہے کہ اسے بعد از زوال ظہر سے قبل ادا کیا جائے' اس کی ادائیگی کی کیفیت حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں بیان کرتے ہیں' کہ سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا! اے میرے پیارے چچا کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں ؟ کیا میں آپ کو تحفہ اور انعام عطا نہ کر دوں؟ کیا میں آپ کو وہ دس باتیں نہ بتا دوں جس کے عمل پیرا ہونے پر اللہ تعالیٰ ہر قسم کے تمام گناہ معاف فرما دے گا خواہ سہواً ہوئے ہوں یا قصداً! ظاہری ہوں یا باطنی! آپ نے فرمایا وہ چار رکعت ہیں جنہیں اس طریقہ سے ادا کریں!

طریقہ نماز تسبیح :۔ یہ نماز چار رکعت ہے جسے توفیق ہو تو ہر روز پڑھے'

ہفتہ بعد، یا ماہ بہ ماہ یا سالانہ یا کم از کم زندگی میں ایک بار ضرور پڑھ لے چار رکعت کی نیت حسب معمول نمازِ نفل کی کرے اور تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھ کر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، پندرہ مرتبہ پڑھ کر تعوذ و تسمیہ کے ساتھ سورہ فاتحہ اور کوئی سورۃ تلاوت کرنے کے بعد دس بار مذکورہ کلماتِ تسبیح پڑھے جائیں بعدہ رکوع میں دس بار، قومہ میں دس بار پہلے سجدہ میں دس بار، جلسہ میں دس بار، دوسرے سجدہ میں دس بار یہی کلمات بعد از کلماتِ تسبیح رکوع و سجود پڑھے جائیں ہر رکعت میں ۷۵ پچھتر مرتبہ یہ تسبیح پڑھی جائے گی اور چار رکعت میں تین سو بار ہو گی۔ (قدرے تصرف کے ساتھ) (مترجم)

نوٹ :۔ نوافل کی جماعت فقہا کرام نے اعلانیہ طور پر ممنوع ٹھہرائی ہے لیکن بعض نفلی نمازیں بالاتفاق با جماعت شرعاً" جائز ہیں مثلاً! نماز استسقاء، نماز کسوف، سورج گرہن کی نماز، حفاظ کرام کے لئے با جماعت نوافل میں قرآن کریم کی منزل سننا سنانا! نماز تراویح جو سنت مؤکدہ کا درجہ رکھتی ہیں حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر کے زمانہ مبارکہ میں با جماعت ایک بار بھی ادا نہیں کی گئیں، بناءً علیہ آج کل عبادت کا ذوق و شوق بڑھانے کے لئے نماز شبینہ اور نماز تسبیح نے بھی رواج پکڑ لیا ہے یہ ایک عمدہ طریقہ ہے تعلیم امت کے لئے اگر آئمہ مساجد یا عام مسلمان اپنے شوق سے یہ نمازیں با جماعت ادا کرتے ہیں تو انہیں اس الحاد و بے دینی کے اژدہام میں روکنا نہیں چاہیے بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ائمہ کرام کا شامل ہونا باعث برکت ہو گا! (تابش قصوری)

حکایت :۔ حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے تائب ہونے کا واقعہ کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ میں شراب کا دلدادہ تھا میری ایک چھوٹی سی لڑکی میرے سامنے سے شراب پھینک دیا کرتی تھی دو سال کی تھی کہ وہ فوت

ہو گئی، مجھے اس کی جدائی پر بہت افسوس ہوا، جب شب برات آئی تو میں نے خواب میں دیکھا قیامت قائم ہے اور ایک اژدھا منہ کھولے میرے پیچھے پڑا ہوا ہے، میں ڈر کر بھاگ رہا ہوں، اچانک میں نے ایک بزرگ دیکھا جس سے نہایت عمدہ خوشبو مہک رہی ہے، میں نے کہا خدا را مجھے بچائیے وہ رو پڑا اور کہنے لگا میں تو کمزور ہو چکا ہوں تم ذرا جلدی کرو ممکن ہے اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کو بھیج دے جو تمہیں بچا لے، میں بھاگتے بھاگتے دوزخ کے کنارے پہنچا! پھر مجھے حکم ہوا واپس پلٹو میں واپس ہوا تو اژدھا میرے پیچھے! یہاں تک کہ میں نے پھر اسی ضعیف سے فریاد کی اس نے ویسے ہی جواب دیا اور کہا اس پہاڑ کی طرف جاؤ! وہاں مسلمانوں کی کچھ امانتیں ہیں ممکن ہے کوئی تمہاری بھی ہو! وہی تیری مدد کرے گی مجھے چاندی کا پہاڑ نظر آیا، قریب پہنچا، فرشتے نے پکارا، دروازہ کھولو، تاکہ اس کی ودیعت اسے دشمن سے بچا لے، دروازہ کھلا کیا دیکھتا میری لڑکی موجود ہے! اس نے دائیں ہاتھ سے مجھے تھاما اور بایاں ہاتھ اژدھا کی طرف بڑھایا، وہ الٹا بھاگ کھڑا ہوا اور مجھے کہنے لگی! ابا جان! کیا ابھی ایمان والوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کے لئے نرم ہو جائیں! میں نے پوچھا بیٹی! کیا تو قرآن کریم کو پہچانتی ہے اس نے کہا! ہاں پھر اژدھا کی کیفیت دریافت کی! کہنے لگی! ابا جان! یہ اژدھا تو تمہاری بد اعمالی تھی اور وہ ضعیف تمہارے نیک عمل تھے! میری آنکھ کھلی تو مجھ پر خوف غالب تھا! میں نے فوراً توبہ کی اور عہد کیا کہ آئندہ شراب وغیرہ کبائر کے نزدیک تک نہ جاؤں گا! حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۳۱ھ میں وصال فرما ہوئے! حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی زیارت سے بہرہ مند تھے۔

کسی نے کیا خوب فرمایا ہے

ما بال دینک ترضی ان تدنسہ، و ثوبک الدھر مغسول من الدنس

ترجو النجاۃ ولم تسلک طریقتہا' ان السفینتہ لا تجری علی الیلبس

تمہارے دین کی کیا حالت ہے اس کے تو خراب ہونے پر تم راضی ہو' حالانکہ تمہارا لباس ہمیشہ دھلا ہوا اور میل کچیل سے صاف ستھرا رہتا ہے تم امید تو نجات کی رکھتے ہو لیکن اس راہ پر کبھی چلنا گوارہ نہیں کرتے' یقیناً سمجھ لو' کشتی کبھی بھی خشکی پر نہیں چلے گی!

لطیفہ :- شعبان پانچ حروف کا مجموعہ ہے' ش' ع' ب' ا' ن' ش سے شرف' عین' علو' ب سے بہتر' ا سے الفت' ن سے نور' لہٰذا اس ماہ میں اللہ تعالیٰ اپنے عبادت گزار بندہ کو یہ تمام انعام عطا فرماتا ہے'

فائدہ :- توریت میں مرقوم ہے کہ جو شخص شعبان المعظم میں ان کلمات کا وظیفہ کرتا ہے لا الہ الا اللہ ولا نعبدہ الا ایاہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون' تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہزار سال کی عبادت درج فرماتا ہے ہزار برس کے گناہ معاف فرماتا ہے اور وہ اپنی قبر سے اس حالت میں باہر آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح منور ہو گا نیز وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیقین میں شمار ہو گا۔

فضائل ماہ رمضان المبارک

دو فائدے :- پہلا فائدہ یہ کہ قزوینی سے عجائب المخلوقات میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے' گزشتہ ماہ رمضان کی پانچ تاریخ کو جو دن ہو گا آئندہ ماہ رمضان کی وہی پہلی تاریخ ہو گی! لوگوں نے پچاس سال تک اس کا تجربہ کیا اور بالکل درست رہا!

دوسرا فائدہ یہ کہ جو مسلمان ماہ رمضان کا چاند دیکھ کر حمد و ثناء بجا لائے اور سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ لے تو اسے مہینہ بھر آنکھوں میں کسی بھی قسم کی شکایت نہیں ہو گی' حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تم مہینہ کے آغاز پر چاند دیکھو تو یہ دعائیں ایک بار پڑھ لیا کرو والحمد اللہ الذی و خلقک و قدرلک منازل و جعلک ایۃ للعلمین تو اللہ تعالیٰ فرشتوں میں اظہار فخر فرمائے گا اور کہے گا! میرے فرشتو گواہ رہو میں نے اپنے بندے کو دوزخ سے آزاد کر دیا' امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ اذکار میں درج کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیا چاند دیکھتے تو پڑھا کرتے' اللھم اھلہ علینا بالا من والایمان والسلامۃ والاسلام ربی و ربک اللہ والتوفیق لما تحب و ترضیٰ (ترمذی شریف)

نیز یہ روایت بھی آتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی پڑھا کرتے ھلال خیر و رشد آمنت بالذی خلقک حضرت زمخشری علیہ الرحمتہ ربیع الابرار میں درج کرتے ہیں کہ سورج دیکھ کر یہ پڑھنا چاہئے

صورک و دورک و نورک ولو شاء لکورک

نیت روزہ :۔ حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک ہر شب ماہ رمضان کے روزہ کی نیت کرنا واجب ہے! ان کے نزدیک غروب آفتاب سے طلوع فجر تک نیت کا وقت متعین ہے جبکہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک زوال تک نیت درست ہے جیسے امام شافعی کے ہاں نفلی روزوں کی نیت زوال کے بعد تک بھی جائز ہے' لیکن امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' ماہ رمضان کے آغاز سے ہی ہر شب کی نیت کرنا لینا کافی ہے!

اللہ تعالیٰ کے ارشاد یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ (الآیۃ) کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر بعد میں آنے والے تمام انبیاء کرام کے ذریعہ روزے فرض کئے گئے' پھر عیسائیوں پر مزید بڑھا دیئے گئے! بعض نے کہا گرمیوں کی بجائے سردیوں میں رکھنے کا حکم آیا! (لیکن اسلام میں گرمیوں و سردیوں کی تمیز نہیں ہر موسم میں ہیں) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کے لئے دو فرحتیں ہیں ایک بوقت افطار اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ رمضان میں مجالس ذکر میں شامل ہونے والے کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قیامت میں یہ میرے عرش کے سایہ تلے ہو گا!

جو شخص ماہ رمضان میں عبادت پر استقامت اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر رکعت پر نور کا ایک ایک شہر انعام دے گا!

جو شخص ماہ رمضان میں اپنے والدین کی خدمت اپنی استطاعت کے مطابق سر انجام دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر خصوصی نظر رحمت فرماتا ہے اور نبی

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس کی بخشش کا میں ذمہ لیتاہوں!

نیز جو عورت ماہ رمضان میں اپنے خاوند کی رضا جوئی میں مصروف رہتی ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں حضرت مریم و حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی معیت عطا فرمائے گا!

جو کوئی شخص ماہ رمضان میں کسی حاجت مند کی ضرورت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دس لاکھ حاجتیں بر لائے گا جو شخص ماہ رمضان میں عیال دار پر خیرات کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں درج کراتا ہے دس لاکھ گناہ معاف اور دس لاکھ درجے عنایت کرے گا!

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شعبان کے آخر میں خطاب فرمایا! لوگو! ایک بہت عظیم اور بابرکت مہینہ آ رہا ہے جس میں شب قدر ہے جو ایک ہزار ماہ سے افضل ہے' اس ماہ کے روزے تم پر فرض کئے گئے اس میں شب بیداری کو عمدہ قرار دیا گیا اور اس میں ایک فرض کی ادائیگی ایسے ہے جیسے غلام آزاد کر دیا' یہ ماہ صبر ہے اور صبر کی جزا جنت ہے' یہ غمخواری و ہمدردی کا مہینہ ہے' اس میں ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا دودھ وغیرہ پلانے سے روزے دار کے برابر ثواب عطا کیا جاتا ہے!

اس ماہ کا اول رحمت' اوسط مغفرت اور آخری عشرہ دوزخ سے آزادی ہے!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو رزق حلال سے کسی روزے دار کو افطاری دیتا ہے اس کے لئے پورا ماہ رمضان فرشتے دعائے رحمت و مغفرت کرتے رہتے ہیں' اور شب قدر جبرائیل علیہ السلام' ایک ایسے شخص سے مصافحہ کرتے ہیں۔

درجات روزہ:۔ احیاء العلوم میں حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں روزہ کے تین درجے ہیں (ا) عوام کا روزہ! کھانے پینے اور خواہشات نفسانیہ سے اپنے آپ کو معینہ وقت کے لئے روکے رکھنا' خواص کا روزہ! گناہوں سے ہر اعضاء کو روکنا! خاص الخاص کا روزہ' صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ہو کر رہے اور دنیا کی ہر آلائش سے کنارہ کش رہے! اس پر رسالہ قشریہ میں ہے کہ بعض بزرگوں کی یہ کیفیت ہوتی کہ جب ماہ رمضان آتا وہ اپنی خلوت گاہ کا دروازہ بالکل بند کرا لیتے صرف اتنا سوراخ رہنے دیتے جس سے ایک روٹی اندر جا سکے چنانچہ ایک صاحب نے اسی طرح کیا اور اپنی زوجہ سے کہا میری خلوت گاہ میں ہر سحری و افطاری کے وقت صرف ایک روٹی پھینک دیا کرنا اس نے مہینہ بھر ایسے ہی کیا جب وہ باہر نکلے تو تمام روٹیاں اور پانی کا بھرا ہوا لوٹا ویسے کا ویسا ہی پڑا تھا! جیسے رکھا گیا!

لطیفہ :-بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ سے ماہ رمضان میں صحبت کرنے کی قسم کھالی! جب مسئلہ دریافت کیا گیا تو علماء کرام نے منع فرمایا! امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اپنی بیوی کے ساتھ سفر اختیار کر لے اور دوران سفر صحبت کرے کچھ مضائقہ نہیں!!

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں اگر طلوع فجر سے پہلے سفر اختیار کر لیں تو درست ورنہ اس کو کھانے پینے اور روزہ رکھنے کے باوجود کفارہ و قضا لازم ہو گی جو ایک غلام کا آزاد کرنا یا ساٹھ مساکین کا کھانا! یا مسلسل دو ماہ کے روزے ہیں اور یہی کفارہ عورت کو بھی کفایت کرے گا لیکن دوسرے قول کے مطابق عورت پر علیحدہ کفارہ ادا کرنا ضروری ہے۔

فوائد جلیلہ :- بیان کرتے ہیں کہ ماہ رمضان قیامت میں نہایت حسین و جمیل صورت میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرے گا' تب اسے حکم ہو گا جس نے تیرے حقوق پہچانے ان کے ہاتھ پکڑ لو وہ اپنا حق پہچانے والے کو بارگاہ

الٰہی میں لائے گا' اور اس سے پوچھا جائے گا تو کیا چاہتا ہے وہ عرض کرے گا اس مومن کو تاج وقار سے نوازا جائے۔ چنانچہ اس کی تاج وقار سے قدر افزائی کی جائے گی۔

● نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ رمضان سال کا دل ہے' جب یہ درست رہا تو تمام سال درست! کتاب البرکت میں حضرت مسعودی سے مروی ہے جو ماہ رمضان کی پہلی شب سورت فتح پڑھتا ہے وہ سال بھر ہر قسم کی آفات و بلیات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ نیز حدیث شریف میں ہے جب فرشتہ روزہ لے کر بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ روزے سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کیا میرے بندے تیری تکریم و تعظیم کی؟ روزہ عرض کرتا ہے الٰہی! اس نے مجھے اپنے نفس کے نہایت اعلیٰ مقام میں رکھا' مجھے نماز و تراویح سے راحت بہم پہنچائی' اور میری خدمت کے لئے تمام دن کمربستہ رہا' اپنی نگاہ کو حرام سے بچایا' کان کو باطل کی آواز سے باز رکھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم اسے مقعد صدق میں اتار کر اس کی عزت و قدر افزائی کریں گے!

● نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ رمضان کی پہلی رات آسمان اور جنت کے دروازے کھولے دیئے جاتے ہیں اور آخری شب تک کھلے رہتے ہیں جو ایماندار اس کی کسی بھی شب میں عبادت کرتا ہے اس کے ہر سجدہ کے عوض ایک ہزار سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں' اور جنت میں سرخ یاقوت سے محل تیار کیا جاتا ہے۔

● نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' جمعہ ماہ رمضان کی فضیلت باقی دنوں پر ایسے ہے جیسے ماہ رمضان کی فضیلت باقی مہینوں پر۔

● حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو عذاب سے دوچار کرنا ہوتا تو اسے ماہ رمضان اور سورہ اخلاص

کبھی عطا نہ فرماتا!

● قیامت کے دن ایک شخص کو ایسی حالت میں لایا جائے گا کہ فرشتے اس کو خوب مار پیٹ رہے ہوں گے' رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وہ سہارا تلاش کرے گا! آپ ان سے دریافت فرمائیں گے اس کا کیا گناہ کہ اتنا مار رہے ہو وہ کہیں گے اس نے ماہ رمضان کو پایا مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ کی نا فرمانی پر ڈٹا رہا' حضور سفارش کرنا چاہیں گے تو حکم ہو گا میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اس کی ڈگری (دعویٰ) تو ماہ رمضان نے کی ہے' آپ فرمائیں گے جس کا دعویدار ماہ رمضان ہے میں اس سے بیزار ہوں!

لطیفہ :۔ حضرت ابن جوزی بستان الواعظین میں فرماتے ہیں بارہ ماہ کی کیفیت حضرت یعقوب علیہ السلام جیسی ہے جس طرح انہیں اپنی اولاد میں حضرت یوسف علیہ السلام محبوب ترین تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ کو دیگر مہینوں کی نسبت ماہ رمضان محبوب ترین ہے' پس ان میں سے ایک کی دعا نے سب کو بخشش دیا اور وہ دعا مانگنے والے حضرت یوسف علیہ السلام تھے اسی طرح گیارہ ماہ کے گناہ ماہ رمضان کی برکت سے اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا۔

● طبقات عیون المجالس میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا کے متعلق درج ہے کہ ماہ رمضان کے روزے دس ماہ کے برابر ہیں پس اللہ تعالیٰ ایک ماہ کی خطائیں اپنی رحمت سے اور ایک ماہ کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سفارش پر معاف فرما دے گا!

حکایت :۔ ایک مجوسی نے اپنے بیٹے کو مسلمانوں کے سامنے ماہ رمضان میں کچھ کھاتے پیتے دیکھا تو اسے خوب سزا دی اور کہا تو نے مسلمانوں کے سامنے ان کے مقدس مہینے کی حرمت کو ملحوظ نہیں رکھا' بیان کرتے ہیں کہ اسی ہفتہ مجوسی کا انتقال ہو گیا۔ شہر کے کسی عالم نے اسے خواب میں دیکھا وہ جنت میں ٹہل رہا ہے' اس نے دریافت کیا' تو وہی مجوسی ہے اس نے کہا ہاں! لیکن

جب میرا وقت اجل آ پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کے احترام کے باعث مجھے اسلام کی نعمت سے مشرف فرما دیا اور آج اسی وجہ سے جنتی ہوں!

○ مسنون ہے کہ بوقت افطار یہ دعا پڑھی جائے اَللّٰھُمَّ اِنِّی لَکَ صُمْتُ وَ بِکَ آمَنْتُ وَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ (نسائی' ابو داؤد)

○ بیان کرتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کلمات بھی پڑھا کرتے تھے ذھب الظماء وابتلت العروق و ثبت الا جران شاء اللّٰہ تعالیٰ پیاس جاتی رہی' رگیں تر ہوئیں اور اجر لکھا گیا' انشاء اللہ تعالیٰ'

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھایا کرو' کیونکہ سحری میں برکت ہے' نیز فرمایا بلاشبہ سحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ نیز فرمایا سحری سراسر برکت ہے اسے کبھی نہ چھوڑنا اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی پیا جائے! اور فرمایا اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحم فرماتا ہے۔:۔

○ کلمہ رمضان میں پانچ حروف ہیں۔ ر' م' ض' ا' ن' ر سے رضا الٰہی' میم سے مغفرت الٰہی ض سے ضمانت الٰہی' الف سے الفت الٰہی' نون سے نوال و عطائے الٰہی مراد ہے!

○ بعض کہتے ہیں حضرت جرائیل علیہ السلام آسمان والوں کے امان ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمین والوں کے لئے اور ماہ رمضان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتیوں کے لئے امان ہے۔:۔

○ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تیس روزں کی بابت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام نے جب شجر ممنوعہ سے کچھ کھا لیا تھا تو اس کا اثر تیس دن تک ان کے پیٹ میں رہا اس لئے اولاد آدم کو تیس دن تک بھوک سے رہنا فرض قرار دیا!

تیس سے زائد روزے :۔ حضرت ابواللیث سمرقندی فرماتے ہیں بعض

اوقات بعض اشخاص کو تیس کی بجائے اکتیس روزے بھی رکھنے پڑ جاتے ہیں مثلاً دمشق میں پنج شنبہ کو چاند دیکھا تو ان کی عید شنبہ کو ہو گی لیکن ایک شخص وہاں سے شہر صفدر میں چلا گیا اسے معلوم ہوا کہ یہاں لوگوں نے جمعتہ المبارک کو چاند دیکھا ہے تو ان کی عید یک شنبہ کو ہو گی لہٰذا اسے بھی ان کے ساتھ شنبہ کو روزہ رکھنا ہو گا' کیونکہ اس وقت اسے اسی شہر کا اعتبار ہو گا جہاں اب موجود ہے نہ اس شہر کا جہاں سے گیا ہے۔:۔

نوٹ :۔ آج کل یہ صورت عام پیدا ہو رہی ہے ایک شخص عمرہ کی سعادت حاصل کرنے حرمین شریفین گیا' وہی پر اس نے تیس روزے رکھے اور آخری روز پاکستان چلا آیا لیکن یہاں پر ابھی انتیس روزے تھے اس شب چاند بھی دکھائی نہ دیا' لہٰذا اسے بھی تمام لوگوں ساتھ تیسواں روزہ رکھنا ایسے ہی فرض ہے جیسے پانچ نمازیں حالانکہ وہ تیسویں دن کی نماز تو حرمین شریفین میں ادا کر چکا تھا لیکن اب یہی کا اعتبار ہو گا!! (تابش قصوری)

صدقہ فطر :۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ رمضان کے روزے زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتے ہیں۔ جب تک صدقہ فطر ادا نہ کیا جائے'

صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے اگرچہ اس نے روزہ نہ بھی رکھا ہو' اور اگرچہ شب عید میں غروب آفتاب سے پہلے ہی پیدا کیوں نہ ہوا ہو!

صدقہ فطر سوا دو سیر گندم یا اس کی قیمت' جو دو گنے ہوں! کھجور اور منقہ جو اور گندم کی مقدار کے برابر ہے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں فطرانہ اسی پر واجب ہے جو صاحب نصاب ہو! امام شافعی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں عید کے دن جس کے ذمہ افراد خانہ کا نان و نفقہ ہے اس پر تمام اہل و عیال کا بھی فطرانہ واجب ہے فطرانہ ماہ رمضان کے آغاز سے بھی ادا کرنا جائز ہے لیکن واجب شب عید کو ہوتا ہے صبح تک اس کی تاخیر مستحب ہے۔۔

فضائل شب قدر

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :- اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ بیشک ہم نے قرآن کریم کو شب قدر میں نازل فرمایا' بیان کرتے ہیں کہ قرآن کریم تمام تر لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر لیلتہ القدر میں نازل کیا اور بیت العزت میں رکھا' وہی سے بتدریج تیئس سال تک لاتے رہے سب سے پہلے اقراء باسم ربک الذی خلق' نازل ہوئی اور آخری آیت' وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اتری' طبقات ابن سبکی میں امام احمد بن اسماعیلؒ قزوینی کی روایت ہے کہ اس آیت کریمہ کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سات روز تک دار دنیا میں مزید رہے'

حضرت ابن ابی حمزہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرح بخاری میں ہے کہ پہلی آیت اقرا نازل ہوئی بعض نے سورہ مدثر کے متعلق فرمایا ہے وہ نازل ہوئی لیکن ان دونوں میں یوں تطبیق دیتے ہوئے کہتے ہیں سب سے اول اقراء ہی نازل ہوں لیکن لوگوں کو ڈرانے کا سب سے پہلے حکم سورہ مدثر میں آیا! اس سے قبل کوئی بھی شخص دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوا تھا!

○ امام قرطبی بیان کرتے ہیں کہ توریت چھ رمضان کو' انجیل ' تیرھویں' صحائف ابراہیم ' پہلی رمضان کو نازل ہوئے حضرت ابن عماد لیلتہ القدر سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رات دن سے افضل ہے' اور رات کے ہزار مہینوں سے افضل ہونے کے مفہوم میں اختلاف ہے' ہزار مہینوں کے تراسی برس چار ماہ یا تیس ہزار دن رات بنتے ہیں ابن عبدالسلام فرماتے ہیں

اس شب کی ایک نیکی دوسرے وقت کی ہزار نیکیوں سے افضل ہے۔:

حکایت :۔ روض افکار میں ہے کہ بنی اسرائیل میں چار شخص اسی اسی سال مصروف عبادت رہے ایک لمحہ بھر کبھی ان سے نا فرمانی نہ ہوئی' جب یہ بات صحابہ کرام نے سنی تو بڑے متعجب ہوئے' چنانچہ ان کے تعجب کو دور کرنے کے لئے سورۃ القدر لیکر جبرائیل علیہ السلام بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین بے حد مسرور ہوئے ! اس کے تعیین میں اختلاف ہے' اکثر ستائیسویں ماہ رمضان کی قرار دیتے ہیں۔:

بیان کرتے ہیں جو شخص اس رات چار رکعت اس طرح ادا کرتا ہے اس پر سکرات موت آسانی' عذاب قبر دور' اور نور کے چار ستون پاتا ہے ہر ستون پر ایک ایک ہزار محل ہیں' بعد از فاتحہ الھکم التکاثر' ایک ایک بار پھر سورہ اخلاص گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں !!

امام شافعی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں ماہ رمضان کی اکیسویں رات شب قدر ہے' حضرت مؤلف کتاب ہذا فرماتے ہیں لیلتہ القدر میں نو حرف ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اسے تین بار ذکر فرمایا ہے لہٰذا تین کو نو سے ضرب دیں تو ستائیس بنتے ہیں اس سے اشارہ ہو رہا ہے کہ شب قدر ستائیسویں ماہ رمضان کی ہے۔:

رحمت کا وارث :۔ اللہ تعالیٰ نے عالمین میں حضرت نوح علیہ السلام پر سلام بھیجا وہ ساڑھے نو سو سال تک تبلیغ میں مصروف رہنے کے بعد کفار پر غالب آئے اور انہیں ان پر فتح یابی کا وارث بنایا۔:

حضرت مقاتل بیان کرتے ہیں :۔ کہ انہیں سو سال کی عمر میں اعلان نبوت کا ارشاد ہوا' طوفان کے بعد ساٹھ سال تک اس دنیا میں رہے اللہ تعالیٰ

نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سلام بھیجا اور انہیں دریا میں سلامتی کا وارث بنایا' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سلام بھیجا اور انہیں مردوں کو زندہ کرنے کا وارث بنایا' اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سلام بھیجا اور انہیں آگ سے نجات پانے کا وارث بنایا' پھر اللہ تعالیٰ نے سید الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام بھیجا اور آپ کو شفاعت کا وارث بنایا' اور آخر میں آپ کی امت پر شب قدر میں سلام بھیجا اور انہیں رحمت کا وارث بنایا!

○ شب قدر' حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کے جلو میں زمین پر تشریف لاتے ہیں جو اس رات بھر عبادت میں مصروف ہوتے ہیں ان کی خدمت میں پہنچے' جو شخص صرف شب بیداری کرتا ہے اسے فرشتے سلام کہتے ہیں جو ذکر میں مصروف ہوتا ہے اسے جبرائیل علیہ السلام سلام فرماتے ہیں اور جو نماز میں مصروف ہوتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ خود سلام بھیجتا ہے۔:۔

○ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص شب قدر میں سورہ القدر سات بار پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے ہر مصیبت سے نجات عطا فرما دیتا ہے' ستر ہزار فرشتے اس کے لئے جنت کی دعا مانگتے ہیں اور جو جمعۃ المبارک کے دن نماز جمعہ سے قبل سورۃ القدر تین مرتبہ پڑھ لیتا ہے اسے اس دن کے نمازیوں کی تعداد کے برابر نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔:۔

○ درد زہ میں مبتلا عورت کو تعویذ بنا دیں تو اس پر ولادت آسان ہو' اور جو سورۃ القدر کو ہر نماز فرض کے بعد پڑھے گا اسے اللہ تعالیٰ قبر میں' میزان کے وقت اور پل صراط پر نور عطا فرمائے گا!

حکایت:۔ مؤلف کتاب ہذا بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد کے مکتوبات حضرت شیخ ابوالحسن کی روایت دیکھی وہ فرماتے ہیں میں جب سے بالغ ہوا ہوں شب قدر کی سعادت حاصل کر رہا ہوں پس اگر ماہ رمضان کی پہلی

یک شنبہ کو ہو تو شب قدر انتیس کو ہو گی! دو شنبہ کو ہو تو اکیسویں رات شب قدر، سہ شنبہ کو پہلی تاریخ ہو تو شب قدر ستائیسویں کو، چہار شنبہ پہلی ہو تب بھی انتیس، پنج شنبہ کو پہلی ہو تو پچیسویں، شب قدر، اور اگر جمعہ کو پہلی، اور چہارم ہو تو ستائیسویں، اگر شنبہ کو ہو تو تئیسویں رات شب قدر ہو گی! واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم!

نوٹ نماز عیدالفطر کی ادائیگی کے باوجود جس شخص نے فطرانہ واجب ہونے کے باوجود ادا نہیں کیا اس کا ادا کرنا اس پر واجب رہے گا! نماز عید فطرانہ کے درمیان مانع نہیں ہے۔ (تابشؔ قصوری)

فضائلِ عیدین اور قربانی؟

اللہ تعالیٰ نے حج الودع کے دن عرفات میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الاِسْلَامَ دِیْناً میرے حبیب آج ہم نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل فرما دیا اور میں نے اپنی نعمتوں کو تم پر تمام کر دیا اور میں نے تمہاے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا۔:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ آیۂ کریم تلاوت فرمائی تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بے حد خوش ہوئے لیکن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت غمگین ہوئے جب حزن و ملال کا سبب دریافت کیا گیا توصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے ہر کمال کے بعد زوال ہوتا ہے' چنانچہ اس کے بعد محسن کائنات فخر موجودات رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۸۰ دن اس دنیا سے دار بقا کی طرف تشریف لے گئے۔:

نکتہ :- اگر کہا جائے اکمال اور اتمام میں کیا فرق ہے تو یہ جواب دیا گیا ہے' اکمال زیادتی کا مقتضی نہیں جبکہ اتمام زیادہ کا تقاضا کرتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہمیشہ زیادہ ہوتی رہتی ہیں' ان کی کوئی انتہا نہیں اور نعمتوں پر شکر کرنا واجب ہے' لیکن اللہ تعالیٰ کے فرائض میں زیادتی نہیں ہو سکتی البتہ نوافل جس قدر چاہیں ادا کریں حقیقتاً ان کا پڑھنا بھی نعمت الٰہی میں سے ہے اس لئے ان کی سعادت میسر آنے پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔:

عرفہ کا روزہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے' نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو عرفہ (نویں ذوالحجہ) کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مسلمانوں کی تعداد کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے خواہ وہ روزہ دار ہوں یا نہ! اور ستر ہزار فرشتے روز قیامت اس کے اعزاز کے لئے ہمراہ ہوں گے میدان قیامت میں 'میزان پر' پلصراط کے وقت یہاں تک کہ جنت میں لے جائیں گے! ہر ہر قسم پر اسے نئی نئی بشارتیں دی جائیں گی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ترویہ یعنی آٹھویں ذوالحجہ المبارک کا روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ حضرت ایوب علیہ السلام نے مصائب و آلام پر جتنا صبر کیا' اتنا ثواب اس کے نامہ اعمال میں درج کیا جائے گا نیز جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسے عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ثواب عطا کیا جائے گا۔:۔

حاوی القلوب الطاہرہ میں ہے جو عرفہ کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے جملہ گناہ معاف فرما دیتا ہے' امام رازی فرماتے ہیں آٹھویں ذی الحجہ کو ترویہ کہتے ہیں حضرت نسفی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں آٹھویں ذی الحجہ کو لوگ اپنی مشکوں کو پانی سے بھرا کرتے تھے تاکہ نویں ذی الحجہ کو عرفات میں کام آئے اس لئے اسے یوم ترویہ کہا گیا ہے۔:۔

عرفہ کو اس لئے عرفہ کہتے ہیں اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ارکان حج سے متعارف کرایا گیا تھا' بعض کہتے ہیں عرفہ کے روز آپ کو اپنے لخت جگر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا حکم واضح ہوا تھا' عرفہ کا روزہ دس ہزار روزوں کے برابر ہے عرفہ کے روز اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے اس دن سب سے زیادہ گناہگاروں کی رہائی ہوتی ہے' عرفہ کا روزہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے' اس کی حکمت یہ ہے کہ وہ دو عیدوں کے درمیان ہے' جو مسلمانوں کی خوشی کے دن ہیں اور مسلمان کو جتنی خوشی گناہوں کی مغفرت سے ہوتی ہے کسی اور چیز سے کبھی نہیں ہو گی!

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں عرفہ کتنا عمدہ اور خیرو

برکت کا دن ہے' یہ تو رحمت و مغفرت کا دن ہے' جو شخص اس دن کا روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ بروز قیامت اسے تمام انسانوں کی تعداد کے مطابق ثواب عطا فرمائے گا اور دوزخ سے ستر سال کی مسافت پر دور رکھے گا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عرفہ میں اپنی زبان' آنکھ اور کان کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے آئندہ عرفہ تک تمام گناہ معاف فرما دے گا۔:

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کے دن جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ عرفہ والوں کے لئے خاص ہے یا ہر مسلمان اس مغفرت میں شامل ہے فرمایا یہ حکم عام ہے!

شیطان کا ماتم کرنا:۔ حضرت ابن خارود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں ایک ساتھی کے ساتھ حصول علم کے لئے نکلا عرفہ کی شام ہمارا گزر قوم لوط کے ایک شہر سے ہوا' میں نے اپنے ساتھی سے شہر دیکھنے کو کہا' تاکہ عبرت کدہ دیکھ کر ہم شکر بجا لائیں' کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایسے عذاب سے محفوظ رکھا جس میں وہ لوگ مبتلا ہوئے تھے' ہم شہر میں گھوم پھر رہے تھے کہ ایک ڈاڑھی مونڈا نظر آیا' گرد آلود چہرہ نہایت بری حالت میں چلا آ رہا ہے جب قریب آیا تو ہم نے پوچھا تو کون ہے اور کہاں سے یہ حالت بنائے آ رہا ہے' وہ غافل سا بن گیا تو ہم نے اسے کہا تو شیطان معلوم ہوتا ہے' وہ بولا ہاں ! جب پوچھا کہاں سے آ رہا ہے ' کہنے لگا عرفات سے! جن لوگوں کو میں نے پچاس سال سے بھی زائد عرصہ تک گناہوں میں جکڑے رکھا آج جب وہ میدان عرفات میں آئے ہیں تو ان پر بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سایہ فگن ہو چکی ہے اور وہاں سے پریشان خاک اڑائے' ادھر دوڑ آیا ہوں تاکہ ان معذبین کو

دیکھ کر اپنا دل ٹھنڈا کر سکوں!

حکایت :- ایک صالح کا بیان کہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک شخص کو دیکھا جو دعا کر رہا تھا الٰہی عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے والوں کے وسیلہ سے مجھے عرفہ کی برکات و ثواب سے محروم نہ کرنا' میں نے اس دعا کا سبب پوچھا تو کہنے لگا میرے والد ماجد یہی دعا مانگا کرتے تھے جب ان کا وصال ہوا تو میں نے خواب میں زیارت کی اور پوچھا ابا جان ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا' فرمایا اسی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرما دی اور قبر میں میرے پاس ایک نور کی قندیل آئی! اور کہا گیا یہ عرفہ کا ثواب ہے جس کی وجہ سے ہم نے تمہارا اعزاز و اکرام فرمایا۔:۔

فائدہ :- اللہ تعالیٰ امت محمدیہ پر عرفہ کے روزہ سے خصوصی کرم فرمایا' نیز اسی میں چار انبیاء پر بھی کرم کیا!

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کر کے ' حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہمکلام ہو کر' حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فدیہ قبول فرما کر اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حج کے دن دین اسلام مکمل کر کے' کرم فرمایا۔:۔

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عیدوں کو تکبیر سے زینت دو !

○ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ' عیدین کو کلمہ ' تسبیح و تقدیس' تحمید و تکبیر سے مزین کرو!

○ حلیہ ابی نعیم میں ہے کہ عید الاضحیٰ کی شب سے آخر ایام تشریق تک ہر نماز کے بعد تین تین بار تکبیر کہا کرو!

کیونکہ یہ گناہوں کو بالکل مٹا دیتی ہے۔:۔

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے فرمایا! جب تم آگ لگی دیکھو تو تکبیر بکثرت پڑھو کیونکہ یہ آگ بجھا دیتی ہے شب عیدالفطر میں شب عیدالاضحیٰ سے بھی تکبیر کہنے کی زیادہ تاکید ہے (روضہ)

عرفہ نویں ذوالحجہ کی نماز فجر سے لیکر تیرھویں ذوالحجۃ کی نماز عصر تک تکبیر تشریق ہے'

○ عید کو عید اس لئے بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس دن زیادہ فضل و احسان اور جود و امتنان فرماتا ہے بعض کہتے ہیں اس لئے کہ ہر سال یہ دن نئی خوشیاں لاتا ہے اس لئے اسے عید کہتے ہیں (عید عود سے مشتق ہے) اسے امام رازی نے سورہ مائدہ کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔

عید کو عید اس لئے بھی کہتے ہیں کہ ایماندار طاعت الٰہی سے طاعت نبوی کی طرف رجوع کرتا ہے یعنی روزہ ماہ رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے سنت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کی پیروی میں رکھتا ہے اس لئے اسے عید کہتے ہیں اور عیدالاضحیٰ میں سنت نبوی قربانی کی طرف توجہ کرتے ہیں اس وجہ سے بھی عید کو عید کہتے ہیں۔

قربانی :- حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک غنی' مقیم پر قربانی واجب ہے' حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ مقیم و مسافر پر اس کے وجوب کا حکم دیتے ہیں' البتہ امام مالک نے منیٰ میں مسافر کو مستثنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ اس پر قربانی واجب نہیں۔ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک وہاں سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔-

"شہر میں قربانی کا وقت بعد طلوع آفتاب نماز عید اور خطبہ کی مقدار کا وقت گزر جائے تو شروع ہوتا ہے' ایسے ہی حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ہے' امام شافعی کے نزدیک آخر وقت ایام تشریق تک ہے' لیکن آئمہ ثلاثہ کے نزدیک عید کے بعد بارھویں ذوالحجتہ المبارکہ کے آخر

تک یعنی غروب آفتاب تک' قربانی کے گوشت میں اولاً کلیجی کھانا سنت ہے۔

نرجس القلوب میں ہے کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اس دنبے کی کلیجی کھلائی جو ان کی جگہ فدیہ بنا! قربانی میں کچا گوشت مستحقین تقسیم کرنا واجب ہے پکا کر کھلانا کافی نہیں ہاں عقیقہ کے گوشت کو پکا کر کھلایا جا سکتا ہے'

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قربانی کی ہو گی جب وہ روز قیامت قبر سے باہر نکلے گا اس کے سرہانے قربانی کا وہ جانور موجود ہو گا' اس کے بال سنہری' آنکھیں یاقوت کی سی اور سینگ سونے کے ہوں گے وہ کہے گا میں نے تجھ سے عمدہ کوئی چیز نہیں دیکھی' قربانی کا جانور کہے گا میں تو تیری قربانی ہوں جو دنیا میں تو نے دی تھی' آیئے مجھ پر سوار ہو جایئے جب وہ سوار ہو گا تو وہ اسے عرش کے سایہ تلے لے جائے گی!

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مسلمان جب قربانی کے جانور کو ذبح کرتا ہے اس کے خون کا پہلا قطرہ ابھی زمین پر نہیں گرتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے اور ہر ہر بال کے بدلے اس کے نامہ اعمال میں نیکی درج کی جاتی ہے۔

○ حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک بار بارگاہ الٰہی میں عرض کیا! یا اللہ! جو نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی قربانی کرے گا اسے کتنا اجر ملے گا! ارشاد ہوا' اس کے بدن پر ہر بال کے بدلے دس دس نیکیاں عطا کروں گا' دس دس گناہ مٹا دوں گا اور دس دس درجے بلند کروں گا' اے داؤد علیہ السلام تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ یہ قربانیاں روز قیامت ان کی سواریاں ہوں گی اور قربانیوں سے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لوگو سن لو! قربانی آخرت کے شر سے نجات دہندہ ہے' اس شخص کے لئے جو اسے بجالاتا ہے'

○ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' اللہ تعالیٰ کے ارشاد یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں اس سے وہ سوار مراد ہیں جو عمدہ سواریوں پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور وہ سواریاں ان کی قربانیاں ہیں۔

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے فرمایا قربانی کے جانور کی تعظیم و توقیر کرو کیونکہ وہ پلصراط پر تمہاری سواریاں ہیں۔

ایصال ثواب :- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم فرماتے ہیں جو عید کے دن سبحان اللہ و بحمدہ تین سو بار پڑھ کر فوت شدہ مسلمانوں کی روح کو ایصال ثواب کرے گا' تو ان کی ہر ہر قبر میں ہزاروں انوار چمکیں گے اور جب وہ فوت ہو گا تو اس کی قبر میں بھی ہزار نور چمکیں گے!

شیطان کا حملہ :- حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عید کے دن شیطان چلاتا ہے اور اپنے تمام شیطانوں کو جمع کر لیتا ہے وہ پوچھتے ہیں اے ہمارے سربراہ آج تم اتنے غصہ و غضب میں کیوں ہو! وہ کہتا آج کے دن اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو بخش و مغفرت سے نواز دیا ہے' لہٰذا تمہیں فوری طور پر اس طرح کارروائی کرنی چاہئے کہ انہیں شراب و کباب اور لہو و لعب کی لذت میں مشغول کر دو تاکہ ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو۔

○ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت کو عید الفطر کے دن تخلیق فرمایا' نیز شجر طوبیٰ' بھی عید ہی کے دن لگایا گیا' عید کے دن ہی جبریل کو وحی کے منصب پر فائز کیا علماء کرام فرماتے ہیں عید الاضحیٰ' عید الفطر پر فضیلت رکھتی ہے کیونکہ وہ تمام سال کے افضل ترین ایام میں واقع ہے اور وہ عشرہ ایام ہیں۔

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم فرماتے ہیں شب عید عبادت کے لئے

بیدار رہنے والے کا دل اس دن زندہ ہو گا جبکہ اور لوگوں کے دل مردہ ہوں گے (ابن ماجہ) عورتوں کو مستحب ہے کہ عید کی نماز اپنے گھروں میں پڑھ لیا کریں'

حکایت :۔ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عشرہ ذوالحجہ کی راتوں میں بصرہ کے قبرستان میں گیا' کیا دیکھتا ہوں کہ ایک قبر سے نور کے شعلے روشن ہیں' مجھے بڑا تعجب ہوا' پھر اچانک آواز سنائی دی "اے سفیان! عشرہ ذوالحجہ کے روزے اپنے لئے لازم کر لو تو آپ بھی اپنی قبر میں ایسا ہی نور پاؤ گے!

حکایت :۔ کسی نیک آدمی کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں قیامت کا منظر دیکھا' اور اپنے رفقاء میں سے ایک ساتھی کے سامنے دس نور روشن دیکھے' جبکہ میرے لئے دو نور کی بتیاں روشن تھیں' مجھے تعجب ہوا تو ندا آئی اس نے دس سال تک ہر عرفہ کے دن کا روزہ رکھا جب کہ تو نے عرفہ کے دو روزے رکھے !!

فضائل ماہ محرم الحرام

محرم الحرام کے شروع ہوتے ہی جو شخص یہ دعا پڑھ لیتا ہے وہ شیطان کے شر سے سال بھر کے لئے محفوظ ہو جاتا ہے اور شیطان اپنا وار اس پر کرنے سے نا امید ہو جاتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے دو فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو سال بھر اس کی محافظت کرتے رہتے ہیں' دعا یہ ہے کہ اللھم انت الابدی القدیم و ھذہ سنۃ جدیدۃ' اسالک فیھا العصمۃ من الشیطان واولیائہ والعون علی ھذہ النفس الامارۃ بالسوء والاشتغال بما یقربنی الیک یا کریم الٰہی تو ابد الاباد ہے قدیم ہے اور یہ نیا سال ہے میں تجھ سے شیطان اور اس کی ذریت اور اس کے معاونین کے شر' نیز نفس امارہ کی برائی سے حفاظت کا سوال کرتا ہوں' اور میں تو صرف ایسے اعمال کا طالب ہوں جو تیری بارگاہ میں قربت کا سبب ہوں! یا کریم یا کریم!

○ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان محرم الحرام کے پہلے جمعہ کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہ بخش دیتا ہے اور جو شخص محرم الحرام میں جمعرات' جمعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں نو سال کی عبادت کا ثواب درج کرتا ہے'

طبرانی کی روایت ہے جو شخص محرم الحرام میں کسی بھی دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے تیس روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عشرہ کے دنوں سے عاشورے تک روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے فردوس اعلیٰ کا وارث بنائے گا! نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار حج، ہزار عمرے، ہزار شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے نیز مغرب سے مشرق تک کا اجر اس کے لئے لکھا جاتا ہے اور وہ اس شان کا مالک بن جاتا ہے گویا کہ اس نے اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ہزار غلام آزاد کئے، جنت میں وہ ہزار محلات کا مالک بنا دیا جاتا ہے دوزخ کی آگ اس پر حرام کی جاتی ہے۔

○ ایک اور حدیث شریف میں ہے جو شخص دس محرم الحرام کا روزہ رکھتا ہے اس کے لئے دس ہزار فرشتوں کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

○ جو شخص دس محرم الحرام کو ایک ہزار بار سورہ اخلاص کا وظیفہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر خصوصی نظر رحمت فرماتا ہے اور اس کا نام صدیقین میں درج ہو جاتا ہے۔

○ عاشورہ کے روز اصحاب کہف اپنے پہلو بدلتے ہیں۔

○ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص روزانہ چیونٹیوں کو روٹی کے ٹکڑے ڈالا کرتا تھا جب عاشورہ کا دن ہوتا تو چیونٹیاں روٹی کو بالکل نہ کھاتیں۔

فائدہ:۔ اس دن کا نام عاشورہ اس لئے پڑا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کی ایک جماعت کو اس دن خصوصی عظمت عطا فرمائی حضرت آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا، حضرت ادریس علیہ السلام کو مکان علیا کی طرف اٹھایا، حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو جودی پہاڑ پر قرار دیا، بیان کرتے ہیں کہ ایک سو پچاس دن تک روئے زمین پر پانی ہی پانی تھا، چالیس شب و روز بارش ہوتی رہی چشموں سے زرد رنگ کا پانی ابلتا رہا جبکہ آسمان سے سرخ بارش برستی رہی اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے کشتی حمد الٰہی بجا لاتی رہی اور پکارتی تھی اللہ تعالیٰ وحدہ لا

شریک جوادلین و آخرین کا سچا معبود ہے اس کا شریک و سہیم نہیں' وہی عبادت کے لائق ہے اور میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ہوں' جو مجھ پر سوار ہو گا نجات پائے گا جو دور ہوا وہ ڈوب گیا! اور سوائے مخلصین کے مجھ پر کوئی سوار نہیں ہو سکتا! حضرت نوح علیہ السلام اپنے مکان کی چھت پر کھڑے ہو کر ہر مخلوق کو آواز دے رہے تھے آ جاؤ آ جاؤ انسانو!' درندو' پرندو! نجات دینے والی کشتی میں سوار ہو جاؤ!

حضرت مقاتل علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ وہ کشتی ایک ہزار ہاتھ لمبی تھی۔ ∴

حضرت ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانے کا حکم دیا تو انہوں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار تختوں سے اسے بنایا ہر ایک تختے پر ایک ایک نبی کا اسم گرامی نقش کیا' آخری تختہ پر خاتم الانبیاء والمرسلین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی تحریر کیا' جب کشتی مکمل ہوئی تو مزید چار تختوں کی ضرورت درپیش ہوئی' جب وہ لائے گئے تو ان پر خلفاء راشدین کا نام قدرتاً" لکھا ہوا تھا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا میں نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے پیارے خلفاء کے نام ظاہر فرمائے تاکہ کشتی بحفاظت رہے۔ اسی طرح آپ اور آپ کے اصحاب کرام سے محبت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ آتش جہنم سے محفوظ فرمائے گا!

حضرت ابراہیم کو عاشورہ کے دن خلیل بنایا گیا' حضرت داؤد علیہ السلام پر اسی دن تمغہ مغفرت سجایا گیا حضرت سلیمان علیہ السلام کو اسی دن دوبارہ حکمرانی و سلطانی پر فائز کیا۔

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ام المومنین خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا نکاح اللہ تعالیٰ آسمانوں پر عاشورہ کے روز کیا۔

○ اللہ تعالیٰ آسمان' زمین' لوح و قلم' آدم و حوا کو عاشورہ کے دن تخلیق فرمایا' اسی روز قیامت قائم ہو گی قرطبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں جمعہ کے دن آخر ساعت میں قیامت قائم ہو گی!

حکایت :- حضرت نسفی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کفار کے پاس ایک شخص قید تھا وہ نظر بچا کر عاشورہ کے دن بھاگ نکلا کافر اس کی تلاش میں نکلے اور اسے جا پکڑا' اسی اثناء میں اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی الٰہی عاشورہ کی حرمت کا صدقہ مجھے ان سے نجات عطا فرما' اللہ تعالیٰ نے کافروں کو اندھا کر دیا اور وہ ان کی قید سے آزاد ہو گیا اس نے شکرانے میں عاشورہ کا روزہ رکھا' لیکن اسے افطاری کے وقت کھانے پینے کی کوئی چیز میسر نہ ہوئی وہ اسی طرح سو رہا تھا کہ خواب میں اسے فرشتہ دکھائی دیا جو کھانے پینے کی کچھ اشیاء دے رہا تھا' جب اس نے ان میں سے کھا پی لیا تو بیدار ہو' پھر وہ بیس سال تک زندہ رہا مگر اسے کھانے پینے کی کبھی حاجت درپیش نہ ہوئی!

حکایت :- بیان کرتے ہیں کہ شہر' رے (عراق) کے قاضی کے پاس عاشورہ کے روز ایک سوالی آیا اور اس نے اس دن کی عظمت کے وسیلہ سے طلب کیا' قاضی صاحب نے منہ پھر لیا' لیکن اسی دوران ایک نصرانی یہ کیفیت دیکھ رہا تھا' اس نے فقیر کو اتنا کچھ دیا کہ وہ خوش ہو کر چلتا بنا' رات ہوئی تو قاضی صاحب نے جنت میں سونے کے دو نہایت خوبصورت محل دیکھے جو سونے اور یاقوت سرخ سے بنائے گئے تھے' قاضی نے پوچھا یہ محل کس کے ہیں' جواب ملا! یہ تھے تو تمہارے لئے مگر تو نے فقیر سے روگردانی کی اور نصرانی نے اس کی حوصلہ افزائی' تو یہ دونوں اسے عطا کر دیئے ہیں' قاضی صاحب' بیدار ہوا اور چپکے سے نصرانی کے پاس آیا اور ایک لاکھ کے عوض فقیر کو دینے پر جو ثواب ملا تھا خریدنے کی خواہش کا اظہار کیا' تو وہ نصرانی بولا' اگر تو ان دونوں محلات کی چوکھٹ کی قیمت بھی ایک لاکھ دے گا تب بھی میں تجھے فروخت نہیں کروں گا

اور سن لے! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے سچے رسول ہیں۔ (اس طرح اسے اسلام کی دولت نصیب ہوئی)

حکایت :- بیان کرتے ہیں کہ مصر میں ایک شخص تھا جس کے پاس صرف ایک ہی نیکی کا ثواب تھا، اس نے عاشورہ کے دن جامع مسجد حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نماز فجر ادا کی، اس مسجد میں ایک رسم چلی آ رہی تھی کہ عاشورہ کے دن یہ مسجد عورتوں کے لئے کھلی رہے گی اس دن آدمی داخل نہیں ہوں گے کیونکہ وہ سال بھر ذکر و اذکار اور دعاء التجا کے لئے داخل نہیں ہو سکتی تھیں وہ بیان کرتے ہیں کہ نماز فجر کے وقت ایک عورت نے کہا، مجھے کچھ دو جس سے میرے بچوں کو سکون مل سکے، اس نے کہا تم اپنے گھر جاؤ میں آتا ہوں، چنانچہ اس نے ایک چادر باندھ لی اور اپنے تمام کپڑے ایک سوراخ سے اس کی طرف بڑھا دیئے، عورت نے دعا دی، اللہ تعالیٰ تجھے جنتی لباس عطا فرمائے،

وہ شخص بیان کرتا ہے، رات آئی، خواب دیکھا، ایک نہایت حسینہ جمیلہ حور نہایت خوشبودار سیب لئے موجود ہے جب اسے توڑا تو اس سے ایک جوڑا بر آمد ہوا، میں نے حور سے پوچھا یہ کیا ہے؟ وہ بولی میں عاشورہ ہوں، جنت میں تیرے ساتھ میرا نکاح ہو چکا ہے، اس کے بعد آنکھ کھلی تو سارا گھر خوشبو سے مہک رہا تھا، میں نے وضو کیا، دو رکعت نماز ادا کی اور عرض کیا یا اللہ اگر یہ سب کچھ درست ہے اور وہ حور میری زوجہ جنت ہے تو مجھے اپنے پاس بلا لیجئے،

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول فرمائی اور وہ وہیں وصال کر گیا۔

حکایت :- روض الافکار میں ہے کہ کسی شخص نے عاشورہ کے دن سات درہم خیرات کئے اور سارا سال اس کے عوضانہ کا طالب رہا جب پھر عاشورہ کا

دن آیا تو کسی عالم نے عاشورہ کے دن خیرات کی فضیلت بیان کرتے ہوئے کہا' جو اس دن ایک درہم دے گا اللہ تعالیٰ اسے ایک ہزار درہم عطا فرمائے گا! وہ کہنے لگا بالکل غلط ہے میں نے سات درہم دیئے تھے مگر مجھے تو کچھ بھی نہیں ملا' جب رات ہوئی تو ایک شخص نے اسے سات ہزار درہم دیتے ہوئے کہا یہ لے جھوٹے اگر تو قیامت تک صبر کرتا تو تیرے لئے بہت ہی اچھا ہوتا۔

موعظت :- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار مت کرو! ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا اور تجھے اس مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔ (ترمذی شریف)

فائدہ :- تنبیہہ الغافلین میں مرقوم ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت بلال ایسے وقت حاضر ہوئے جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ تناول فرما رہے تھے' آپ نے حضرت بلال کو بھی شمولیت کی دعوت دی' حضرت بلال عرض گزار ہوئے میں روزے سے ہوں' آپ نے فرمایا ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا رزق جنت میں ہے' روزہ دار کے سامنے جب لوگ کھا پی رہے ہوں تو اس کے اعضاء تسبیح پڑھتے رہتے ہیں اور فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت و برکت کرتے ہیں' جب تک وہ اس مجلس میں رہتا ہے فرشتے کہتے رہتے ہیں الٰہی اس کی مغفرت اور اس پر رحم و کرم فرما!! (واللہ تعالیٰ اعلم)

بھوک کی فضیلت "سیری کی مذمت"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ کھاؤ، پیو اور ضائع نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ناجائز خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ :.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے آپ کو بھوکا، پیاسا رکھ کر مجاہدہ و ریاضت کیا کرو! کیونکہ اس کا اجر ایسے ہے جیسے راہ خدا میں جہاد کرنے والے کا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں حاضر ہوا دیکھا آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے ہیں میں نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا بھوک کے باعث، میں یہ سن کر رو پڑا، آپ نے فرمایا رو نہیں، کیونکہ بھوکے رہنے والے کو قیامت کی سختی محسوس نہیں ہوگی! بشرطیکہ ثواب کی نیت ہو۔ :.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو رنگا رنگ کھانے اور طرح طرح کے مشروب کھایا پیا کریں گے اور مختلف اقسام کے لباس پہنیں گے نیز خوب باتیں بنائیں گے وہ میری امت کے نہایت برُے لوگ ہوں گے۔ (طبرانی) ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، پر ان تمام باتوں کو سنا اور دیکھا جاسکتا ہے اور آج کل ہوٹلوں میں مختلف اقسام کے کھانے اور مشروبات، سوڈا واٹر، آر سی، پیپسی، سپرائٹ، سیون اپ، مرنڈا، ٹیم، مینگو جوس، اور دیگر قسموں کے فروٹ جوس کے علاوہ نہ جانے کتنی اقسام کی شرابیں، الکحل وسکی وغیرہ چالو ہیں، لباس کی نہ جانے کتنی ہی

وراثیر: حشرات الارض کی طرح نکل پڑی ہیں' ان تمام کی طرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت بتا دیا جبکہ ان اشیاء کا تصور تک نہیں تھا! یہ علم غیب نہیں تو اور کیا ہے! (تابش قصوری)

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں سب سے زیادہ پیٹ بھرنے والے قیامت میں اتنے ہی بھوکے ہوں گے! (ابن ماجہ)

○ حضرت امام غزالی فرماتے ہیں پیٹ بھر جانے کے باوجود کھائے جانے سے برص کی بیماری لاحق ہوجاتی ہے' حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو کھانے کے ضرر سے ڈرتا ہے اسے یہ آیت پڑھنی چاہئے اَشْهَدُ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ:

○ تحفہ الحبیب میں ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم' کھانا پینا میرے بدن کو ذرہ بھر فائدہ نہیں پہنچاتا' خدارا میرے لئے دعا فرمائیں تاکہ اس مرض سے شفا نصیب ہو! آپ نے فرمایا جب بھی کچھ کھاؤ پیؤ تو یہ کلمات پڑھ لیا کرو! بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ' یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ' پھر تمہیں کوئی بیماری لاحق نہیں ہوگی!

○ سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکے رہ کر اور موٹے کپڑے پہن کر اپنے دل کو روشن کرو!

○ مفید العلوم میں ہے کہ فرعون' حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کھانے میں زہر ملا دیتا تھا اور آپ یہ کلمات پڑھ کر کھا لیتے' زہر کا اثر تک نہ ہوتا اعوذ بالذی یمسک السما ان تقع علی الارض الا باذنہ من شر ماک: ذراء ومن شر الشیطان وشرکه

حکایت :۔ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام نے ایک دن شیطان سے پوچھا کیا میری طرف سے بھی تجھے کچھ حاصل ہوا' کہنے لگا ہاں! ایک شب آپ کے

لئے عمدہ کھانا تیار ہوا تھا' آپ نے خوب سیر ہو کر کھایا اور آرام فرما گئے اور معمول کے اذکار آپ نہ پڑھ سکے! آپ نے فرمایا آئندہ کبھی شکم سیر ہو کر نہ کھاؤں گا! شیطان بولا میں بھی آئندہ کبھی کسی کی خیر خواہی نہیں کروں گا۔:۔

○ حدیث پاک میں ہے شیطان' انسان کے جسم میں خون کی طرح دورہ کرتا ہے لہٰذا بدن کو بھوکا رکھ کر تم اس کے راستوں کو بند کردو! حضرت یحیٰی بن معاذ رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں شیطان کا وسوسہ' بیج ہے' اگر تم اسے زمین اور پانی مہیا کرو گے تو یہ پھوٹ پڑے گا ورنہ ضائع ہو جائے گا' پوچھا! زمین اور پانی کیا ہے' فرمایا' شکم سیری' زمین ہے اور غفلت کی نیند اس کا پانی ہے!

○ حضرت ابو سلیمان دارانی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں رات کے کھانے سے ایک لقمہ چھوڑ دینا مجھے شب بیداری سے زیادہ محبوب ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں ایک خزانہ "بھوک" بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ خزانہ اسے عطا کرتا ہے جس کو وہ اپنا محبوب سمجھتا ہے۔:۔

○ پھر فرمایا دنیا کی کنجی پیٹ بھر کر کھانا اور جنت کی چابی بھوک ہے! حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ کا قول ہے طالب آخرت کے لئے شکم سیری سے زیادہ کوئی چیز نقصان دہ نہیں۔ حضرت عبدالواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بھوک کی بدولت خواص پانی پر چلتے ہیں اور اسی کی برکت سے انہیں طے الارض کی نعمت حاصل ہوتی ہے' حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا تمہیں یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا۔ کہنے لگے بھوک اور ننگے بدن سے' فتاویٰ تارتا خانیہ میں ہے جو کوئی سیر شکم بات کہتا ہے اثر نہیں رکھتی اور جب کوئی شکم سیر بات سنتا ہے تو وہ بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں کرپاتا۔:۔

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کھانا کھا کر یہ کلمات

پڑھتا ہے اس کے جملہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں! الحمد للّٰہ الذی اطعمنی ھذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ' (ابن ماجہ' ابوداؤد' ترمذی)

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کھانا کھانے لگو تو مل جل کر کھایا کرو' برکت ہوگی!

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیو وسلم نے فرمایا ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو (مسلم شریف)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت پسند ہے کہ صاحب خانہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ دستر خوان پر کھانا کھائے۔ جب سب جمع ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر نظر رحمت فرماتا ہے اور ان کے جدا ہونے سے پہلے پہلے انہیں بخش دیتا ہے۔

○ عوارف المعارف میں ہے یہ مستحب ہے کہ پہلے لقمہ پر کہے بسم اللہ' دوسرے پر بسم اللہ الرحمٰن تیسرے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔:۔

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص گھر میں خیروبرکت کا طالب ہے اسے چاہئے کہ وہ باوضو کھانا کھائے! (ابن ماجہ) وضو سے مراد یہاں ہاتھوں کا دھونا ہے' کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے نعمت کا ادب کے ساتھ استقبال کرنا ہے اس طرح نعمت کا شکر ادا ہوتا ہے اور شکر سے نعمت بڑھتی ہے نیز دونوں ہاتھوں کا دھونا فقرو محتاجی کو دور کرتا ہے اور نعمت کے حصول کا باعث ہیں' کھانے سے پہلے بچوں کے ہاتھ پہلے دھلائیں کیونکہ وہ اکثر نجاست کے قریب ہوتے ہیں پھر تعظیماً بڑوں کے ہاتھ دھلائیں بعد میں اپنے ہاتھ دھوئیں۔:۔

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور کی طرف روانہ ہوئے تو چالیس دن تک سفر کرتے رہے اور اس دوران بھوک اور

پیاس محسوس تک نہ ہوئی' اور جب حضرت خضر علیہ السلام کی طرف جانا ہوا تو کھانا ساتھ رکھ لیا' چنانچہ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام جو آپ کے بھانجے تھے انہیں فرمایا ہمارا ناشتہ لاؤ! اس کا کیا سبب ہے۔:۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کوہ طور کا سفر' عشق و محبت اور ملاقات خدا' تھا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کے لئے کیا گیا' اس لئے بھوک کا پتہ بھی نہ چلا اور خضر علیہ السلام کی طرف سفر ادب تھا' اس میں بھوک محسوس ہوئی نیز پہلا سفر روزے پر مبنی تھا چنانچہ جب مسواک کر لی تو مزید دس روزے رکھے اور دوسرا سفر' سفر رخصت تھا' اس لئے کہ اس میں کھانے پینے کی اجازت تھی' اور یہ بھی پہلا سفر متکلمانہ تھا اور دوسرا متعلمانہ!! (واللہ تعالیٰ اعلم)

حضرت مؤلف علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں میرے نزدیک ایک جواب یہ ہے کہ پہلے سفر میں بھوک کا محسوس نہ ہونا اور دوسرے میں بھوک لگنا دونوں مقاموں کی مناسبت سے ہے' موسیٰ علیہ السلام کے لئے مناجات میں اکل و شرب کا ترک ہی مناسب تھا' کیونکہ اللہ تعالیٰ تو پہلے ہی کھانے پینے سے منزہ ہے پس دونوں اطراف سے ان اوصاف کا ظہور ہوا' کیونکہ بندے کے لئے تخلق باخلاق اللہ' لازمی ہے' خصوصاً ایسے مقام پر' چنانچہ وارد ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اخلاق میں سے کوئی خلق اختیار کرتا ہے اسے جنت عطا ہو گی! اور مقام موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا کھانے کے سلسلہ میں ایک ہی ہے لہٰذا بھوک محسوس ہوئی۔:۔

حضرت ابراہیم بن ادھم فرماتے ہیں' شکم سیری گناہ سے قریب کر دیتی ہے اور بھوک دور!

فضائل حج و زیارت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی (رضا و خوشنودی) کے لئے بیت اللہ شریف کا حج فرض ہے جو وہاں تک جانے کی طاقت رکھتے ہیں۔:۔

حضرت امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں استطاعت کی متعدد قسمیں ہیں (۱) جسم و مال کی استطاعت رکھنے والا ہو اور وہ وہی شخص ہے جو صحت و تندرستی رکھتا ہے' (۲) غیر کے سہارے استطاعت رکھنے والا' وہ اپاہج ہے! (۳) وہ شخص جو ذاتی طور پر حج کرنے سے عاجز ہو اگرچہ مالی طور پر مضبوط ہی کیوں نہ ہو (۴) صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ رکھنے کی استطاعت کا مالک ہو اور وہ فقیر ہے۔:۔

کہتے ہیں مال داروں پر تو بیت اللہ کا حج فرض ہے لیکن فقراء پر رب کعبہ کا! بیت اللہ کا راستہ بعض اوقات بند ہو جاتا ہے لیکن رب کعبہ کا راستہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے محتاج کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں!

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان حج کے ارادے سے نکلتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے ابھی پیدا ہوا اور اسے ہر قدم پر ستر برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے' یہاں تک کہ وہ اپنے گھر واپس پلٹے! اور جب وہ واپس لوٹے تو اس کی دعا کو غنیمت سمجھو کیونکہ اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حج مبرور کی جزا جنت ہے! (طبرانی) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجاہد یا حاجی کلمہ پڑھتا یا لبیک اللھم لبیک پکارتا ہوا گھر سے نہیں نکلتا مگر سورج کے غروب ہونے سے پہلے پہلے وہ گناہوں سے نکل جاتا ہے۔:

حکایت :۔ ایک بار حضرت سلیمان علیہ السلام کا اپنے لشکر کے ساتھ بیت اللہ شریف سے گزر ہوا' وہاں کے لوگ بت پرستی میں مبتلا دیکھے تو کعبہ رونے لگا! اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا! یا اللہ! حضرت سلیمان علیہ السلام اور اس کی قوم کا مجھ سے گزر ہوا مگر انہوں نے میرا طواف کرنا گوارا نہیں کیا' حالانکہ وہ تیرے ایک سچے نبی اور ان کے امتی تیرے ولی ہیں!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا صبر کر وقت آنے والا ہے میں یہاں اپنا سب سے محبوب نبی مبعوث کروں گا اور اس کے امتیوں کے سجدوں سے تجھے بھر دوں گا! وہ یہاں میری عبادت بڑے شوق سے کریں گے ان پر ایک عبادت مستقل طور پر فرض ٹھہراؤ گا وہ تیرے ایسے مشتاق ہوں گے جیسے اونٹی اپنے بچوں کی اور کبوتری اپنے انڈوں کی! اور تجھے بتوں سے پاک کردوں گا پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم ہوا وہ مکہ مکرمہ جائیں' وہاں قربانی کریں' چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا کعبہ کے گرد پانچ ہزار اونٹنیاں' پانچ ہزار گائیں' بیس ہزار بکریاں قربانی کیں۔ پھر مدینہ منورہ کے مقام پر حاضر ہوئے اور اپنے لشکر سے فرمایا یہ نبی آخر الزماں' رسول دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقام ہجرت ہے جو ان پر ایمان لائے اور ان کی تصدیق کرے اسے بخشش کی بشارت دیتا ہوں!

○ حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کی پیدائش سے ایک ہزار برس مقام بیت اللہ کو بنایا' اور اس کی بنیاد ساتویں زمین میں رکھی!

○ بکہ' مسجد حرام کا نام ہے مکہ مکرمہ پورے شہر کا! حضرت قشیری علیہ

الرحمتہ فرماتے ہیں مکہ اس لئے نام رکھا گیا کہ یہاں پر لوگوں کا ہجوم رہتا ہے اور لوگ اس کی طرف بخوشی مال و جان سے راغب رہتے ہیں۔

○ مجمع الاحباب میں ہے کہ یہ حج کا کمال ہے کہ تمام عمر میں صرف ایک بار فرض ہے' لیکن دوسری تمام عبادتوں کے مشابہ ہے مثلاً اس کا احرام' تکبیر تحریمہ' اذکار طواف و وقوف عرفات' اذکار نماز' سعی اور طواف' رکوع کی مانند ہے' منیٰ میں قیام اور رمی جمار' جہاد کے مشابہ' عرفہ اور مشعر حرام میں ٹھہرنا' اعتکاف کی طرح' اخراجات حج زکوٰۃ کی مثل' جس نے حج کیا گویا کہ وہ تمام عبادات بجا لایا۔:۔

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حج یا عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں وہ جو کچھ طلب کرتے ہیں انہیں عطا ہوتا ہے۔ ان کی جو درخواست ہو قبول ہوتی ہے اور جو وہ خرچ کرتے ہیں ایک ایک درہم کے بدلے دس دس لاکھ درہم عطا ہوتے ہیں۔ (بیہقی)

بیان کرتے ہیں کہ "بیت اللہ شریف پر پہلی نظر پڑتے وقت جو بھی دعا کی جائے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کعبہ پر جو ایمان و صدق سے نظر کرتا ہے وہ گناہوں سے ایسے نکل آتا ہے جیسے آج ہی پیدا ہوا ہو۔ (قرطبی)

حکایت:۔ ابو تراب بخشی علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں میں نے پچھتر (۷۵) حج کئے پھر جب دوسرے سال جانا ہوا تو لوگوں کا عرفات میں جمع ہونا مجھے بے حد اچھا لگا' میں نے خوشی و مسرت کے عالم میں اللہ تعالیٰ سے عرض کیا! الٰہی اگر تو نے ان لوگوں میں سے کسی کا حج قبول نہ کیا ہو تو میرے حج کا ثواب اسے عطا فرما دے' پھر جب مزدلفہ آئے تو میں نے خواب دیکھا کوئی کہہ رہا ہے تو مجھ پر اپنا کرم جتاتا ہے' حالانکہ میں تمام کریموں سے زیادہ کریم ہوں' قسم ہے مجھے عزت و جلال کی ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اس مقام پر کوئی آکر ٹھہرا ہو لیکن میں

نے اسے بخش نہ دیا ہو، پھراسی خوشی میں میری آنکھ کھل گئی میں نے یہ واقعہ حضرت یحیٰی بن معاذ رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کیا انہوں نے فرمایا اگر تیرا خواب سچا ہے تو تو چالیس دن تک زندہ رہے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا!!!

آب زمزم:- کسی صالح کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کو چاہ زمزم سے پانی بھرتے کہا مجھے بھی پلایئے اس نے زمزم شریف دیا تو وہ شہد تھا! پھر دوسرے دن اسی طرح وہ پانی بھرنے لگا میں نے کہا مجھے بھی پلایئے'اس نے آب زمزم دیا تو وہ دودھ تھا پھر تیسرے دن آیا تو میں نے پھر طلب کیا تو اس نے پانی پلایا! میں نے دریافت کیا آپ کون ہیں؟ فرمانے لگے میں سفیان ثوری ہوں، رحمہ اللہ تعالیٰ!!

راقم الحروف کو جب ۷۷ء میں حج و زیارت کی دوسری بار سعادت نصیب ہوئی، حج کے بعد محرم الحرام شریف تک مجھے حرم کعبہ میں حاضری کی نعمت میسر رہی! میں نے آب زمزم سے روزہ رکھنے کی نیت کرلی! یکم محرم الحرام کو پہلا روزہ فقط آب زمزم سے رکھا' ذرا سورج چمکا تو میں بیت اللہ شریف سے چاہ زمزم کے پاس حضرت الحاج پیر سید علی احمد صاحب قصوری دائم الحضوری کو دیکھا آپ بہت سی برف، چینی اور دودھ، آب زمزم میں ملا کر پلا رہے تھے موصوف نے مجھے بھی پینے کی دعوت دی میں نے روزہ کا عذر پیش کیا' چنانچہ بڑے لطف سے روزہ مکمل کیا' دوسرے اور تیسرے دن بھی فقط آب زمزم کی غذا سے روزے رکھے جو بفضلہ تعالیٰ خوب اطمینان سے تمام کئے کیونکہ میں نے سن رکھا تھا آب زمزم غذا بھی ہے اور دوا بھی، یہ جس نیت سے پیا جائے پوری ہوتی ہے الحمدللہ علی منہ وکرمہ میں نے آب زمزم سے پیاس بھی بجھائی اور خوراک کا کام بھی لیا۔ (تابش قصوری)

صحیح مسلم شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آب زمزم سے متعلق فرمایا یہ پرلطف کھانا بھی ہے اور صحت بخش دوا بھی' اس کے

پینے سے سیری حاصل ہوتی ہے اور پیاس بجھ جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مالک فرماتے ہیں جس نے آب زمزم نوش کیا وہ اسی کے لئے ہے' چنانچہ میں تو قیامت کی تشنگی بجھانے کی نیت سے پیتا ہوں۔:۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب آب زمزم نوش فرماتے تو پڑھا کرتے اللھم انی اسئلک علما نافعا ورزقا واسعا وشفاء من کل علة

○ شرف المصطفیٰ میں تحریر ہے کہ کعبہ شریف اللہ تعالیٰ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کی زیارت کا طالب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت عنایت فرمائے گا! کعبہ شریف' بارگاہ مصطفیٰ میں حاضر ہوکر سلام عرض کرنے کے بعد کہے گا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ تین شخصوں کی فکر نہ کریں' ایک جس نے میرا طواف کیا' ایک وہ جو گھر سے میرے طواف کے لئے نکلا اور پہنچ نہ سکا' اور تیسرا جس نے صرف میری زیارت کی خواہش کی ہوگی لیکن اسے موقع نہ مل سکا! میں ان سب کی مغفرت کی سفارش کروں گا۔:۔

حکایت:۔ حضرت نسفی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی الٰہی امت محمدیہ میں جتنے بوڑھے حج کریں ان کے بارے میری شفاعت قبول فرمایئے۔:۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا الٰہی' امت محمدی میں جتنے جوان حج کریں ان کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے' حضرت اسحاق علیہ السلام نے کہا امت محمدی میں جتنے ادھیڑ عمر حج کریں ان کے حق میں میری شفاعت قبول کیجئے۔ حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا امت محمدی میں جتنی عورتیں حج کریں ان کے حق میں میری سفارش قبول فرمایئے۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا اللہ امت محمدی میں جتنے غلام اور

کنیزیں ہیں ان کے حق میں میری شفاعت قبول کیجئے۔ انہی دعاؤں کے بدلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے امتیوں تم نمازوں میں حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم پر صلوۃ بھیجیں۔ :۔

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ حج کی استطاعت عطا فرمائے اور وہ بیت اللہ شریف تک پہنچ کر پھر بھی حج سے محروم رہے تو کچھ بعید نہیں وہ یہودی یا عیسائی ہو کر مرے' یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلاً" (ترمذی)

ترغیب و ترہیب میں ہے کہ تندرست صاحب استطاعت پانچ سال تک حج کو مؤخر نہ کرے۔ شفا شریف میں مذکور ہے کہ ایک شخص کو ایک جماعت نے قتل کرکے آگ میں ڈال دیا مگر اس کے جسم پر آگ کا ذرہ برابر اثر نہ ہوا اور اس کا رنگ تک تبدیل نہ ہوا۔ کیونکہ وہ تین بار حج کی سعادت حاصل کر چکا تھا۔

○ حضرت نیشا پوری علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ حج میں پانچ چیزیں مجنونوں کے اعمال سے ہیں (ا) کپڑے اتار کر احرام پہننا' چلا چلا کر لبیک لبیک کہنا' جمرات کو کنکریاں مارنا' طواف میں اکڑ کر چلنا' صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا' اس میں اس طرح اشارہ ہے کہ مجنون قابل گرفت نہیں ہوتے بلکہ ان کے اعمال کو کراماً کاتبین لکھتے ہی نہیں اس لئے کہ وہ مرفوع القلم ہوتے ہیں۔ اسی طرح حجاج کرام کی بھی یہی کیفیت ہے۔ :۔

ارکان حج

ارکان حج پانچ ہیں!

پہلا رکن : میقات:۔ وہ مقام جہاں پر صدق دل اور زبان سے حج و عمرہ یا ان میں سے کسی ایک کی نیت کر کے احرام باندھنا! اگر کسی دوسرے کی طرف سے جارہا ہو تو اس کا نام لے کر حج کی نیت کا احرام باندھنا' یوں ہی اپنے والدین یا بچوں کی نیت کرنا ہے۔:۔

اگر نابالغ وقوف عرفہ تک بالغ' یا غلام آزاد ہوجائے تو اس کا حج اسلام کامل سمجھا جائے گا جیسے نمازی رکوع کو پائے تو مکمل رکعت کو پالیتا ہے' ہاں اگر طواف قدوم کی سعی کے بعد بالغ ہوا یا غلام کو آزادی ملی تو اسے دوبارہ حج کرنا پڑے گا! کیونکہ پہلا حج ناقص سمجھا جائے گا۔:۔

○ جب احرام کی نیت ہوتو پہلے غسل کرے' پانی نہ ہوتو تیمم کرنا چاہئے' بال بنوائے' ناخن کٹوائے' اپنے بدن اور احرام کے کپڑوں کو پہلے خوشبو لگا سکتا ہے لیکن بعد میں نہیں' احرام باندھنے کے بعد بلا عذر نہ اتارے ورنہ فدیہ لازم ہوگا۔ عورت کو احرام سے پہلے اپنے ہاتھ و پاؤں پر مہندی لگانا جائز مستحب ہے' دو رکعت نماز ادا کرے' افضل یہ ہے کہ دو رکعت کی ادائیگی کے بعد روانگی سے قبل احرام باندھے' مرد باآواز بلند لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ' اسے تلبیہ کہتے ہیں' یہ سوار ہوتے وقت سواری سے اترے، وقت بلندی یا پستی پر چڑھتے اترتے وقت اپنے رفقاء سے ملتے وقت بکثرت تلبیہ پڑھتا رہے اور نبی

کریم سید عالم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر درود و سلام پڑھتا رہے' اللہ تعالیٰ سے طالب جنت رہے' دوزخ سے پناہ مانگے اور جب بھی کسی اچھی یا مکروہ بات سے سامنا ہو تلبیہ پڑھے' اور یہ کہتا رہے اِنَّ الْعَیْشَ عیش الاخرہ مرد جب احرام باندھ لے تو اسے سر کا چھپانا حرام ہو جاتا ہے نیز احرام کی دو چادروں کے سوا بند جوتی' اور سلے ہوئے کپڑے پہننا بھی حرام ہو جاتے ہیں اگر اس کے خلاف کرے گا تو فدیہ لازم ہوگا! اور جتنی بار غلطی کا ارتکاب کرے گا اتنی ہی بار اسے فدیہ ادا کرنا پڑے گا' فدیہ یہ ہے کہ حرم میں ایک جانور ذبح کرے یا تین دن کے روزے رکھے' جو جانور ذبح کرے اسے مساکین میں تقسیم کردے۔:۔

احرام کی حالت میں خوشبو لگانے سے بھی فدیہ لازم ہو جاتا ہے۔ مرد' عورت کا ایک ہی حکم ہے' البتہ اسے کپڑے پہننا جائز ہیں لیکن دستانے پہننا عورت کو بھی جائز نہیں' اسے کپڑے سے چہرہ چھپانا بھی منع ہے مگر کسی خاص طریقہ سے ہو جس سے چہرہ نہ چھپے ورنہ فدیہ ادا کرنا پڑے گا! نیز حالت احرام میں شکار کرنا اس کی طرف اشارہ کرنا بھی حرام ہے۔:۔

○ حضرت علامہ دمیری نے حیوۃ الحیوان میں درج کیا ہے کہ ایک بار ایک جماعت نے ہرن کا بچہ شکار کیا اسے آگ پر رکھ کر پکانے لگے' لیکن برتن کے نیچے سے آگ آگے بڑھی اور اس تمام جماعت کو خاکستر کردیا۔ مدینہ منورہ کی حدود میں بھی شکار حرام ہے' البتہ اس پر کفارہ نہیں۔:۔

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حج و عمرہ پے در پے کیا کریں کیونکہ وہ گناہوں کو ایسے دور کر دیتے ہیں جیسے بھٹی' لوہے' سونے اور چاندی کی میل کچیل کو!

○ حج مبرور کی جزا جنت ہے کوئی ایسا مسلمان نہیں جس نے احرام باندھا ہو اور اس دن کا سورج اس کے گناہوں کو لے کر غروب نہ ہوا ہو! یعنی احرام

باندھنے سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔ (سبحان اللہ)

دوسرا رکن:۔ وقوف عرفات ہے' نویں ذوالحجہ (عرفہ) کو بعد از زوال عرفات میں ٹھہرنا اگرچہ ایک لمحہ بھر ہو یہ حج کا دوسرا بڑا رکن ہے' اور اس کا کامل وقت عرفہ کو زوال سے لے کر یوم النحر کی طلوع فجر تک ہے' اگرچہ جانور' مفرور غلام یا قرض دار کی تلاش کے سبب سے ہی کیوں نہ ہو بشرطیکہ وہ قابل عبادت ہو' پاگل' دیوانہ' بے ہوش' نشہ میں بدمست نہ ہو تو اس کا وقوف ہی تسلیم کیا جائے گا! اگرچہ اسے معلوم بھی نہ ہو کہ میں عرفات میں ہوں اس لئے اگر وہ سونے کی حالت سے بھی وہاں سے گزر گیا تو بھی وقوف مانا جائے گا! غلطی کے باعث اس نے دسویں کو عرفہ سمجھا تو حج آئندہ سال قضا کرے۔:۔

عرفات میں حائضہ اور جنب کا وقوف کرنا صحیح ہے' تفصیل باب کرم میں ملاحظہ کریں گے۔:۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! آج کے دن اللہ تعالیٰ نے تم پر فخر کیا اور حقوق العباد کے علاوہ تم پر جتنے گناہ تھے انہیں بخش دیا' لہٰذا اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے دعا کرو! اللہ تعالیٰ تم پر رحمت فرمائے گا۔:۔

○ شیطان کوہ عرفات کی اوٹ میں اپنی ذریت کے ساتھ کھڑا دیکھتا رہتا ہے کہ عرفات میں قیام کرنے والوں کے ساتھ کیا معاملہ فرماتا ہے جب ان پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی بارش برساتا ہے تو شیطان چیختے چلاتے' ہائے وائے بلکہ ماتم کرتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ (طبرانی)

تیسرا رکن:۔ طواف افاضہ بعد از وقوف عرفات ہے! اس میں شرط یہ ہے کہ محرم یا محرمہ' حدث و نجاست سے پاک ہو اور بدن کے وہ حصے چھپے رہیں جن کے احرام کی حالت میں بھی چھپانے کا حکم ہے۔:۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ وَمَا بَطَنَ' میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں کو فرما دیجئے میرے رب نے ظاہر

وباطن کی بے حیائی کی کیفیت کو حرام ٹھہرایا ہے! اس کے متعلق بعض علماء فرماتے ہیں یہ زمانہ جاہلیت کی اس حالت کی طرف اشارہ ہے جو مرد اور عورتیں دن اور رات کو ننگے طواف کیا کرتے تھے' مرد روشن دن میں اور عورتیں رات کو ننگا طواف کیا کرتی تھیں' اسلام نے اس بری رسم کو ختم کردیا۔

آغاز طواف:۔ حجر اسود سے بائیں طرف اس طرح کھڑا ہوکر دل کعبہ شریف کے محاذی رہے! اور نیت کرکے بسم اللہ اللہ اکبر کہتا ہوا طواف شروع کرے' طواف کے سات چکر ہیں' جب حجر کعبہ کے پاس پہنچے تو اپنا پورا سینہ کعبہ کے سامنے کرکے نیا چکر شروع کرے' پیدل طواف سنت ہے' پہلے حجر اسود کو بوسہ دے' ہاتھ لگائے' اپنا چہرہ اس پر رکھے اگر بوسہ نہ دے سکے تو ہاتھ لگا کر چوم لے اس کا بھی موقعہ نہ ملے تو ہاتھ کا اشارہ کرکے اپنے ہاتھ چوم لے' البتہ آسینوں سے اشارہ نہ کرے اور پہلے چکر میں یہ دعا پڑھے۔:

بسم الله الله اكبر' اللهم ايمانا بک وتصديق بكتا بک ووفاء بعهدک واتبا عا بسنة نبيک محمد صلى الله عليه وسلم اور جب باب کعبہ کے سامنے آئے تو یہ پڑھے اللهم ان البيت بيتک والحرم حرمک والا من امنک وهذا مقام العائذ بک من النار۔:

اور جب رکن یمانی کے مابین پہنچے تو یہ پڑھے ربنا اتنا فی الدنيا حنسة وفى الاخرة حسنة وقنا عذاب النار پھر جو چاہے اللہ تعالیٰ سے طلب کرے' طواف کے پہلے تین چکر میں رمل کرے یعنی ذرا قریب قریب قدم رکھ کر پہلوانوں کی طرح چلے' اور یہ دعا پڑھے۔ اللهم اجعل حجا مبروا وذنبا مغفورا وسعيا مشكورا طواف کے بعد دو رکعت ادا کرے' پہلی رکعت میں سورہ الکافرون اور دوسری میں سورہ الاخلاص پڑھے۔ اگر رات ہو تو قرات آواز سے ہو' افضل یہ ہے کہ یہ دو رکعت مقام ابراھیم کے قریب ادا کرے۔

چوتھا رکن : سعی صفا و مروہ :- یہ دوڑ صفا سے آغاز کرے اور مروہ تک پہنچے یہ سات پھیرے اس طرح سے ہیں کہ صفا سے مروہ تک ایک چکر اور مروہ سے صفا پر دوسرا اس طرح آخری بار مروہ تک سعی مکمل ہو جائے گی! مستحب یہ ہے کہ صفا اور مروہ پر آدمی ذرا بلندی تک جائے' اور بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرے۔ اللہ اکبر کہتا ہوا' سعی شروع کردے۔ دوڑنے کے درمیان یہ پڑھتا رہے رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرم (نیز درمیان میں سے قدرے تیز دوڑے) جہاں آج کل سبز رنگ کی ٹیوبوں سے واضح کیا گیا ہے (تابش قصوری) یہ سعی اس وقت واجب ہے کہ طواف قدوم کے بعد سعی نہ کی ہو! اگر طواف قدوم کے بعد سعی کر چکا ہے تو اب واجب نہیں!

پانچواں رکن :- مردوں کا سر منڈانا یا کترانا! البتہ عورتوں کے لئے مکروہ بلکہ بعض فقہا کے نزدیک بالکل ناجائز ہے البتہ انگلی کے ایک پورے کی مقدار عورت اپنے بال کٹائے' زیادہ کٹانا جائز نہیں کیونکہ مردوں کی مشابہت اختیار کرنا ہے اور بال کٹواتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے! اللھم اتنی بکل شعرۃ حسنۃ وامح بھا عنی سیئۃ وارفع لی بھا درجۃ واغفرلی فی المحلقین والمقصرین -:-

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تمہارے سر منڈانے پر جتنے بال زمین پر گرتے ہیں قیامت کے دن اتنے ہی نور تمہیں عطا ہوں گے۔:-

دیگر مسائل :- ارکان حج کے علاوہ واجبات حج بھی ہیں ان میں سے دسویں ذوالحجہ المبارکہ کی رات مزدلفہ میں ٹھہرنا واجب ہے اگرچہ ساعت بھر کے لئے

ہو۔ اس کے ترک پر دم واجب ہے' دسویں ذوالحجۃ المبارکہ کو جمرہ عقبہ کی رمی کرنا جس کا وقت یوم النحر کی نصف آخری شب سے غروب آفتاب تک ہے' لیکن افضل یہ ہے کہ نیزہ بھر سورج ابھر چکا ہو تو رمی کرے' اور دیگر امور میں سب سے پہلے آج کے دن رمی کرنا ہے اس کے بعد قربانی یا ہدی کو ذبح کرے' پر مرد قبلہ رخ ہو کر حلق یا قصر کرائے' فراغت پر تکبیر کہے اور اپنے بالوں کو دفن کردے' پھر مکہ مکرمہ جائے اور طواف افاضہ کرے' رمی' ذبح اور حلق و قصر میں ترتیب کی رعایت امام شافعی کے نزدیک سنت ہے۔ (امام اعظم کے ہاں واجب ہے)

عورت یوم النحر کی نصف رات کے بعد طواف افاضہ کرے کیونکہ اسے حیض کا خدشہ ہے' چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یوم النحر کی شب میں حکم فرمایا اور انہوں نے فجر سے پہلے ہی عرفہ سے لوٹنے کے بعد طواف افاضہ کرلیا تھا' عورتوں کو ایسے ہی کرلینا چاہئے۔

طواف افاضہ کے بعد اگر طواف قدوم کی سعی نہ کی ہو تو سعی صفا و مروہ بھی کرے پھر ظہر سے پہلے پہلے منیٰ واپس آجائے اور ظہر منیٰ میں ادا کرے' کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا! ایام تشریک کی تین راتیں منیٰ میں ہی قیام کریں البتہ اگر تین جمروں کی رمی ۱۲ ذوالحجۃ المبارک تک کرچکا ہے تو غروب آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ سے روانہ ہو جائے!

اقسام حج:۔ حج تین قسم پر ہے' حج قرآن' حج تمتع' حج افراد۔ :۔

جس شخص نے حج و عمرہ کا بیک وقت نیتاً" احرام باندھ لیا یہ حج قرآن کہلاتا ہے۔ :۔

جس نے پہلے عمرہ کے لئے احرام باندھا پھر عمرہ کرنے کے بعد حج کی نیت سے احرام باندھا تو اسے حج تمتع کہتے ہیں اور جو مکہ مکرمہ میں مقیم ہے اس

نے صرف حج کی نیت سے احرام باندھا تو اسے حج افراد کہتے ہیں۔ تفصیلی مسائل کے لئے دیگر کتب کی طرف رجوع کریں۔ (تابش قصوری)

زیارت گنبد خضرا:۔ رحمتہ للعالمین سید المرسلین، محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کی حاضری ہر وقت مستحب ہے، حج سے پہلے اور بعد از حج بھی!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرے روضہ انور کی زیارت کی لازماً اس کی شفاعت کراؤں گا۔ (ابن خزیمہ)

نیز فرمایا جو شخص خالص میری زیارت کی نیت سے میرے روضہ انور پر حاضر ہوا اور اس کے علاوہ اس کا اور کوئی مقصد نہ ہوتو روز قیامت اس کی شفاعت کرانا میری ذمہ داری ہے!

عیون المجالس میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وصال کے بعد جس نے میرے روضہ انور کی زیارت کی گویا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی نیز فرمایا جس شخص نے حج کیا اور میرے مزار شریف پر حاضر نہ ہوا اس نے مجھ سے جفا کی اور حضرت اسحاق بن سنان علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ پاک کی سترہ مرتبہ زیارت کی اور میں نے جب بھی عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ تو آپ نے جواب عنایت فرمایا علیک السلام یا ابن سنان۔:۔

مزید آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے میرے وصال کے بعد میرے مزار شریف کی زیارت کی گویا کہ اس نے میری زندگی میں زیارت کی اور یہ کہ جو حرمین شریفین مکہ مکرمہ یا مدینہ طیبہ میں انتقال کرے گا قیامت کے دن وہ امن والوں کے ساتھ ہوگا۔ (بیہقی)

حکایت:۔ حضرت شیخ صالح سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سال حاجیوں کے ذریعہ بارگاہ رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم، سلام پیش کیا کرتے تھے

پھر اللہ تعالیٰ نے جب انہیں حج و زیارت کا موقع نصیب فرمایا تو آپ مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔

فی حالة البعد روحی کنت ارسلها
تقبل الارض عنی وهی نائبتی
وهذه دولة الاشباح قد حضرت
فامدد یمینک لی تحظی بهاشفتی

دوری کی حالت میں، میں اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا، جو میری نائب ہو کر میری طرف سے قدم بوسی کا شرف پاتی رہی اور اب تو اس جسم کو حاضری کی نعمت عظمیٰ حاصل ہوئی ہے، ذرا اپنے دائیں ہاتھ کو بڑھایئے تاکہ میرے لب اس کے فیضان سے بہرہ مند ہوں!

یہ کہنا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست اقدس ظاہر ہوا اور انہوں نے اپنے لبوں کو بوسہ سے مشرف کیا۔ ایسے امور سے انکار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ انکار کا انجام برے خاتمہ پر ہوا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی برائی اور گرفت سے محفوظ رکھے اس میں ذرہ برابر شک نہیں، کرامات اولیاء حق ہیں، بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مزار اقدس میں زندہ ہیں، سنتے ہیں، دیکھتے ہیں، اور آپ کے روضہ انور سے نعمتیں ملتی رہی ہیں کیونکہ آپ قاسم نعم ہیں۔:

بعض کہتے ہیں جسے مزار پرانوار پر حاضری کی سعادت میسر ہو تو وہ یہ آیت پڑھے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما، پھر ستر بار کہے صلی اللہ علیک یا محمد! (الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ) تو ایک فرشتہ ندا کرتا ہے، صلی اللہ علیک فلاں، پھر اس کی کوئی بھی حاجت باقی نہیں رہتی۔:

مستحب یہ ہے کہ جو شخص زیارت سے مشرف ہو وہ مزار اقدس اور ممبر شریف کے درمیان درود شریف کثرت سے پڑھے کیونکہ یہ ریاض جنت ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا بین بیتی وممبری روضة من ریاض الجنة ' میرے گھر اور میرے ممبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے' جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

اس طرف روضہ کا نور اس طرف ممبر کی بہار
بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

(اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمتہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد حرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نماز کے برابر ہے اور میری مسجد میں ایک نماز (بیت اللہ شریف کی) ایک ہزار نماز کے برابر ہے' اور بیت المقدس میں نماز پانچ صد نمازوں کے برابر ہے! (طبرانی)

بعض علمائے کرام بالتصریح فرماتے ہیں بیت اللہ شریف سے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف جانا افضل ہے' کیونکہ زمین کا وہ قطعہ مبارکہ جہاں آپ کا جسم اطہر موجود ہے عرش و کرسی سے بھی افضل و اعلیٰ ہے' اور پھر کیسے نہ ہو جب کہ آپ کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے خود رفعت دی (اور فرمایا ورفعنالک ذکرک) آپ کا اسم گرامی اپنے نام نامی سے متصل رکھا' جنت کے ہر مقام پر نقش فرمایا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جنت کے ہر دروازے پر مرقوم ہے' بیشک میں الہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں' محمد میرے رسول ہیں' جو اس پر ایمان لائے گا میں اسے عذاب نہیں دوں گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لئے یہ بات نفع مند ہے کہ تمہارے گھر ایک محمد' دو یا تین ہوں (یعنی اپنے بچوں کے نام میرے

علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے بددعا کیوں نہ کی! وہ کہنے لگا! آپ نے بہت خوب جواب دیا' تم دانشمند ہو اور دانشمند کے پاس آئے ہو' شاہ مقوقس نے حضرت ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ان کی ہمشیرہ سیرین کو آپ کی خدمت میں ہدیتہ بھیجا' حضرت سیرین کا نکاح تو آپ نے حضرت حسان بن ثابت سے کر دیا اور حضرت ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ام المومنین بننے کا شرف نصیب ہوا۔:.

تہذیب الاسماء واللغات میں یہ بھی مذکور ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے جس کا نام احمد رکھا گیا وہ احمد بن ابی خلیل ہیں جو خلیل سیبویہ کے استاد تھے حضرت خلیل نحوی کا انتقال ایک سو ستر ہجری کو بصرہ میں ہوا۔ (رحمہ اللہ تعالیٰ)

نام پر رکھو گھر میں برکت ہوگی)

حضرت شریح بن یونس بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتوں کی ڈیوٹی لگا رکھی ہے کہ وہ ان گھروں کی زیارت کیا کریں جن میں محمد یا احمد نام کے افراد ہوں تاکہ اس وجہ سے میرے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام کی تعظیم کا سلسلہ برقرار رہے۔:۔

جعفر بن محمد علیہ الرحمتہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن منادی اعلان کرتا ہوگا جس کا نام محمد یا احمد ہے وہ کھڑا ہو اللہ تعالیٰ اسے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام کی عزت و تکریم کے صدقے میں تمہیں جنت میں جانے کا حکم دیتا ہے۔:۔

شفا شریف میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دنیا میں تشریف آوری سے قبل محمد و احمد نام کو محفوظ رکھا تاکہ کوئی دوسرا یہ نام نہ رکھ سکے، پھر جب آپ کا زمانہ اظہار قریب آیا تو عرب کے لوگوں نے اس طمع پر اپنے بچوں کے نام آپ کے نام پر رکھنے شروع کر دیئے مبادا ہے کہ وہی ہوں (جن کی برکات سے فتح حاصل ہوتی رہی ہے)

حضرت امام نووی تہذیب الاسماء واللغات میں مرقوم فرماتے ہیں اسلام میں سب سے پہلے جس کا نام محمد رکھا گیا وہ محمد بن حاطب ہیں جو ایک صحابی کے فرزند اور صحابیہ کے پوتے اور (خود بھی صحابی ہیں) ان کے والد ماجد حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا گرامی نامہ دے کر شاہ مقوقش، صاحب اسکندریہ کی طرف بھیجا۔

شاہ مقوقش نے حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ دریافت کرتے ہوئے پہلا سوال یہ کیا! کیا تمہارے صاحب، نبی ہیں، آپ نے فرمایا! ہاں! کہنے لگا وہ اپنی قوم (کی تکلیف کے باعث) ان کے لئے بدعا کیوں نہیں فرماتے، آپ نے فرمایا حضرت عیسیٰ

فضائل جہاد

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انتہائی محبت سے اس بات کا اظہار کیا اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ فلاں عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے تو ہم وہی کرتے' اس پر جہاد کا حکم نازل ہوا' تو لوگوں نے اسے بوجھ سا محسوس کیا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ تم وہ بات کہتے ہی کیوں ہو جو تم نہیں کر سکتے' بعض کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہو یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ' ایمان والو کیا تمہیں ایسی تجارت سے آگاہ نہ کیا جائے جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات عطا فرمائے تو صحابہ کرام کہنے لگے اگر ہمیں اس تجارت کا علم ہو جائے تو ہم اپنے جان و مال' اہل و عیال تک دے کر بھی خریدنے سے گریز نہیں کریں گے پھر یہ آیت نازل ہوئی تم وہی ہو جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہوئے جہاد کرتے ہو!

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا غزوہ احد کے شہدا کی ارواح کو اللہ تعالیٰ نے سبز پرندوں کے جوف میں محفوظ کر دیا ہے جو جنت کی نہروں پر اترتے ہیں' جنتی پھل کھاتے ہیں عرش کے سایہ میں آرام کرتے ہیں اور عرش کے ساتھ جو سنہری قندیلیں آویزاں ہیں ان میں ٹھہرتے ہیں' جب انہیں عمدہ پاکیزہ کھانا پینا میسر ہوا' سکون بخش آرام گاہیں حاصل ہوئیں تو وہ آپس

میں کہنے لگے کاش کہ ہمارے بھائیوں کو بھی معلوم ہو جائے جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں فضل و احسان نصیب ہے' تاکہ وہ جہاد میں خوب رغبت سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دلجوئی کے لئے فرمایا' تم خوش ہو جاؤ میں تمہاری طرف سے بشارت سنائے دیتا ہوں' وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ' لوگو تم گمان تک نہ کرو کہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوئے وہ مُردہ ہیں' نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں اور کھاتے پیتے ہیں۔ صحیح مسلم شریف میں ہے جو ایماندار خلوص دل سے شہادت کی آرزو رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے شھدا کا مرتبہ عطا فرمائے گا! اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب مرد مجاہد جہاد کا فقط ارادہ ہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے رہائی کا حکم صادر فرما دیتا ہے۔ جب وہ جہاد کے لئے تیاری میں مصروف ہو جاتا ہے تو اللہ اکبر فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا اور جب اس کے گھر والے اسے الوداع کرتے ہیں تو اس کے درودیوار اور گھر بار اس کی فرقت و جدائی پر روتے ہیں اور وہ گناہوں سے ایسے نکل آتے ہیں جیسے سانپ اپنی کیچلی سے' اور اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک پر چالیس ہزار فرشتوں کو مقرر کر دیتا ہے جو ان کی ہر طرف سے حفاظت کرتے ہیں اور اس کی ہر نیکی کو ڈبل کر دیا جاتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں ایسے ہزار شخصوں کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے جنہوں نے ہزار ہزار برس عبادت کی ہوتی ہے اور ہر برس تین سو ساٹھ دن کا ہوتا ہے' جس کا ایک ایک دن دنیا کی عمر کے برابر ہو۔ : .

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو راہ خدا میں ایک رات سرحد پر نگرانی کرتا ہے اسے ہزار شب بیداری اور ہزار دنوں کے روزے کا

ثواب ملتا ہے۔ (ابن ماجہ)

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات سرحد پر نگرانی کرنے والے کے عمل ہمیشہ بڑھتے رہے ہیں جب کہ عام مرنے والوں کے عمل ان کی موت کے ساتھ ختم ہو جاتے ہیں مگر اس نگرانِ سرحد کے عمل قیامت تک بڑھتے رہیں گے اور فتنۂ قبر سے امن میں رہے گا ۔ (ترمذی)

حکایت:۔ ایک مرتبہ چور ایک عبادت گاہ میں جا چھپے' وہاں ایک عابد کو پایا جس کا لڑکا اپاہج تھا چوروں نے عابد سے کہا ہم مجاہد و غازی ہیں یہ سن کر عابد نے ان کی خوب خاطر مدارت کی' اور ان کے پاؤں دھلائے اور دھون اپنے اپاہج لڑکے کو پلا دیا' اللہ کی شان لڑکا صبح صحیح و سالم چلنے لگا! لڑکے کو تندرست کھڑا دیکھا' انہوں نے اس کے باپ سے سبب پوچھا اس نے کہا تمہارے پاؤں دھلانے کے بعد وہ پانی میں نے اپنے بچے کو پلا دیا تھا اس کی برکت سے صحت مند ہوگیا' چور کہنے لگے ہم مجاہد و غازی تو نہیں تھے لیکن تمہاری نیک نیتی کا یہ ثمرہ ہے' اور ان چوروں پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ سب تائب ہو کر راہ خدا میں جہاد کے لئے چل دیئے۔:۔

حکایت:۔ ابو قدامہ شامی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی قوم کا سردار تھا' میں نے لوگوں کو جہاد کی طرف بلایا' ایک عورت نے ایک رقعہ دیا اور ایک تھیلی دی' رقعہ میں تحریر تھا آپ نے ہمیں جہاد کی طرف بلایا' لیکن مجھے طاقت نہیں کہ کوئی چیز پیش کرسکوں' البتہ اس تھیلی میں میرے سر کے بال ہیں یہ لے لو ممکن ہے کسی مجاہد کے گھوڑے کی رسی بنانے میں کام آجائیں' شاید اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم و کرم فرمائے۔:۔

فائدہ:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے باعث تین شخصوں کو جنت عطا فرما دیتا ہے۔ ایک تیر بنانے والا' دوسرا تیر

چلانے والا اور تیسرا تیر نکال کر مجاہد کو پکڑانے والا!! (ابوداؤد)

حکایت:۔ حضرت محمود وراق علیہ الرحمتہ کا بیان ہے کہ ہمارے پاس ایک ناقص العقل غلام تھا' میں نے اس سے پوچھا تم نکاح کیوں نہیں کر لیتے' کہنے لگا میرا رب' حورعین کو میری زوجہ بنائے گا اس کے بعد ہم جہاد کو نکلے وہ غلام شہید ہوگیا' میں نے دیکھا سر کہیں اور دھڑ کہیں پڑا ہوا ہے' ہم نے اس سے پوچھا تمہارا کتنی حوروں سے نکاح ہوا' تو اس نے انگلیوں سے اشارہ کیا تین حوروں سے!

لطیفہ :۔ کتاب العرائس میں حضرت ثعلبی علیہ الرحمتہ نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص روزانہ ہزار بار ابلیس پر لعنت بھیجا کرتا' ایک دن دیوار کے سائے میں سو رہا تھا کہ کسی نے جگا دیا اور کہا جلدی کر دیوار گرا چاہتی ہے وہ ذرا ادھر ہوا ہی تھا کہ دیوار گر پڑی' اس نے پوچھا تو کون ہے اور تجھے کیسے معلوم ہوا کہ دیوار گر جائے گی وہ کہنے لگا میں ابلیس ہوں! آدمی نے پوچھا پھر تو نے میرے ساتھ یہ سلوک کیوں کیا! جبکہ میں تجھ پر ہر روز ہزار بار لعنت بھیجتا ہوں' اس نے کہا کہیں تو شہید نہ ہو جاتا!

فائدہ:۔ شہادت کی متعدد اقسام ہیں دب کر مرے' سفر میں موت آجائے' اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے' پیٹ کی بیماری سے فوت ہو' طاعون سے مرے یا پانی میں غرق ہوجائے' آگ جلا دے اور عورت درد زہ میں مبتلا ہو مرجائے اور جو راہ خدا میں' بحری جنگ میں دشمن خدا و رسول کے ساتھ جہاد کرتا ہوا مارا جائے تو یہ سب شہید ہیں۔:۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بحری جہاد دس خشکی کے جہادوں سے افضل ہے۔ (بیہقی)

حکایت:۔ حضرت نسفی علیہ الرحمتہ ذکر کرتے ہیں کہ ایک مجاہد راہ خدا میں

جہاد کرتا رہتا فارغ ہوتا تو گردو غبار جھاڑ کر جمع کر لیتا' جب بہت سا غبار جمع ہوا تو اس نے ایک اینٹ تیار کر لی! اور وصیت کی جب مجھے قبر میں ڈال دیں تو میرے سرہانے یہ اینٹ رکھ دی جائے چنانچہ ویسے ہی کیا گیا اس کے رفقاء میں سے کسی نے خواب میں اس کی حالت پوچھی تو وہ کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے اس اینٹ کی برکت سے بخش دیا!

شہید زندہ ہیں:۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مسلمانوں کی فوج دشمن سے جہاد میں مصروف تھی کہ دشمن نے چند نوجوان گرفتار کر لئے' کافر بادشاہ نے انہیں اپنا مذہب اپنانے کو کہا انہوں نے انکار کیا' ایک کے سوا باقی ساتھیوں کو قتل کرا دیا' اور اسے دین اسلام سے برگشتہ کرنے کی ہر امکانی کوشش کی مگر اس نے ہر قسم کے لالچ اور مال و دولت لینے سے انکار کر دیا۔ پھر اسے ایک مکان میں پہنچا دیا گیا اور اس کے پاس ایک نہایت حسینہ جمیلہ خاتون کو بھیج دیا' مگر مجاہد اسلام نے ایک لمحہ بھی اس کی طرف نہ دیکھا' بلکہ سورہ الفتح کا وظیفہ شروع کر دیا' جب محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار رحما بینهم تک پہنچا تو وہ خاتون رونے لگی اور زمرہ اسلام میں داخل ہو گئی' پھر مجاہد سے عرض کرنے لگی مجھے اپنے ملک لے چلو' چنانچہ وہ راتوں رات وہاں سے نکل پڑے جب صبح ہوئی تو گھوڑوں کے ہنہنانے کی آواز سنائی دی' کنیز بولی ذرا دیکھو تو سہی کون ہیں! ممکن ہے وہ تمہارے ساتھی ہی ہوں جب مجاہد نے پیچھے دیکھا تو وہی ساتھی تھے جن کو کافر بادشاہ نے ان کے سامنے شہید کر ڈالا تھا' انہوں نے سلام کیا اور کہا ڈرو نہیں ہم تمہارے ساتھی ہیں ہم شہید ہو گئے تھے اور اب ہم اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں' تمہارا نکاح پڑھانے آئے ہیں' چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ اس کنیز سے اولاد عطا ہوئی' یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں پیش آیا۔ حضرت نسفی بیان کرتے ہیں کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں ظہور پذیر ہوا۔

حکایت:۔ صفوۃ الصفوۃ میں ہے کہ حضرت حنظلہ بن عامر راہب جو غیسل الملائکہ کے نام سے مشہور ہیں' شہادت کے بعد انہیں فرشتوں نے غسل دیا تھا' یہ اکیلے زمرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے جبکہ ان کے باپ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا' ان کا نکاح رئیس المنافقین ابی بن سلول کی دختر ام جمیلہ سے ہوا' اور اسی شب ان کے پاس گئے جس کی صبح جنگ احد ہونے والی تھی' آپ کو جہاد میں شمولیت کی سرشاری کے باعث غسل کرنا یاد نہ رہا' جہاد میں شامل ہوئے اور شہید کردیئے گئے' جب شہدا کی تلاش ہوئی اور زندوں کی گنتی کی گئی تو حضرت حنظلہ نہ مل سکے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا انہیں فرشتے غسل دے رہے ہیں چنانچہ تھوڑی دیر بعد حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ نے پالیا! اس وقت ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے' جب ان کی زوجہ سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا وہ حالت جنابت میں ہی جہاد پر چلے آئے تھے میں نے انہیں خواب میں دیکھا گویا کہ آسمان نے انہیں اپنے اندر چھپا لیا ہے۔:

خدمت والدین! !

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وَوَصَّیْنَا الاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ" ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے وصیت فرمائی' اس کی ماں نے سختی پر سختی برداشت کر کے اسے اٹھائے رکھا۔:۔

حضرت ثعلبی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ "یہ آیت خصوصی طور پر حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ کے حق میں نازل ہوئی جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو ان کی والدہ نے کہا سعد! مجھے خبر پہنچی ہے کہ تو نے اسلام قبول کرلیا ہے' سن لو! جب تک تم اپنے ابائی دین میں واپس نہیں آؤ گے میں نہ کھاؤں' پیوں گی اور نہ ہی سایہ میں بیٹھوں گی "گویا کہ اس نے بھوک ہڑتال شروع کردی" چنانچہ تین دن اس پر اسی طرح گزرے' حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمام ماجرا کہہ سنایا تو آپ نے فرمایا اپنی والدہ کی حسب معمول خدمت کرتے رہو' مگر کفرو شرک کی بات میں اس کا حکم نہ مانو!

بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد باقاعدگی سے خدمت سرانجام دیتے رہے لیکن ایک دن کہنے لگی "سعد! میں اسی طرح مرجاؤں گی اور لوگ تجھے طعنہ دیا کریں گے یا قاتل امہ اے اپنی ماں کے قاتل' حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنتے ہی خدا و رسول کی محبت کی سرشاری میں پکار اٹھے! سن میری ماں! لو کانت مائۃ نفس فخرجت نفسا نفسا ما ترکت دینی" اگر تجھے اللہ تعالیٰ سو جانیں عطا کرے اور ایک ایک کر کے تیری جان نکلتی رہے میں پھر بھی

دین مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء نہیں چھوڑوں گا! سبحان اللہ!

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کی رضا میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاسکتی ہے۔ والدین کی ناراضگی' اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔ " رضا اللّٰه فی رضا الوالدین وسخط اللّٰه فی سخط الوالدین" (ترمذی)

مسئلہ:۔ والدین کی موجودگی میں بلااجازت جہاد میں جانا درست نہیں بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں یا ان میں ایک مسلمان ہو' کیونکہ والدین کا حکم ماننا فرض عین ہے اور جہاد فرض کفایہ' فرض عین فرض کفایہ پر مقدم ہے' اجداد کی موجودگی میں بھی ان سے اجازت ضروری ہے' البتہ اگر کفار نے اسلامی شہر پر حملہ کر دیا ہے تو اس کا دفاع بلا اجازت والدین لازمی ہے' والدین میں سے ایک کسی کام پر روکے دوسرا اجازت دے تو والد کا حکم مقدم ہے۔

حکایت:۔ حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سخت ترین سردی کی راتوں میں ایک رات میری والدہ ماجدہ نے پانی طلب فرمایا' جب پانی لایا تو والدہ ماجدہ سو چکی تھیں' میں نے ادباً" جگانا پسند نہ کیا اور بیداری کے انتظار میں کھڑا رہا! جب بیدار ہوئیں تو انہوں نے پانی مانگا' میں نے پیالہ پیش کردیا' میری انگلی پر ایک قطرہ پانی گرا اور سردی کی شدت سے وہ جم گیا' میں نے اتارنا چاہا تو ماس اکھڑ پڑا اور خون جاری ہوگیا! والدہ ماجدہ نے دیکھا تو فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے تمام ماجرا بیان کردیا' آپ دعا فرمانے لگیں! الٰہی! میں اس پر راضی ہوں تو بھی راضی رہ! آپ جب اپنی والدہ کے بطن میں تھے تو انہوں نے کبھی مشتبہ کھانا نہ کھایا!

حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمتہ مزید فرماتے ہیں کہ میں بیس برس کا تھا کہ والدہ ماجدہ نے مجھے بلایا اور اپنے ساتھ سلایا' میں نے بطور تکیہ والدہ کے سر کے نیچے اپنا ہاتھ رکھ دیا جو وہ سن ہوگیا! میں نے ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہاتھ کو نکالنا مناسب نہ سمجھا تاکہ والدہ کی نیند اور آرام میں خلل واقع نہ ہو' اس دوران میں سورہ اخلاص کا وظیفہ کرتا رہا' یہاں تک کہ دس ہزار مرتبہ میں نے قل ھو اللہ احد پڑھا! اور والدہ کے حق کی محافظت کے لئے اپنے ہاتھ سے بے نیاز ہوگیا! یعنی پھر میں اس ہاتھ سے مفلوج ہونے کے باعث کام نہ لے سکا!

آپ کے وصال کے بعد کسی دوست نے خواب میں دیکھا آپ جنت میں بڑے مزے سے ٹہل رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں محو پرواز ہیں' پوچھا گیا آپ کو یہ مقام کیسے نصیب ہوا' فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک' خدمت گزاری اور ان کی سخت باتوں پر صبر واستقامت کی وجہ سے! کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے والدین اور رب العالمین کا فرمانبردار ہوگا اس کا مقام اعلی علیین میں ہے۔ (عیون المجالس)

حکایت:- بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہارون الرشید نے ایک لڑکے اور اس کے باپ کو قید خانہ میں بند کر دیا! وہ شخص گرم پانی سے وضو کرنے کا عادی تھا' مگر داروغہ جیل میں آگ جلانے سے مانع ہوا! لڑکے نے قید خانہ کی قندیل پر پانی گرم کر کے والد کی خدمت میں پیش کردیا' جب پتہ چلا تو داروغہ جیل نے قندیل بلندی پر لٹکا دی' دوسری شب لڑکے نے پانی کا برتن اپنے دل پر رکھ لیا اور حرارت قلبی و جسمانی کے باعث پانی قدرے گرم ہوا! اس نے اپنے والد کو پیش کیا! باپ نے پوچھا تو نے اسے کس طرح گرم کیا! اس نے کہا اپنے دل پر رکھ کر گرم کیا ہے تو باپ نے دعا کی! الٰہی میرے بیٹے کو دوزخ سے بچائے رکھنا!

حکایت:- حضرت خواص علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ میں جنگل میں حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت وملاقات سے مشرف ہوا تو ان سے پوچھا مجھے یہ سعادت کس عمل کی وجہ سے نصیب ہوئی' حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا یہ سب والدہ ماجدہ کے ساتھ حسن سلوک کی برکت ہے!!

حکایت:- بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک یعقوب نامی' اللہ تعالیٰ کے ولی کے وصال کا وقت جب قریب آیا تو اس نے اپنا ایک چھوٹا سا لڑکا اور ایک گائے کی بچھیا چھوڑی اور دعا کی الٰہی! یہ بچھیا اس بچے کے لئے تیرے پاس چھوڑتا ہوں جب بڑا ہو تو اسے عبادت کی طرف رغبت ہوئی' رات کا ایک حصہ آرام کرتا اور بقیہ تمام رات عبادت و گریہ زاری میں صرف کر دیتا۔ صبح اپنے کاروبار میں مصروف ہو جاتا اور جو کچھ کماتا اس کے تین حصے کرتا! ایک حصہ اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں پیش کرتا' ایک حصہ غرباء کو دیتا اور باقی سے اپنی گزر بسر کرتا!

ایک روز اس کی والدہ نے کہا بیٹا! تمہارے والد صاحب جب وصال

کرنے لگے تھے تو انہوں نے ایک بچھیا تمہارے لئے فلاں جنگل میں چھوڑی تھی جاؤ وہاں سے لے آؤ اور اسے بازار میں اتنی اشرفیوں تک فروخت کر دو البتہ جب سودا ہو تو میری اجازت کے بغیر خریدار کے سپرد نہ کرنا! چنانچہ ایک امیر شخص نے چھ اشرفیوں پر سودا اس شرط پر کیا کہ اپنی ماں سے اجازت نہ لو گے تو میں تجھے چھ اشرفیاں دوں گا! اس نے کہا والدہ کی اجازت کے بغیر سودا نہیں ہو سکتا لڑکے نے یہ واقعہ اپنی والدہ کے گوش گزار کیا! ماں نے کہا بیٹا اسے اپنے پاس رہنے دو عنقریب حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی کھال بھر کے سونے کی مقدار کے عوض خریداری کرائیں گے! چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اس گائے کا ذبح کرنا مقرر کیا تاکہ لڑکے کو اپنی والدہ کی فرمانبرداری کا بہترین صلہ حاصل ہو نیز مقتول کے قاتلوں کا پتہ اسرائیلیوں کو معلوم ہو جائے اس لئے کہ وہ دوبارہ زندہ ہونے کے منکر تھے' چنانچہ انہوں نے جب گائے کو خرید کر گوشت مقتول کو مارا گیا تو اس نے فوراً زندہ ہو کر قاتل بتا دیا۔ تفصیل کے لئے دیکھئے (خزائن العرفان علیٰ کنز الایمان 'حضرت صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اشرفی رحمتہ اللہ تعالیٰ!)

مامتا:۔ بخاری شریف میں ہے کہ دو عورتیں اپنے بچے کو لے کر جا رہی تھیں کہ بھیڑیئے نے ان پر حملہ کر دیا اور ایک بچے کو اٹھا کر لے گیا' وہ ایک دوسرے کو کہنے لگیں تیرا ہی بچہ لے گیا ہے بات بڑھی تو مقدمہ حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا' آپ نے بڑی کے حق میں فیصلہ فرمایا لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا چھری لاؤ اور اس بچے کو دو ٹکڑے کر کے ایک ایک ٹکڑا دونوں کو دے دیا جاتے ہے' چھوٹی پکار اٹھی! یا نبی اللہ علیک السلام ایسا نہ کیجئے یہ بچہ اسی کو دے دیں' پس اسی بات سے ماںتا کی صحیح کیفیت کا پتہ چل گیا اور اس طرح وہ بچہ اپنی حقیقی والدہ کے پاس پہنچ گیا' کیونکہ بڑی پر چیرنے کی آواز کا ذرا برابر اثر نہ ہوا بلکہ وہ چاہتی تھی جیسے میں

اپنے بچے سے محروم ہوئی ہوں یہ بھی ہو جائے گی!

تفسیر قرطبی میں ففھمنا ھا سلیمان کے تحت مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے انہیں فیصلہ سمجھا دیا تھا۔

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے فرمایا سمندر کی طرف جائیں اور وہاں عجیب منظر ملاحظہ کریں' آپ نے اپنے وزیر حضرت آصف کو ساتھ لیا اور ساحل سمندر پر پہنچے مگر کوئی چیز نظر نہ آئی' حضرت نے آصف کو حکم دیا کہ سمندر میں غوطہ لگائیں' جب انہوں نے حکم کی تعمیل کی تو ایک عجیب و غریب گنبد نما عمارت نظر پڑی جس میں چار دروازے موتی' یاقوت' جواہر اور زبرجد کے بنے ہوئے پائے اور سبھی کھلے پڑے ہیں لیکن ان میں قطرہ بھر پانی اندر نہیں جاتا' اس گنبد نما عمارت میں ایک نہایت حسین و جمیل نوجوان مصروف عبادت ہے' حضرت سلیمان علیہ السلام اس کے پاس گئے اور اس کی کیفیت معلوم کی' وہ بیان کرنے لگا! حضور! میرا باپ اپاہج اور والدہ اندھی تھی' میں نے سات سال تک دونوں کی خوب خدمت کی' میری والدہ کا وقت اجل آیا تو اس نے مجھے دعا دی! الٰہی اس کو اپنی عبادت کے لئے طویل عمر عطا فرما! اسی طرح جب میرے والد ماجد کے وصال کا وقت پہنچا تو انہوں نے بھی دعا سے نوازا' الٰہی میرے بیٹے کو ایسی جگہ عبادت کی توفیق عطا فرما جہاں شیطان کا گزر تک نہ! چنانچہ ایک دن میں ادھر آنکلا تو مجھے یہ گنبد نظر آیا! میں اندر داخل ہوا' اور اسی دن سے یہاں مصروف عبادت ہوں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تم کتنے عرصہ سے یہاں مقیم ہو! وہ عرض گزار ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے یہاں ہوں! حساب لگایا گیا تو دو ہزار چار صد سال ہو چکے تھے لیکن اس کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا تھا' جب اس کی خوراک کے بارے پوچھا گیا تو کہنے لگا ایک پرندہ جس کا سر انسان نما ہے وہ کوئی زرد سی چیز لاتا ہے مجھے اس میں دنیا کی ہر نعمت کا لطف

نصیب ہوتا ہے اور بھوک، پیاس، گرمی، سردی، نیند، غفلت، وحشت میرے قریب تک نہیں آتی، پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اجازت مرحمت فرمائی اور وہ اپنے گنبد میں اسی طرح عبادت کی لذت سے سرشار ہونے لگا!

ساٹھ ہزار اشرفیاں:۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کے تین بیٹے تھے جب وہ بیمار ہوا تو اپنے بھائیوں سے کہنے لگا مجھے والد ماجد کی خدمت کرنے دو، میراث بھی لے لینا، انہوں نے خدمت کا موقعہ فراہم کر دیا اور مرتے دم تک وہ اپنے باپ کی خدمت میں مصروف رہا! ایک دن اس نے خواب دیکھا کوئی شخص سے کہہ رہا ہے فلاں مقام پر جاؤ اور ایک اشرفی اٹھالو! اس نے پوچھا کیا اشرفی اٹھانے میں نفع ہوگا اس نے کہا نہیں! تو لڑکے نے کہا میں نہیں جاؤں گا، دوسرے دن خواب دیکھا کوئی کہہ رہا ہے فلاں مقام پر جاؤ اور دس اشرفیاں اٹھالاؤ، پوچھا ان میں برکت ہوگی؟ اس نے کہا نہیں تو وہ نہ گیا تیسری شب پھر خواب دیکھا کوئی کہہ رہا ہے فلاں جگہ سے ایک اشرفی اٹھالاؤ۔ اس نے کہا برکت ہوگی! کہنے والے نے کہا ضرور برکت ہوگی! چنانچہ وہ گیا اور اس نے اس اشرفی کو اٹھایا اور ایک مچھلی خرید کر گھر پہنچا، جب مچھلی کا پیٹ چیرا گیا تو اس سے دو نہایت قیمتی جواہر برآمد ہوئے، یہ بادشاہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا، بادشاہ نے دونوں موتی ساٹھ ہزار اشرفیوں میں خرید لئے تو کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا یہ ہے باپ کی خدمات کا صلہ!

ماں کی دعا:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام انطاکیہ سے شام کا ارادہ کرکے باہر نکلے، چلتے چلتے تھک گئے تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی! میرے کلیم اس پہاڑ کی وادی میں اکناف و اطراف سے آئے ہوئے لوگ موجود ہیں ان میں میرا ایک خاص بندہ بھی ہے، اس سے سواری طلب کریں! آپ نے اسے نماز پڑھتے دیکھا، جب وہ فارغ ہوا تو آپ نے کہا اے بندہ خدا! مجھے سواری چاہیے اس نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو بادل کا ایک ٹکڑا آتا دکھائی دیا! اس نے کہا

نیچے آ اور اس انسان کو جہاں چاہتا ہے پہنچا دو!

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پر سوار ہوئے اور چل دیئے! اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے کلیم! تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ مرتبہ اسے کیسے حاصل ہوا! سنئے! میں نے یہ مرتبہ اسے ماں کی خدمت کے صلہ میں دیا! اس کی ماں نے بوقت اجل دعا مانگی تھی الٰہی اس نے میری ضروریات کا خیال رکھا اس لئے تیرے حضور میری دعا ہے تجھ سے یہ جو بھی طلب کرے عطا فرمانا! اگر یہ مجھ سے آسمان کو زمین پر الٹ دینے کی بھی درخواست کرے گا تو منظور کرلوں گا!

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ کسی نے حضرت شیخ ابواسحاق علیہ الرحمتہ سے بیان کیا' میں نے رات خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کی ڈاڑھی جواہرات و یاقوت سے مزین ہے انہوں نے فرمایا تو نے سچ کہا' کیونکہ کل رات میں نے اپنی ماں کے قدم چومے تھے۔

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لوح محفوظ میں لکھنے کے بعد سب سے پہلے یہ لکھا جس کے ماں باپ راضی' میں اس پر راضی رہوں گا!

حکایت:۔ علامہ ابن جوزی علیہ الرحمتہ کتاب المنتظم فی تواریخ الامم میں تحریر کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی الٰہی مجھے میرا رفیق جنت' دنیا ہی میں دکھا دے' ارشاد ہوا فلاں شہر جایئے وہاں ایک قصاب سے ملاقات کریں وہی تمہارا جنت میں ساتھی ہے! حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے ہاں پہنچے' اس نے آپ کو دیکھتے ہی عرض کیا! اے نوجوان کیا تم میری دعوت قبول کرو گے آپ نے فرمایا ہاں! وہ اپنے گھر لے گیا اس نے آپ کے سامنے کھانا چنا! جب کھانا کھانے لگے تو وہ ایک لقمہ خود اٹھاتا اور دو لقمے قریب ہی پڑی زنبیل میں ڈال دیتا! اسی اثنا میں دروازہ کھٹکا وہ اٹھا اور حضرت موسیٰ

علیہ السلام نے زنبیل میں دیکھا اس کے والدین نہایت بوڑھے اور نحیف ترین حالت میں ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر دونوں مسکرائے! پھر آپ کی رسالت کی تصدیق کر کے ایمان کی دولت سے مشرف ہوتے ہی فوت ہو گئے!

وہ جوان واپس پلٹا، زنبیل میں دیکھا اس کے ماں باپ فوت ہو چکے ہیں! وہ مسکرایا پھر اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ چومے اور آپ پر ایمان لے آیا! کہنے لگا اے موسیٰ علیہ السلام آپ اللہ کے نبی اور رسول ہیں! آپ نے فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا! کہا ان دونوں نے جو اس زنبیل میں ہیں! یہ میرے ماں باپ ہیں یہ اتنے بوڑھے ہو چکے تھے کہ میں انہیں اکیلا نہیں چھوڑتا تھا! جہاں جاتا ساتھ لئے پھرتا، جب تک انہیں کھلا پلا نہ لیتا خود نہیں کھاتا تھا جب یہ سیر ہو کر کھانا کھا لیتے تو روزانہ دعا فرماتے الٰہی! ہمارے اس بیٹے کو جنت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ساتھ نصیب فرما! اور ہماری اس وقت جان نہ نکلے جب تک تیرے کلیم کی زیارت نہ کرپائیں! آپ نے فرمایا! اے جواں پھر تجھے بشارت ہو کہ تیرے والدین کی دعا تیرے حق میں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی!

حکایت:۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت ایک نیک آدمی کے لڑکے نے شراب پی لی تو باپ نے خوب ڈانٹا اس نے غضبناک حالت میں باپ کے منہ پر طمانچہ دے مارا، جس کے باعث آنکھ نکل پڑی، جب لڑکے کا نشہ اترا تو باپ کی یہ کیفیت دیکھ کر بہت رنجیدہ ہوا اور اس نے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا، باپ یہ منظر دیکھ کر رونے لگا اور کہے جارہا تھا میری ہزار آنکھیں ہوتیں اور نکل جاتیں مگر تیرا ہاتھ سلامت رہتا، پھر وہ دونوں آنکھ اور کٹا ہاتھ لے کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے! آپ نے آنکھ کو اپنی جگہ اور ہاتھ کو بازو کے ساتھ لگا کر دعا کی الٰہی والدین کی عزت و حرمت کا صدقہ ان کو شفا نصیب

فرما کر میری عزت محفوظ فرما! چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو شفا عطا فرما دی!

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک صالح آدمی تھا جب وہ فوت ہونے لگا تو اس نے اپنے نیک بخت لڑکے کو وصیت کی کہ کبھی جھوٹی' سچی قسم نہ کھانا! جب وہ فوت ہوگیا تو لوگ اس کے بیٹے کے پاس آکر کہتے تیرے باپ نے ہمارا اتنا اتنا مال دینا ہے وہ دے دیتا یہاں تک کہ وہ محتاج ہوگیا اور پھراس نے اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ہجرت کی راہ لی! سمندر کے کنارے پہنچا کشتی پر سوار ہوئے اتفاق سے کشتی ٹوٹ گئی اور یہ شخص اپنے بچوں سے الگ الگ ایک تختے پر رہ گیا وہ تختہ ایک جزیرہ میں جالگا! وہاں سے اس نے آواز سنی اے اپنے ماں باپ کی خدمت کرنے والے اللہ تعالیٰ کو یہی محبوب ہے کہ وہ تیرے لئے خزانہ خاص فرما دے جاؤ فلاں مقام سے خزانہ نکال لو! چنانچہ اس نے خزانہ نکال لیا! وہیں اس نے ڈیرہ جمایا اور اکناف واطراف سے لوگ آنے لگے یہاں تک کہ ایک شہر آباد ہوگیا! اور وہ سرداری کرنے لگا! اس کی سخاوت وخدمت کی شہرت دور دور تک جاپہنچی' بڑے لڑکے کو پتہ چلا وہ بھی آگیا! لیکن پہچان نہ سکا! پھر دوسرے لڑکے نے سنا تو وہ بھی وہیں آپہنچا اور سردار کا مقرب بن گیا لیکن وہ بھی پہنچان نہ سکا!

جس شخص کے پاس اس کی بیوی تھی وہ بھی اسی شہر میں ایک دن آیا اور سردار سے ملاقات کی شام کو واپس جانے لگا تو سردار نے کہا آج رات ہمارے پاس ہی ٹھہرو وہ کہنے لگا۔ میں عورت کو جہاز پر چھوڑ کر اکیلا ہی تمہاری خدمت میں حاضر ہوا تھا! لہٰذا مجھے واپس جہاز پر عورت کے پاس جانے دو! سردار نے کہا ہم وہاں اس کی حفاظت کے لئے دو خاص آدمی بھیج دیتے ہیں چنانچہ ان دونوں بھائیوں کو اس کی حفاظت کیلئے بھیج دیا گیا! وہ نیند کے خوف سے کہنے لگے ہم آپس میں باتیں کرتے کرتے رات گزاریں مبادا کہ نیند آئے اور ہم حفاظت نہ کرسکیں چنانچہ وہ اپنی اپنی سرگزشت سنانے لگے' وہ عورت

سنتی رہی باتوں باتوں میں انہیں پتہ چل گیا کہ وہ دونوں حقیقی بھائی ہیں بڑی محبت سے ملے جب صبح وہ آدمی جہاز پر آیا تو اس نے عورت کو پریشان پایا اور دریافت کیا تو اس نے کہا مجھے سردار کے پاس لے چلو! وہ اس کے پاس لے آیا عورت نے سردار سے کہا جن دو آدمیوں کو میری حفاظت کے لئے آپ نے بھیجا تھا انہیں بلاؤ اور کہو جو رات کو تم آپس میں باتیں کرتے رہے ہو وہ سناؤ!

چنانچہ وہ سنانے لگے اور تمام سرگزشت سنا ڈالی! سردار سنتے ہی اچھل پڑا اور کہنے لگا خدا کی قسم تم دونوں میرے بیٹے ہو' عورت بولی خدا کی قسم میں ان دونوں کی ماں ہوں!

بیشک اللہ تعالیٰ ہم سب کو یکجا جمع کرنے پر قادر ہے' وہ ذات کریم جس نے ہمیں جدا کیا تھا اسی ذات رحیم نے پھر ملا دیا ہے! الحمد اللہ علی کل حال

ایصال ثواب کی برکت:۔ ایک نیک بخت کی صالحہ ماں کا جب آخیری وقت آپہنچا تو اس نے اپنے بیٹے سے محبت بھرے انداز میں وصیت کی اے میرے ذخیرے' اے میری دولت! جس پر مجھے زندگی اور بعد از وفات بھروسہ ہے مجھے بعد از مرگ شرمسار نہ کرنا! اور قبر میں مجھے وحشت میں نہ رکھنا' جب وہ فوت ہوگئی تو وہ ہر جمعۃ المبارک کو اپنی ماں کی قبر پر زیارت کے لئے جاتا دعائیں کرتا اور باقی قبرستان والوں کے لئے بھی ایصال ثواب کرتا رہتا۔ چند دن بعد اس کی والدہ خواب میں ملی' لڑکے نے عالم بزرخ کی کیفیت دریافت کی! اس کی ماں نے کہا موت کی تلخی بڑی سخت ہے تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میں نہایت پرسکون مقام پر ہوں' حریر کا فرش' ریحان کے صوفے بچھے ہوئے ہیں' قیامت تک انہی پر آرام کروں گی! میرے بیٹے ہر جمعہ کو میری زیارت کے لئے آتے رہنا اس وظیفہ کو مت چھوڑنا کیونکہ مجھے اور میرے ہمسائیوں کو تیری ملاقات و زیارت اور دعاؤں سے بڑی راحت ملتی

ہے!!

فائدہ:۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مغرب و عشاء کے درمیان جمعرات کو دو رکعت اس طرح ادا کرے کے فاتحہ کے بعد آیتہ الکرسی ایک بار، سورہ اخلاص، الفلق والناس پانچ پانچ مرتبہ پڑھے پھر پندرہ بار استغفار، پندرہ بار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام پیش کر کے ان کا ثواب اپنے والدین کی خدمت میں پیش کرے گا تو گویا کہ اس نے اپنے والدین کے حقوق کو ادا کیا! اللہ تعالیٰ کے سوا ان کے ثواب کی کیفیت کسی کو معلوم نہیں۔ حقوق والدین پر مزید بیان آگے آئے گا۔ (انشاء اللہ العزیز)

تحمل و بردباری

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ-:.
غصے کو پینے، لوگوں کو معاف اور ان پر احسان کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے، لہٰذا تم درگزر کی عادت اپناؤ اللہ تعالیٰ تمہیں عزت عنایت فرمائے گا! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ معاف کرنے والوں کو بلا حساب جنت میں جانے کا حکم فرمائے گا!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں برے لوگوں سے آگاہ نہ کروں؟ عرض کیا ضرور آگاہ فرمایئے! آپ نے فرمایا وہ شخص برا ہے جو اکیلا کھائے اور غلام کو مارے اور اپنی بخشش کو روکے! نیز فرمایا اس سے برا وہ شخص جو بغض و کینہ رکھے اور فرمایا اس سے بدتر وہ آدمی ہے جس سے نہ نیکی کی امید ہو اور نہ ہی اس کے شر سے لوگ محفوظ رہیں! پھر فرمایا ان سے بھی بدترین وہ شخص ہے جو لوگوں کی لغزش سے درگزر نہ کرے اور معذرت خواہ کی معذرت کو رد کرتا رہے! احیاء العلوم میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی طرف سے منادی ندا کرے گا توحید کے ماننے والو! اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرما دیا اب تمہیں بھی چاہئے کہ ایک دوسرے سے درگزر کرو!

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام کو بلایا اس نے جواب نہ دیا آپ نے پھر پکارا وہ نہ آیا! جلدی سے آپ اس کے پاس پہنچے تو وہ ہنس رہا تھا آپ نے دریافت فرمایا کیا میری آواز کو تم نے سنا نہیں تھا کہنے لگا سنا ہے آپ نے فرمایا پھر جواب کیوں نہ دیا! اس نے کہا مجھے معلوم ہے کہ میری اس حرکت پر بھی آپ تحمل فرمائیں گے چونکہ میں آپ کی سزا سے امن میں تھا اس لئے خاموش رہا آپ نے اسی بات پر اسے آزاد فرما دیا! حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کسی نے غیبت کی، آپ نے اسے فرمایا اگر تو سچا ہے تو خدا مجھے بخشے اور اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھے بخشے! سبحان اللہ! کیسی عمدہ دعا ہے! اسی طرح آپ مسجد میں تشریف لے جا رہے تھے کہ کسی شخص نے آپ سے نازیبا کلمات کہے۔ آپ نے فرمایا ہمارا حال تمہیں معلوم نہیں! کیا تجھے کوئی ضرورت ہے وہ شخص شرمندہ ہوا پھر آپ نے اسے ایک ہزار درہم اور کپڑے عطا فرمادیئے اور وہ یہ کہتے ہوئے جا رہا تھا کہ میں گواہی دیتا ہوں آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نواسے ہیں۔

دعائے خاص! حضرت طاؤس یمانی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیت اللہ شریف کے پاس سجدے میں یہ دعا مانگتے دیکھا الٰہی عبیدک بفنائک سائلک بفنائک مسکینک بفنائک یعنی ببابک ومحلک الٰہی تیرا معمولی سا بندہ تیرے گھر میں ہے، تیرے در کا سائل اور مسکین تیرے گھر میں حاضر ہے یعنی تیرے در دولت پر کھڑا ہے، حضرت طاؤس یمانی بیان کرتے ہیں میں نے جب بھی کسی پریشانی میں ان کلمات سے دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے فوراً دعا کو شرف قبول سے نوازا اور میری مشکل کشائی فرمائی!

حکایت:۔ تفسیر قرطبی میں ہے کہ مامون الرشید کی لونڈی اس کے پاس کھانا

لائی، اتفاقاً" وہ مامون پر گر پڑا وہ غضبناک ہوا تو کنیز بولی! میرے آقا، اللہ تعالیٰ کے فرمان کو یاد کیجئے وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ یہ سنتے ہی اس کا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا اس نے پھر پڑھا وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ، اس نے معاف کر دیا جب اس نے آگے پڑھا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ تو مامون بولا جاؤ میں نے تجھے راہ للہ آزاد کر دیا!

حکایت:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک یہودی کے ہاں گزر ہوا، لوگوں نے اس کی برائی بیان کی جب کہ آپ نے اسے اچھا سمجھا، کسی نے سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جس کے پاس جو کچھ ہوتا ہے اسی سے خرچ کرتا ہے!

حکایت:۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک نشہ کرنے والے سے گزر ہوا آپ نے اسے تعزیر لگانے کا ارادہ کیا تو وہ آپ کی شان میں بے ہودہ کلمات بولنے لگا آپ کو غصہ آیا لیکن آپ نے اسے چھوڑ دیا کسی نے سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا تعزیز تو شرعی ضابطہ کے تحت تھی لیکن اب غصے کے باعث خواہش نفسانیہ کا معاملہ ہے اس لئے میں نے چھوڑ دیا!

بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر پوچھنے لگا سب سے عمدہ عمل کون سا ہے آپ نے فرمایا اچھا خلق، اس نے دوسری جانب سے یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا خلق حسن، وہ سامنے اور پیچھے سے آیا آپ نے ہر بار یہی فرمایا سب سے اچھا عمل، خوش خوئی اور حسن خلق ہے۔

لطیفہ:۔ حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں تین شخص اپنے غصے کے باعث ملامت نہیں کئے جائیں گے مریض، مسافر اور روزہ دار۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی صحابی نے عرض کیا

مجھے ایسا عمل ارشاد فرمایئے جو جنت میں جانے کا باعث ہو آپ نے فرمایا کبھی غصہ نہ پکڑو یہی ایک عمل جنت کے لئے کافی ہے (طبرانی)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جس میں تین صفتیں ہوں گی وہ ولایت کا حق دار ہے، حلم جو کمینے کی کمینگی پر اختیار کیا جائے، تقویٰ جو گناہوں سے باز رکھے حسن خلق جو لوگوں کی خوشی کا باعث ہو۔

فائدہ:۔ احیاء العلوم میں ہے حلم غصہ ضبط کرنے سے افضل ہے! اس لئے کہ غصہ کو پینے سے ہی انسان حلیم بنتا ہے، حلم کا معنی یہ ہے کہ بلا تکلف غصے کو برداشت کرنا۔

لطیفہ! حضرت قیس بن عاصم بڑے حلیم الطبع تھے، ان کے حلم کا یہ عالم تھا کہ ان کے بھتیجے کو لوگ باندھ کر ان کے پاس لائے جسنے آپ کے حقیقی فرزند کو قتل کردیا تھا جب انہیں کہا گیا یہ تمہارے بیٹے کا قاتل حاضر ہے آپ اس وقت کسی بات میں مصروف تھے جب تک آپ نے حاضر لوگوں سے باتیں مکمل نہ کرلیں متوجہ نہ ہوئے، پھر آپ اپنے بھتیجے سے مخاطب ہوئے اور کہا تو نے اپنے چچا کے بیٹے کو قتل کرکے بہت برا کیا، صلہ رحمی کا لحاظ نہ کیا اور اپنی جماعت کمزور کرڈالی! پھر آپ نے اپنے دوسرے فرزند سے فرمایا اسے کھول دو، اپنے بھائی کو دفن کردو اور اپنی والدہ کو اس کے بیٹے کی دیت دے دو کیونکہ وہ ہماری قرابت داری نہیں رکھتی!

جودو کرم اور سلام کا جواب؟

اللہ تعالٰی نے فرمایا "وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰی أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ" وہ اپنی ذات پر دوسروں کو مقدم سمجھتے ہیں اگرچہ وہ خود بھوکے ہوں!

بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت اس شخص کے حق میں نازل ہوئی جس نے اپنے ہمسائے کو ایک مرغی تحفتہ دی اس نے اپنے پڑوسی کو دے دی اسی طرح چلتی چلتی سات گھروں سے ہوکر پھر پہلے شخص کے پاس آگئی۔

مجمع الاحباب میں ہے کہ کسی صحابی نے اپنے چچازاد بھائی کو پانی پلانا چاہا جب وہ اس کے پاس پہنچا تو اس نے ایک اور شخص کی پیاس بجھانے کے لئے پانی پلاؤ کی آواز سنی' اس نے اس کی طرف اشارہ کیا کہ اسے پلا دو وہاں پہنچا تو ایک اور شخص کی آواز سنائی دی اس نے بھی آگے اشارہ کر دیا جب وہاں پہنچا تو وہ فوت ہوچکا تھا پیچھے دوڑا تو جسے دیکھا فوت شدہ پایا جب اپنے چچا زاد بھائی کے پاس آیا تو وہ بھی وصال کر چکا تھا' ان تمام کے حسن ایثار پر وہ بڑا متعجب ہوا' اسی طرح کا ایک واقعہ جنگ یرموک میں بھی پیش آیا جہاں دس صحابہ کرام نے ایک دوسرے پر ایثار کرتے کرتے اپنی جانین جاں آفریں کے سپرد کردی تھیں۔

یرموک مشہور مقام ہے جہاں حجاج کرام پڑاؤ کرتے ہیں یہ واقعہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دور خلافت میں پیش آیا:

نبی کریم تمام لوگوں سے زیادہ جودو کرم اور ایثار و قربانی کے مالک تھے بلکہ روح پرور ہو اسے بھی زیادہ خوش کن تھے' کبھی کسی سائل نے آپ کی

زبان سے نہیں کا کلمہ نہیں سنا۔

واہ کیا جودو کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

(اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمتہ)

عوارف المعارف میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عطا کرتے نہیں دیکھا' اگر کہا جائے کہ آپ کو اجود الناس کہا اکرم الناس کیوں نہ کہا گیا تو اس کے جواب میں فرماتے ہیں جود اس بخشش کو کہا جاتا ہے جو بلا سوال کے عطا کی جائے اور کرم وہ بخشش ہے جسے سوال کرنے پر دیا جائے لہٰذا جود میں مبالغہ ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے جامع ہیں۔ سوال پر بھی دیتے ہیں اور بلا مانگے بھی عطا فرماتے ہیں۔

بیان کرتے ہیں کہ آپ نے دو کرتے پہنے ہوئے تھے کہ ایک یہودی نے آکر ایک کرتہ طلب کیا آپ نے جو عمدہ تھا اتار کر اسے عنایت فرمایا! حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ اسے دوسرا کرتہ عطا فرما دیتے یہ تو بہت عمدہ تھا! آپ نے فرمایا یقیناً ہمارا دین عمدہ امور کا محافظ اور سخاوت کا حامل ہے اس میں بخل اور حرص نہیں' آپ نے فرمایا میں نے اسے عمدہ کرتہ اس لئے دیا تاکہ اسے اسلام کی رغبت زیادہ ہو!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ایمان کو پیدا فرمایا تو اس نے عرض کیا الٰہی مجھے تقویت عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے جودو کرم اور حسن خلق سے ایمان کو قوت عطا فرمائی جب کفر کو تخلیق فرمایا تو وہ بھی پکارا الٰہی مجھے قوت و طاقت دے دے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے بخل سے قوت عنایت کی!

حکایت:۔ حضرت ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی جس کا ایک ہاتھ خشک تھا! اس نے ہاتھ کے سلامت ہونے کی درخواست کی! آپ نے کیفیت معلوم فرمائی' اس نے بتایا میں نے اپنی ماں کو جہنم میں دیکھا ہے جس کے پاس تھوڑی سی چربی اور ایک گڈری پڑی ہوئی ہے میں نے اس سے حال معلوم کیا تو وہ کہنے لگی میں اللہ تعالیٰ اور تیرے باپ کی فرمانبردار تھی مگر میں بخل سے کام لیتی تھی بس ایک بار تھوڑی سی چربی اور ایک گودڑی کسی کو بخش دی سو وہی میرے پاس موجود ہے اور میں بخیلوں کے ساتھ جہنم میں جل رہی ہوں۔ جب میں نے اپنے باپ کے بارے پوچھا تو وہ کہنے لگی وہ جنت میں سخیوں کے ساتھ ہے میں ایک روز اس کے ہاں گئی تو اسے آپ کے ساتھ حوض پر پایا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پانی کا بھرا ہوا پیالہ لیتا ہے جس کو حضرت علی نے حضرت عثمان سے اور انہوں نے حضرت عمر سے اور وہ صدیق اکبر سے اور صدیق اکبر آپ سے لے رہے ہیں' میں نے اپنے والد سے کہا میری ماں تو جہنم میں ہے انہوں نے کہا وہ بخیل تھی میں نے کہا ہاں وہ بخیل تھی پھر میں نے اپنے باپ سے ایک پیالہ لے کر اپنی والدہ کو پلایا اسی اثنا میں آواز سنائی دی اللہ تعالیٰ تیرا ہاتھ خشک کرے تو نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوض سے بخیل کو پانی پلا دیا! پس یا رسول اللہ! اسی وقت سے میرا ہاتھ خشک ہو چکا ہے اب میں آپ کے وسیلہ سے صحیح سلامت ہاتھ کی طالب ہوں!

آپ نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس کا ہاتھ درست فرما دیا!

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا

بڑھی ناز سے جب دعائے محمدؐ

کھجور کا منتقل ہونا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت

ابودجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی اقتدا میں فجر کی نماز پڑھتے ہی جلدی سے گھر واپس آجایا کرتے حتیٰ کہ مشترکہ دعا بھی نہ مانگا کرتے' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا' ابودجانہ کیا وجہ ہے تم ہمارے ساتھ دعا مانگنے سے قبل چلے جاتے ہو' عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرے پڑوسی کے گھر کھجور کا درخت ہے ہوا سے اس کی کھجوریں میرے صحن میں گری ہوتی ہیں' میں بچوں کے جاگنے سے پہلے پہلے ان کھجوروں کو چن کر پڑوسی کو دے دیتا ہوں تاکہ میرے بچے ناجائز طور پر وہ کھجوریں استعمال نہ کرلیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے پڑوسی کو بلایا' اور فرمایا جنت کے دس درختوں کے بدلے تم اپنا کھجور کا درخت میرے ہاتھ فروخت کردو! اس نے کہا غائب کا حاضر کے بدلے کیسے سودا کرلوں' حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سنتے ہی فرمایا! فلاں مقام پر میرے پاس دس کھجور کے درخت ہیں ان کے بدلے تو اپنی کھجور ہمیں فروخت کردے اس منافق نے بخوشی سودا کرلیا اور گھر آکر بیوی سے کہنے لگا' میں نے خوب عمدہ سودا کیا کھجور کے دس درخت بھی لے لئے اور یہ بھی تو ہمارے ہی گھر کھڑا ہے' یہاں سے تھوڑی سی کھجوریں دے دیا کریں جب وہ رات کو سو کر اٹھے تو وہ کھجور کا درخت ان کے گھر سے منتقل ہو کر حضرت ابودجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کے صحن میں موجود تھا! فلما نام تلک اللیلة واصبح وجد النخلة قد تحولت من داره الی دار ابی دجانہ' رضی اللہ تعالیٰ عنہ'

احسان عظیم:- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے قرض خواہ سے قرض کی واپسی کا تقاضا کرتے دیکھا تو آپ نے فرمایا اپنے قرض خواہ پر احسان کرو! یہ سنتے ہی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جاؤ میں تجھے' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ، ایک ہزار روپے معاف کئے اور ایک ہزار خود تیری وجہ سے تجھے بخشے نیز فرمایا یہ تو کچھ بھی نہ ہوا اور ایک؟ ایک ہزار روپے اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پر اور ایک ہزار اپنی طرف سے اسے عنایت کردیئے' جب یہ خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے حضرت ابی کے لئے تین بار بخشش و مغفرت کی دعا فرمائی!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی غریب مقروض کو مہلت دے یا اپنا حق معاف کردے روز قیامت اللہ تعالیٰ اسے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا! (ترمذی شریف)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے مقروض کو مہلت دیتا ہے یا اپنا حق معاف فرما دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پیٹ سے محفوظ فرما دیتا ہے (رواہ احمد)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے عمدہ عمل مسلمان کے دل کو خوش کرنا ہے۔ (طبرانی)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی اہل خانہ پر کرم نوازی و بھلائی عنایت فرمانا چاہتا ہے تو نرمی کو ان کی طرف بھیج دیتا ہے۔ (رواہ احمد)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ قرض خواہ کے ساتھ رہتا ہے جبکہ وہ احکام شرعیہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا! حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خادم سے فرمایا کرتے جاؤ میرے لئے قرض حاصل کرو کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کی معیت کے بغیر ایک رات بھی بسر کرنا پسند نہیں کرتا۔

حکایت:۔ حضرت علامہ واقدی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک

مرتبہ کسی تاجر کے پاس قرض لینے گیا' اس نے کہا واللہ میرے پاس اس تھیلی کے سوا کچھ نہیں جس میں بارہ سو اشرفیاں ہیں' میں نے وہ تھیلی لے لی اور گھر چلا آیا! تو ایک ہاشمی میرے پاس قرض لینے آپہنچا' میں نے اس تھیلی سے کچھ رقم نکال کر دینے کا ارادہ کیا تو میری بیوی بولی! آپ تو ایک بازاری آدمی کے پاس گئے تھے اس نے تجھے بھری تھیلی دے دی اور تم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا کی اولاد سے یہ سلوک کرنے لگے ہو۔ یہ سنتے ہی وہ تھیلی ہاشمی کو دے دی' ہاشمی کے پاس وہی آدمی قرض لینے چلا گیا جس سے میں تھیلی لایا تھا' ہاشمی نے وہی تھیلی اسے دے دی اور اس نے پہچان لیا کہ یہ تو میری وہی تھیلی ہے پھر میں نے یہ واقعہ حضرت یحییٰ برمکی علیہ الرحمتہ کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے دس ہزار اشرفیوں کی تھیلی نکالی اور کہا یہ لو دو ہزار تیرے لئے یا دو ہزار اس ہاشمی کے لئے' دو ہزار قرض خواہ کے لئے' اور چار ہزار تمہاری بیوی کے لئے ہیں!! (مجمع الاحباب)

حکایت :۔ حضرت منصور بن عمار علیہ الرحمتہ کا بیان ہے کہ حضرت لیث کے ہاں ایک عورت پیالہ بھر شہید لینے آئی انہوں نے فرمایا میرے فلاں وکیل کے ہاں جاؤ' اس کے پاس گئی تو اس نے ایک سو بیس رطل شہد دے دیا' کسی نے پوچھا اس نے تو صرف ایک پیالہ طلب کیا تھا' آپ نے فرمایا عورت نے اپنی حیثیت کے مطابق مانگا ہم نے اپنی حیثیت کے مطابق عطا کیا!

حکایت :۔ ایک صالح درویش کی بیوی نہایت صالحہ تھی' ان کے پاس صرف ایک بکری تھی' عیدالاضحیٰ پر مرد نے اسی بکری کی قربانی دینا چاہی تو عورت نے کہا ہم پر قربانی واجب نہیں' پھر چند روز بعد ان کے ہاں ایک مہمان آگیا۔ عورت نے مہمان کے لئے وہی بکری ذبح کرنے کیلئے اپنے خاوند سے کہا' اس نے بچوں کی ناراضگی کے خوف سے بکری کو باہر لے جاکر ذبح کردیا' اسی اثنا میں عورت کیا دیکھتی ہے کہ ان کے گھر کی دیوار پر ایک بکری چلی آرہی ہے'

عورت نے سمجھا شاید ہماری بکری ہی ہے' لیکن وہ تو ان کے سامنے ذبح ہو چکی تھی! آخر عورت بولی! یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بکری کے عوض اچھی عنایت فرمائی' چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے ایک تھن سے دودھ اور دوسرے سے شہد دوہا کرتی تھی' (روض الریاحین امام یافعی علیہ الرحمتہ)

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ایک عورت کے ہاں گزر ہوا جس نے بکری ذبح کر رکھی تھی لیکن اس کا خاوند اسے ناراض ہو رہا تھا! یہ دیکھتے ہی حضرت حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دو ہزار بکریاں ان کے ہاں بھیج دیں! سبحان اللہ وبحمدہ' یہ ہے شان کریمی !!

حکایت :۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں میں ایک سال حج کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپ نے فرمایا تم بغداد میں جاؤ اور وہاں بہرام مجوسی سے میرا سلام کہو! واپسی پر میں اس کے ہاں پہنچا اور پوچھا تمہاری کون سی نیکی ہے جو اللہ تعالیٰ نے پسند کی اور ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو سلام سے نوازا ہے۔ وہ کہنے لگا اس کے سوا تو میرا کوئی عمل نہیں کہ میں نے اپنی بیٹی کا اپنے بیٹے سے نکاح کر دیا ہے آپ نے فرمایا یہ تو بالکل حرام ہے! لہٰذا کسی اور عمل کو یاد کیجئے' تو وہ کہنے لگا میرے پاس ایک مسلمان خاتون آئی اس نے میرے چراغ سے اپنا چراغ روشن کیا! جب دروازے پر پہنچی تو اس نے چراغ قصداً بجھا دیا! پھر آئی اور روشن کیا' دروازے پر جاتے ہی پھر گل کر دیا تین چار بار اس نے اسی طرح کیا چوتھی مرتبہ میں اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا یہاں تک کہ میں اس کے گھر تک جا پہنچا یہ گمان کرتے ہوئے کہ یہ کوئی جاسوسی کر رہی ہو!

لیکن میں نے گھر سے بچوں کے بلبلانے کی آواز سنی جو بھوک سے بلبلا

رہے تھے، اور یہ بچوں کو کہہ رہی تھی، مجھے غیر سے مانگتے شرم آئی تھی اسی لئے میں خالی ہاتھ واپس لوٹ آئی ہوں! یہ سن کر میں گھر پلٹا اور کھانا لے کر ان کے پاس گیا! اس وقت میں نے کہا پھر بشارت سنو! تمہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام فرماتے ہیں اور فرمایا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ تجھ پر راضی ہے یہ سنتے ہی وہ مسلمان ہوگیا اور اس کا سلام نہایت پختہ ثابت ہوا!

محتاجی ختم:۔ فتاویٰ تاتار خانیہ میں ہے کہ بغداد شریف میں ایک محلہ امراء کے نام سے معروف ہوا، وہاں جب کوئی محتاج ہوتا تو سب محلہ دار اس کے لئے مال و دولت جمع کر دیتے چنانچہ ایک شخص کو پانچ درہم کی ضرورت پڑی، سب لوگوں نے جمع کرنا چاہا لیکن خفیہ طور پر ایک مجوسی نے اسے دس ہزار درہم بطور قرض اور پانچ ہزار تجارت کے لئے فراہم کر دیئے، مجوسی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی آپ اسے فرما رہے ہیں تو نے ایک مسلمان کی مشکل کو دور کیا اللہ تعالیٰ نے تیری منزلت بڑھا دی وہ عرض گزار ہوا آپ کا تعارف، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا محمد رسول اللہ!! یہ سنتے ہی آپ کے دست حق پرست پر ایمان لے آیا جب صبح ہوئی تو جامع مسجد میں جاکر تمام نمازیوں کے سامنے اپنا خواب بیان کیا کہ میں اس طرح زمرۂ اسلام میں داخل ہوا!!!

السلام علیکم:۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص السلام علیکم کہتا ہے اسے دس نیکیاں ملتی ہیں اور جو شخص السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہے اسے بیس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں اور جو السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، کہتا ہے اس کے نامہ اعمال میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں! (طبرانی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک صحابی نے عرض کیا السلام علیکم آپ نے فرمایا اس کے لئے دس نیکیاں ہیں۔

دوسرے نے عرض کیا السلام علیکم ورحمتہ اللہ' آپ نے فرمایا اس کے لئے بیس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک اور صحابی نے عرض کیا السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ' آپ نے فرمایا اس کے لئے تیس نیکیاں ہیں۔ مزید فرمایا وہ شخص قرب خداوندی کے نزدیک تر ہے جو لوگوں کو پہلے سلام کہے' (ابوداؤد شریف)

نفع بخش:۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت انس سے فرمایا یہ تین باتیں ایسی ہیں جو تمہارے لئے نہایت نفع بخش ثابت ہوں گی' (ا) جب کسی بھی مسلمان سے ملاقات ہو تو اسے پہلے سلام کہو! تمہاری عمر دراز ہوگی' جب گھر جائیں تو سلام کہو' گھر خیروبرکت سے معمور ہوگا! اور چاشت کی نماز پڑھا کریں' کیونکہ وہ مقبولان بارگاہ صمدیت کی نماز ہے۔

جنتی محل:۔ حضرت شیخ ابن ابی حمزہ رحمہ اللہ تعالیٰ شرح بخاری میں رقم فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہلے سلام کہتے' ایک دن انہوں نے توجہ نہ کی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے سلام کہہ دیا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آج شب جنت میں' میں نے نہایت خوبصورت محل دیکھا تو دریافت کیا یہ کس کے لئے ہے جواب ملا اس شخص کے لئے جو اپنے مسلمان بھائی کو پہلے سلام کہتا ہے چنانچہ آج میں نے اپنی ذات پر صدیق اکبر رضی اللہ کو اولیت دی!!

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں انسان کے کرم سے یہ بات ہے کہ کسی سے شناسائی ہو نہ ہو لیکن سبھی کو سلام کہے اور اس خیال سے سلام کہنا ترک نہ کرے کہ میں نے اگر سلام کیا تو وہ جواب نہیں دے گا! کیونکہ اس کا سلام ضائع نہیں جاتا فرشتے جواب دیتے ہیں۔

عمدہ تحفہ:۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت سے چند آدمی

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے آپ نے ان سے ہدیہ طلب فرمایا انہوں نے کہا سوا سلام کے اور تو انہوں نے کچھ نہیں کہا آپ نے فرمایا یہی تو سب سے عمدہ تحفہ و ہدیہ ہے!!

اللھم انت السلام میں سلام اللہ تعالیٰ کا اسم پاک ہے' ومنک السلام میں سلامتی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے' حینا ربنا بالسلام سے مراد روز قیامت اپنی ملاقات کے وقت ہمیں ہوش وحواس میں سلامت رکھ!

السلام علیکم کے معنی ہیں اللہ معکم اللہ تمہارے ساتھ ہے' (امام نووی)

تحفے اور ہدیے:- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تہادوا تحابوا فانها تضاعف الود وتذهب بغوائل الصدور ایک دوسرے کو تحفے اور ہدیے بھیجا کرو محبت بڑھتی ہے اور سینے کینے سے صاف ہو جاتے ہیں۔

نیز فرمایا الهدية رزق الله! ہدیہ رزق الٰہی ہے جس نے قبول کیا اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبول کیا! اور جس نے ہدیہ واپس کیا گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے تحفے سے انکار کیا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جلساؤ کم شرکاؤ کم فی الھدیہ تمہارے ہم نشین ہدایا میں تمہارے ساتھی ہیں یعنی جب تمہیں اپنے دوستوں کی محفل میں تحفہ وہدیہ ملے تو کرم کی یہی بات ہے کہ انہیں بھی اس میں سے دو!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الیدالعلیا خیر من الیدالسفلی! والعلیا ھی المعطیة والسفلی ھی السائلة! اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر والے ہاتھ سے مراد عطا کرنے والا اور نیچے سے مراد سائل کا ہاتھ ہے!

عنائیات الٰہی!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ اے انسان پروردگار کریم کے معاملہ میں تجھے کس چیز نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے!

حضرت ابو سلیمان درانی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں غر سے اللہ تعالیٰ کا حلم و کرم مراد ہے۔ حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں جب رات کی تاریکی چھا جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی حجاب کبریائی پھیلا دیتا ہے اور پھر عرش سے ندا ہوتی ہے میں جواد ہوں' میرے مثل کوئی نہیں' جو گنہگاروں پر اپنی بخشش و عنایت فرمائے! میں تو لوگوں کا ان کی خواب گاہوں میں بھی محافظت کرنے والا ہوں' گویا کہ انہوں نے کوئی خطا ہی نہیں کی' میں ان کا والی ہوں ایسے گویا کہ ان سے کوئی حکم عدولی ہی نہیں ہوئی' میں تو سرتابی کرنے والوں پر بھی جودو کرم فرماتا ہوں! گنہگاروں پر فضل کرتا ہوں' کون ہے جس نے مجھ سے مانگا مگر میں نے اسے عطا نہ کیا ہو کون ہے جو میرے در پر کھڑا ہوا ہو اور پھر میں نے اس کے دامن مراد کو بھرپور نہ کردیا ہو میں صاحب فضل ہوں اور مجھی سے فضل ہے' میں جواد ہوں' مجھ ہی سے جود ہے میں کریم ہوں اور مجھی سے ہی کرم ہے' بعض کہتے ہیں کہ کریم وہ ہے۔ جب کسی ایک بندے کا گناہ بخشے تو جتنے بندوں سے اس قسم کا گناہ سرزد ہوا ہر ایک کو معاف کردے' بلکہ اس نام والے جتنے لوگ ہوں ان سے بھی درگزر کرے۔:-

حضرت امام رازی علیہ الرحمتہ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ کی تفسیر میں فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو خوش کن اور روح پرور کلمات سے

شروع کیا اور اپنے بندوں کے انشراح صدر پر اختتام فرمایا اس میں حکمت یہ ہے کہ میری رحمت میرے غضب کو محیط ہے' نیز حدیث شریف میں ہے مخلوق کو ثواب کے لئے بنایا عذاب کے لئے نہیں۔ ؎

خزائن رحمت :۔ حضرت ابوایوب سختیانی علیہ الرحمتہ ایک خطا کار کا جنازہ دیکھ کر اپنے مکان کے اندر چلے گئے اور اس کی نماز جنازہ ادا نہ کی' بعدہ وہ شخص کسی شخص کو خواب میں ملا اور اسے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا' البتہ تم ابو ایوب سختیانی کو کہہ دینا' اگر تم میرے رب کے خزانوں کے مالک ہوتے تو خرچ ہو جانے کے ڈر سے تم انہیں بھی روک رکھتے۔ ؎

کریم وَاکرم :۔ حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میں نے ایک خاتون کو میدان عرفات میں یوں عرض کرتے سنا! الٰہی! تو نے تو مجھے نڈھال کر رکھا ہے یہاں تک کہ جب میں آپہنچی ہوں تو نے روک دیا ہے! یہ سنتے ہی مجھ پر رقت طاری ہوگئی میرا دل پسیج گیا' میں نے اسے کہا میں نے بیس حج کئے ہیں وہ تجھے ہبہ کرتا ہوں! یہ سنتے ہی وہ پکار اٹھی! شبلی! آپ کریم ہیں تو میرا رب' اکرم ہے' آپ سمجھتے ہیں باوجودیکہ وہ اکرم ہے کیا مجھے ایک حج بھی عطا نہیں کرے گا! لیکن میں صبر کرتی ہوں میں نے تو اپنی حالت اپنے مالک کے حضور پیش کردی ہے اب میں جواب کی منتظر ہوں وہ ابھی انہی باتوں میں مشغول تھی کہ ایک کاغذ اس کی گود میں گرا جس پر مکتوب تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہم نے تجھے اپنی بارگاہ میں قبول فرمایا اور تیری وجہ سے تمام آنے والوں کو بخش دیا۔

وادی عفو :۔ روض الافکار میں ہے کہ کسی نیک شخص نے خواب میں قیامت کا منظر دیکھا' لوگ حساب و کتاب کے لئے رواں دواں ہیں' میں نے ایک جماعت دیکھی جن کے سر پر تاج ہیں وہ سبھی کنارہ سمندر پر بیٹھے ہوئے محو

گفتگو ہیں، جب میں ان کے پاس پہنچا تو وہ کہنے لگے تم ہم میں سے نہیں ہو، پھر ایک دوسری جماعت نظر آئی میں ان کی طرف بڑھا ان کے سر پر ٹوٹی ہوئی ٹوپیاں ہیں، جب میں ان کے قریب پہنچا تو انہوں نے کہا تم ہمارے پاس بیٹھ سکتے ہو پھر ایک نہایت خوبصورت مرصع سنہری کشتی دیکھی جو پہلی جماعت کے پاس آئی منادی نے کشتی سے ندا کی یہ کشتی ابرار کے لئے ہے جو سحری کے وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استغفار کرتے رہے ہیں وہ جماعت شاداں فرحاں کشتی پر سوار ہوگئی، پھر ایک اور کشتی آئی ہم اس کی طرف لپکے مگر ہمیں روک دیا گیا اور علان ہوا اس کشتی میں علماء کرام سوار ہوجائیں چنانچہ وہ بھی سوار ہوئے اور کشتی روانہ ہوگئی۔

ہم غم و الم میں مبتلا دیکھتے ہی رہ گئے! اسی اثنا میں پھر ایک کشتی ہماری طرف آتی دکھائی دی اس پر تحریر تھا یہ میری رحمت و کرم کی کشتی ہے اور میری رحمت میں ہر چیز کی گنجائش ہے، آواز آئی کہاں میں گنہگار، آئیں اور کشتی رحمت میں سوار ہو جائیں، ہم ایک دوسرے کو خوشی و مسرت کا مژدہ سناتے ہوئے سوار ہوگئے، یہاں تک کہ وادی عفو میں داخل ہوئے، پھر ہمارے پاس کرمنامہ آیا! میرے بندوا ! ہمیں تمہاری جتنی خطائیں معلوم تھیں معاف کیں اور جتنی بداعمالیاں تھیں ان سے درگزر کیا!

کرم؟ کرم یہ ہے کہ اپنے مال سے دوسروں کی خدمت کی جائے اور ان کے مال و متاع سے گریز کیا جائے، حضرت رافعی علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں بخیل وہ ہے جو نہ زکوٰۃ ادا کرے اور نہ یہ مہمان کی خوش دلی سے خدمت انجام دے، حضرت طاؤس علیہ الرحمتہ نے فرمایا بخیل وہ ہے کہ مال و دولت ہوتے ہوئے بھی حقوق کی ادائیگی میں تنگی دکھائے اور شحیح وہ ہے جو لوگوں کے حلال و حرام پر قبضہ کا خیال رکھے، حضرت سری سقطی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں شح یعنی بخل فقر سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے کیونکہ فقیر جب حاصل کرلیتا

ہے تو شکم سیر ہو کر کھاتا ہے جب کہ شیح و بخیل کو پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہیں ہوتا!

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ طواف کعبہ کے وقت یہ دعا مانگ رہے تھے الٰہی! مجھے نفس کی شح سے محفوظ فرمانا' ان سے وجہ معلوم کی گئی تو فرمانے لگے قرآن پاک میں ہے ومن یوق شح نفسه فاؤلئک هم المفلحون' اور جو شخص خواہشات نفسانیہ سے محفوظ رہا وہی حقیقتاً فلاح و کامرانی کا مستحق ہے۔:۔

فضائل صدقات

اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ نے فرمایا اِنَّ الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضَاعِفُ لَھُمْ وَلَھُمْ اَجْرٌ کَرِیْمٌ بیشک صدقہ دینے والے مرد اور عورتیں اور قرض حسنہ دینے والوں کے لئے بہت زیادہ اجر ہے بلکہ ان کے لئے اجر کریم ہے۔ رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر شخص اپنے صدقات کے سائے میں ہوگا جب تک لوگوں کے اعمال کا فیصلہ نہیں کیا جائے گا نیز فرمایا بیشک صدقہ دینے والوں کو قبر میں گرمی محسوس بھی نہیں ہوگی' نیز روز قیامت ایماندار اپنے صدقات کے سائے میں ہوں گے۔ (بیہقی)

طبرانی میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ذات پر صدقہ و خیرات دینا لازم کرلو کیونکہ اس کے باعث چھ نعمتیں بڑھتی ہیں تین دنیا میں اور تین آخرت کی! دنیا میں! رزق میں ترقی' مال و دولت میں اضافہ ہوتا ہے اور شہروں کی آبادی کا باعث ہے' آخرت میں پردہ پوشی ہوگی' سر پر سایہ رہے گا اور جہنم سے محفوظ کر دیا جائے گا۔ حضرت ابن ابی حمزہ علیہ الرحمتہ شرح بخاری میں فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ سے اپنی مشکل کشائی کیجئے' اور اپنی حاجت برآری کے لئے بروئے عمل لاؤ' حضرت مکحول تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب ایمان دار صدقہ دیتا ہے تو دوزخ بطور شکرانہ سجدہ کرتا ہے کہ امت مصطفوی کا ایک شخص مجھ سے بچ تو رہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ سے اپنے آپ کو بچاؤ

اگرچہ ایک کھجور ہی کا صدقہ دینا پڑے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس صدقہ کے لئے کوئی چیز موجود نہ ہو وہ تسبیح بیان کرے' اور حمد و ثنا کرے وہی اس کی طرف سے صدقہ شمار ہوگی! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو وہ یہ پڑھتا رہے۔ الھم صلی علی محمد عبدک ورسولک وصل علی المومنین والمومنات الاحیاء منھم والاموات'

حدیث شریف میں ہے مسلمان کا مسلمان سے خوش ہو کر ملاقات کرنا بھی صدقہ ہے۔

آواز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم :۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آٹھ درہم لے کر بازار تشریف لے جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک کنیز کو روتے دیکھا تو آپ نے رونے کا سبب دریافت کیا وہ کہنے لگی میں گھر سے دو درہم کا سودا لینے آئی ہوں مگر وہ درہم مجھ سے راستہ میں کہیں گم گئے ہیں آپ نے تسلی دی اور دو درہم اسے عنایت فرما دیئے۔ چار درہم کا کرتہ خرید کیا جب واپس ہوئے تو ایک فقیر کہہ رہا تھا جو مجھے کرتہ پہنائے گا اللہ تعالیٰ اسے لباس جنت عطا کرے گا آپ نے وہ کرتہ اسے دے دیا پھر بازار گئے اور دو درہم کا کرتہ خرید فرمایا۔ واپس ہوئے تو ایک اور کنیز کو سر راہ روتے دیکھا' آپ نے اس سے پوچھا کیوں رو رہی ہو! اس نے عرض کیا حضور! مجھے اپنے مالک کے گھر جانے میں دیر ہوگئی ہے اس لئے رو رہی ہوں' آپ نے فرمایا مجھے اپنے ساتھ لے چلو! چنانچہ آپ اس کے گھر تک پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا نیز کہا السلام علیکم مگر جواباً خاموشی کے سوا کچھ نہ تھا' آپ نے پھر سلام فرمایا مگر خاموشی برقرار تھی۔ تیسری مرتبہ آپ نے پھر سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم نے قصداً جواب نہ دیا تاکہ آپ کی پیاری آواز سے مستفیض ہوتے رہیں اور آپ کی سلامتی کی دعاؤں کو ذخیرہ بنالیں!

اور برکت حاصل کریں، پھر آپ نے فرمایا اس کنیز کو گھر پہنچنے میں دیر ہو گئی ہے اسے معاف کردیں! انہوں نے نہایت خوشی و مسرت سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ آپ کے لئے آزاد ہے! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپسی پر فرما رہے تھے میں نے ان آٹھ درہموں کو سب سے زیادہ مفید پایا، کیونکہ ایک کنیز کو ہم نے ان سے پناہ دلوائی، دوسری کو آزادی ملی، ننگے کو لباس دستیاب ہوا۔ (کتاب شرف المصطفیٰ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام لباسوں میں سے کرتہ بہت پسند تھا۔ (نسائی)

سفید لباس:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے عمدہ سفید لباس ہے احیاء العلوم میں ہے اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا سفید لباس ہے اور سیاہ لباس مکروہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر سفید لباس پہنا کرتے۔ (بخاری شریف)

تین باتیں:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص میں تین اوصاف ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا، کمزور سے نرمی کرنا، والدین سے حسن سلوک اور غلاموں، کنیزوں کے ساتھ نیکی کرنا۔ (ترمذی شریف)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مغموم و پریشان کی معاونت کرتا ہے قیامت میں فزع اکبر کے دن اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے نجات عطا فرمائے گا۔:.

چار دعائیں:۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت منصور بن عمار علیہ الرحمتہ وعظ فرما رہے تھے۔ سامعین میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر چار درہم طلب کئے۔ آپ نے فرمایا جو کوئی اسے چار درہم دے گا میں اس کے لئے چار دعائیں کروں

گا۔ ایک یہودی غلام کھڑا ہوا اور اس نے چار درہم دیتے ہوئے کہا میرے لئے یہ چار دعائیں فرمائیں!

میں غلام ہوں آزادی ملے، فقیر ہوتو تونگری حاصل ہو، گنہگار ہوں، مغفرت کی درخواست کریں اور میرا غیر مسلم مالک اسلام لے آئے!

حضرت منصور نے دعا فرمائی جب وہ گھر واپس لوٹا تو مالک نے پوچھا تم نے دیر کیوں لگائی، وہ کہنے لگا میں منصور بن عمار کا وعظ سننے لگا اور میں نے چار درہم صدقہ میں چار دعائیں حاصل کی ہیں ایک اپنی آزادی کے لئے تھی اس نے کہا اچھا جاؤ میں نے تجھے آزاد کیا۔ دوسری دعا یہ تھی کہ میری محتاجی دور ہو اس نے چار ہزار درہم دے دیئے اور ایک دعا یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ تجھے اسلام کی دولت عطا فرمائے مالک نے فوراً کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگیا، چوتھی دعا میرے اور تیرے لئے مغفرت و بخشش کی تھی وہ کہنے لگا یہ میری قدرت سے باہر ہے، رات کو اس نے خواب دیکھا کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے جو کچھ تمہاری قدرت میں تھا وہ تو نے کیا اور جو ہماری قدرت میں ہے ہم کرتے ہیں لہٰذا سنئے! ہم نے تجھے، تیرے غلام، واعظ اور تمام حاضرین کو اپنی مغفرت سے نواز دیا!

چار تھیلیاں:۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ پاک پر حاضر ہوا اور یوں عرض کرنے لگا! الٰہی مجھے صاحب مزار اور سورہ اخلاص کے وسیلہ سے چار ہزار دینار عنایت فرما، میں نے اسے کہا دنیا کے لئے اللہ تعالیٰ سے اس روضہ پاک کا واسطہ دیتا ہے! وہ کہنے لگا میں ایک ہزار قرض اتارنے کیلئے، ایک ہزار نکاح کے لئے ایک ہزار اخراجات کے لئے اور ایک ہزار راہ جہاد میں گھوڑا خریدنے کیلئے طلب کررہا ہوں!

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار ہزار دینار کی تھیلی

اسے عطا فرمائی جب آپ مسجد نبوی شریف میں داخل ہوئے تو آپ کو وہاں چار تھیلیاں ملیں ہر تھیلی میں چار ہزار دینار موجود تھے اور ان میں تحریر تھا یہ اسی کا بدلہ ہے جو تم راہ خدا میں خرچ کرتے ہو اور وہ بہترین روزی دینے والا ہے اور ایک رقعہ اس مضمون کا تھا! اے ابو ایوب! یہ تمہارے صدقہ و خیرات کا بدلہ ہے اور اس کا مزید ثواب آخرت میں پاؤ گے!

حکایت:۔ حضرت حبیب عجمی علیہ الرحمتہ کی زوجہ محترمہ نے آٹا گوندھا اور آگ لینے گئیں، اتنے میں سوالی آیا اور آپ نے وہ آٹا ہی سائل کو دے دیا، بیوی نے پوچھا آٹا کہاں گیا! فرمایا سائل آیا تھا اسے دے دیا وہ قدرے خفگی کا اظہار کرنے لگی، معاً اسی وقت دروازہ کھٹکا، باہر گئے تو ایک شخص گوشت اور روٹیاں لئے حاضر تھا! آپ نے وہ کھانا لیا اور بیوی صاحبہ سے کہا دیکھو اللہ تعالیٰ نے کتنی جلدی نیکی کا بدلہ عطافرمایا۔

حضرت امیرالمومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا روزہ سے تھیں کہ کوئی سوال آیا گھر میں تھوڑا سا آٹا تھا آپ نے سائل کو عنایت فرما دیا، خادمہ نے اس سلسلہ میں کوئی بات کی، اتنے میں کیا دیکھتی ہیں کہ کسی شخص نے آپ کی خدمت میں بکری کا گوشت اور تازہ روٹیاں بھیج دیں۔ آپ نے خادمہ سے فرمایا یہ تمہاری روٹی سے بہتر ہے۔

نمک، پانی، آگ :۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا وہ کون سی اشیاء ہیں جن کو دینے میں کسی قسم کی شرعی ممانعت نہیں! فرمایا نمک، پانی اور آگ! عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم پانی کے بارے تو سمجھ آرہی ہے کہ یہ بہت مفید ہے مگر آگ اور نمک کی بابت وضاحت فرما دیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صدقہ میں نمک دیا گویا کہ اس نمک سے جتنی اشیاء ذائقے دار ہوئیں سبھی اس نے اللہ کی راہ میں خیرات کرنے کا ثواب

حاصل کرلیا' اسی طرح آگ لے کر کسی نے فائدہ اٹھایا تو جس نے آگ دی اس کے نامہ اعمال میں اس آگ سے جتنی چیزیں تیار ہوں گی گویا کہ اس شخص نے ان تمام کا صدقہ دیا! اور جس شخص نے پیاسے کو ایک گھونٹ پانی پلایا گویا کہ اس نے مردہ کو زندہ کردیا!

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جس شخص نے پانی کی سبیل سرراہ لگائی اس پر اللہ تعالیٰ روزانہ دوبار نظر رحمت فرماتا ہے۔

بیرام سعد! حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وصال فرماگئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے دریافت کیا ان کے ایصال ثواب کی کون سی صورت اپنائی جائے آپ نے فرمایا ان کی طرف سے کنواں لگایا دیا جائے چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ مرحومہ کے ایصال ثواب کیلئے ایک کنواں بنوایا جو بیرام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام سے مشہور ہوا۔ :۔

ایک روٹی:۔ ایک شخص اپنی کوٹھری بھوسے سے بھر رہا تھا وہاں لڑکے کھیل رہے تھے ان میں سے ایک لڑکا کوٹھری کے سوراخ سے گرا اور بھوسے میں دب گیا' کسی کو خبر تک نہ ہوئی اور پھر کوٹھڑی کے سوراخ کو بند کرکے لپائی کردی گئی' تلاش بسیار کے باوجود لڑکا نہ ملا تو اس کی والدہ نے مایوس ہوکر سمجھا وہ کہیں فوت ہوچکا ہے روزانہ اس کے ایصال ثواب کیلئے ایک روٹی خیرات کرنے لگی یہاں تک کہ کوٹھڑی کے منہ سے آہستہ آہستہ بھوسا نکالتے رہے۔ آخر کار بھوسا اختتام کو پہنچا اور وہی لڑکا روٹی ہاتھ میں لئے ہوئے باہر نکل آیا' جب اسے اس کی والدہ کے پاس پہنچایا گیا تو اس نے احوال پوچھنے پر بتایا کہ امی جان! جب رات ہوتی تو ایک شخص میرے پاس ایک روٹی لایا کرتا وہی میں کھالیتا جب تک سو نہ جاتا میرے دل بہلانے کیلئے باتیں کرتا رہتا۔ القصہ یہ سب صدقہ وخیرات کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا فرزند دوبارہ ملا دیا!!

مولائے کائنات کی زرہ:۔ بیان کرتے ہیں کہ جس دن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقد مبارک حضرت سیدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا' اس دن حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زرہ چار سو درہم میں فروخت ہو رہی ہے آپ نے فرمایا یہ شہسوار اسلام کی زرہ ہے میں اسے ہرگز نہیں بکنے دوں گا یہ کہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام کو چار سو درہم دیئے اور زرہ کو بھی واپس کردیا نیز فرمایا یہ بات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہرگز نہ کہے گا! غلام رقم اور زرہ لے کر واپس پہنچا! جب صبح ہوئی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر میں چار سو تھیلیاں پائیں' ہر ایک میں چار چار سو درہم موجود تھے (گویا کہ اللہ تعالیٰ نے ان چار صد درہم کے عوض ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم عطا فرما دیئے!) اور ہر تھیلی پر نقش تھا یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے حضرت رحمان جل و علیٰ نے مختص فرمائی ہیں' پھر جبریل امین بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اس ایثار و محبت کی خبر دی! آپ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا یہ تحفہ مبارک ہو!!

بیڑا پار:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص عرض گزار ہوا' میرا بیٹا سمندری سفر پر ہے دعا کریں بعافیت گھر پہنچے آپ نے فرمایا اس کی طرف سے صدقہ و خیرات کیجئے' ادھر سمندر میں اس وقت طوفان برپا تھا اور اس کی کشتی غرق ہوا چاہتی تھی جب اس شخص نے اپنے بیٹے کی طرف سے صدقہ ادا کیا تو آواز سنائی دی تمہارے لئے سلامتی ہے' اللہ تعالیٰ نے تمہارا صدقہ قبول فرمایا' جب لڑکا بخیریت گھر پہنچا تو تمام ماجرا کہہ سنایا! کہ ہمارا بیڑا آپ کے صدقہ کی برکت سے پار ہوا!

جزاک اللہ:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ کوئی

نیکی کی جائے تو وہ نیکی کرنے والے سے کہے جزاک اللہ خیرا تو اس طرح اس نے بہت عمدہ ثنا کی (ترمذی شریف)

عجیب سانپ:۔ بیان کرتے ہیں کہ کسریٰ کے تخت کے نیچے ایک سانپ گھس گیا' لوگوں نے اسے مارنا چاہا تو کسریٰ نے منع کردیا' وہ سانپ ایک کنویں میں اترا' کسریٰ کا کوئی درباری اس کے پیچھے پیچھے گیا' سانپ کبھی اس شخص کو اور کبھی کنویں میں دیکھتا اس آدمی نے دیکھا کنویں میں ایک اور سانپ مرا پڑا ہے جس پر بچھو بیٹھا ہوا ہے اس آدمی نے بچھو کو مار ڈالا تو سانپ نے اس آدمی کے قریب آکر ایک دانہ اگلا جسے کسریٰ کے پاس لایا گیا' کسریٰ نے اسے بو دیا اسی سے ریحان پودا پیدا ہوا' کسریٰ کو زکام بہت ہوا کرتا تھا اس نے ریحان کو استعمال کیا تو زکام ختم ہوگیا' حدیث شریف میں ہے زکام کو برا نہ کہو کیونکہ وہ جذام کی جڑ کو اکھاڑ پھینکتا ہے۔ :۔

ہمسایہ سے حسن سلوک!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی اور قریبی ہمسائے سے "حسن سلوک اختیار کرو" ہمسائے دو قسم پر ہیں مسلمان اور غیر مسلم! مسلمان ہمسائے کے تین حق ہیں! حق ہمسائیگی، حق قرابت، حق اسلام اور غیر مسلم ہو تو صرف حق ہمسائیگی ہے! حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ والجار ذی القربی سے قلب والجار الجنب سے نفس اور الصاحب بالجنب سے عقل مراد ہے اور ابن سہیل فرماتے ہیں اس سے ظاہری جسمانی اعضاء ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اس سے رفیق سفر مراد ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ مہمان ہے، نیز ابن سبیل سے بھی مہمان ہی مراد لیا گیا ہے۔ حضرت امام رازی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں بیس دن کی صحبت بھی قرابت کا مفہوم رکھتی ہے۔

یہودی مسلمان ہوگیا:۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہمسایہ یہودی تھا، اس کے گھر کی ایک دیوار شق ہوگئی اور کوڑا کرکٹ آپ کے مقدس گھر میں جمع ہوجاتا، یہودی کی اس عورت نے اطلاع دی وہ آپ سے معذرت کرنے حاضر ہوا، آپ نے فرمایا میرے نانا جان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے ہمسائے کی عزت و تعظیم کرو، اسے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچاؤ یہ کلمات سنتے ہی وہ یہودی مسلمان ہوگیا!!

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہمسایہ کا صرف یہی

حق نہیں کہ اسے تکلیف نہ پہنچاؤ بلکہ یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ حسن سلوک اختیار کرو' کیونکہ جو اپنے ہمسایہ سے عمدہ سلوک نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام ٹھہرا دیتا ہے!

خدا سے لڑائی:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے ہمسائے کو تکلیف پہنچائی گویا کہ اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے ایذا پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی' نیز فرمایا جس نے اپنے ہمسایہ سے لڑائی کی اس نے مجھ سے لڑائی کی اور جس نے مجھ سے لڑائی لڑی اس نے اللہ تعالیٰ سے لڑائی کی۔ :۔

ہمسایہ کے حقوق:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو ہمسائے کے کیا حقوق ہیں سنو! اگر وہ تم سے مدد طلب کرے تو اس کی مدد کرو' قرض مانگے تو قرض دو! محتاج ہو جائے تو اس پر کرم کرو' بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو! فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جاؤ' اگر اسے بھلائی پہنچے تو مبارک باد کہو' مصیبت میں مبتلا ہو تو ہمدردی کا اظہار کرو! اور مکان اتنا اونچا نہ بناؤ کہ تمہارے پڑوسی کو ہوا نہ لگے! البتہ اجازت طلب کرو' پھل فروٹ خریدو تو اسے تحفہ دو! اگر یہ نہ ہوسکے تو پوشیدہ گھر لاؤ' اپنے بچوں کو باہر لے کر نہ جانے دو تاکہ اس کے بچے پریشان نہ ہوں!

زہد و قناعت

اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ نے فرمایا وَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ، دنیوی سازو سامان کی آخرت میں کوئی حیثیت نہیں' اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو وزینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد' جان لو یقیناً دنیوی زندگی لہو لعب' ظاہری زینت اور میں مال و اولاد پر فخر کے سوا کچھ نہیں۔ :.

حضرت نجم الدین نسفی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں انسان کی کیفیت میں چالیس سال تک ہر آٹھ سال بعد تبدیلی واقع ہوتی رہتی ہے آٹھ سال لعب' آٹھ سال لہو' آٹھ سال تک زیب و زینت' اسی طرح مال و دولت اور اولاد پر آٹھ آٹھ سال فخر و غرور اور تکاثر کا اظہار ہے' پھر جب چالیس سال تک پہنچ جاتا ہے تو اگر اللہ تعالیٰ اسے آخرت کی توفیق عنایت فرما دے' توشہ آخرت جمع کرتا ہے ورنہ خسران مبین میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ :.

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ' میں کفار سے مراد کاشتکار ہیں کیونکہ کفر کا معنی پوشیدہ کرنا ہے اور کاشتکار بیج زمین میں چھپا دیتے ہیں اور ہیج کے معنی کھیتی کا خشک ہونا ثم یکون حطاما میں مراد اس کا ریزہ ریزہ ہو جانا ہے جو لوگ دنیا کے حریص وطامع سے ہیں آخرت میں انہیں شدید عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا اور جو لوگ توشہ آخرت جمع کرلیں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے انہیں مغفرت اور رضا نصیب ہوگی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایمان دار کو دنیوی

الائشوں سے پرہیز کراتا ہے جس طرح بیمار کو بعض دفعہ کھانے پینے کی اشیاء سے پرہیز کرایا جاتا ہے۔:۔

سب سے بڑا عاقل:۔ حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بعض خاص بندے ہیں جنہیں اعلیٰ علیین میں رفعت وعظمت سے نوازا جائے گا وہ لوگوں میں سب سے بڑے عاقل ہیں۔:۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم وہ سب سے بڑے کیسے عاقل ہوئے فرمایا وہ اپنی پوری ہمت و کوشش سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوڑتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کی طرف راغب ہوئے' دنیا اور اس کی فضولیات' سرداری اور مال ومتاع سے انہیں کوئی غرض نہیں اس لئے کہ وہ ان کو نقصان دہ اور ذلیل معلوم ہوئی' انہیں جو میسر آیا صبر واستقامت سے اسی پر قناعت کی!!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈرو' کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا۔ مخلوق سے میرے برگزیدہ بندوں کو جنت میں لے جاؤ! فرشتے عرض کریں گے الٰہی وہ کون ہیں؟ ارشاد ہوگا' قناعت اختیار کرنے والے مصائب پر صابر' میری رضا و خوشنودی کے طالب' اور میری تقدیر پر راضی رہنے والے فقیر ہیں انہیں جنت میں لے جاؤ! چنانچہ وہ بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے وہاں خوشی ومسرت سے کھائیں پئیں گے جبکہ امیر لوگ حساب و کتاب میں ادھر ادھر سرگرداں ہوں گے' حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو رزق حلال کی طلب میں اپنے نفس کو مقام ذلت تک پہنچا دے' روز قیامت وہ صدیقین میں شمار ہوگا! اور شہدا کے برابر مرتبہ پائے گا!

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ کسی نیک مرد نے خواب دیکھا' قیامت قائم ہے

اور لوگ جنت کی طرف رواں دواں میری نظر ایک جماعت پر پڑی جن کے چہرے نہایت خوبصورت' حسن وجمال میں بے مثال' میں بھی ان کے ساتھ ہولیا' لیکن فرشتے درمیان میں آگئے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں وہ کہنے لگے یہ نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں اور اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دینے والے' لہٰذا ان کے ساتھ اور کوئی نہیں چل سکتا' ہاں البتہ وہ جاسکتا ہے جس کے پاس صرف ایک قمیص ہو جبکہ تیرے پاس تو دو کرتے ہیں' بلکہ ہر چیز ڈبل ہے' مجھ پر خوف طاری ہوا' نیند سے بیدار ہوا تو میں نے ہر قسم کی ایک ایک چیز اپنے پاس رہنے دی اور باقی سبھی راہ خدا میں تقسیم کردیں۔

خصوصی دعا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو لباس پہن کر یہ دعا پڑھے الحمدللہ الذی کسانی ہذا الثواب من غیر حول منی ولا قوۃ' تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حمد انسان کے لئے بہت عظیم ہے' جب کہ مکروہ بات سامنے آئے کہے الحمدللہ! اور جب سکون بخش چیز حاصل ہو تو پڑھے الحمد اللہ رب العالمین الذی بنعمتہ فتم الصالحات' تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام حمدوں کا والی ہے جس کی نعمت سے ہی نیکیاں مکمل ہوتی ہیں۔

عجیب شیر:۔ ایک صالح کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کوئی شخص ہرن کے بچے کو پکڑنے کی کوشش کررہا ہے اور ہرن کا بچہ تیزی سے بھاگا جارہا ہے' اور وہ شخص اس کے تعاقب میں ہے' آدمی کے پیچھے ایک شیر دوڑا اور اسے مار ڈالا' پھر ایک اور شخص اسی ہرن کے بچے کے تعاقب میں ہے مگر اس کو بھی شیر نے پھاڑ دیا' اس طرح ایک سو آدمیوں نے اس ہرن کے بچے کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ بچہ شیر کے پاس محفوظ رہا مجھے بڑا تعجب ہوا' تو شیر بولا' تعجب نہ کرو! میں ملک الموت ہوں' ہرن کا بچہ دنیا اور یہ

سبھی لوگ طالب دنیا، میں انہیں اسی طرح ایک ایک کر کے ختم کردوں گا!!

دنیا سے نفرت:۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تین دن کی مختصر سی مدت میں ایک لاکھ چوبیس ہزار باتیں کیں، اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے واپسی پر اپنی قوم کی باتیں سنیں تو انہیں پسند نہ آئیں، اور ان سے کلام کرنے میں اعراض فرمایا کیونکہ آپ تو اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کی لذت سے سرشار تھے۔

ان تمام باتوں کا ماحصل یہ چند چیزیں تھیں! یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت کلیم اللہ علیہ السلام سے فرمایا جسے میرا قرب محبوب ہو وہ دنیا سے کنارہ کشی کرے، حرام سے بچے، میری گرفت سے خوب روئے، کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں (عبادت کی لذت رونے میں ہے) اس پر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی! ان باتوں پر عمل کی جزا کیا ہے! فرمایا دنیا سے کنارہ کشی کرنے والے کے لئے جنت لازم، جہاں چاہیں جنت میں قیام کریں، اور حرام اشیاء سے بچنے والوں پر میرا یہ کرم ہوگا کہ میں انہیں حساب و کتاب کی خفت سے محفوظ کردوں گا، بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے اور میری گرفت کے خوف سے رونے والوں کے لئے رفیق اعلیٰ ہے جس میں ان کا اور کوئی شریک نہیں ہوگا۔ ؞

تجھے طلاق:۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں دنیا ایک حسینہ جمیلہ عورت کی صورت میں جلوہ گر ہوئی، اس کا گمان تھا کہ آپ مجھے پہچان نہیں سکیں گے، آپ نے دیکھتے ہی کہا! تو دنیا ہے اور تیرا یہ غلط گمان ہے کہ میں تجھے پہچان نہیں سکتا! وہ بولی! آپ نے مجھے کیسے پہچانا، ارشاد فرمایا میرے سامنے سے تمام حجاب اٹھا لئے گئے ہیں، جاؤ میں تجھے پہلے ہی طلاق دے چکا ہوں! غیر محرم سے باتیں حرام ہیں، وہ آپ کے پیچھے پیچھے چلی تاکہ

آپ کا دامن تھام لے، جیسے حضرت زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کا کرتہ پکڑا تھا، لیکن آپ کے کرتے کا دامن ایسا تھا ہی نہیں کہ اس کے ہاتھ آتا، اس وقت وہ پکار اٹھی اے علی المرتضیٰ تو مجھ سے محفوظ رہا! آپ نے فرمایا جاؤ کسی اور کو فریب دو! پھر آپ نے چند اشعار پڑھے جن کا مفہوم قدرے اس طرح ہے!

میں دنیا پر غضبناک ہوا اور کہا اس دار فانی کے مصائب و آلام کب تک برداشت کرو، جس کے لئے سوچ وبچار ختم ہی نہیں ہوتی، دنیا کہنے لگی! اے کریم ابن کریم جب سے علی المرتضیٰ نے مجھے طلاقیں دیں میں وہ اپنا تمام غصہ دوسروں پر نکال رہی ہوں!

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں، دنیا سے کنارہ کش کل حشر میں ایسی شادمانی حاصل کرے گا جس سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی!

کسی اور نے کیا خوب کہا!

طالب دنیا کی عمر کتنی بھی دراز ہو اور اسے دنیا کی تمام فرحتیں، راحتیں، آسائشیں حاصل ہوں، لیکن میں تو ایسے ہی خیال کرتا ہوں جیسے کسی نے مکان بنایا اور جب پایہ تکمیل تک پہنچا تو گر پڑا (یا اس شخص کی موت واقع ہوگئی اسے مکان میں قیام نصیب نہ ہوا)

زاہد کی رہائی:۔ کسی زاہد نے کسی شخص کے پاس کھانا دیکھا جس کی خوشبو نے اسے مست کردیا اس کی اشتہا بڑھ گئی تو زاہد اس کے پیچھے پیچھے ہولیا! اتنے میں آواز سنائی دی کہ فلاں شخص کی رقم گم گئی ہے، لوگوں نے ادھر ادھر دیکھا تو زاہد کو اجنبی پایا اور اسے پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے اتفاق سے اسی قید خانہ میں کوئی امیر قیدی تھا اور وہ کھانا اس کا خادم اسی کے لئے قید خانہ میں لے جارہا تھا، جب زاہد کو بھی اس کے ساتھ قید کردیا گیا تو امیر شخص نے کھانے پر بلایا، زاہد نے اس کے ساتھ مل کر خوب کھایا! پھر عرض گزار ہوا۔

الٰہی! تو یہ کھانا تو بغیر کسی الزام اور قید، بھی مجھے کھلا سکتا تھا! اتنا کہنا تھا کہ ہاتف غیبی نے آواز دی جو طالب دیدار ہے اسے کتوں کے کھانے پر صبر کرنا چاہئے یہ دنیا تو مردار ہے تو اس کا طلب ہوا، اور صبر نہ کیا! اس تنبیہہ سے زاہد نادم ہوا، معاً اسی وقت کوئی اعلان کرتا ہے اس شخص کو رہا کردو، چور مل گیا ہے۔ :۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے دریافت کیا! کیا وجہ ہے آپ لاٹھی کو کبھی ہاتھ سے چھوڑتے نہیں آپ نے فرمایا! میں مسافر ہوں!

فائدہ:۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں عصاء رکھنا، انبیا علیہم السلام کی سنت ہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے عصاء سے ٹیک لگایا کرتے تھے، اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بھی فرمایا کرتے لاٹھی سے ٹیک لگا کر آرام حاصل کرلیا کریں، عصاء مسلمان کے لئے رکھنا مستحب ہے بادام کی چھڑی ضرر رساں درندے، چور، ڈاکو وغیرہ سے محفوظ رکھنے کی تاثیر رکھتی ہے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس سالہ شخص کے لئے لاٹھی کبر وغرور سے بچاتی ہے!

توکل

ارشاد باری تعالیٰ ہے وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والے کے لئے وہی کافی ہے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' جو لوگوں میں مضبوط ترین رہنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکات پر بھروسہ رکھے' حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! توکل اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا ہے' حضرت ابن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا توکل اللہ تعالیٰ کی ذات پر دلی طور پر اعتماد کا نام ہے۔ توکل' تسلیم اور تفویض کا فرق آئندہ اوراق میں بیان کیا جائے گا! انشاء اللہ تعالیٰ!!

عارف اور غلام' کتاب العقائق میں ہے کہ کسی عارف نے ایک شخص کو گھوڑے پر سوار دیکھا جو بڑے مزے سے خراماں خراماں جارہا تھا' عارف نے اس کے احوال دریافت کئے' تو وہ کہنے لگا! میں بادشاہ کا خادم ہوں' جب عارف نے بادشاہ کے قرب کی کیفیت معلوم کی تو وہ کہنے لگا! جب میں اکیلا ہوتا ہوں! تو اس کا انیس ہوتا ہوں' جب وہ سوتے ہیں تو میں پہرا دیتا ہوں! جب اسے بھوک لگتی ہے تو میں کھانا پیش کرتا ہوں' پیاس لگنے پر پانی پلاتا ہوں' اور وہ یومیہ مجھے تین بار نظر شفقت سے دیکھتا ہے!

حضرت عارف علیہ الرحمتہ نے پھر پوچھا جب تجھ سے کوئی بے پروائی ہو تو پھر وہ کیا سلوک کرتا ہے کہنے لگا' وہ مارتا ہے! جب گناہ سرزد ہوتا ہے تو خوب سزا دیتا ہے! عارف نے فرمایا پھر میں تجھ سے زیادہ لائق فخر ہوں! اس

لئے کہ میرا مالک مجھے کھلاتا پلاتا ہے، تنہائی کا مونس و ہمدم ہے، میں سوتا ہوں تو حفاظت وہ فرماتا ہے، جب غلطی سرزد ہوتی ہے تو مجھے معاف فرما دیتا ہے، اگر تیرا مالک تین بار نظریں کرتا ہے تو میرا مالک ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ نظر کرم فرماتا ہے، یہ سنتے ہی غلام بولا! کیا یہ سچ ہے پھر میں بھی آپ ہی کے آقا و مولیٰ کی طرف رجوع کرتا ہوں! وہ گھوڑے سے اترا، عمدہ کپڑے اتار دیئے اور بادشاہ کی خدمت سے کنارہ کشی کر کے اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی ذات پر توکل اختیار کرلیا!! کسی پنجابی شاعر نے کیا خوب کہا!

رکھ توکل پنچھی اڑ دے چلدے بنھ قطاراں
روزی دا اوہ فکر نہ کردے ویکھ اللہ دیاں کاراں
پانی دیندیاں باغاں تائیں اکثر سوکا آوے
آس ربے دی رکھ جنگل دے رہن ہمیشہ ساوے

فضل خدا:۔ حضرت ام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جس راستے پر گزر ہوا کرتا تھا وہاں دو اندھے بیٹھے اس طرح ان سے سوال کیا کرتے! کیونکہ وہ سخاوت میں بہت مشہور تھیں! ایک کہتا الٰہی! مجھے اپنے فضل سے رزق عطا فرما! دوسرا کہتا الٰہی مجھے ام جعفر کے فضل سے روزی عنایت فرمایئے!

ام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سوال کرتا اسے دو درہم دیتیں اور جو ام جعفر کے فضل سے مانگتا اسے ایک روسٹ کی ہوئی مرغی اور اس میں دس درہم رکھ کر بھیج دیا کرتیں! اور وہ نابینا اپنے ساتھی کو روسٹ شدہ مرغی اسی طرح ہی دو درہم میں فروخت کر دیتا!

دس دن بعد حضرت ام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کیا تو ابھی ہمارے فضل سے غنی نہیں ہوا، اس نے کہا آپ نے یہ کیوں دریافت فرمایا! وہ بولیں ہم نے تجھے آج تک سو درہم بھیجا ہے وہ کہنے لگا ہائے افسوس میں تو وہ مرغی اپنے ساتھی کو دو درہم میں فروخت کر دیا کرتا تھا، آپ نے فرمایا! پھر سن لو!

تو نے ہمارے فضل سے سوال کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے اسی کا فضل طلب کیا تو اللہ تعالیٰ پر توکل کے باعث جو کچھ ہم تجھے دیتے رہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے وہ بھی اسے دلوا دیا۔ :۔

دانے دانے پر مہر:۔ تفسیر قرطبی میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زمین کی کھیتی باڑی' پھل دار درختوں اور تاریکیوں میں کوئی ایسا دانہ نہیں جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ مرقوم نہ ہو! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' یہ رزق فلاں بن فلاں کا ہے!! یعنی ہر ایک دانے پر کھانے والے کا نام لکھا ہوتا ہے!

خالق کی سفارش:۔ زہر الریاض میں حضرت نسفی علیہ الرحمتہ رقم طراز ہیں کہ ہارون الرشید کے زمانہ میں ڈاکوؤں کی ایک جماعت کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا۔ لوگوں نے ان کے ساتھ ایک ایسے شخص کو بھی پکڑ کر قید کرا دیا جو ڈاکو نہیں تھا۔ اب ڈاکوؤں کے ساتھی آتے رہے اور سفارش و ضمانت سے رہائی دلواتے رہے یہاں تک کہ وہ بے چارہ اکیلا قید خانہ میں پڑا رہا کیونکہ اس کا کوئی حمایتی اور سفارشی نہیں تھا! وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی' صابر و شاکر دن بسر کرتا رہا' ایک دن جیل کے چوکیدار کو اس نے ایک رقعہ دیا اور کہا اسے مکان کی چھت پر رکھ دو اس نے اسے مکان پر رکھ دیا' ادھر ہارون الرشید نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے قید خانہ میں ایک غریب لیکن بے گناہ قیدی ہے۔ جس کا کوئی حمایتی اور سفارشی نہیں جب کہ ہر ایک کے ساتھی نے اپنا اپنا ساتھی رہا کرا لیا ہے۔ اب میں اس کی سفارش کرتا ہوں! جب ہارون الرشید بیدار ہوا تو اس نے اس کے پاس دس جوڑے کپڑے دس گھوڑے اور دس ہزار درہم بھیج دیئے اور پھر پورے شہر میں اعلان کرایا یہ اس شخص کی جزا ہے جس نے مخلوق کی بجائے خالق پر توکل اور بھروسہ کیا!!

صاحب عزت :۔ حضرت امام یافعی علیہ الرحمتہ روض الریاحین میں رقم فرماتے ہیں کہ ایک صاحب توکل کو ہارون الرشید نے بلاوجہ قید کردیا' کسی شخص نے اسے قید خانہ کی بجائے باغ میں ٹہلتے دیکھا تو ہارون الرشید کو اطلاع دی اس نے دربار میں لانے کا حکم صادر کیا' جب حاضر کیا تو ہارون نے اس سے پوچھا تجھے قید خانہ سے کس نے نکالا' وہ کہنے لگا جس نے مجھے داخل کیا' ہارون الرشید نے پوچھا تجھے کس نے داخل کیا وہ بولا جس نے مجھے باہر نکالا' اس پر بادشاہ نادم ہوا اور اس متوکل کو اپنے خاص گھوڑے پر بٹھا کر عزت دی اور منادی سے کہا اس کے آگے آگے پکارتا جائے یہ اس بندے کی جزا ہے جس کی اہانت کا ہارون الرشید نے ارادہ کیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اسے شرف عزت عطا فرمایا۔

اذا اکرم الرحمن عبدالغیرہ
فلن یقدر المخلوق یوما یھینہ
ومن کان مولاہ العزیز اہانہ
فلا لا حد بالعزیوما یعینہ

اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے جب بندے کو عزت عطا فرماتا ہے تو' مخلوق میں کوئی بھی اس کی اہانت نہیں کرسکتا اور جب خود مولائے عزیز اس کو رسوا کرتا ہے پھر کوئی کبھی بھی اس کی مدد نہیں کرتا۔

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ کے استاد علامہ ولی اللہ شمس الدین محمد بن حامد صفدی نے کیا خوب کہا۔

لی من اللّٰہ عنایۃ انا منھا فی رعایۃ
قد جعلت الصبروالی والتوکل لی کفایۃ
فاذا قلم رام عدوی فلم تعرضی بنکایۃ
حلۃ سرا علی اللّٰہ وفی اللّٰہ کفایۃ

اللہ تعالیٰ کی مجھ پر بڑی عنایت ہے' اسی لئے میں رعایت میں ہوں میں نے صبر کو اپنا لیا ہے اور توکل میرا کفیل ہے۔ لہٰذا جب دشمن میری عزت کو برباد کرے نقصان دینے کی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو میں خاموشی کے ساتھ اسے اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہی حقیقی کفیل ہے۔

منہ پر سانپ:۔ حضرت شیخ احمد زین علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو اس حالت میں سوتے پایا کہ اس کے منہ پر سانپ اپنا منہ رکھے ہوئے ہے' وہ آدمی بیدار ہوا' اس نے سانپ کو دیکھا تو دوبارہ بڑے مزے سے سوگیا یہاں تک کہ خراٹے بھرنے لگا! مجھے بڑا تعجب ہوا تو غیب سے آواز آئی فرشتوں کو بھی اس کے توکل پر تعجب ہوا ہے' اسی اثناء میں سانپ وہاں سے چلا گیا۔

مقام شرم:۔ حضرت ابووائل علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں میں نے ایک شخص کو جنگل میں سوئے دیکھا قریب ہی اس کا گھوڑا چر رہا ہے' ہم نے خطرات کے پیش نظر جگایا اور کہا' یہاں سے کسی محفوظ مقام پر آرام کرو یہ تو خطرناک جنگل ہے' اس نے جواباً کہا مجھے رب العرش سے شرم آتی ہے کہ میں اس ذات اقدس کے علاوہ کسی سے خوف و خطرہ محسوس کروں!

متوکل پرندہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں کہیں جارہے تھے کہ دیکھا ایک اندھا پرندہ درخت پر اپنی چونچ مار رہا ہے' سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جانتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے' میں نے عرض کیا اللہ و رسول اعلم' آپ نے فرمایا یہ کہہ رہا ہے الٰہی تو عادل ہے اور میری بینائی کو تو نے ہی حجاب میں ڈال رکھا ہے اب مجھے بھوک ستا رہی ہے لہٰذا اپنے عدل و کرم سے مجھے رزق عطا فرما اتنے میں ایک ٹڈی اڑتی ہوئی آئی اور اس کے منہ میں جا گری وہ پھر چونچ چلانے لگا! حضور

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جانتے ہو اب یہ کیا کہہ رہا ہے، میں نے عرض کیا اللہ و رسولہ اعلم، آپ نے فرمایا یہ کہہ رہا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر توکل اور تکیہ کرلیتا ہے پھر وہی اس کا کفیل ہوتا ہے!

دعائے مضطر:۔ حضرت مالک بن دینا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں نے سفر حج کے دوران ایک پرندہ دیکھا جس کے منہ میں ایک روٹی تھی، میں اس کے پیچھے پیچھے ہولیا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ایک بوڑھے کے پاس جابیٹھا اور روٹی کا لقمہ لقمہ اس کے منہ میں ڈالنے لگا پھر اڑا اور منہ میں پانی بھرلایا اور اس بوڑھے شخص کے منہ میں انڈیل دیا، میں نے اس بوڑھے کے پاس جاکر پوچھا تجھے کس نے جکڑ رکھا ہے وہ بولا میں حج کے لئے روانہ ہوا، چوروں نے پکڑ کر یہاں ڈال دیا پانچ دن بھوکا پیاسا صبر کا سہارا لئے رکھا پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا یا من یجیب المضطر اذا دعاہ، اے وہ ذات اقدس جو مضطر کی دعا کو باریابی کا شرف عطا فرماتی ہے میں مضطر ہوں! مجھ پر رحم فرما، پس اسی وقت اللہ تعالیٰ نے میرے پاس اس پرندے کے ذریعہ روٹی، پانی مہیا فرمادیا! حضرت امام رازی علیہ الرحمتہ تفسیر سورہ فاتحہ میں حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس واقعہ کو منسوب کرتے ہیں۔:۔

خدائی کھانا:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے رفقاء کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے پاس زاد راہ ختم ہوچکا تھا اس لئے انہوں نے ایک ساتھی سے کہا تم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے کچھ حاصل کرلائیں، جب وہ آپ کی خدمت میں آیا اس وقت آپ قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے وما من دابة فی الارض الا علی اللہ رزقھا، یہ سنتے ہی وہ شخص رفقاء کے پاس واپس آگیا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض گزار

ہوا' انسان اللہ تعالیٰ کے نزدیک حیوانات سے تو کمتر نہیں یقیناً وہ ہمیں رزق عطا فرمائے گا! مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں طلب کرنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی' ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ دو شخص ایک وسیع پیالہ نما برتن اٹھائے ان کے پاس پہنچ گئے! اور سب لوگوں کو گوشت اور روٹی پیش کی ہر ایک نے شکم سیر ہو کر کھایا بلکہ کچھ بارگاہ رسالت مآب میں حاضر کیا! اور عرض گزار ہوئے آپ نے جو کھانا بھیجا تھا وہ نہایت عمدہ اور وافر مقدار میں تھا! آپ نے فرمایا میرے پاس تو کوئی لینے ہی نہیں آیا اور نہ ہی میں نے از خود کسی کی طرف بھیجا! انہوں نے اس ساتھی کے بارے میں بتایا کہ ہم نے اسے آپ کی خدمت میں بھیجا مگر یہ آیتہ کریمہ وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا آپ کی زبان حق ترجمان سے سن کر واپس چلا آیا پھر دو شخص آئے جنہوں نے ہمیں یہ کھانا دیا آپ نے فرمایا پھر یہ تو خدائی کھانا تھا جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلایا ہے۔ :•

کسب معاش :۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سا پیشہ اچھا ہے آپ نے فرمایا انسان کا اپنے ہاتھ سے روزی کمانا۔ (طبرانی)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسب معاش کرنے والے کو اللہ تعالیٰ درست رکھتا ہے۔ (طبرانی' بیہقی)

ابن ابی حمزہ علیہ الرحمتہ شرح بخاری شریف میں رقم فرماتے ہیں کہ جو رزق حلال کی تلاش میں تھک جاتا ہے وہ بخش دیا جاتا ہے' اس کی رات بخشش میں اور اس کی صبح اللہ تعالیٰ کی رضا پر طلوع ہوتی ہے۔ :•

صنعت! اللہ تعالیٰ کے خزائن میں سے بہترین خزانہ ہے' اس کا جاننے والا اسی سے صرف کرتا ہے۔ :•

خلاف توکل:۔ حضرت امام احمد بن جنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص

نے عرض کیا میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے حج پر روانہ ہونا چاہتا ہوں!
آپ نے فرمایا ایسے جاؤ گے؟ کہنے لگا نہیں لوگوں کے ساتھ! فرمایا پھر اللہ تعالیٰ
پر توکل نہ ہوا بلکہ لوگوں کے توشہ پر کرتے ہو!

عجیب پرورش:۔ حضرت نسفی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے
ایک نعات نامی پرندہ پیدا فرمایا ہے جب اس سے بچے نکلتے ہیں تو ان کی رنگت
زرد ہوتی ہے نر مادہ سے کہتا ہے یہ تو میرے نہیں کیونکہ میرے ساتھ تو
مشابہت ہی نہیں رکھتے اس پر نر اور مادہ میں جھگڑا شروع ہو جاتا ہے وہ دونوں
بچوں کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں! اللہ تعالیٰ چیونٹوں کے پر پیدا کر دیتا ہے جو اڑ
کر ان کے منہ میں پہنچ جاتی ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ان جانوروں کی پرورش
فرماتا ہے!

سچا زاہد:۔ سچے زاہد کی وہی روزی ہے جو اسے میسر آئے' لباس جو بدن
ڈھانپے' مکان جو جگہ حاصل ہو! دنیا اس کا قید خانہ' قبر اس کی آرام گاہ'
خلوت اس کی مجلس' نصیحت اس کی فکر' قرآن اس کی باتیں' اللہ تعالیٰ اس کا
انیس' ذکر اس کا رفیق' زہد اس کا قرین' غم اس کی شان' بھوک اس کا مشروب'
حکمت اس کا کلام' مٹی اس کا فرش' تقویٰ اس کی چادر' خاموشی' غنیمت' صبر'
اعتماد' توکل اس کا کفیل' عقل' رہنما' عبادت اس کا پیشہ اور جنت اس کا وطن
ہے۔ (احیاء العلوم)

اندھا بلا:۔ ابن خلکان حضرت ابوالحسن علیہ الرحمتہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ
اپنے رفقاء کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک بلا آیا' ہم نے اس کے سامنے
ایک لقمہ ڈال دیا وہ لے کر چلا گیا پھر آیا پھر لقمہ ڈالا اور اٹھا کر چل دیا اس نے
یہ عمل پانچ مرتبہ دہرایا تو ایک شخص اس کے پیچھے گیا' کیا دیکھتا ہے کہ ایک
غار میں ایک اور اندھا بلا پڑا ہوا ہے یہ بلا تمام لقمے اس کے پاس ڈال دیتا ہے

جسے وہ کھا جاتا ہے! یہ سنتے ہی حضرت ابوالحسن علیہ الرحمتہ علائق دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر کے توکل کی راہ پر گامزن ہو گئے!

بے قدر:۔ حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کسی ساتھی کو وزیر کے پاس کوئی چیز لینے کے لئے بھیجا تو وزیر بولا! دنیا اپنے مولیٰ سے طلب کرو! آپ نے جواباً فرمایا! دنیا بے قدر چیز ہے یہ کسی بے قدر سے ہی مانگنی چاہیئے رہا اپنے مولیٰ سے مانگنا تو اس سے اسے ہی مانگا جائے گا۔

اس سے اسی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات
مجھ سا کوئی گدا نہیں، اس سا کوئی سخی نہیں

افضل کون؟ توکل اور کسب معاش میں کیا چیز افضل ہے، علمائے کرام اس سلسلہ میں اختلاف رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں یہ لوگوں کے احوال کے مطابق ہے جس شخص کا یقین کامل ہے اس کے لئے توکل افضل ہے بصورت دیگر کسب معاش افضل قرار پائے گا۔

دو روٹیاں:۔ حضرت ابن ملقن علیہ الرحمتہ الحدائق میں درج کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنے گھر ہی میں مصروف عبادت رہتا اور کوئی دوسرا شخص اسے دو روٹیاں پہنچا دیتا ایک دن عابد نے سوچا روزی کے لئے ایک مخلوق پر بھروسہ کرر کھا ہے اور اپنے رب کو بھولے ہوئے ہوں! یہ غفلت و کاہلی کیسی، اس کے بعد اس نے روٹیاں لینا بند کر دیں! تین دن تک کچھ نہ کھایا پھر خواب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ سے بھوک کی شکایت کررہا ہے! اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے دو روٹیاں کیوں بند کیں۔ عرض گزار ہوا مجھے غیر سے لیتے ہوئے شرم آتی تھی فرمایا اسے کون بھیجتا تھا! عرض کیا الٰہی تو ہی، حکم ہوا اب آئے تو لے لیا کرنا پھر جو دو روٹیاں دیتا تھا اسے خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی تو فرمایا تو نے روٹیاں بند کیوں کردیں عرض گزار ہوا اس نے لینا بند کردیا تھا فرمایا تو کس لئے

دیتا تھا عرض کیا تیری رضا کی خاطر! حکم ہوا پھر میری رضا کی خاطر اسے دینا شروع کردے !!

راحت دل:۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے کنارہ کشی، قلب اور بدن کے لئے راحت و سکون ہے۔

اری الزھاد فی روح وراحۃ قلوبھم عن الدنیا مراحۃ

اذا ابصرتھم ابصرت قوما، ملوک الارض شمتھم سماحۃ

میں زاہدین کو سکون و اطمینان میں دیکھتا ہوں، کیونکہ ان کے دل دنیا سے بے نیاز ہیں جب میں انہیں دیکھتا ہوں تو ایسی قوم کو دیکھتا ہوں، گویا کہ وہ شاہان زمین ہیں جن کی عادت سخاوت ہے۔

دو رکعت:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص کا دل دنیا سے کنارہ کش ہوگا اس کی دو رکعت قیامت تک عبادت گزاروں کی عبادات سے عمدہ ہوں گی! اور وہ اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہوگا۔ بعض دعا مانگتے ہیں! الٰہی میرے دل سے دنیا کو نکال دے البتہ میرے ہاتھ سے دنیا کو نہ جانے دیجئے۔

سورج الٹے پاؤں پلٹے:۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ردوھا علی کے تحت بیان کرتے ہیں کہ اس کو مجھ پر لوٹاؤ سے مراد سورج کا دوبارہ طلوع ہونا ہے، اللہ تعالیٰ نے جو فرشتے سورج پر مقرر کر رکھے ہیں انہیں حکم دیا کہ اسے حضرت سلیمان علیہ السلام پر بعد از غروب لوٹاؤ!

کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر باوجود یہ کہ آپ کی نماز قضا ہوئی لیکن سورج واپس نہ پلٹا اس کی کیا وجہ ہے؟ جواباً کہتے ہیں کہ نبی

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو جگانے پر مقرر کر رکھا تھا اور دوسرا بہترین جواب یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام پر وقت حاکم تھا اس لئے بغیر اس وقت کے آپ کی نماز نہ ہوتی مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقت پر حاکم ہیں اس لئے آپ کی امت اور آپ پر امت کی نماز وقت اور بے وقت ادا و قضا ہو جاتی ہے! بلکہ بعض اوقات تو قصداً وقت تبدیل کرنا پڑتا ہے پھر بھی کوئی گناہ نہیں جیسے عشاء کا وقت طلوع فجر تک قصداً موخر کیا جاسکتا ہے! نیز حج کے موقع پر عرفات میں ظہر و عصر کا وقت قصداً تبدیل ہوتا ہے۔ مغرب و عشاء کا وقت مزدلفہ میں بدلا جاتا ہے! حج کا فوت ہو جانا نماز کے فوت ہو جانے سے زیادہ بھاری ہے اور باعث مشقت ہے باوجود ایسے حاکم و مختار ہونے کے آپ پر بھی سورج لوٹا خصوصاً حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں جب سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرما رہے تھے وہ عصر ادا نہ کرسکے حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا! جب بیدار ہوئے تو دریافت کیا یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا آپ عصر ادا کرچکے ہیں عرض کیا نہیں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ نے فرمایا الٰہی! علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مصروف تھے لہٰذا رد علیہ الشمس ان کے لئے آفتاب لوٹا دیجئے چنانچہ غروب شدہ سورج مغرب سے پھر عصر کے وقت طلوع ہوا۔

واعظین و مقررین اس مقام پر بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

نماز عصر گر میری قضا ہوتی ہے ہونے دوں
رسول دو جہاں سوتے ہیں جب تک ان کو سونے دوں
نماز عصر کی بھی اصل کو چھوڑوں تو کیوں چھوڑوں
وفا و عشق کا یہ سلسلہ توڑ دوں تو کیوں توڑ دوں

(تابش قصوری)

چنانچہ علی المرتضیٰ نے آفتاب کے نکلنے پر نماز عصر ادا فرمائی۔

حضرت ابن عماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں غزوہ خندق میں بھی آفتاب نے عصر کے وقت دوبارہ طلوع کیا اور نماز ادا فرمائی۔ (ذکرہ الطحاوی)

شب معراج آفتاب جامد وساکن رہا! وقوف آفتاب پانچ مرتبہ ہوا' دو بار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے' ایک بار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے' ایک مرتبہ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کے لئے اور ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خاطر!

جب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات والا برکات کے لئے سورج دوبارہ طلوع ہوا تو ہر قسم کے سوال اور اشکال ختم ہوگئے شعر!

والشمس بعد غروبها ردت له

والبدر بين يديه شق وافرجا

آفتاب بعد از غروب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر طلوع ہوا اور مہتاب آپ کے سامنے ٹکڑے ہوکر جدا ہوا۔

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک

اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ ﷺ کی

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ)

توکل، تسلیم اور تفویض میں کیا فرق ہے تو جواباً یہی کہا جاسکتا ہے توکل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر یقین کامل ہو' تسلیم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم پر بھروسہ و تکیہ کیا جائے' اور تفویض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر سر تسلیم خم کرتا رہے!!

الحمد لله على منه وكرمه واحسانه وفضله وبرحمة حبيبه الاكرم سيدنا

و مولانا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم، کہ زینت المحافل ترجمہ نزہتہ المجالس جلد اول مکمل ہوئی!

۶ محرم الحرام۔ جمعتہ المبارک ۱۴۱۷ھ ۲۴ مئی ۱۹۹۶ء

محمد منشا تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان

خطیب جامع مسجد ظفریہ مرید کے (شیخوپورہ)

عالم فقری کی تصانیف
احکامِ حج
نمازِ حنفی
احکامِ روزہ
نمازِ مترجم
احکامِ زکوٰۃ
احکامِ نماز
اذکارِ قرآنی
گلزارِ صوفیاء
اللہ سے دوستی
روحانی عملیات
اللہ کا فقیر
اسمِ اعظم
اللہ میری توبہ
اولیائے پاکستان
روحانی ڈائری
احکامِ طہارت
پیارے رسول پیاری دعائیں
تذکرہ علی احمد صابر کلیری
آدابِ سنت
اقوالِ تصوف
پیغامِ مصطفےٰ
روحانی اعتکاف
ہمارا اخلاق
اخلاقِ حسنہ
سنی بہشتی زیور
برکاتِ درود
منازلِ ولایت
خزینہ اخلاق
سنی فضائل اعمال
فقری مجموعہ وظائف
فقری وعظ
تزکیۃ القلوب
خزینہ درود شریف
نماز کی کتاب
شبیر برادرز
اردو بازار - لاہور